Table of Contents

1تعارفِ امامت 9

ضرورت امام از روئے عقل و قرآن 9

حدیث پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 10

غائب امام کافائدہ اورصورت استفادہ 12

موجودات عالم میں غیبت کے دوطریقہ ہیں ۔ 12

2مھدویت کا تعارف 17

حضرت امام محمد مھدی علیہ السلام 17

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت 18

آپ کا اسم گرامی 20

آپ کے القاب 21

آپ کی کنیت 21

آپ کاحلیہ مبارک 22

آپ کا نسب نامہ 22

تین سال کی عمرمیں حجت اللہ ہونے کادعوی 23

حدیث نعثل اورامام عصر : 24

امام عصرکا واقعۂ کربلابیان کرنا 24

امام غائب کاہرجگہ حاضرہونا 24

حضرت صاحب العصرکی ازواج واولاد 25

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طول عمرکی بحث 25

زیارت ناحیہ اوراصول کافی 27

3قران اور مھدویت 28

قرآن اور حضرت امام مھدی علیہ السلام 28

امام مہدی نبوت کے آئینہ میں 29

4عقیدہ موعود و ادیان 29

ادیان وامام مہدی علیہ السلام: 29

۱۔ زردشتیوں کی کتابیں : 30

۲۔ ہندوؤں کی کتابیں : 30

۳۔ زبور : 30

۴۔ توریت : 31

۵۔ انجیل : 31

امام مہدی کاذکرکتب آسمانی میں 31
دیگرمذاہب عالم اوروجودامام مہدی علیہ السلام : 32
ولادت باسعادت :..32
حلیہ مبارک: 32
5امام کی زیارت کرنے والے 33
جناب بحرالعلوم کا امام زمانہ سے ملاقات کرنا 33
ملامحمد باقرداماد کاامام عصرسے استفادہ کرنا..33
امام مہدی کی مومنین سے ملاقات :..34
پانچ سال کی عمرمیں خاص الخاص اصحاب سے آپ کی ملاقات 34
جزیرہ خضرا میں امام علیہ السلام سے ملاقات..35
اسحاق بن یعقوب کے نام امام عصرکاخط: 35
شیخ محمدبن محمدکے نام امام زمانہ کامکتوب گرامی 37
واقعات روائے حاجات :..38
ان حضرات کے نام جنھوں نے زمانۂ غیبت صغری میں امام کودیکھا ہے 44
6غیبت..44
امام مہدی علیہ السلام کاحمایت مذہب فرمانا واقعۂ انار : 44
زمانہ غیبت کبری میں امام مہدی کی بیعت :..46
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے بعد: 46
امام مہدی کی غیبت کی وجہ: 46
غیبت امام مہدی پرعلمااہل سنت کااجماع : 48
غیبت امام مہدی جفرجامعہ کی روشنی میں : 52
حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اوراس کی ضرورت : 53
امام مہدی اورحج کعبہ 55
غیبت کبری میں امام مہدی کامرکزی مقام: 55
حضرت حجت علیہ السلام کامسکن..56
۳۰۷ ہجری میں آپ کا حجراسود نصب کرنا 63
7امام کے سفیر..64
سفرا عمومی کے اسماء..64
غیبت صغری وکبری اورآپ کے سفرا..64
8بسم اللہ الرحمن الرحیم..65
9انتظار..66
انتظارفرج کے معنی : 66
انتظارکامفہوم 68
۱منفی 69
۲ مثبت..69

10منتظروں کی ذمہ داریاں 71
انفرادی اصلاح........ 71
سماج کی اصلاح 72
11مدعیانِ مہدویت 74
مہدویت کادعوي کرنے والے 74
12منکرانِ مہدویت........ 77
ابن خلدون........ 77
ابن خلدون کوجواب........ 78
احمدامین 78
13ظہور کی علامتیں 79
اخلاقی حالت........ 79
الف)انسانی جذبات کا سرد پڑجانا........ 79
ب)اخلاقی فساد 79
ج)بد اعمالیوں کا رواج........ 80
د)اولا دکم ہونے کی آرزو........ 81
ھ)بے سر پر ست خاندانوں کی زیادتی 81
14بسم اللہ الرحمن الرحیم........ 82
علامات ظہور :........ 82
امن وامان 137
الف)ھرج و مرج اور ناامنی........ 137
ب)راستوں کا غیر محفوظ ہونا........ 138
ج)خوفناک جرائم........ 139
د)زندا افراد موت کی آرزوکریں گے........ 140
ھ)مسلمانوں کا اسیر ہونا........ 141
و)زمین میں دھسنا........ 142
ز)ناگہانی اموات کی زیادتی........ 142
ح)دنیا والے نجات سے نا امید ہوں گے........ 142
ط)مددگاروں کا فقدان 143
ی)جنگ ،قتل اور فتنے........ 143
مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں : 146
دینی حالت........ 147
الف)اسلام اورمسلمان........ 147
ب) مساجد........ 147
ج)فقہاء 148
د)دین سے خروج 148

ھ)دین فروشی..148
دنیا ظھور سے قبل...149
اقتصادی حالت...151
الف) بارش کی کمی اور بے موقع بارش...151
چھوٹی چھوٹی نہروں جھیلوں کا خشک ہو نا...151
ج)قحط، فقروکساد بازاری...152
د)غذاکے مقابل عورتوں کا تبادلہ...153
15ظہور...153
ظہورکے بعد :...153
امام مہدی اورعیسی ابن مریم کادورہ :..157
حضرت امام مہدی کاقسطنطنیہ کوفتح کرنا :..158
امام مہدی کے ظہورکاسن :..158
ظہورکے وقت امام علیہ السلام کی عمر..159
امیدکے دریچے...159
الف)حقیقی مومنین..160
ب)شیعہ علماء و دانشمندوں کاکردار...160
ج) آخر زمانہ میں شہر قم کاکردار...161
قم اہل بیت علیہم السلام کا حرم...162
یاجوج ماجوج اوران کاخروج...164
حضرت امام مہدی علیہ السلام کاظہورموفورالسرور...166
16قیامِ امام...168
حضرت مہدی کے انصار..168
ایران امام زمانہ کا ملک ہے...169
ایرانیوں کی عظمت..169
ظہورکی راہ ہموارکرنے والے...170
دشمنوں سے امام کا سلوک...171
الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت...172
۱۔جنگ وکشتار..172
۲۔پھانسی اور جلا وطنی...173
حضرت نے کہا: ”ہاں !وہ خوداور ان کے چاہنے والے۔...................................173
۳۔ہاتھوں کا قطع کرنا...174
ب)مختلف گروہ سے مقابلہ...174
۱۔ قومِ عرب...174
۲۔اہل کتاب...175
۳۔باطل و منحرف فرقے...176

۴۔مقدس نما لوگ........ 177
۵۔ ناصبی (دشمنان اہلبیت علیہم السلام)........ 178
۶۔منافقین 179
۷۔شیطان........ 180
حضرت کی جنگیں........ 180
الف) شہیدوں اور مجاھدوں کی جزا 180
ب)جنگی اسلحے اور ساز وسامان 181
ج)امام کا نجات بشر کے لئے دنیا پر قبضہ........ 182
امام کے قیام میں عورتوں کا کردار........ 187
تاریخی کتابوں میں عصر ظھور میں عورتوں کے ماضی کی تحقیق 188
۱۔صیانۃ 189
۲۔ام ایمن 190
۳۔زبیدہ 190
۴۔سمیّہ 190
۵۔ام خالد 191
۶۔حبابۂ والبیہ 191
۷۔قنوا دختر رشید ھجری........ 192
پیغمبر (ص)کے زمانے میں عورتوں کا نقش........ 193
۱۔ام عطیہ........ 194
۲۔ام عمارہ 194
۳۔ام ابیہ........ 194
۴۔ام ایمن 194
۵۔حمنہ........ 194
۶۔ربیعہ 195
۷۔ام زیاد 195
۸۔امیہ 195
۹۔لیلای غفاریہ 195
۱۰۔ام سلیم 195
۱۲۔ام سنان اسلمیۃ 195
۱۳۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا 196
۱۴۔ ام سلبط 196
۱۵۔نسیبہ 196
۱۶۔انسیہ 196
غیبی امداد........ 197
الف) رعب ،خوف ، امام کے اسلحے........ 197

ب) فرشتے اور جنات..198
ج)زمین کے فرشتے 199
د)تابوت موسیٰ (علیہ السلام) 201
امام زمانہ کا قیام..202
الف)اعلان ظہور 203
ب)پرچم قیام کا نعرہ..203
ج)قیام سے کائنات کی خوشحالی..204
د)محرومین کی نجا ت 205
امام زمانہ کا قیام..206
الف)اعلان ظہور 207
ب)پرچم قیام کا نعرہ 207
ج)قیام سے کائنات کی خوشحالی..208
د)محرومین کی نجا ت 209
رہبر قیام..210
الف) جسمی خصوصیات..210
جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی..211
اخلاقی کمالات 212
الف)خوف خدا 212
ب)زہد..212
ج) لباس..213
د)اسلحہ 214
ھ)امام اور صورت کی شناخت..214
و)کرامات..215
۱۔پرندوں کا بات کرنا..216
۲۔پانی کا ابلنااور زمین سے غذاکا حاصل کرنا 217
۳۔طی الارض اور سایہ کا فقدان 217
۴۔انتقال کا ذریعہ 217
۵۔زمانے کی چال میں سستی 218
۶۔قدر ت تکبیر 218
۷۔پانی سے گذر 219
۸۔بیماروں کو شفا 219
۹۔ہاتھ میں موسیٰ (علیہ السلام)کا عصا..220
۱۰۔بادل کی آواز 220
امام کے سپاہی 220
الف) لشکر کے کمانڈر 220

۱۔حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) 221
۲۔شعیب بن صالح............ 221
۳۔امام جعفر صادق (علیہ السلام)کے فرزند اسمٰعیل اور عبد بن شریک............ 222
۴۔عقیل و حارث............ 222
۵۔جبیر بن خابور 222
۶۔مفضل بن عمر............ 223
۷۔اصحاب کہف............ 223
ب) سپاہیوں کی قومیت............ 223
۱۔ ایرانی............ 223
قم 225
خراسان............ 225
طالقان............ 225
۲۔عرب 226
مختلف ادیان کے پیروکار............ 227
۴۔جابَلْقَاْ و جَاْبَرْسَا۔ 229
ج)سپاہیوں کی تعداد............ 229
۱۔مخصوص افواج 230
۲۔حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی فوج............ 232
۳۔ حفاظتی گارڈ............ 232
د)سپاہیوں کا اجتماع............ 233
ھ)سپاہیوں کی بحالی کے شرائط اور امتحان 234
و)سپاہیوں کی خصوصیت 235
۱۔عبادت و پر ہیزگاری............ 236
۲۔امام سے عشق اور آپ کی اطاعت............ 236
۳۔سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے 237
پسند یدہ سپاہی............ 238
شہادت کے متوالے 239
17اصحابِ امام............ 239
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب............ 239
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی خصوصیتیں 239
۲۔ یہ ۳۱۳ اصحاب پوری دنیاسے جمع ہوں گے 239
۳۔ وہ سب سے پہلے امام کی بیعت کریں گے 239
۴۔ وہ بہادراورجاں نثارہوں گے............ 240
۵۔ وہ زمین پرحاکم ہوں گے 240
۶۔ وہ امت معدودہ ہیں 240

۷۔ ۳۱۳ اصحاب میں سے ۵۰عورتیں ہیں 240
18رجعت و حکومت 241
حکومت 241
الف)حکومتوں کا ظلم 241
ب)حکومتوں کی تشکیل 242
ج)حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ 242
د)بچوں کی فرمانروائی 243
ھ)حکومت کی نا پایداری 243
و) حکومتیں ملک کوکنٹرولکرنے سے بے بس و مجبور 243
امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت اورخاتمہ دنیا : 244
19خصوصیاتِ حکومت 247
سنت محمدی کو زندہ کرنا 247
الف) احکام جدید 249
۱۔ زناکار اور زکوۃ نہ دینے والوں کو پھانسی 249
۲۔ قانون ارث 250
۳۔ جھوٹوں کا قتل 250
۴۔ حکم جزیہ کا خاتمہ 251
۵۔ امام حسین (علیہ السلام)کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام 251
۶۔ رہن و وثیقہ کا حکم 252
۷۔ تجارت کا فا ئد ہ 252
۸۔ برادر دینی کا ایک دوسرے کی مددکرنا 252
۹۔ قطایع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا) 252
۱۰۔ دولتوں کا حکم 253
حکومت حق 253
الف) دلوں پر حکومت 255
ب)حکومت کا مرکز 256
ج)حکومت مہدی کے کارگذار۔ 258
د)مدت حکومت 259
اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید 261
۱۔ مسجدکوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا 261
۲۔ راستے میں واقع مساجد کی تخریب 261
۳۔ مناروں کی ویرانی 261
۴۔ مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب 262
۵۔ مسجد الحرام و مسجد النبی کا اصلی حالت پر لوٹانا 262
علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں اضافہ 263

الف)صنعت و دانش کی بہار...264
ب)اسلامی تہذیب کارواج 267
۱۔اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم 268
۲۔تعمیر مساجد 268
۳۔اخلا ق و معنویت میں رشد و اضافہ 269
حضرت امام مہدی (عج)کی حکومت کی خصوصیتیں 272
پہلی خصوصیت 272
دوسری خصوصیت...272
تیسری خصوصیت...273
چوتھی خصوصیت 273
پانچویں خصوصیت 273
قضاوت 273
شورشوں کی سرکوبی ۔ فتنوں کی خاموشی 274
ھ)جنگوں کا خاتمہ 275
20امام اور عدالت...276
عدالت امام مہدی علیہ السلام 276
۱۔ انسان اورخداکے رابطے میں عدالت...277
۲۔ انسان کی اپنے ساتھ عدالت 277
۳۔ دوسر ے انسانوں کے ساتھ عدالت...278
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ مختلفامور میں ہونے والے عدالت...278
علم اورتہذیب سے متعلق عدالت 278
فیصلوں میں عدالت 279
اقتصادی عدالت 279
حکومت عدل...280
مرحوم طبرسی کی نظر 280
21انبیاء سے مشابہت...281
جناب آدم علیہ السلام سے شبہات...281
22امام سے منسوب مقامات...283
مسجدمقدس جمکران : 283
مسجدجمکران کی تعمیر کی داستان 284
23ماہرینِ اسلام اور مہدویت...287
دنیاکے سونجومیوں کامتفقہ فیصلہ اوران کے حساب سے تاریخ ظہورامام مہدی علیہ السلام 287
24بسم اللہ الرحمن الرحیم...288
امریکی روحانی خاتون اورتصورحضرت امام مہدی علیہ السلام...288
امریکی روحانی خاتون جین ڈکسن اورمستقبل کی اطلاعات 291

موجودہ نسل کاحشر بے پناہ مصائب کاانبوہ اورجراثیمی جنگ 292
25بسم اللہ الرحمن الرحیم 292
سرزمین ایران کامشہورستارہ شناس حکیم جاماسپ اوراطلاع ظہورامام مہدی علیہ السلام یاباد شاہ دیں کی آمد 293
جاماسپ نامہ کے اشعارکا ترجمہ 293
امریکہ کے مشہورومعروف مستقبل شناس کے انکشافات 295
مرزابرادران اورحضرت امام مہدی علیہ السلام 296
شاہ نعمت اللہ ولی اورظہورحضرت امام مہدی علیہ السلام 300
26بسم اللہ الرحمن الرحیم 301
سرزمین عرب کے مشہورومعروف کاہن سطیح کاروح پروربیان 302
27سوال و جواب 303
سوال وجواب 303
زردشت 306
ہندوں 306
زبور 307
یہودی 307
عیسائی 307

1تعارفِ امامت

ضرورت امام از روئے عقل و قرآن

تمام اہل اسلام اوردیگرجملہ مذاہب کے نزدیک وجود ابلیس (شیطان) تسلیم شدہ ہے قرآن شریف میں اکثرمقامات پرتذکرۂ شیطان موجود ہے جس میں بتاگیاہے کہ شیطان انسان کادشمن اورکھلم کھلاگمراہ کرنے والاہے نیز شیطان نے خودبھی دربار خداوندی اپنایہ چیلنج واضح کیا ہے کہ میں سوائے تیرے مخلص بندوں کے سب کوبہکاؤں گا اور راہ راست سے منحرف کروں گا چنانچہ و ہ انسانی رگوں میں خون کی طرح سرایت کرتے ہوئے ہرفردکوبہکاتارہتاہے اورضلالت وگمراہی اس کامشغلہ ہے۔

مگریہ بھی حقیقت ہے کہ خالق شیطان خداہے اوراسی نے اس کووقت معلوم تک مہلت بھی عطاکی ہے ۔ اس لیے عقلاضروری ہے کہ جب تک کائنات میں ایسے گمراہ کرنے والے کاوجود باقی ہے اس وقت تک اسی طرح کسی ہدایت کرنے والے کاوجود بھی ہواچاہیے ۔ ورنہ انسان اپنی

فطری تخلیقی کمزوریوں کی بنا پر شرارت اورگناہ پر مجبورسمجھا جائے گا ۔ خداوند عالم کا شیطان کوموجود رکھنا اورمخلوق کوبغیرہادی چھوڑنا مخلوق پر ظلم کے مترادف ہوگا اورجب انسان فطرتاگناہ وگمراہی پرمجبورسمجھ لیا جائے گا توپھرجزا وسزا وجود جنت ودوزخ سب بے کارہوجائے گا ۔

اسی لئے قدرت نے کائنات کوازابتدا کبھی کبھی بغیرہادی نہیں چھوڑا چنانچہ حضورصلعم کے متعلق ارشادہے کہ "اے پیغمبرتوبشیرونذیرہے اورہرقوم کے لیے ایک ہادی ہے۔"گویا ہدایت کانتظام من جانب اللہ ہمیشہ سے موجود ہے اورہمیشہ رہے گا ۔ مگرظاہر ہے کہ وہ انسان جوخود محتاج ہدایت ہوہرگزہگز ہادی نہیں ہوسکتا بلکہ ہادی وہی ہوسکتاہے جوخود ہدایت یافتہ ہواورجس کا دامن گناہوں سے مبراہواورصرف وہ معصوم ہی ہوسکتاہے گمراہ اورخطاکارانسان ہرگز ہدایت کااہل نہیں ہوسکتاکیونکہ اوخویشتن گم است کرارہبری کند

اسی طرح یہ امرواضح ہوجاتاہے کہ ہادی وہی ہوگا جوبالفطرت ہدایت یافتہ ہواورجوہدایت یافتہ ہوگا اسی کو "مہدی "کہتے ہیں اورکسی ایسے کے وجود سے عقلازمانہ کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ تخلیق بشری کی ابتداء سے یہ سلسلہ جاری وساری ہے بلکہ پہلابشربھی بشکل ہادی ہی زینت زمین کاسبب بناہے اورازآدم تاخاتم سلسلہ ہدایت ونبوت جاری رہاہے جن میں ہرنبی کی معصوم زندگی ضرورت ہدایت کوپوری کرتی رہی ہے اس لیے بعدازختم نبوت جبکہ زمانہ باقی ہے اوراس کوقیامت تک باقی رہناہے توضرو ری ہے کہ ایساہی معصوم سلسۂ ہدایت اب بھی جاری رہے مگردنیاجانتی ہے کہ ایسی معصوم شخصیتیں بعدازنبی اکرم علاوہ ذریت خاص وآل پیغمبرکے اورکوئی نہیں ہے کسی ظاہری راہ نمانے اپنے معصوم ہونے کادعوی کیاہے اسی لئے اس دورکے لیے بھی جملہ اہل اسلام متفق ہیں کہ اس زمانے کے امام حضرت مہدی علیہ السلام بھی ذریت پیغمبرہی سے ہوں گے جن کاوجودمسلم ومحقق ہے ذریت پیغمبرمیں جوسلسلہ امامت جاری رہاہے اس میں کے بارھویں امام حضرت حجت ابن الحسن العسکری علیہ السلام موجودہیں اورغائب ہیں آپ فریضۂ ہدایت کوپوشیدہ رہ کر اسی طرح انجام دے رہے ہیں جس طرح شیطان پوشیدہ رہ کرگمراہی وبہکانے میں مصروف ہے۔

حدیث پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضورسرورکائنات کی مشہورحدیث "حدیث ثقلین " جوحضورنے آخری حج کے موقع پرارشادفرمائی ۔ تقریبا جملہ اہل اسلام میں متفق علیہ ہے اس حدیث میں حضورنے اپنے بعدکی ہدایت کا انتظام واضح کرتے ہوئے ارشادفرمایاکہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی واھلبیتی ۔ الخ (اے مسلمانوں ! میں اپنے بعدتمہارے درمیان ہدایت کے لیے دوگرانقدرچیزیں چھوڑرہاہوں جن میں ایک قرآن اللہ کی کتاب اوردوسرے میری عترت واہلبیت ہیں تم ان دونوں سے اپنارشتہ

وابستہ رکھوگے توہرگزگمراہ نہ ہوگے اوریہ آپس میں ہرگزجدانہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثرپرنہ پہنچ جائیں) اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ بعد ازپیغمبرمسلمانوں کے لیے واجب الاتباع ”اہلبیت رسول “ اورواجب العمل کتاب اللہ (قرآن) ہے اوران سے تمسک کے بغیرنجات ممکن نہیں ہے اسی لئے ان کاقیام قیامت تک ساتھ رہناضروری نہیں ہے ظاہری طورسے کتاب اللہ یعنی قرآن تومسلمان کے پاس موجودہے مگراہلبیت کی بہ ظاہرفرد نظرنہیں آتی لیکن یہ ارشاد اس ذات گرامی کاہے جس کی جانب دروغ اورجھوٹ کاشائبہ بھی نظرنہیں ہوسکتابلکہ اعلان قرآن کی روسے ان کاارشادخداکاارشاد ہے اس لیے عقلاوشرعا ماننا پڑے گاکہ اہل بیت پیغمبرمیں سے کسی بھی فردکاباقی رہنااشدضروری ہے اوراس وقت تک ضروری ہے جب تک دنیامیں قرآن باقی ہے اوراہلبیت پیغمبرمیں ایسی جوذات بھی ہوگی وہ ہادی ہوگی اورکوئی ہادی ہونہیں سکتاجب تک کہ مہدی نہ ہو ۔ اس لیے اگرآج کوئی ایسے امام کے وجودکامنکرہوگا جونسل اہلبیت سے ہوتواس کووجودکتاب کابھی انکارکرناپڑے گاکیوں کہ حضورکاارشاد ہے کہ ”یہ دونوں ہرگزجدانہیں ہوسکتے “ بلکہ ساتھ سا تھ رہیں گے لہذا واضح ہوگیاکہ جب قرآن موجود تواہلبیت رسول میں سے کوئی نہ کوئی ایساوجود ضرورہے جوقرآن کے ساتھ ہو اوراہلبیت رسول مع آنحضرت چہاردہ معصومین ہیں جنمیں علاوہ دخترپیغمبرجناب فاطمہ الزہراصلوات اللہ علیہاکے با رہ امام شامل ہیں ان میں سے آج تک گیارہ امام ازحضرت علی تا حضرت امام حسن عسکری گزرچکے ہیں اب صرف بارہوں فرزند یعنی صرف حضرت امام مہدی علیہ السلام باقی ہیں جن کاوجودکتاب خداکے ساتھ باقی ہے اورانہیں کی وجہ سے یہ قرآن باقی ہے ان کانظرنہ آنا موجود نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتا۔اس لیے جملہ اہل اسلام عقیدہ رکھتے ہیں کہ امام مہدی اہلبیت رسول ہی سے ہیں اوروقت مقررہ پرظاہرہوں گے ان کے وجود سے انکارنہیں کیاجاسکتا۔ حدیث مذکورکی اسناد اس قدرکتب میں موجود ہیں مجھے اس کے متعلق کچھ تحریرکرنے کی ضرورت نہیں ۔ عام مسلمانوں کی کتابوں میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں علاوہ ازایں دیگرراکثراحادیث وآیات قرآنی بطوردلیل اس بارے میں موجود ہیں ۔کتاب ہذاکااختصارتفصیلی طورسے تحریرکرنے میں مانع ہے ،مطالعہ کے شوقین طالبان حق اورصاحبان ذوق وشوق ۔صراط السری فی احوال المہدی اورکفایتہالطالب محمدابن شافعی میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں بطورنمونہ صرف دوحدیثیں پیش کی جارہی ہیں

۱۔ ابن عباس ،انس ،جابر،ابن ماجہ ، احمدبن حنبل وغیرہم نے روایت کی کہ رسول اکرم نے ارشادفرمایاکہ اگرحیات دنیا میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے توبھی ضروراللہ میرے اہلبیت سے ایک شخص کوقائم کرے گا جوزمین کوعدل وانصاف سے اسی طرح بھردے گا ۔ جیساکہ وہ ظلم وجورسے پرہوچکی ہوگی ۔

نوٹ: اس حدیث پرجملہ اہل اسلام متفق ہیں ۔

۲۔ بخاری شریف صحیح مسلم اوردیگرکتابوں میں موجود ہے کہ حضورنے ارشاد فرمایاکہ "یکون بعدی اثناعشرامیراکلھم من قریش

اوربعض نسخوں میں "من بنی ہاشم" یعنی پیغمبرنے ارشاد فرمایاکہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے جوکل قریش سے ہوں گے پھرتخصیص کے ساتھ فرمایاکہ بنی ہاشم سے۔

یہ حدیث بخاری میں تین طرح صحیح مسلم میں نوطرح ،ابوداؤد میں تین طراح ترمذی میں ایک طرح حمیدی میں تین طرح اوردیگرمتعد دکتابوں میں متعدد طریقوں سے مروی ہے اس لئے پتہ چلتاہے کہ پیغمبراکرم نے چندمرتبہ یہ حدیث بیان فرمائی جس میں کہیں قریش فرمایااورکہیں تخصیص کرکے بنی ھاشمگربارہ کی قیدہرجگہ موجود ہے اب یہ بالکل واضح ہے کہ یہ بارہ امیر،خلیفہ ، حاکم یاامام علاوہ اہلبیت رسول کے دوسرے نہیں ہوسکتے کیونکہ نہ توکوئی دوسرے سلسلہ کاکوئی خلیفہ وامیرایساآج موجودہے جس کا وجود قرآن کے ساتھ تسلیم کیاجائے اورنہ کوئی حاکمی وامیری سلسلہ بارہ پرختم ہوجاتاہے رہے اصحاب رسول جوخلیفہ کہلائے وہ با رہ نے تھے نہ بنی امیہ کے تاجداروں میں یہ تعداد پوری ہوتی ہے اورنہ بنی عباس کے بادشاہوں میں اس درست صرف یہی ہے کہ ان امیروں سے مراد صرف بنی ہاشم اوراہلبیت رسول میں سے بارہ امام ہی ہوسکتے ہیں جن کے اول علی اورآخری بارہویں امام مہدی علیہ السلام حجت خداورسول موجودہ ہیں ۔ جن کی وجہ سے اب تک دین محمدی ووجودعالم باقی وقائم ہے اورقیامت کوبھی انہیں کاانتظارباقی ہے ۔

غائب امام کافائدہ اورصورت استفادہ

قرآن میں سب سے پہلے غیبت پرایمان لانے والوں کاذکرہے سورہ الحمدکے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ یہی آیت ہے

الم ذلک الکتاب لایب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب

یعنی وہ کتاب ہے جس کے کتاب الھی ہونے میں کوئی شک نہیں ۔یہ ان پرہیزگاروں کے لئے رہنما ہے جوغیب پرایمان لاتے ہیں ۔

خداوندعالم کے اس فرمان کے بعد ہرمسلمان کے لئے غیب پرایمان لانے کی اہمیت ظاہر ہے اورعقل بھی یہی کہتی ہے کہ بندوں کو اپنی زندگی میں غیب کی باتوں کا اقرارکئے بغیر چارہ کارنہیں ۔یہی وجہ ہے کہ لامذہب شخص کوبھی اس کاقائل ہونا پڑتاہے اورمذہب والے خداکومانتے ہیں ۔ وہ بلاتامل ایک ایسی طاقت کے سامنے سرجھکاتے ہیں جونہ کسی کے مشاہدے

میں آئی اورنہ آسکتی ہے ۔

خداکی نشانیاں نظرآتی ہیں مگروہ خود نظرنہیں آتا پھرقیامت پر،حساب وکتاب پر، بہشت ودوزخ پر، بے دیکھے ایمان لانا ضرورہے پس ایسی تمام غیبی چیزوں پرایمان رکھنے والے ہرمنصف مزاج کوپس وپیش نہیں ہوسکتاجن کی موجودگی کی سنکڑوں دلیلیں موجود ہیں ۔

موجودات عالم میں غیبت کے دوطریقہ ہیں ۔

ایک یہ کہ و ہ چیزیں نظرہی نہ آتی ہوں جیسے کہ جنت یااصحاب کہف ۔اوردوسری صورت یہ ہے کہ وہ غائب ذاتیں نظرتوآتی ہیں مگران کی پہچان نہیں ہوتی جیسے کہ جنات یاحضرت خضریاحضرت الیاس وغیرہ ۔بس یہی صورت حجت علیہ السلام کی ہے کہ لوگ حضرت کودیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں اور اس غیبت کاصرف یہ مطلب ہے کہ امام زمانہ درپردہ منصب امامت کی ذمہ داری انجام دے رہے ہیں ۔جنت درپردہ موجود ہے مگر نہ اس کی نعمتیں ہم تک آتی ہیں نہ ہم وہاں پہنچ سکتے ہیں پھربھی کوئی عاقل اس وقت اس کے وجودکوبے فائدہ نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس کے تذکرے اطاعت الٰہی کی طرف متوجہ کرتے ہیں لہذا جب غیبت میں جنت کاوجود مفید ہے توکم ازکم اسی طرح بحالت غیبت امام زمانہ کاوجود مفید ہے ۔ خداکی بنائی ہوئی جنت کواس وقت لوگ نہیں دیکھتے لیکن اس کے بنائے ہوئے امام وحجت کوپہلے بھی دیکھاگیا اوراب بھی خوش قسمت صاحبان زیارت سے مشرف ہوتے ہیں ۔

ہرامام کاکام ۔دین وملت کی حفاظت ونگہداشت ہے وہی رہنمائے عالم ہوتا ہے لیکن اس رہنمائی کی دوصورتیں ہیں اگراس کودنیوی اقتداربھی حاصل ہے توکارہدایت حکومت کے ذریعہ سے انجام پائے گا اوراگر مخالف قوتوں کی مزاحمت سے ایساتسلط ہوگا تواس کارمنصبی کی تکمیل مخفی طریقے پرہوتی رہے گی جیسی کہ اس زمانہ میں ہورہی ہے کہ اصول اسلام وقانون شریعت محض فیوض امام سے باقی ہیں اورجزوی مسائل میں ہرشخص کے لئے حضرت کے احکام نافذنہ ہونے سے منصب امامت پرکوئی اثرنہیں پڑسکتاکیونکہ دنیاوالوں نے بدقسمتی سے اپنا یہ نقصان آپ کیاہے ۔ان کے مظالم اورکمزوریاں ہی اس پردۂ غیبت کاباعث ہیں اوریہ سب ان کے کردارکانتیجہ ہے ۔

انبیأہوں یا آئمہ ،جب سب کاتقررخداکی طرف سے ہوتاہے اوریہ دین دنیادونوں کے بادشاہ ہوتے ہیں کسی کی رعیت نہیں ہوتے اگرکہیں دنیوی ریاست وحکومت پردوسرے لوگ قابض ہوجائیں

تواس سے ان کی نبوت وامامت میں کوئی فرق نہیں آتا ۔اسی طرح یہ حضرات حاضرہوں یاغائب ہوں ہرحالت میں نبی وامام رہتے ہیں ۔حضوروعدم حضوریاغیبت وظہورسے شان نبوت وامامت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ۔انبیاکی بھی غیبتیں ہوئی ہیں نبی تھے اورنبی رہے اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام ہرحال میں امام ہیں اورحضرت کاوجود مبارک تمام عالم خداکے لئے رحمت ونعمت ہے۔ حضرت حجت علیہ السلام اسی نوررسول اللہ کے حامل ہیں جس سے خطاب الہی ہوا تھا : لولاک لماخلقت الافلاک یعنی تم نہ ہوتے تومیں آسمانوں کوپیدانہ کرتا پس عالم کی پیدائش جس پرموقوف ہے اسی پرعالم کابقاموقوف ہے اگریہ نہ ہوں توساری دنیاختم ہوجائے اسی لئے تواس نورکے حامل امام موجود ہیں اورہرقسم کی نعمتیں عام خلائق کے شامل حال ہیں آسمان سے بارش ہوتی ہے ،زمین سے داناگتاہے ،درختوں میں پھل آتے ہیں ،عقلوں میں سمجھنے کی قوت ہے ،آنکھوں میں بصارت ہے ،کانوں میں سماعت ہے ۔زبان میں گوئی ہے اوران انعامات الہیہ کاذریعہ روئے زمین پر حجت خداکاوجود ہے جورحمۃ للعالمین کے فرزند ہیں ۔ جن کی برکت سے دنیا باوجود ان بدکرداریوں کے جوسابقہ امتوں پرنزول عذاب کا باعث ہوتی رہی ہیں ،عذابوں سے محفوظ ہیں اور پہلے کے عالم گیرعذاب مسخ وخسف ،غرق وحرق یعنی صورتوں کابدل جانا ،زمین میں دھنسنا ،پانی مین ڈوبنا ،آگ میں جلنا سب کے سب انھیں کے سبب سے رکے ہوئے ہیں ۔کیونکہ عذاب نازل نہ ہونے کے دوسبب قرآن میں بیان ہوئے ہیں

یارسول اللہ کی موجودگی ،یابندوں کااستغفار
وماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وماکان اللہ معذبھم وھم یستغفرون

یعنی اے رسول ،جب تک تم ان میں موجود ہو خداان پرعذاب نہ کرے گا اورنہ ایسی حالت میں عذاب نازل فرمائے گاکہ لوگ استغفارکرتے رہیں ۔

پس اب نہ رسول اللہ تشریف فرماہیں نہ سب بندے معافی کے خواہاں ہیں ،توبہ واستغفار مثل نہ ہونے کے ہے ۔پھرعذاب کیوں نازل نہیں ہوتا ؟ صرف اس لئے کہ قائم مقام رسول ہمنام رسول موجود ہیں جوفرزند رسول ہیں ،وارث رسول ہیں جن کافعل ،فعل رسول ہے ، جن کا وجود وجود رسول ہے ،جن کانور نور رسول ہے اوروہ اسی نورمبارک کے حامل ہیں جوغایت خلقت عالم اورسبب بقائے عالم ہے ۔یہی مطلب اس فرمان نبوی کاہے

النجوم امان لاھل السماء واھل بیتی امان لاھل الارض ۔یعنی ستارے اہل آسمان کے لئے امان کاسبب ہیں اورمیرے اہل بیت زمین والوں کے واسطے باعث امن وامان ہیں ۔

ستارے نہ ہوں توآسمان والوں کے لئے مصیبت ہے اورمیرے اہل بیت میں سے کوئی نہ ہوتوزمین والوں کے لئے مصیبتیں ہیں

یہ بھی حضرت کاارشاد ہے کہ اگرایک ساعت بھی روئے زمین حجت خدا سے خالی ہوجائے توساری زمین تباہ وبرباد ہوجائے گی ،اورحجت خدانہ ہونے کی صورت میں زمین اس طرح موجیں مارے گی جس طرح سمندر موج زنی کرتا ہے ۔

جابر بن عبداللہ انصاری نے رسول اللہ سے سوال کیا تھاکہ آیا زمانہ غیبت میں قائم آل محمد سے دوستوں کوفائدہ پہنچے گا ؟ حضرت نے ارشاد فرمایاکہ " ہا ں ! اے جابراس خداکی قسم جس نے مجھ کونبی بناکر بھیجاہے ،یقینا ان کی غیبت میں وہ ان سے منتفع ہوں گے اوران کے نورس ولایت سے اسی طرح روشنی حاصل کریں گے جس طرح لوگ آفتاب سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اگرچہ اس پربادل چھایاہوا ہو۔

یہ پیغمبراسلام کامختصرکلام ہے جس میں حضرت نے اپنے فرزندکوآفتاب سے تشبیہ دی ہے اس جتنابھی غورکیاجائے اتناہی آنکھوں میں نوردل میں سرورپیداہوگا ۔

جس طرح آفتاب سے دنیا روشن رہتی ہے وہ کائنات عالم کی زندگی کاذریعہ ہے اس کی روشنی سے مخلوقات کے کام نکلتے ہیں ، ضروریات پوری ہوتی ہیں ،حاجات برآتی ہیں ۔اسی طرح وجود عالم کی روشنی امام علیہ السلام سے ہے انھیں کے ذریعہ سے دنیامیں نورہدایت قائم ہے ،وہی علوم ومعارف کاوسیلہ ہیں ،ان کے توسل سے حاجت روائی ہوتی ہے ۔بلاؤمصیبت کے ایسے موقعوں پرکہ جب کوئی فریادرس نہ ہو،امیدوں کے دروازہ ہرطرف سے بندہوچکے ہوں ،مایوسی کاعالم ہو تووہی بارگاہ الٰہی میں شفاعت کرتے ہیں اور ساری بلائیں دفع ہوجاتی ہیں ۔ظاہرہے کہ جیسامکان ہوتاہے ویسی ہی اس میں روشنی پہنچتی ہے جتنابھی حائل ہونے والی چیزیں کم ہوں گی اتنی ہی اس میں دھوپ آئے گی جتنے وسیع دروازہ ہوں گے ،جتنے روشن دان ہوں گے ،اتنی ہی شعائیں کمرہ میں داخل ہوں گی اسی طرح انسان جس قدرعلائق جسمانیہ سے منزہ اورمعارف رحونایہ پرفائز ہوگااسی قدراس کاسینہ امام علیہ السلام کے انوارامامت کی روشنی سے منورہوگا ۔یہاں تک کہ اس شخص کی طرح ہوسکتاہے جوآسمان کے نیچے ہو،اورچاروں طرف سے آفتاب کی راحت رساں ،روح افزاشعاعیں اس پرپڑرہی ہوں ۔

پھریہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ایک بستی میں سورج نظرنہ آئے تودوسری آبادی میں چھپارہے بلکہ بیک وقت کسی شہرمیں دھوپ ہوتی ہے کسی میں گھٹاہوتی ہے کسی ملک میں دن ہے کسی

میں رات ہے ،کہیں دھوپ میں مصلحت ہے ۔جب آفتاب صاف دکھائی دے رہاہو توتھوڑی سی دیربھی آنکھیں کھول کر اس کیطرف نظرقائم نہیں رہتی اورایسی صورت سے ہرشخص اس کی روشنی کامتحمل نہیں ہوسکتا بلکہ بعض اوقات ایسے عمل سے بینائی جاتی رہتی ہے ۔اسی طرح یہ ایسا وقت ہے کہ اگرامام علیہ السلام ظاہرہوجائیں توبہت سے لوگ حضرت کودیکھنے سے بالکل اندھے اورحق سے منحرف ہوسکتے ہیں کیونکہ ان میں اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے وہ کمزوریاں پید ہوچکی ہیں کہ حقیقت حق کے تحمل کی قوت باقی نہیں رہی حالانکہ وہ بظاہر اس زمانہ غیبت میں اسلام پرقائم ہیں ۔اس وقت حضرت حجت علیہ السلام کی مثال آفتاب کی مثال ہے جب کہ وہ بادل میں پوشیدہ کہ ایسی حالت میں بھی اس کی روشنی سے دنیافائدہ اٹھاتی ہے اگرچہ بے بصارت آدمی محروم رہتاہے ۔

اسی طرح امام علیہ السلام کے فیوض سے ایمان کی بینائی والے مستفیض ہورہے ہیں لیکن بے بصیرت لوگ محروم ہیں ۔اوریہ کہ باوجود ابرکے بھی بعض اہل نظرسورج کو اسی طرح دیکھ لیتے ہیں کہ یکایک ذرا بادل ہٹا اوران کی نگاہ اس پرپڑگئی مگردوسروں کودیکھائی نہیں دیتا ۔آفتاب کے مقابل ابرکاحصہ دفعتا ہلکاہوااورتیزنظر لوگوں نے قرص آفتاب کودیکھ لیا لیکن عام طور پڑسب لوگوں کی نظریں اس پرنہ پڑسکیں اسی طرح کچھ خوش قسمت لوگ موجودہ زمانۂ غیبت میں بھی امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اوران کوشرف ملاقات ہوسکتاہے ۔

ایمان بالغیب وانتظارظہورضروردشوارگزارمنزل ہے مگرایسی مبارک کہ جناب رسالتمآب نے اپنے اصحاب سے ارشادفرمایا تھاکہ تمہارے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جن میں ایک شخص اجروثواب میں تمہارے پچاس آدمیوں کے برابرہوگا ۔انھوں نے عرض کیاکہ یاحضرت ہم نے توبدروحنین میں جہادکئے ،ہمارے تذکرے قرآن میں ہیں ۔فرمایاکہ اگران کے جیسے مصائب وصعوبتیں پیش آئیں تو تم ان کی طرح صبرنہیں کرسکتے ۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام کاارشاد ہے کہ ظہورکے منتظر رہناکیونکہ خداکے نزدیک بہترین عمل انتظار ہے اورہمارے امرکا منتظر مثل اس شخص کے ہے جوراہ خدامیں شہید ہوااوراپنے خون میں لوٹے۔

2مہدویت کا تعارف

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام

امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سلسلہ عصمت محمدیہ کی چودھویں اورسلک امامت علویہ کی بارھویں کڑی ہیں آپ کے والد ماجد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور والدہ ماجدہ جناب نرجس(۱) خاتون تھیں ۔

آپ اپنے آباؤاجدادکی طرح امام منصوص ،معصوم ،اعلم زمانہ اورافضل کا ئنات ہیں ۔آپ بچپن ہی میں علم وحکمت سے بھرپور تھے۔ (صواعق محرقہ ۱۲۴#) آپ کو پانچ سال کی عمرمیں ویسی ہی حکمت دے دی گئی تھی ،جیسی حضرت یحیی کو ملی تھی اورآپ بطن مادرمیں اسی طرح امام قراردئیے گئے تھے،جس طرح حضرت عیسی علیہ السلام نبی قرارپائے تھے۔(کشف الغمہ ص ۱۳۰) آپ انبیاء سے بہترہیں ۔(اسعاف الراغبین ص ۱۲۸) آپ کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شمار پیشین گوئیاں فرمائی ہیں اوراس کی وضاحت کی ہے کہ آپ حضورکی عترت اورحضرت فاطمۃالزہراکی اولاد سے ہوں گے۔ ملاحظہ ہوجامع صغیرسیوطی ص ۱۶۰ طبع مصرومسند احمدبن حنبل جلد ۱ ص ۸۴ طبع مصروکنوزالحقائق ص ۱۲۲ ومستدرک جلد ۴ ص ۵۲۰ ومشکوۃ شریف) آپ نے یہ بھی فرمایاہے کہ امام مہدی کا ظہورآخرزمانہ میں ہوگا ۔اورحضرت عیسی ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے ۔ملاحظہ ہو صحیح بخاری پ ۱۴ ص ۳۹۹ وصحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۵ صحیح ترمذی ص ۲۷۰ وصحیح ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۰ وصحیح ابن ماجہ ص ۳۴ وص ۳۰۹ وجامع صغیرص ۱۳۴ وکنوزالحقائق ص ۹۰) آپ نے یہ بھی کہاہے کہ امام مہدی میرے خلیفہ کی حیثیت سے ظہورکریں گے اور یختم الدین بہ کما فتح بنا جس طرح میرے ذریعہ سے دین اسلام کا آغاز ہوا ۔ اسی طرح ان کے ذریعہ سے مہراختتام لگادی جائیگی ۔ ملاحظہ ہوکنوزالحقائق ص ۲۰۹آپ نے اس کی بھی وضاحت فرمائی ہے کہ امام مہدی کا اصل نام میرے نام کی طرح محمد اورکنیت میری کنیت کی طرح ابوالقاسم ہوگی وہ جب ظہورکریں گے توساری دنیاکو عدل وانصاف سے اسی طرح پرکردیں گے جس طرح وہ اس وقت ظلم وجورسے بھری ہوگی ۔ ملاحظہ ہو جامع صغیرص ۱۰۴ ومستدرک امام حاکم ص ۴۲۲ و ۴۱۵ ظہورکے بعد ان کی فورابیعت کرنی چاہیے کیونکہ وہ خداکے خلیفہ ہوں گے ۔ (سنن ابن ماجہ اردوص ۲۶۱ طبع کراچی ۱۳۷۷ھج) ۔

حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کی ولادت باسعادت

مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ ھج یوم جمعہ بوقت طلوع فجرواقع ہوئی ہے جیساکہ (وفیات الاعیان ،روضة الاحباب ،تاریخ ابن الوردی ،ینابع المودة،تاریخ کامل طبری ،کشف الغمہ ،جلاالعیون ،اصول کافی ، نور الا بصار ، ارشاد ، جامع عباسی ، اعلام الوری ، اور انوار الحسینہ وغیرہ میں موجود ہے (بعض علماکا کہنا ہے کہ ولادت کا سن ۲۵۶ ھج اور ما دۂ تاریخ نور ہے)یعنی آپ شب برات کے اختتام پر بوقت صبح صادق عالم ظھور وشہود میں تشریف لائے ہیں ۔

#۱ نرجس ایک یمنی بوٹی کو کہتے ہیں جس کے پھول کی شعرا آنکھوں سے تشبیہ دیتے ہیں (المنجد ص ۸۶۵) منتہی الادب جلد ۴ ص ۲۲۲۷ میں ہے کہ یہ جملہ دخیل اورمعرب یعنی کسی دوسری زبان سے لایاگیا ہے ۔ صراح ص ۴۲۵ اورالعماط صدیق حسن ص ۴۷ میں ہے کہ یہ لفظ نرجس ، نرگس سے معرب ہے جوکہ فارسی ہے ۔رسالہ آج کل لکھنؤکے سالنامہ ۱۹۴۷کے ص ۱۱۸ میں ہے کہ یہ لفظ یونانی نرکسوس سے معرب ہے ، جسے لاطینی میں نرکسس اورانگیریزی میں نرس سس کہتے ہیں ۔۱۲

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی پھوپھی جناب حکیمہ خاتون کا بیان ہے کہ ایک روز میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس گئیتو آپ نے فرمایاکہ اے پھوپھی آپ آج ہمارے ہی گھر میں رہئے کیونکہ خداوندعالم مجھے آج ایک وارث عطافرمائے گا ۔ میں نے کہاکہ یہ فرزندکس کے بطن سے ہوگا ۔آپ نے فرمایاکہ بطن نرجس سے متولد ہوگا ،جناب حکیمہ نے کہا :بیٹے!میں تونرجس میں کچھ بھی حمل کے آثارنہیں پاتی،امام نے فرمایاکہ اسے پھوپھی نرجس کی مثال مادرموسی جیسی ہے جس طرح حضرت موسی کاحمل ولادت کے وقت سے پہلے ظاہرنہیں ہوا ۔اسی طرح میرے فرزندکا حمل بھی بروقت ظاہرہوگا غرضکہ میں امام کے فرمانے سے اس شب وہیں رہی جب آدھی رات گذرگئی تومیں اٹھی اورنمازتہجدمیں مشغول ہوگئی اورنرجس بھی اٹھ کرنمازتہجدپڑھنے لگی ۔ اس کے بعدمیرے دل میں یہ خیال گذراکہ صبح قریب ہے اورامام حسن عسکری علیہ السلام نے جوکہاتھا وہ ابھی تک ظاہرنہیں ہوا ، اس خیال کے دل میں آتے ہی امام علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آوازدی :اے پھوپھی جلدی نہ کیجئے ،حجت خداکے ظھورکا وقت بالکل قریب ہے یہ سن کرمیں نرجس کے حجرہ کی طرف پلٹی ،نرجس مجھے راستے ہی میں ملیں ، مگران کی حالت اس وقت متغیرتھی ،وہ لرزہ براندام تھیں اوران کا ساراجسم کانپ رہاتھا ،میں نے یہ دیکھ کران کواپنے سینے سے لپٹالیا ،اورسورہ قل

ھواللہ ،اناانزلنا والےۃ الکرسی پڑھ کران پردم کیا بطن مادرسے بچے کی آواز آنے لگی ،یعنی میں جوکچھ پڑھتی تھی ،وہ بچہ بھی بطن مادرمیں وہی کچھ پڑھتا تھا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ تمام حجرہ روشن ومنورہوگیا ۔ اب جومیں دیکھتی ہوں تو ایک مولود مسعود زمین پرسجدہ میں پڑاہوا ہے میں نے بچہ کواٹھالیا حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آواز دی اے پھوپھی ! میرے فرزندکو میرے پاس لائیے میں لے گئیی آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا ،اورزبان دردھان دےکراوراپنی زبان بچے کے منہ میں دیدی اورکہاکہ اے فرزند !خداکے حکم سے کچھ بات کرو ،بچے نے اس آیت : بسم اللہ الرحمن الرحیم ونریدان نمن علی اللذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم الوارثین کی تلاوت کی ، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پرجوزمین پرکمزورکردئیے گئے ہیں اور ان کوامام بنائیں اورانھیں کوروئے زمین کاوارث قراردیں ۔

اس کے بعدکچھ سبزطائروں نے آکرہمیں گھیرلیا ،امام حسن عسکری نے ان میں سے ایک طائرکوبلایا اوربچے کودیتے ہوئے کہاکہ خدہ فاحفظہ الخ اس کولے جاکراس کی حفاظت کرویہاں تک کہ خدا اس کے بارے میں کوئی حکم دے کیونکہ خدا اپنے حکم کوپوراکرکے رہے گا میں نے امام حسن عسکری سے پوچھاکہ یہ طائرکون تھا اوردوسرے طائرکون تھے ؟ آپ نے فرمایاکہ جبرئیل تھے ،اوردوسرے فرشتگان رحمت تھے اس کے بعد فرمایاکہ اے پھوپھی اس فرزندکواس کی ماں کے پاس لے آوتاکہ اس کی آنکھیں خنک ہوں اورمحزون ومغوم نہ ہو اور یہ جان لے کہ خداکاوعدہ حق ہے واکثرھم لایعلمون لیکن اکثرلوگ اسے نہیں جانتے ۔ اس کے بعد اس مولود مسعودکو اس کی ماں کے پاس پہنچادیاگیا (شواہدالنبوۃ ص ۲۱۲ طبع لکھنؤ ۱۹۰۵ء علامہ حائری لکھتے ہیں کہ ولادت کے بعد آپ کو جبرئیل پرورش کے لئے اٹھاکرلے گئے (غایۃالمقصود جلد ۱ ص ۷۵)کتاب شواہدالنبوت اوروفیات الاعیان وروضۃالاحباب میں ہے کہ جب آپ پیداہوے تومختون اورناف بریدہ تھے اورآپ کے داہنے بازوپریہ آیت منقوش تھی جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا یعنی حق آیا اورباطل مٹ گیا اورباطل مٹنے ہی کے قابل تھا ۔ یہ قدرتی طورپربحرمتقارب کے دومصرعے بن گئے ہیں حضرت نسیم امروہوی نے اس پرکیا خوب تضمین کی ہے وہ لکھتے ہیں #

چشم وچراغ دیدۂ نرجس عین خداکی آنکھ کاتارا

بدرکمال نیمۂ شعبان چودھواں اختراوج بقاکا

حامی ملت ماحئ بدعت کفرمٹانے خلق میں آیا

وقت ولادت ماشاء اللہ   قرآن صورت دیکھ کے بولا

جاء الحق وزھق الباطل   ان الباطل کان زھوقا

محدث دہلوی شیخ عبدالحق اپنی کتاب مناقب ائمہ اطہارمیں لکھتے ہیں کہ حکیمہ خاتون جب نرجس کے پاس آئیں تودیکھاکہ ایک مولود پیداہوا ہے ،جومختون اورمفروغ منہ ہے یعنی جس کا ختنہ کیا ہوا ہے اورنہلانے دھلانے کے کاموں سے جومولودکے ساتھ ہوتے ہیں بالکل مستغنی ہے ۔ حکیمہ خاتون بچے کو امام حسن عسکری کے پاس لائیں ، امام نے بچے کولیا اوراس کی پشت اقدس اور چشم مبارک پرہاتھ پھیرا اپنی زبان مطہران کے منہ میں ڈالی اوردا ہنے کان میں اذان اوربائیں میں اقامت کہی یہی مضمون فصل الخطاب اوربحارالانوارمیں بھی ہے ، کتاب روضۃالاحباب ینابع المودۃ میں ہے کہ آپ کی ولادت بمقام سرمن رائے سامرہ میں ہوئی ہے ۔

کتاب کشف الغمہ ص ۱۳۰ میں ہے کہ آپ کی ولادت چھپائی گئی اورپوری سعی کی گئی کہ آپ کی پیدائش کسی کومعلوم نہ ہوسکے ،کتاب دمعہ ساکبہ جلد ۳ص ۱۹۴ میں ہے کہ آپ کی ولادت اس لئے چھپائی گئی کہ بادشاہ وقت پوری طاقت کے ساتھ آپ کی تلاش میں تھا اسی کتاب کے ص ۱۹۲ میں ہے کہ اس کا مقصد یہ تھاکہ حضرت حجت کوقتل کرکے نسل رسالت کاخاتمہ کردے ۔ تاریخ ابوالفدأ میں ہے کہ بادشاہ وقت معتزباللہ تھا ، تذکرہ خواص الامۃ میں ہے کہ اسی کے عہدمیں امام علی نقی کوزہردیاگیاتھا ۔ معتزکے بارے میں مورخین کی رائے کچھ اچھی نہیں ہے ۔ ترجمہ تاریخ الخلفا علامہ سیوطی کے ص ۳۶۳ میں ہے کہ اس نے اپنے عہد خلافت میں اپنے بھائی کوولی عہدی سے معزول کرنے کے بعدکوڑے لگوائے تھے اورتاحیات قید میں رکھاتھا ۔ اکثرتواریخ میں ہے کہ بادشاہ وقت معتمد بن متوکل تھا جس نے امام حسن عسکری علیہ السلام کوزہرسے شہیدکیا ۔ تاریخ اسلام جلد۱ ص ۶۷ میں ہے کہ خلیفہ معتمد بن متوکل کمزورمتلون مزاج اورعیش پسند تھا ۔ یہ عیاشی اورشراب نوشی میں بسرکرتاتھا ، اسی کتاب کے صفحہ ۲۹ میں ہے کہ معتمد حضرت امام حسن عسکری کوزہرسے شہیدکرنے کے بعدحضرت امام مہدی کوقتل کرنے کے درپے ہوگیاتھا ۔

آپ کا اسم گرامی

آپ کانام نامی واسم گرامی "محمد" اورمشہورلقب " مہدی " ہے علما کا کہنا ہے کہ آپ کانام زبان پرجاری کرنے کی ممانعت ہے علامہ مجلسی اس کی تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "حکمت آن مخفی است " اس کی وجہ پوشیدہ اورغیرمعلوم ہے ۔ (جلاالعیون ص ۲۹۸) علماء کابیان ہے کہ آپ کایہ نام خود حضرت محمدمصطفی نے رکھا تھا ۔ ملاحظہ ہو روضة الاحباب وینابع المودة ۔ مورخ اعظم ذاکرحسین تاریخ اسلام جلد۱ ص ۳۱ میں لکھتے ہیں کہ "آنحضرت نے فرمایاکہ میرے بعد بارہ خلیفہ قریش سے ہوں گے آپ نے فرمایاکہ آخرزمانہ میں جب دنیا ظلم وجورسے بھرجائے گی ،تومیری اولاد میں سے مہدی کاظہورہوگا جوظلم وجورکودورکرکے دنیا کوعدل وانصاف سے بھردے گا ۔ شرک وکفرکودنیا سے نابودکردے گا ، نام "محمد" اورلقب " مہدی " ہوگا حضرت عیسی آسمان سے اترکر اس کی نصرت کریں گے اوراس کے پیچھے نماز پڑھیں گے ،اوردجال کوقتل کریں گے۔

آپ کے القاب

آپ کے القاب مہدی ، حجة اللہ ، خلف الصالح ، صاحب ا لعصر، صاحب الامر ، والزمان القائم ، الباقی اورالمنتظرہیں ۔ ملاحظہ ہو تذکرہ خواص الامة ۲۰۴ ، روضة الشہدا ص ۴۳۹،کشف الغمہ ۱۳۱ ، صواعق محرقہ ۱۲۴ ،مطالب السؤال ۲۹۴ ،اعلام الوری ۲۴ حضرت دانیال نبی نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت سے ۱۴۲۰ سال پہلے آپ کالقب منتظرقراردیاہے ۔ ملاحظہ ہو کتاب دانیال باب ۱۲ آیت ۱۲ ۔ علامہ ابن حجرمکی ، المنتظرکی شرح کرتے ہوے لکھتے ہیں کہ انھیں منتظریعنی جس کاانتظارکیاجائے اس لئے کہتے ہیں کہ وہ سرداب میں غائب ہوگئے ہیں اوریہ معلوم نہیں ہوتاکہ کہاں سے گئے (مطلب یہ ہے کہ لوگ ان کاانتظارکررہے ہیں ،شیخ العراقین علامہ شیخ عبدالرضا تحریرفرماتے ہیں کہ آپ کومنتظراس لئے کہتے ہیں کہ آپ کی غیبت کی وجہ سے آپ کے مخلصین آپ کاانتظارکررہے ہیں ۔ ملاحظہ ہو۔ (انوارالحسینیہ جلد ۲ ص ۵۷طبع بمبئی)۔

آپ کی کنیت

اس پرعلما فریقین کااتفاق ہے کہ آپ کی کنیت " ابوالقاسم " اورآپ ابوعبداللہ تھی اوراس پربھی علما متفق ہیں کہ ابوالقاسم کنیت خود سرورکائنات کی تجویزکردہ ہے ۔ ملاحظہ ہو جامع صغیرص ۱۰۴ تذکرہ خواص الامة ۲۰۴ روضة الشہدا ص ۴۳۹ صواعق محرقہ ص ۱۳۴ شواہدالنبوت ص ۳۱۲ ، کشف الغمہ ص ۱۳۰ جلاالعیون ص ۲۹۸۔

یہ مسلمات سے ہے کہ آنحضرت صلعم نے ارشادفرمایا ہے کہ مہدی کانام میرانام اوران کی کنیت میری کنیت ہوگی ۔ لیکن اس روآیت میں بض اہل اسلام نے یہ اضافہ کیاہے کہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایاہے کہ مہدی کے باپ کانام میرے والد محترم کانام ہوگا مگر ہمارے راویوں نے اس کی روآیت نہیں کی اورخود ترمذی شریف میں بھی " ا سم ابیہ اسم ابی " نہیں ہے ،تاہم بقول صاحب المناقب علامہ کنجی شافعی یہ کہاجاسکتاہے کہ روآیت میں لفظ "ابیہ" سے مراد ابوعبداللہ الحسین ہیں ۔ یعنی اس سے اس امرکی طرف اشارہ ہے کہ امام مہدی حضرت امام حسین کی اولادسے ہیں

آپ کاحلیہ مبارک

کتاب اکمال الدین میں شیخ صدوق فرماتے ہیں کہ سرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاارشادہے کہ امام مہدی ،شکل وشباہت خلق وخلق شمائل وخصایل ،اقوال وافعال میں میرے مشابہہ ہوں گے۔

آپ کے حلیہ کے متعلق علما نے لکھا ہے کہ آپ کارنگ گندگون ، قدمیانہ ہے ۔ آپ کی پیشانی کھلی ہوئی ہے اورآپ کے ابروگھنے اورباہم پیوستہ ہیں ۔ آپ کی ناک باریک اوربلند ہے آپ کی آنکھیں بڑی اورآپ کا چہر ہ نہآیت نورانی ہے ۔ آپ کے داہنے رخسارہ پرایک تل ہے "کانہ کوکب دری " جوستارہ کی مانند چمکتاہے ، آپ کے دانت چمکدار اورکھلے ہوئے ہیں ۔ آپ کی زلفیں کندھوں پرپڑی رہتی ہیں ۔ آپ کاسینہ چوڑا اورآپ کے کندھے کھلے ہوئے ہیں آپ کی پشت پراسی طرح مہرامامت ثبت ہے جس طرح پشت رسالت مآب پرمہرنبوت ثبت تھی (اعلام الوری ص ۲۶۵ وغایۃ المقصود جلد ۱ ص ۶۴ ونورالابصارص ۱۵۲)۔

آپ کا نسب نامہ

آپ کاپدری نسب نامہ یہ ہے محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی ابن جعفربن محمدبن علی بن حسین بن علی وفاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، یعنی آپ فرزندرسول ،دلبند علی اورنورنظربتول علیہم السلام ہیں ۔ امام احمد بن حنبل کاکہناہے کہ اس سلسۂ نسب کے اسماکو اگرکسی مجنون پردم کردیاجائے تواسے یقینا شفاحاصل ہوگی (مسندامام رضاص ۷) آپ سلسۂ نسب ماں کی طرف سے حضرت شمعون بن حمون الصفاوصی حضرت عیسی تک پہنچتاہے ۔ علامہ مجلسی اورعلامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ آپ کی والدہ جناب نرجس خاتون تھیں ، جن کاایک نام "ملیکہ" بھی تھا ،نرجس خاتون یشوعاکی بیٹی تھیں ، جوروم کے

بادشاہ" قیصر" کے فرزند تھے جن کا سلسلۂ نسب وصی حضرت عیسی جناب شمعون تک منتہی ہوتاہے ۔ ۱۳سال کی عمرمیں قیصرروم نے چاہاتھاکہ نرجس کاعقد اپنے بھتیجے سے کردے لیکن بعض قدرتی حالات کی وجہ سے وہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا، بالاخرایک ایسا وقت آگیاکہ عالم ارواح میں حضرت عیسی ، جناب شمعون حضرت محمد مصطفی ، جناب امیرالمومنین اورحضرت فاطمہ بمقام قصرقیصرجمع ہوئے ، جناب سیدہ نے نرجس خاتون کواسلام کی تلقین کی اورآنحضرت صلعم نے بتوسط حضرت عیسی جناب شمعون سے امام حسن عسکری کے لئے نرجس خاتون کی خواستگاری کی ،نسبت کی تکمیل کے بعد حضرت محمد مصطفی صلعم نے ایک نوری منبرپربیٹھ کرعقد پڑھا اورکمال مسرت کے ساتھ یہ محفل نشاط برخواست ہوگئی جس کی اطلاع جناب نرجس کوخواب کے طورپرہوئی ، بالاخروہ وقت آیاکہ جناب نرجس خاتون حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں آپہنچیں اورآپ کے بطن مبارک سے نورخداکاظہور ہوا۔ (کتاب جلاالعیون ص ۲۹۸ وغایۃ المقصود ص ۱۷۵)۔

تین سال کی عمرمیں حجت اللہ ہونے کادعوی

کتب تورایخ وسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پرورش کاکام جناب جبرئیل علیہ ا لسلام کے سپرد تھا اوروہ ہی آپ کی پرورش وپرداخت کرتے تھے ظاہرہے کہ جوبچہ ولادت کے وقت کلام کرچکاہو اورجس کی پرورش جبرئیل جیسے مقرب فرشتہ کے سپرد ہووہ یقینا دنیا میں چنددن گزارنے کے بعد بہرصورت اس صلاحیت کامالک ہوسکتاہے کہ وہ اپنی زبان سے حجت اللہ ہونے کادعوی کرسکے ۔ علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ احمد ابن اسحاق اورسعدالاشقری ایک دن حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضرہوئے اورانھوں نے خیال کیاکہ آج امام علیہ السلام سے یہ دریافت کریں گے کہ آپ کے بعد حجت اللہ فی الارض کون ہوگا ، جب سامناہوا توامام حسن عسکری نے فرمایاکہ اے احمد !تم جودل میں لے کرآئے ہو میں اس کا جواب تمہیں دیئے دیتاہوں ،یہ فرماکرآپ اپنے مقام سے اٹھے اوراندجاکریوں واپس آئے کہ آپ کے کندھے پرایک نہآیت خوب صورت بچہ تھا ،جس کی عمرتین سال کی تھی ۔ آپ نے فرمایاکہ اے احمد !میرے بعد حجت خدایہ ہوگا اس کانام محمد اوراس کی کنیت ابوالقاسم ہے یہ خضرکی طرح زندہ رہے گا ۔ اورذوالقرنین کی طرح ساری دنیاپرحکومت کرے گا ۔احمدبن اسحاق نے کہا مولا!کوئی ایسی علامت بتادیجئے کہ جس سے دل کواطمینان کامل ہوجائے ۔ آپ نے امام مہدی کی طرف متوجہ ہوکرفرمایا ،بیٹا ! اس کوتم جواب دو ۔ ا مام مہدی علیہ السلام نے کمسنی کے باوجود بزبان فصیح فرمایا : "اناحجۃ اللہ وانا بقےۃاللہ " ۔ میں ہی خداکی حجت اورحکم خداسے باقی رہنے والاہوں ، ایک وہ دن آئے گاجس میں دشمن خداسے بدلہ لوں گا ، یہ سن کراحمدخوش ومسروراورمطمئن ہوگئے (کشف الغمہ ۱۳۸)

حدیث نعثل اورامام عصر :

نعثل ایک یہودی تھا جس سے حضرت عائشہ ،حضرت عثمان کوتشبیہ دیاکرتی تھیں ،اوررسول اسلام علیہ السلام کب بعد فرمایاکرتی تھیں : اس نعثل اسلامی کو عثمان کوقتل کردو ۔ (ملاحظہ ہو،نہایۃاللغۃ علامہ ابن اثیرجزری ص ۳۲۱) یہی نعثل ایک دن حضوررسول کریم کی خدمت میں حاضرہوکر عرض پردازہوا مجھے اپنے خدا ،اپنے دین ،اپنے خلفاکاتعارف کرائیے اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہوگیا تومسلمان ہوجاؤں گا ۔ حضرت نے نہآیت بلیغ اوربہترین انداز میں خلاق عالم کاتعارف کرایا،اس کے بعد دین اسلام کی وضاحت کی ۔ ”قال صدقت ۔“ نعثل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھراس نے عرض کی مجھے اپنے وصی سے آگاہ کیجئے اوربتائیے کہ وہ کون ہے یعنی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسی کے وصی یوشع بن نون ہیں اس طرح آپ کے وصی کون ہیں ؟ آپ نے فرمایا میرے وصی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن وحسین پھرحسین کے صلب سے نوبیٹے قیامت تک ہوں گے ۔ اس نے کہا سب کے نام بتائیے آپ نے بارہ اماموں کے نام بتائے ناموں کوسننے کے بعد وہ مسلمان ہوگیا اورکہنے لگاکہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارہ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے ،پھراس نے ہروصی کے حالات بیان کئے ،کربلاکاہونے والا واقعہ بتایا ،امام مہدی کی غیبت کی خبردی اورکہاکہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لادی بن برخیاغائب ہوگئے تھے پھرمدتوں کے بعد ظاہر ہوئے اورازسرنودین کی بنیادیں استوارکیں ۔حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارابارہواں جانشین امام مہدی محمدبن حسن طویل مدت تک غائب رہ کر ظہورکرے گا ۔ اوردنیاکو عدل وانصاف سے بھردے گا ۔ (غایۃ المقصود ص ۱۳۴بحوالہ فرائدالسمطین حموینی)۔

امام عصرکا واقعۂ کربلابیان کرنا

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے پوچھاگیاکہ ”کہیعص “کاکیامطلب ہے توفرمایاکہ اس میں (ک)سے کربلا (ہ) سے ہلاکت عترت (ی) سے یزیدملعون (ع) سے عطش حسینی (ص) سے صبرآل محمدمراد ہے ۔ آپ نے فرمایاکہ آیت میں جناب زکریاکاذکرکیاگیا ہے ۔جب زکریاکوواقعۂ کربلاکی اطلاع ہوئی تووہ تین روزتک مسلسل روتے رہے ۔(تفسیرصافی ص ۲۷۹)۔

امام غائب کاہرجگہ حاضرہونا

احادیث سے ثابت ہے کہ امام علیہ السلام جوکہ مظہرالعجائب حضرت علی کے پوتے ،ہرمقام پرپہونچتے اورہرجگہ اپنے ماننے والوں کے کام آتے ہیں ۔ علما نے لکھا ہے کہ آپ بوقت ضرورت

مذہبی لوگوں سے ملتے ہیں لوگ انھیں دیکھتے ہیں یہ اوربات ہے کہ انھیں پہچان نہ سکیں ۔(غایۃ المقصود)۔

حضرت صاحب العصرکی ازواج واولاد

حضرت حجت کی اولادکے بارے میں بعض صاحبان متحیررہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کے بیشترمحافل ومجالس میں ایسی باتوں کاذکرنہیں ہوتا اورخود فرصت نہیں کہ ان کتابوں کودیکھیں جن میں اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں ۔بہت سی روایات میں اس قسم کے بیانات ملتے ہیں اورعقل بھی اس کی تائیدکرتی ہے ۔کیونکہ عینی طورسے کسی امرپرہمارا مطلع نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ ہم کیااورہمارا علم کیا ؟ اگرایک چیزہمیں معلوم نہیں ہے تواس سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوسکتاکہ اس شی کاوجود ہی نہیں ۔ بلکہ ہوسکتاہے کہ ہمیں ایک بات کی اطلاع نہ ہولیکن دوسرے لوگ اس سے مطلع ہوں ۔ البتہ ہمارے پاس تین قسم کے ایسے قرائن وشواہد موجود ہیں جن کی بناء پراگرہم یہ تسلیم کرلیں کہ امام زمانہ مجرد نہیں بلکہ معیل زندگی گزاررہے ہیں توہم حق بجانب ہوں گے ۔ وہ شواہد وقرائن یہ ہیں :

فطرت انسانی کے فطری تقاضے۔

آئمہ معصومین سے منقول روایات ۔

آئمہ کرام کی عطاکردہ دعائیں ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے طول عمرکی بحث

بعض مستشرقین وماہرین اعمارکاکہناہے کہ "جن کے اعمال وکرداراچھے ہوتے ہیں اورجن کا صفائے باطن کامل ہوتاہے ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ علما فقہاء اورصلحاکی عمریں اکثرطویل دیکھی گئی ہیں اورہوسکتاہے کہ طول عمرمہدی علیہ السلام کی یہ بھی ایک وجہ ہو ،ان سے قبل جوآئمہ علہیم السلام گزرے وہ شہیدکردئیے گئے ،اوران پردشمنوں کادسترس نہ ہوا ،تویہ زندہ رہ گئے اوراب تک باقی ہیں لیکن میرے نزدیک عمرکاتقرر وتعین دست ایزد میں ہے اسے اختیارہے کہ کسی کی عمرکم رکھے کسی کی زیادہ اس کی معین کردہ مدت عمر میں ایک پل کابھی تفرقہ نہیں ہوسکتا ۔

تواریخ واحادیث سے معلوم ہوتاہے کہ خداوندعالم نے بعض لوگوں کوکافی طویل عمریں عطاکی ہیں ۔ عمرکی طوالت مصلحت خداوندی پرمبنی ہے اس سے اس نے اپنے دوست اوردشمن دونوں کونوازاہے ۔دوستوں میں حضرت عیسی ،حضرت ادریس ،حضرت خضروحضرت الیاس ،

اوردشمنوں میں سے ابلیس لعین ،دجال بطال ،یاجوج ماجوج وغیرہ ہیں اورہوسکتاہے کہ چونکہ قیامت اصول دین اسلام سے ہے اور اس کی آمد میں امام مہدی کاظہورخاص حیثیت رکھتاہے لہذا ان کازندہ وباقی رکھنامقصودہاہو ،اوران کے طول عمرکے اعتراض کوردااوررفع ودفع کرنے کے لئے اس نے بہت سے افرادکی عمریں طویل کردی ہوں مذکورہ ا فرادکوجانے دیجئے ۔ عام انسانوں کی عمروں کودیکھئے بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جن کی عمریں کافی طویل رہی ہیں ،مثال کے لئے ملاحظہ ہو :

۱) ۔ لقمان کی عمر ۳۵۰۰ سال ۔(۲) عوج بن عنق کی عمر ۳۳۰۰ سال اوربقولے ۳۶۰۰ سال ۔ (۳) ذوالقرنین کی عمر ۳۰۰۰ سال۔ (۴) حضرت نوح و(۵) ضحاک و(۶) طمہورث کی عمریں ۱۰۰۰ سال۔(۷) قینان کی عمر ۹۰۰ سال ۔ (۸) مہلائیل کی عمر ۸۰۰سال (۹) نفیل بن عبداللہ کی عمر ۷۰۰ سال۔ (۱۰) ربیعہ بن عمرعرف سطیع کاہن کی عمر ۶۰۰ سال ۔ (۱۱) حاکم عرب عامربن ضرب کی عمر ۵۰۰ سال ۔ (۱۲) سام بن نوح کی عمر ۵۰۰ سال۔ (۱۳) حرث بن مضاض جرہمی کی عمر ۴۰۰ سال ۔ (۱۴) ارفخشد کی عمر ۴۰۰ سال ۔ (۱۵) دریدبن زیدکی عمر ۴۵۶ سال۔ (۱۶) سلمان فارسی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۷) عمروبن روسی کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۱۸) زہیربن جناب بن عبداللہ کی عمر ۴۳۰سال۔ (۱۹) حرث بن ضیاص کی عمر ۴۰۰ سال۔ (۲۰)کعب بن جمجمہ کی عمر ۳۹۰ سال ۔ (۲۱) نصربن دھمان بن سلیمان کی عمر ۳۹۰ سال۔ (۲۲) قیس بن ساعدہ کی عمر ۳۸۰سال ۔ (۲۳) عمربن ربیعہ کی عمر ۳۳۳سال۔ (۲۴) اکثم بن ضیفی کی عمر ۳۳۶ سال ۔ (۲۵) عمربن طفیل عدوانی کی عمر ۲۰۰ سال تھی (غایۃ المقصود ص ۱۰۳ اعلام الوری ص ۲۷۰) ان لوگوں کی طویل عمروں کودیکھنے کے بعدہرگزنہیں کہاجاسکتاکہ "چونکہ اتنی عمرکاانسان نہیں ہوتا ،اس لئے امام مہدی کاوجود ہم تسلیم نہیں کرتے ۔کیونکہ امام مہدی علیہ السلام کی عمراس وقت ۱۳۹۳ہجری میں صرف گیارہ سواڑتالیس سال کی ہوتی ہے جومذکورہ عمروں میں سے لقمان حکیم اورذوالقرنین جیسے مقدس لوگوں کی عمروں سے بہت کم ہے ۔

الغرض قرآن مجید ،اقوال علمااسلام اوراحادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی پیداہوکر غائب ہوگئے ہیں اورقیامت کے قریب ظہورکریں گے ،اورآپ اسی طرح زمانۂ غیبت میں بھی حجت خداہیں جس طرح بعض انبیاء اپنے عہدنبوت میں غائب ہونے کے دوران میں بھی حجت تھے (عجائب القصص ص ۱۹۱) اورعقل بھی یہی کہتی ہے کہ آپ زندہ اورباقی موجودہیں کیونکہ جس کے پیداہونے پرعلماکااتفاق ہواوروفات کاکوئی ایک بھی غیرمتعصب عالم قائل نہ ہو اور

طویل العمرانسانوں کے ہونے کی مثالیں بھی موجود ہوں تولامحالہ اس کاموجود اورباقی ہونا ماننا پڑےگا ۔ دلیل منطقی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے لہذا امام مہدی زندہ اورباقی ہیں ۔

ان تماشواہد اوردلائل کی موجودگی میں جن کا ہم نے اس کتاب میں ذکرکیاہے ،مولوی محمد امین مصری کا رسالہ "طلوع اسلام "کراچی جلد ۱۴ ص ۵۴# و ۹۴# میں یہ کہناکہ :

"شیعوں کو ابتداء روی زمین پرکوئی ظاہری مملکت قائم کرنے میں کامیابی نہ ہوسکی ،ان کوتکلیفیں دی گئیں اورپراکندہ اورمنتشرکردیاگیا توانھوں نے ہمارے خیال کے مطابق امام منتظراورمہدی وغیرہ کے پرامیدعقائد ایجادکرلئے تاکہ عوام کی ڈھارس بندھی رہے۔"

اورملا اخوند درویزہ کاکتاب ارشادالطالبین ص ۳۹۶ میں یہ فرماناکہ :

" ہندوستان میں ایک شخص عبداللہ نامی پیداہوگا جس کی بیوی کاایمنہ (آمنہ) ہوگی ، اس کے ایک لڑکاپیداہوگاجس کانان محمد ہوگاوہی کوفہ جاکرحکومت کرے گا ...

لوگوں کایہ کہنا درست نہیں کہ امام مہدی وہی ہیں جوامام حسن عسکری کے فرزندہیں ۔ ا لخ حددرجہ مضحکہ خیز،افسوس ناک اورحیرت انگیز ہے ،کیونکہ علما فریقین کااتفاق ہے کہ "المھدی من ولدالامام الحسن العسکری ۔" امام مہدی حضرت امام حسن عسکری کے بیٹے ہیں اور ۱۵ شعبان ۲۵۵ کوپیداہوچکے ہیں ،ملاحظہ ہو ،اسعاف الراغبین ،وفیات الاعیان ،روضۃ الاحباب ،تاریخ ابن ا لوردی ،ینابع المودۃ ، تاریخ کامل ،تاریخ طبری ،نورالابصار،اصول کافی ،کشف الغمہ ،جلاالعیون ،ارشادمفید ،اعلام الوری ،جامع عباسی ،صواعق محرقہ ،مطالب السول ،شواہدالنبوت ،ارجح المطالب ،بحارالانوار ومناقب وغیرہ

زیارت ناحیہ اوراصول کافی

کہتے ہیں کہ اسی زمانہ غیبت صغری میں ناحیہ مقدسہ سے ایک ایسی زیارت برآمد ہوئی ہے جس میں تمام شہداکربلاکے نام اورانکے قاتلوں کے آسماہیں ۔ اس "زیارت ناحیہ "کے نام سے موسوم کیاجاتاہے ۔ اسی طرح یہ بھی کہاجاتاہے کہ اصول کافی جوکہ حضرت ثقۃ الاسلام علامہ کلینی المتوفی ۳۲۸ کی ۲۰ سالہ تصنیف ہے وہ جب ا مام عصرکی خدمت میں پیش ہوئی توآپ نے فرمایا : " ھذاکاف لشیعتنا۔" یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے زیارت ناحیہ کی توثیق بہت سے علماء نے کی ہے جن میں علامہ طبرسی اورمجلسی بھی ہیں دعائے سباسب بھی آپ ہی سے مروی ہے

3قران اور مھدویت

قرآن اور حضرت امام مھدی علیہ السلام

حضرت مھدی علیہ السلام ، آخری زمانہ میں منجی عالم کے ظھور، صالحین کی حکومت اور ان پر کامیابی وکامرانی کے سلسلہ میں قرآن مجید میں بھت سی آیات کا تذکرہ ھواھے۔ جیساکہ ارشاد ھوتا ھے: " ھم نے توریت کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور میں لکھا ھے کہ آخرکار صالح افراداس زمین کے مالک ھوں گے۔"

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام "شائستہ افراد" کے سلسلہ میں فرماتے ھیں : "اس سے مراد آخری زمانے میں حضرت مھدی علیہ السلام کے اصحاب ھیں ۔"

ھم قرآن میں یہ بھی پڑھتے ھیں : ھم چاھتے ھیں کہ مستضعفین کے ساتہ اچھا برتاؤکریں ، یعنی ان کو لوگوں کا پیشوا اور اس زمین کا مالک بنا دیں ۔"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

ھم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا، اور تم کیا جانوکہ شب قدرکیا ھے؟ شب قدر ھزار مھینوں سے سے افضل ھے ۔ اس رات فرشتے اور روح القدس (جبرئیل) خداکی اجازت سے تمام احکام اور تقدیروں کو لے کر نازل ھوتے ھیں یھاں تک سفیدی سحر نمودار ھو جائے۔

چنانچہ سورہٴ قدرکی آیات سے واضح طور پر اس بات کی طرف اشارہ ھوتا ھے کہ ھرسال ایک شب ایسی آتی ھے کہ جو ھزار مھینوں سے افضل اوربھترھوتی ھے۔ وہ احادیث جو اس سورہ اور سورہٴ دخان کی ابتدائی آیات کی تفسیرکے سلسلہ میں وارد ھوئی ھیں ،سے یھی سمجہ میں آتا ھے کہ شب قدر میں فرشتے پورے ایک سال کے مقدرات کو "زمانہ کے ولی مطلق "کی خدمت میں لے کر آتے اور اس کے سامنے پیش کرتے ھیں ۔ پیغمبر اسلام (ص) کے زمانہ میں فرشتوں کے نازل ھونے کی جگہ آپ(ص) کاگھر تھا۔ جب ھم معرفت قرآن کے سلسلہ میں اس نتیجہ تک پھونچتے ھیں کہ "شب قدر" ھر سال آتی ھے تو ھمیں اس بات کی طرف توجہ کرنی چاھئے کہ "صاحب شب قدر" کو بھی ھمیشہ موجود ھونا چاھئے ورنہ پھر فرشتے کس پر نازل ھوتے ھیں ؟؟ چونکہ "قرآن کریم " قیامت تک ھے اور "حجت " ھے اسی طرح صاحب شب قدرکا وجود بھی حتمی ھے اوروہ بھی" حجت" ھے۔ اس زمانہ میں حجت خدا ، حضرت ولی عصر علیہ السلام کے علاوہ اورکوئی نھیں ھے۔

چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ھیں : "امام زمین پر خداکاامین ھوتا ھے اور لوگوں کے درمیان حجت خدا ھوتاھے، آبادیوں اور سرزمینوں پر خداکا خلیفہ ھوتاھے۔"

مشھور اسلامی ریاضی داں اور معروف فلسفی ومتکلم خواجہ نصیر الدین طوسی فرماتے ھیں :
”خردمند افرادکے لئے یہ بات واضح ھے کہ لطف الٰھی کا انحصارامام (ع)کی تعیین میں ھے۔
امام کاوجود بجائے خود ایک لطف الٰھی ھے، امورکی انجام دھی اس کا دوسرا لطف ھے اور
اس کی غیبت خود ھم سے مربوط ھے۔“

امام مہدی نبوت کے آئینہ میں

علامہ طبرسی بحوالہ حضرات معصومین علیہم السلام تحریرفرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ ا لسلام میں بہت سے انبیاکے حالات وکیفیات نظرآتے ہیں ۔ اورجن واقعات سے مختلف انبیأ کودوچارہوناپڑا ۔ وہ تمام واقعات آپ کی ذات ستودہ صفات میں دکھا ئی دیتے ہیں مثال کے لئے حضرت نوح ،حضرت ابراہیم ، حضرت موسی ،حضرت عیسی ، حضرت ایوب ،حضرت یونس ، حضرت محمدمصطفی صلعم کولے لیجئے اور ان کے حالات پرغورکیجئے ، آپ کوحضرت نوح کی طویل زندگی نصیب ہوئی حضرت ابراہیم کی طرح آپ کی ولادت چھپائی گئی ۔ اورلوگوں سے کنارہ کش ہوکر روپوش ہونا پڑا ۔ حضرت موسی کی طرح حجت کے زمین سے اٹھ جانے کا خوف لاحق ہوا ، اورانھیں کی ولادت کی طرح آپ کی ولادت بھی پوشیدہ رکھی گئی ، اورانھیں کے ماننے والوں کی طرح آپ کے ماننے والوں کو آپ کی غیبت کے بعد ستایاگیا ۔ حضرت عیسی کی طرح آپ کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا حضرت ایوب کی طرح تمام امتحانات کے بعد آپ کوفرج وکشائش نصیب ہوگی ۔حضرت یوسف کی طرح عوام اورخواص سے آپ کی غیبت ہوگئی حضرت یونس کی طرح غیبت کے بعد آپ کا ظہورہوگا یعنی جس طرح وہ اپنی قوم سے غائب ہوکربڑھاپے کے باوجود نوجوان تھے ۔ ا سی طرح آپ کا جب ظہورہوگا توآپ چالیس سالہ جوان ہوں گے اورحضرت محمد مصطفی کی طرح آپ صاحب السیف ہوں گے ۔ (اعلام الوری ص ۲۶۴ طبع بمبئی ۱۳۱۲ہجری)

4عقیدہ موعود و ادیان

ادیان وامام مہدی علیہ السلام:

تمام آسمانی کتابوں کی تحقیق کرنے پرہم اس نتیجہ پرپہونچے ہیں کہ دنیاکے اچھے ومستقبل ا ور باطل پرحق کی جبت کاعقیدہ صرف مسلمانوں میں ہی نہیں پایاجاتا، بلکہ دنیاکے دوسرے ادیان میں بھی اس عقیدے میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں اس کے لئے ہم کچھ مثالبں پیش کرتے

ہیں ۔

۱۔ زردشتیوں کی کتابیں :

زردشتیوں کی مذہبی کتاب زند میں فسادیوں کے اختتام اورنیک لوگوں کی حکومت کے بارے میں بیان ہواہے کہ اہریمنان کالشکرایزدان کے لشکرسے ہمیشہ جنگ کرتارہتاہے اوراکثراہرمنوں کی جیت ہوتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ ایزدان کابالکل صفایاہی کردیں کچھ دنوں کے بعدآسمان کے خدا اورمزدکی طرف سے اس کے بیٹے ایزدان کے پاس مدد آئے گی اوران کی جنگ نوہزارسال تک چلتی رہے گی اس کے بعدایزدان کی جیت ہوگی اوراہریمن کاصفایاہوجائے گا اہریمن کااقتدارتوصرف زمین پرہی ہے آسمان پران کاوجودنہیں ہے۔

جاماسپ نامہ میں لکھاگیاہے کہ ہاشم کی اولادسے ایک انسان زمین سے باہرنکلے گاجس کاسرپنڈلیاں اورجسم بڑاہوگااوروہ اپنے جدکے دین پرہوگا...۔

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ پرلکھاہواہے کہ سب سے بڑانجات دینے والا دین کودنیامیں پھیلائے گا، بھوک مری کوختم کرے گاایزدان کواہریمن کے ہاتھ سے بچائے گااوردنیاکے تمام لوگوں کی تہذیب ،فکراورکردارکوایک بنائے گا۔

۲۔ ہندوؤں کی کتابیں :

شاک منی جوکہ کافر ہندوؤں کاسردارہے اوراس کے ماننے والے اس کوآسمانی کتاب کے ساتھ پیغمبرمانتے ہیں ،اس نے اپنی کتاب میں آخری زمانے میں ایک روحانی کے جھنڈے کے نیچے سبھی مذہبوں کے ایک ہوجانے کے بارے میں اشارہ کیاہے۔

اس نے لکھاہے کہ دنیاکے خراب ہوجانے کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ پیداہوگاجوپوری دنیاکے لوگوں کارہبرہوگا، اس کانام منصورہوگا، وہ پوری دنیاپرحکومت کرے گااورسب کواپنے دین میں شامل کرلے گا۔

۳۔ زبور :

تمام اجسام کاخاتمہ ہوجائے گااوراللہ کاانتظارکرنے والے زمین کے وارث بنیں گے ہاں کچھ وقت کے بعدکوئی جسم باقی نہیں رہے گا۔

اس کی جگہ کے بارے میں تم تامل کروگے اورنہیں کرپاؤگے ۔ لیکن حلیم لوگ زمین کے وارث بنیں گے ......اورزمین پران کی وراثت ہمیشہ رہے گی ۔

۴۔ توریت :

باغ میں ایک نیادرخت اگاہے اس کی شاخیں اس کی جڑسے پھلے پھولیں گی اوراللہ کی روح اس پر ٹھرے گی وہ مسکینوں کے لئے عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گااورمظلوموں کے لئے زمین پرسچی حکومت کرے گا۔

۵۔ انجیل :

اپنی کمرکوباندھ لواوراپنے چراغوں کوروشن رکھواوررات میں اس طرح رہوجیسے کوئی اپنے مالک کاانتظارکرتاہے........کتنے خوش نصیب ہیں وہ غلام ،جن کامالک آنے کے بعد ان کوجاگتاہواپائے ،......بس تم بھی تیاررہو،کیونکہ انسان کابیٹااس وقت آئے گاجس کے بارے میں تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔

امام مہدی کاذکرکتب آسمانی میں

حضرت داؤدکی زبورکی آیت ۴#مرموز ۹۷میں ہے کہ آخری زمانہ میں جوانصاف کامجسمہ انسان آئےگا ، اس کے سر پرابرسایہ فگن ہوگا ۔ کتاب صفیائے پیغمبرکے فصل ۳آیت ۹ میں ہے آخری زمانے میں تمام دنیا موحدہوجائے گی ۔کتاب زبورمرموز ۱۲۰میں ہے جوآخرالزماں آئے گا، اس پرآفتاب اثراندازنہ ہوگا۔صحیفہ شعیاپیغمبرکے فصل ۱۱میں ہے کہ جب نورخداظہورکرے گا توعدل وانصاف کا ڈنکا بجےگا ۔شیراوربکری ایک جگہ رہیں گے چیتااوربزغالہ ایک ساتھ چریں گے شیراورگوسالہ ایک ساتھ رہیں گے ،گوسالہ اورمرغ ایک ساتھ ہوں گے شیراورگائے میں دوستی ہوگی ۔ طفل شیرخوارسانپ کے بل میں ہاتھ ڈالے گااوروہ کاٹے گانہیں پھراسی صفحہ کے فصل ۲۷ میں ہے کہ یہ نورخدا جب ظاہرہوگا، توتلوارکے ذریعہ سے تمام دشمنوں سے بدلہ لے گا صحیفہ تنجاس حرف الف میں ہے کہ ظہورکے بعد ساری دنیاکے بت مٹادئیے جائیں گے ،ظالم اورمنافق ختم کردئیے جائیں گے یہ ظہورکرنے والاکنیزخدا (نرجس)کابیٹاہوگا ۔ توریت کے سفرانبیامیں ہے کہ مہدی ظہورکریں گے عیسی آسمان سے اتریں گے ،دجال کوقتل کریں گے انجیل میں ہے کہ مہدی اورعیسی دجال اورشیطان کوقتل کریں گے ۔ اسی طرح مکمل واقعہ جس میں شہادت امام حسین اورظہورمہدی علیہ السلام کااشارہ ہے ۔انجیل کتاب دانیال باب ۱۲ فصل ۹ آیت ۲۴ رویائے ۲#میں موجود ہے (کتاب الوسائل س ۱۲۹ طبع بمبئی ۱۳۳۹ہجری)۔

دیگرمذاہب عالم اوروجودامام مہدی علیہ السلام :

مختلف کتابوں کے مطالعہ سے پتہ چلتاہے کہ تقریبا دنیاکے جملہ مذاہب اورعقلاء اس بات پرمتفق ہیں کہ دورآخرمیں ایک ایسی مافوق الفطرت ہستی آئے گی جودنیاسے ظلم وستم کاخاتمہ کرکے عدل وانصاف سے اس کرہ ارض کرپرکردیگری اوردنیاکے بگڑے ہوئے معاشرے اوراخلاق کو درست کرے گی البتہ ایسی ہستی کانام ہر ایک مذہب وملت نے علیحدہ علیحدہ بتایاہے چنانچہ فاضل بروجردی نے کتاب "نورالانوار" مطبوعہ ایران میں بالتفصیل تحریرفرمایاہے کہ آپ کے مختلف نام ہرمذہب وملت میں علیحدہ علیحدہ لیے جاتے رہے ہیں نیزجملہ کتب کفاراورتوریت وزبوروانجیل وقرآن میں علیحدہ علیحدہ آپ کاتذکرہ موجودہے جن کی نقل کتاب "صراط السوی فی احوال المہدی " میں بھی پیش کی گئی ہے مگرآپ کے مشہورنام قائم مہدی منتظر،صاحب الامر،حجت ،برہان وغیرہ ہیں صحف ابراہیم میں آپ اس گرامی صاحب ،زبورمیں قائم ،توریت میں اوقیل مواورانجیل میں مہمیذہے ،زرتستی کتابوں میں خسرواروبعض صحف آسمانی میں کلمۃ الحق تحریرہے کتاب "ہزارناموہند"میں آپ کو لندیطار، برہمنوں کی ویدمیں منصورکے نام سے یادکیاگیاہے ۔ عرفا وصوفیامیں آپ کانام قطب مشہورہے ۔ غوث آپ کالقب خاص ہے اورصحرائی عرب بادیہ نشین آپ کو ابوصالح کے نام سے یادکرتے ہیں اورآپ اسی نام سے زیادہ مشہورہیں مگریہ طے ہے کہ نام کے فرق سے ذات وشخصیت میں کوئی فرق نہیں ہوسکتا۔

ولادت باسعادت :

اکثرعلماء اہلسنت اورکل علمائے شیعہ بالتصریح بیان کرتے ہیں کہ آپ کے والد ماجدحضرت امام حسن عسکری ابن علی ،ابن محمد ،ابن علی ،ابن موسی،ابن جعفر،ابن محمد ،ابن علی ،ابن الحسین ،ابن علی علیہم السلام ہیں اورابن شاذان کے حوالہ سے خود امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام نے ارشادفرمایاہے کہ ولیٔ خداوحجت الہی وامام وقت میرے بعد میرافرزندہے جوپندرہ شعبان ۲۵۵ ھ کوبروزجمعہ نزدیک طلوع صبح صادق سامرہ میں ختنہ شدہ پیداہواجس کے لیے غیبت ہے ۔ غیبت کبری کے بعدوہ ظاہرہوگا اورزمین کوعدل وانصاف سے اسی طرح پرکردے گا جیسے کہ وہ ظلم وجورسے پرہوچکی ہوگی ۔

نوٹ : تفصیل کے لئے ہماری کتاب" عرفان امامت "ملاحظہ فرمائیں ۔

حلیہ مبارک:

جارود بحوالہ باقرالعلوم روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب نے منبرپرارشادفرمایاکہ ایک مولودمیری اولادسے آخرزمانہ میں خروج کرے گا جس کارنگ سفیدمائل

بہ سرخی ،شکم اوررانیں چوڑی شانوں کی ہڈیاں بڑی اورپرگوشت ،پشت پردوخال ایک برنگ جلد دوسرا مثل خال پیغمبران کے دونام ہیں ایک پوشیدہ ایک ظاہر جوپوشیدہ ہے وہ احمداورجوظاہرہے م ح م د ۔

دیگرکتابوں کے حوالہ اوراقوال ائمہ کے خلاصہ سے آپ کی شکل وشمائل کاخلاصہ درج ذیل ہے جس کایادرکھناہرانتظارکرنے والے مسلمان کے لئے ضروری ہے ۔

سرمدور،بال خوبصورت شانوں تک لٹکے ہوئے درمیان سرمیں مانگ ، چہر ہ نورانی سفید ،پیشانی فراخ ودرخشندہ ،ریش مبارک سیاہ وگھنی وگنجان ، ناک لمبی پتلی ستواں ،آنکھیں سرمگیں بڑی چمکدارمگراوپرکواٹھی ہوئی نہیں بلکہ نیچے کودبی ہوئی ابروکشادہ کمانی دار،دونوں ابرووں کے درمیان کچھ بلندی ،دندان کشادہ چمکدار، رخسارپرکم گوشت اورایک رخسارہ پرسیاہ تل چہرہ اورسرپرکوئی نشان ،سینہ چوڑا شانے

15امام کی زیارت کرنے والے

جناب بحرالعلوم کا امام زمانہ سے ملاقات کرنا

کتاب قصص العلما مولفہ علامہ تنکابنی ص ۵۵ میں مجتہد اعظم کربلائے معلی جناب آقا محمدمہدی بحرالعلوم کے تذکرہ میں مرقوم ہے کہ ایک شب آپ نماز میں اندرون حرم مشغول تھے کہ اتنے میں امام عصراپنے اب وجدکی زیارت کے لئے تشریف لائے جس کی وجہ سے ان کی زبان میں لکنت ہوئی اوربدن میں ایک قسم کا رعشہ پیداہوگیا پھرجب وہ واپس تشریف لے گئے توان پرجوایک خاص قسم کی کیفیت طاری تھی وہ جاتی رہی ۔اس کے علاوہ آپ کے اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکورہ میں مندرج ہیں ۔

ملامحمد باقرداماد کاامام عصرسے استفادہ کرنا

ہمارے اکثرعلما علمی مسائل اورمذہبی ومعاشرتی مراحل حضرت امام مہدی ہی سے طے کرتے آئے ہیں ملامحمد باقرداماد جوہمارے عظیم القدرمجتہد تھے ان کے متعلق ہے کہ ایک شب آپ نے ضریح نجف اشرف میں ایک مسئلہ لکھ کرڈالا اس کے جواب میں ان سے تحریراکہاگیاکہ تمھارا امام زمانہ اس وقت مسجدکوفہ میں نمازگذارہے تم وہاں جاؤ،وہ وہاں جاپہونچے ،خود بخود دروازہ مسجدکھل گیا ۔ اورآپ اندرداخل ہوگئے آپ نے مسئلہ کاجواب حاصل کیا اواآپ

مطمئن ہوکر برآمد ہوئے

امام مہدی کی مومنین سے ملاقات :

رسالہ جزیرہ خضراکے ص ۱۶ میں بحوالہ احادیث آل محمد مرقوم ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے ہرمومن کی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ اوربات ہے کہ مومنین انھیں مصلحت خداوندی کی بناء پراس طرح نہ پہچان سکین جس طرح پہچاننا چاہیے مناسب معلوم ہوتاہے اس مقام پرمیں اپناایک خواب لکھ دوں ۔ واقعہ یہ ہے کہ آج کل جبکہ میں امام زمانہ کے حالات لکھ رہاہوں حدیث مذکورہ پرنظرڈالنے کے بعد فورا ذہن میں یہ خیال پیداہواکہ مولا سب کو دکھائی دیتے ہیں ،لیکن مجھے آج تک نظرنہیں آئے ،اس کے بعد میں استراحت پرگیا اورسونے کے ارادے سے لیٹاابھی نیند نہ آئی تھی اورقطعی طورپرنیم بیداری کی حالت میں تھاکہ ناگاہ میں نے دیکھاکہ میرے کان سے جانب مشرق تاحد نظرایک قوسی خط پڑاہواہے یعنی شمال کی جانب کاسارا حصہ عالم پہاڑہے اوراس پرامام مہدی علیہ السلام برہنہ تلوارلئے کھڑے ہیں اوریہ کہتے ہوئے کہ "نصف دنیاآج ہی فتح کرلوں گا ۔" شمال کی جانب ایک پاؤں بڑھارہے ہیں آپ کاقد عام انسانوں کے قد سے ڈیوڑھا اورجسم دوہراہے ،بڑی بڑی سرمگین آنکھیں اورچہرہ انتہائی روشن ہے آپ کے پٹے کٹے ہوئے ہیں اورسارا لباس سفید ہے اوروقت عصرکاہے۔

یہ واقعہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸شب یکشنبہ بوقت ساڑھے چاربجے شب کاہے۔

پانچ سال کی عمرمیں خاص الخاص اصحاب سے آپ کی ملاقات

یعقوب بن منقوش ومحمد بن عثمان عمری وابی ہاشم جعفری اورموسی بن جعفربن وہب بغدادی کابیان ہے کہ ہم حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضرہوئے اورہم نے عرض کی مولا! آپ کے بعد امرامامت کس کے سپرد ہوگا اورکون حجت خداقرارپائے گا ۔ آپ نے فرمایاکہ میرا فرزند محمدمیرے بعد حجت اللہ فی الارض ہوگا ہم نے عرض کی مولا ہمیں ان کی زیارت کروادیجئے آپ نے فرمایا وہ پردہ جوسامنے آویختہ ہے اسے اٹھاؤ ۔ ہم نے پردہ اٹھا یا ، تواس سے ایک نہآیت خوب صورت بچہ جس کی عمرپانچ سال تھی برآمدہوا ،اور وہ آکر امام حسن عسکری کی آغوش میں بیٹھ گیا۔ ا مام نے فرمایاکہ یہی میرافرزند میرے بعد حجت اللہ ہوگا محمد بن عثمان کاکہناہے کہ ہم اس وقت چالیس افراد تھے اورہم سب نے ان کی زیارت کی ۔ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند امام مہدی کوحکم دیاکہ وہ اندرواپس چلے جائیں اورہم سے فرمایا : "شمااورا نخواھید دید غیرازامروز"کہ اب تم آج کے بعد پھراسے نہ دیکھ سکوگے ۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ، پھرغیبت شروع ہوگئی (کشف الغمہ ص ۱۳۹ وشواہدالنبوت ص ۲۱۳) علامہ طبرسی اعلام الوری کے ص ۲۴۳ میں تحریرفرماتے ہیں کہ آئمہ کے نزدیک محمد اورعثمان عمری دونوں ثقہ ہیں ۔ پھراسی صفحہ میں فرماتے ہیں کہ ابوہارون کاکہنا ہے کہ میں نے بچپن میں صاحب الزمان کودیکھا ہے ”کانہ القمرلیلة البدر“ ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاندکی طرح چمکتاتھا ۔

جزیرہ خضراً میں امام علیہ السلام سے ملاقات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قیام گاہ جزیرہ خضراً میں جولوگ پہنچے ہیں ۔ ا ن میں سے شیخ صالح ،شیخ زین العابدین ملی بن فاضل مازندرانی کانام نمایاں طورپرنظرآتاہے ۔ آپ کی ملاقات کی تصدیق ، فضل بن یحیی بن علی طبیعی کوفی وشیخ عالم عامل شیخ شمس الدین نجح حلی وشیخ جلال الدین ، عبداللہ ابن عوام حلی نے فرمائی ہے ۔ علامہ مجلسی نے آپ کے سفرکی ساری وئیداد ایک رسالہ کی صورت میں ضبط کیاہے ۔ جس کامفصل ذکربحارالانوار میں موجود ہے رسالہ جزیرہ خضراء کے ص ۱ میں ہے کہ شیخ اجل سعیدشہید بن محمد مکی اورمیرشمس الدین محمد اسداللہ شوشتری نے بھی تصدیق کی ہے۔

مؤلف کتاب ہذاکہتاہے کہ حضرت کی ولادت حضرت کی غیبت ،حضرت کاظہوروغیرہ جس طرح رمزخداوندی اوررازالٰہی ہے اسی طرح آپ کی جائے قیام بھی ایک رازہے جس کی اطلاع عام ضروری نہیں ہے ،واضح ہوکہ کولمبس کے ادراک سے قبل بھی امریکہ کاوجود تھا۔

اسحاق بن یعقوب کے نام امام عصرکاخط:

علامہ طبرسی بحوالہ محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں کہ اسحق بن یعقوب نے بذریعہ محمد بن عثمان عمری حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خدمت ایک خط ارسال کیا جس میں کئی سوالات مندرج تھے ۔حضرت نے بخط خود جواب تحریرفرمایا اورتمام سوالات کے جوابات تحریرا عذآیت فرمائے جس کے اجزاً یہ ہیں :

۱) جوہمارامنکرہے ،وہ ہم سے نہیں ۔

۲) میرے عزیزوں میں سے جومخالفت کرتے ہیں ،ان کی مثال ابن نوح اوربرادران یوسف کی ہے ۔

۳) فقاع یعنی جوکی شراب کاپینا حرام ہے ۔

۴) ہم تمہارے مال صرف اس لئے (بطورخمس قبول کرتے ہیں کہ تم پاک ہوجاؤ اورعذاب سے نجات حاصل کرسکو۔

۵) میرے ظہورکرنے اورنہ کرنے کا تعلق صرف خداسے ہے جولوگ وقت ظہورمقررکرتے ہیں وہ غلطی پرہیں جھوٹ بولتے ہیں ۔

۶) جولوگ یہ کہتے ہیں کہ امام حسین قتل نہیں ہوئے وہ کافرجھوٹے ا ورگمراہ ہیں ۔

۷) تمام واقع ہونے والے حوادث میں میرے سفراٴپراعتمادکرو ،وہ میری طرف سے تمھارے لئے حجت ہیں اورمیں حجت اللہ ہوں ۔

۸) ”محمد بن عثمان “ امین اورثقہ ہیں اوران کی تحریرمیری تحریرہے ۔

۹) محمد بن علی مہریاراہوازی کادل انشاء اللہ بہت صاف ہوجائے گا اورانھیں کوئی شک نہ رہے گا ۔

۱۰)گانے والی کی اجرت و قیمت حرام ہے ۔

۱۱) محمد بن شاذان بن نیعم ہمارے شیعوں میں سے ہے ۔

۱۲) ابوالخطاب محمدبن ابی زینب اجدع ملعون ہے اوران کے ماننے والے بھی ملعون ہیں ۔ میں اورمیرے باپ دادا اس سے اور اس کے باپ دادا سے ہمیشہ بے زاررہے ہیں ۔

۱۳) جوہمارا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھررہے ہیں ۔

۱۴) خمس ہمارے سادات شیعہ کے لئے حلال ہے ۔

۱۵) جولوگ دین خدامیں شک کرتے ہیں وہ اپنے خود ذمہ دارہیں ۔

۱۶) میری غیبت کیوں واقع ہوئی ہے ۔ یہ بات خداکی مصلحت سے متعلق ہے اس کے متعلق سوال بیکارہے۔ میرے آباؤاجداد دنیا والوں کے شکنجہ میں رہے ہیں لیکن خدانے مجھے اس شکنجہ سے بچالیاہے جب میں ظہورکروں گا بالکل آزاد ہوں گا ۔

) زمانۂ غیبت میں مجھ سے فائدہ کیاہے ؟ اس کے متعلق یہ سمجھ لوکہ میری مثال غیبت میں ویسی ہے جیسے ابرمیں چھپے ہوئے آفتاب کی ۔ میں ستاروں کی مانند اہل ارض کے لئے امان ہوں تم لوگ غیبت اورظہورسے متعلق سوالات کا سلسلہ بندکرواورخداوندعالم کی بارگاہ میں دعاکروکہ وہ جلد میرے ظہورکاحکم دے ،اے اسحاق ! تم پراوران لوگوں پرمیراسلام ہو جوہدآیت کی اتباع کرتے ہیں ۔ (اعلام الوری ص ۲۵۸ مجالس المومنین ص ۱۹۰، کشف الغمہ ص ۱۴۰)

شیخ محمد بن محمد کے نام امام زمانہ کا مکتوب گرامی

علما کا بیان ہے کہ حضرت امام عصر علیہ السلام نے جناب شیخ مفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک مکتوب ارسال فرمایا ہے ۔ جس میں انھوں نے شیخ مفید کی مدح فرمائی ہے اوربہت سے واقعات سے موصوف کو آگاہ کیا ہے ان کے مکتوب گرامی کا ترجمہ یہ ہے :

میریے نیک برادراورلائق محب، تم پر میرا سلام ہو ۔ تمہیں دینی معاملہ میں خلوص حاصل ہے اورتم ہمارے بارے میں یقین کامل رکھتے ہو ۔ ہم اس خدا کی تعریف کرتے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔ ہم درود بھیجتے ہیں حضرت محمد مصطفی اوران کی پاک آل پر ہماری دعاء ہے کہ خدا تمہاری توفیقات دینی ہمیشہ قائم رکھے اورتمہیں نصرت حق کی طرف ہمیشہ متوجہ رکھے ۔ تم جو ہمارے بارے میں صدق بیانی کرتے رہتے ہو ،خدا تم کو اس کا اجر عطا فرمائے ۔ تم نے جو ہم سے خط وکتابت کا سلسلہ جاری رکھا اوردوستوں کو فائدہ پہونچایا ، وہ قابل مدح وستائش ہے ۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تم کو دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب رکھے ۔ اب ذرا ٹھہرجاؤ ۔ اورجیسا ہم کہتے ہیں اس پر عمل کرو ۔ اگرچہ ہم ظالموں کے امکانات سے دور ہیں لیکن ہمارے لئے خدا کافی ہے جس نے ہم کو ہمارے شیعہ مومنین کی بہتری کے لئے ذرائع دکھائے دئیے ہیں ۔ جب تک دولت دنیا فاسقوں کے ہاتھ میں رہے گی ۔ ہم کو تمہاری خبریں پہونچتی رہیں گی اورتمہارے معاملات کے متعلق کوئی بات ہم سے پوشیدہ نہ رہے گی ۔ ہم ان لغزشوں کو جانتے ہیں جو لوگوں سے اپنے نیک اسلاف کے خلاف ظاہر ہورہی ہیں ۔ (شاید اس سے اپنے چچا جعفر کی طرف اشارہ فرمایاہے) انھوں نے اپنے عہدوں کو پس پشت ڈال دیاہے ،گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ۔ تاہم ہم ان کی رعآیتوں کو چھوڑنے والے نہیں اورنہ ان کے ذکر بھولنے والے ہیں اگرایسا ہوتا تو ان پر مصیبتیں نازل ہوجاتیں اوردشمنوں کو غلبہ حاصل ہوجاتا ،پس ان سے کہو کہ خداسے ڈرواورہمارے امرونہی کی حفاظت کرو اوراللہ اپنے نور کا کامل کرنے والاہے ،چاہے مشرک کیسے ہی کراہت کریں ۔ تقیہ کو پکڑے رہو ،میں اس کی نجات کا ضامن ہوں جو خدا کی مرضی کا راستہ چلے گا ۔ ا س سال جمادی الاول کا مہینہ آئے گا تو اس کے واقعات سے عبرت حاصل کرنا تمہارے لئے زمین وآسمان سے روشن آیتیں ظاہر ہوں گی ۔ مسلمانوں کے گروہ حزن وقلق میں بمقام عراق پھنس جائیں گے اور ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے رزق میں تنگی ہوجائے گی پھریہ ذلت ومصیبت شریروں کی ھلاکت کے بعد دور ہوجائیگی ۔ ان کی ھلاکت سے نیک اورمتقی لوگ خوش ہوں گے لوگوں کو چاہیے کہ وہ ا یسے کام کریں جن سے ان میں ہماری محبت زیادہ ہو ۔ یہ معلوم ہوناچاہیے کہ جب موت یکایک آجائے گی توباب توبہ بند ہوجائے گا اورخدائی قہرسے نجات نہ ملے گی خدا تم کو نیکی پر قائم رکھے ،اورتم پر رحمت نازل کرے ۔“

میرے خیال میں یہ خط عہد غیبت کبری کا ہے ،کیونکہ شیخ مفید کی ولادت ۱۱ ذیقعدہ ۳۳۶ ہجری

ہے اوروفات ۳ رمضان ۴۱۳ میں ہوئی ہے اورغیبت صغری کااختتام ۱۵ شعبان ۳۲۹ میں ہواہے علامہ کبیرحضرت شہید ثالث علامہ نوراللہ شوشتری مجالس المومنین کے ص ۲۰۶ میں لکھتے ہیں کہ شیخ مفیدکے مرنے کے بعد حضرت امام عصرنے تین شعر ارسال فرمائے تھے جومرحوم کی قبرپرکندہ ہیں ۔

واقعات روائے حاجات :

۱ ۔جناب محقق مدقق علامہ شیخ حسن بن یوسف بن علی بن مطہرحلی علیہ الرحمہ ایسے محدث جلیل متعلم بے عدیل گزرے ہیں کہ علوم وفنون عقلیہ ونقلیہ مینجن کانظیرنہ تھا ۔اپنے والدماجداوراپنے ماموں محقق صاحب شرائع الاسلام اورخواجہ نصیرالدین طوسی کے شاگرد تھے ۔گیارہ سال کی عمرمین مدارج اجتہاد پرایسے فائزہوئے کہ بڑے بڑے طلبہ کودرس دینے لگے تھے ۔

ایک مرتبہ چڑیاں لڑتی ہوئی سامنے آگریں ۔لڑکپن کازمانہ تھا پڑھاتے پڑھاتے اپنے سرسب عمامہ اتارکر اس پررکھ دیا اورچڑیوں کوپکڑلیا ،شاگرد بھی ہنس پڑے ۔

ایک دفعہ بچپن مین کسی غلطی پروالدکودیکھ کربھاگے ۔والدپیچھے دوڑے ،قریب تھاکہ پکڑلیں ، فورا علامہ نے سجدہ واجبہ کی آیت پڑھ دی جس کوسن کر والد توسجدہ ہ کرنے لگے اوریہ آگے نکل گئے کیونکہ خود نابالغ تھے ،ان پرسجدہ واجب نہ تھا ۔والدنے
پھرپیچھاکیاانھوں نے پھر سجدہ کی آیت پڑھ دی والدسجدے مینپڑگئے اب سراٹھاکراپنے فرزند ارجمندکی اس تدبیرپر بہت خوش ہوئے اورپیارکے ساتھ پکارا، جس پرصاحبزادے واپس آگئے ۔

قدرت نے ایسے علمی برکات شامل حال فرمائے تھے کہ بچپن ہی مین خود مجتہد ،والد مجتہد ،بھائی مجتہد ،ماموں مجتہد ،بھتیجے مجتہد ، بھانجے مجتہد ،بیٹے مجتہد ، پوتے مجتہد ،سترکتابوں سے زیادہ علامہ کی تصنیفات ہین ۔کتاب تبصرۃ المتعلمین ایسی مقبول ہوئی کہ جس کی ستائیس اٹھائیس شرحین لکھیں گئیں ۔

شرح تجرید ایسی مشہورکتاب ہے جس کوپڑھنا ہرعالم کادستور ہے ۔ ا س کامتن تجرید علامہ کے استاد جناب خواجہ نصیرالدین طوسی کا ہے جوبہت بڑے مشہورعالم وحکیموفلسفی گزرے ہین ۔درود طوسی آپ ہی کاہے ۵۹۷ہجری مین پیدائش ہے اورعلامہ حلی کی ولادت ۶۴۸اوررحلت ۷۲۶ھ مین ہوئی ۔نجف اشرف مین روضۂ مبارکہ کے منارے سے متصل دفن ہین ۔

علامہ موصوف کے متعلق جناب شہیدثالث قاضی نوراللہ شوشتری اعلی اللہ مقامہ نے کتاب مجالس المومنین مین اوردیگرحضرات علماء نے یہ واقعہ نقل کیاہے کہ ایک صاحب علم شخص نے جن کے علامہ بعض فنون مین شاگرد تھے ۔کوئی کتاب شیعوں کی رد مین تیارکی تھی اوراکثر

لوگوں کو جلسوں مین سنایا کرتے تھے لیکن اس کی تردید وجواب کے خوف سے کسی کودیتے نہ تھے علامہ نے اس کے حاصل کرنے کی بہت کوشش کی مگرکامیابی نہ ہوسکی ،یہاں تک کہ اپنی شاگردی کو استاد سے عارےۃ کتاب لین کاذریعہ بنایا جس پراستاد انکارنہ کرسکے اورمارے شرم کے کتاب دیناپڑی ۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ایک رات سے زیادہ نہ رکھیں گے مگرعلامہ نے اتناوقت بھی غنیمت سمجھا اورکتاب لے کراپنے گھرآئے تاکہ جس قدرہوسکے اس کی نقل کرلیں ،لکھناشروع کیا لکھتے لکھتے آدھی رات ہوگئی ،نیند آنے لگی اورسوگئے اورحضرت حجت علیہ السلام کوخواب مین دیکھاکہ حضرت فرمارہے ہین ،کتاب مجھ کودے دو اورتم سوتے رہو۔ جب اٹھے تودیکھاکہ حضرت کے اعجازسے پوری کتاب نقل ہوگئی ہے ۔اوربعض حضرات نے واقعہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ وہ کتاب اتنی ضخیم تھی کہ ایک شب توکیاذکر ہے اس کو ایک شخص ایک سال سے کم مین نقل نہ کرسکتاتھا ۔جب علامہ نے لکھناشروع کیا توایک صاحب اہل حجازکی صورت مین دروازے سے داخل ہوئے ،سلام کیا اوربیٹھ کرکہنے لگے کہ شیخ تم مسطرتیارکئے جاؤ اورمین لکھتاہوں ۔چنانچہ انھوں نے لکھناشروع کیا اورعلامہ اوراق درست کرتے رہے ۔مگرصورت لکھنے کی یہ تھی کہ ورق کی کتابت مین اس کی درستی سے بھی زیادہ تیزی تھی ۔بس مرغ بولے تھے کہ اس وقت تک ساری کتاب مکمل ہوگئی ۔

سفینۃ البحارمین ہے کہ اس واقعہ کے متعلق بعض مجالس مین علامہ علیہ الرحمہ نے صاف صاف فرمایاکہ وہ تشریف لانے والے حضرت حجت علیہ السلام تھے

۲۔یوں توعلماء متقدمین بھی قتل کئے گئے ہین لیکن متاخرین مین جن کاسلسہ آٹھویں قرن سے شروع ہوتاہے جواکابرعلماء ظلم ظالمین سے شہید ہوئے ،ان کولفظ شہید سے یادکیاجاتاہے شہید اول جناب شیخ شمس الدین ابوعبداللہ بن محمد بن جمال الدین مکی رحمۃاللہ علیہ ہین۔ لمعہ دمشقیہ آپ ہی کی کتاب ہے ایک سال شام کے قلعہ مین مقید رہے ۔ للعبید مین تلوارسے قتل کیاگیاہے ،پھرسولی پرچڑھاگیا ،پھرسنگسار کیاگیا ،پھرلاش کوجلادیا ۔سال ولادت ۷۶۴ہجری اورسال شہادت ۷۸۶ھ ہے اورشہید ثانی عالم ربانی جناب زین الدین عاملی علیہ الرحمہ ہین جوایسے متبحر وجامع فنون عقلیہ ونقلیہ تھے کہ مشہورکتاب لمعہ آپ ہی کی ہے جس کوہرعالم دین پڑھتاہے گویا بعدکے تمام علماء ومحققین آپ کے شاگرد ہین اوریہ سلسہ قیامت تک رہے گا موصوف مسجدالحرام سے گرفتارہوئے اورشہرقسطنطنیہ مین شہید کئے گئے ۹۱۱ھ مین ولادت اور ۹۶۶ھ مین شہادت ہوئی ۔

شیخ فاضل اجل محمد بن علی بن حسن عودی نے کتاب بغےۃ المرید فی الکشف عن احوال الشہید مین لکھا ہے کہ جب شہید ثانی علیہ الرحمہ نے دمشق سے مصرکا سفرکیا تھا توراستہ مین بہت سے الطاف الہیہ وکرامات جلیلہ کاظہور ہوتارہاہے ان مین سے ایک یہ واقعہ ہے کہ جب منزل رملہ پرزیارت انبیاکے لے تنہا اس مسجدکی طرف آئے جوجامع ابیض کے نام سے مشہور ہے

تواس کے دروازے کوقفل لگاہواتھا لیکن ذراکھینچنے سے فوراکھل گیا ۔اندرجاکر نمازودعامین ایسے مشغول ہوئے کہ قافلہ روانہ ہوگیا ۔اس پربہت متفکروپریشان تھے کہ کیاکریں ۔ تنہائی کاعالم اورسارا سامان ہودج پرقافلہ کے ساتھ جاچکاہے ،مجبورا پیدل روانہ ہوگئے کہ شاید قافلہ مل جائے ۔مگرچلتے چلتے تھک گئے اوروہ دورتک نظرنہ آیا ۔یکایک ایک سوارآتے ہوئے دکھائی دیے جنھوں نے قریب پہنچ کرفرمایاکہ میرے ساتھ بیٹھ جاؤ اورسوارکرلیا ۔اس کے بعد بجلی کی طرح ایک لمحہ مین قافلہ تک پہنچ گئے اوراپنی سواری سے اتاردیا ۔شہید علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ پھرمین نے راستہ مین ہرچند تلاش کیاکہ ان صاحب کودیکھ لوں مگروہ نظرنہ آسکے اوراس سے پہلے بھی مین نے ان کونہ دیکھاتھا۔

۳۔علامہ بحرالعلوم آقاسیدمہدی طباطبائی اعلی اللہ مقامہ کایہ واقعہ جنت الماوی مین علامہ کے کارکن مولانا سلماسی سے نقل ہے کہ مجاورت مکہ معظمہ کے زمانے مین باوجودیکہ عالم مسافرت تھا ،گھربارسے بہت دورتھے لیکن بذل وعطا، دادودہش کی یہ صورت کہ کثرت مصارف کی کچھ پرواہ نہ تھی ،یہاں تک نوبت پہنچی کہ خرچ کی کوئی سبیل نہ رہی ۔ایک درہم بھی میرے پاس نہ تھا ۔میننے علامہ سے عرض حال کیا جس کاکچھ جوا ب نہ دیا اورحسب عادت صبح طواف خانہ کعبہ کے لیے چلے گئے جب واپس تشریف لائے تومین نے حسب معمول حقہ حاضرکیا ۔ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا جس پروہ نہایت بے چینی کے ساتھ کھڑے ہوگئے اورمجھ سے فرمایاکہ جلدی یہاں سے حقہ ہٹاؤ اورفورا خود جاکر دروازہ کھولا اورایک شخص جلیل بہ ہیئت اعراب داخل ہوئے اوربیٹھ گئے ۔ بحرالعلوم بھی انتہائی عجزوانکسارسے بیٹھے۔کچھ باتیں ہوئیں وپھروہ صاحب کھرے ہوگئے ۔بحرالعلوم نے دروازہ کھولا ،ان کے ہاتھوں کابوسہ دیا ناقہ پرسوارکرایا۔ جب اندرتشریف لائے توچہرے کارنگ بدلاہواتھا اسی وقت مجھ کوایک کاغذ دیا اورفرمایاکہ یہ رقعہ اس صراف سے متعلق ہے جوکوہ صفاپربیٹھا ہے۔ اس کولے کر اس کے پاس جاؤ اورجوکچھ وہ دے لے آؤ۔ چنانچہ مین گیا اور وہ نوشتہ اس کودیا ۔اس نے ہاتھ مین لے کردیکھا ،چوما اورکہاکہ باربرداربلاکرلاؤ ۔ مین جاکر چارقلی لے آیا ۔ صراف نے وہ ریال جوپانچ قران عجمی سے بھی زیادہ ہوتاہے اتنی مقدارمین دیے کہ چارمزدوراپنے کاندھوں پراٹھاکرلائے اورمکان پرپہنچادیے۔

چندروزکے بعد مین صراف سے ملنے کے لیے چلاتاکہ اس کاحال بھی دریافت کروں اوریہ بھی پوچھوں کہ وہ رقعہ کس کاتھا ۔ لیکن جب مین اس مقام پرپہنچاتونہ وہ دکان نظرآئی نہ وہ صراف دکھائی دیا مین نے لوگوں سے جو اس وقت وہاں موجود تھے صراف کے متعلق سوال کیا ۔ سب نے یہ کہاکہ ہم نے آج تک یہاں کسی صراف کونہیندیکھا ۔جس کے بعد مین سمجھ گیاکہ یہ سب کچھ اسرارخدااورالطاف امام زماں علیہ السلام ہین ۔

۴۔ صاحب کتاب دارالسلام تحریرفرماتے ہین کہ ایک روز نجف اشرف مین ان صاحبان کے

ذکرپرجن کوحضرت حجت علیہ السلام کی بارگاہ مین حضوری کاشرف حاصل ہواہے ،فاضل جلیل ،عادل نبیل آقاسیدباقراصفہانی نے بیان فرمایاہے کہ حسب عادت مجاورین ایک مرتبہ مین نے شب چہارشنبہ مسجد سہلہ مین گزاری اوردن کوبھی اس ارادہ سے وہین رہاکہ عصرکے وقت مسجدکوفہ جاؤں گا اورپنجشنبہ کی شب وہاں رہ کر دن مین نجف اشرف واپس ہوں گا ۔لیکن صورت یہ پیش آئی کہ کھانے کاسامان ختم ہوگیا اس زمانہ مین مسجد سہلہ کا جوارآباد نہ تھا اورکوئی روٹی بیچنے والابھی وہاں نہ آتاتھا مجھ کوبھوک بہتلگ رہی تھی جس سے نہایت پریشان تھاَ مگرنماز پڑھنے مین مشغول ہوگیا ۔ اسی اثنا مین ایک صاحب تشریف لائے اورمیرے قریب بیٹھ کر انھوں نے دسترخوان کھولا ۔ اس وقت میرا دل چاہنے لگاکہ کاش یہ قیمت لے لیں اورمجھے بھی کھانے مین شریک کرلیں کہ یکایک خود انھوں نے میری طرف دیکھ کرتواضع فرمائی ،مگر مین نے شرم کی وجہ سے انکارکیا۔ لیکن ان کے اصرارسے تیارہوگیا اورخوب پیٹ بھرکرکھایا ۔ فراغت کے بعد دسترخوان لپیٹ کروہ مسجدکے ایک حجرہ مین تشریف لے گئے جس پرمیری نظرجمی رہی اوران کے باہرآنے کاانتظارکرتارہا ،مگر دیرہوگئی اوروہ نہ نکلے ۔ جس سے مین متفکرہواکہ میرے ساتھ ان صاحب کایہ عمل اتفاقی تھا ۔ میری حالت اوردل کی بات پران کواطلاع تھی یہ سوچ کر مین اٹھا اوراسی حجرہ مین پہنچا ،دیکھا تووہ بالکل خالی ہے ،وہاں کوئی نظرنہ آیا ۔ باوجودیکہ اس مین آنے جانے کادوسرا راستہ نہ تھا ۔تب مین سمجاکہ میرے ضمیربرمطلع ہوکر مجھ کوکھاناکھلانے والا سوائے حضرت حجت علیہ السلام کے کوئی دوسرا نہین ہوسکتا۔

۵۔کتاب نجم ثاقب مین صالح متقی شیخ محمد طاہرنجفی کے متعلق ایک حکایت مذکور ہے جس کاخلاصہ یہ ہے کہ شیخ برسوں مسجدکوفہ کے خادم رہے اورمع اہل وعیال کے وہین رہائش تھی ۔ بہت پرہیزگارمتدین آدمی تھے ۔ آخرمین نابینا ہوگئے تھے ان کایہ بیان بعض علماء متقین نے نقل کیا ہے کہ کئی سال ہوئے کہ نجف کے دوگروہوں مین جن سے میری معاش کاتعلق تھا باہم جنگ وجدال کی وجہ سے زائرین کی آمد ورفت رک گئی تھی ، اہل علم کاآنابندتھا ، جس سے مین بہت پریشان ہوا ،زندگی تلخ ہونے لگی کیونکہ کثیرالعیال تھا ۔کچھ یتیموں کی پرورش بھی میرے ذمہ تھی فاقوں کی نوبت آگئی ایک شب کوایساہواکہ کھانے کوکچھ نہ تھا ،بچے مارے بھوک کے رورہے تھے اس وقت بہت دل تنگ ہوکر بارگاہ الہی مین دعاکرتے ہوے مین نے یہ عرض کیا کہ پروردگارا ! اے سوائے اس کے کچھ نہین چاہتاکہ اپنے مولاوآقاکی صورت دیکھ لوں ۔اسی اثنامین ایک جلیل القدرجن کے چہرے سے آثارہیبت وجلال نمایاں ہورہے تھے نفیس لباس پہنے ہوئے تشریف لائے ۔ مین نے خیال کیاکہ یہ توکوئی بادشاہ ہین ۔ لیکن سرپرعمامہ بھی تھا جب انھوں نے نماز پڑھنی شروع کی تو روئے مبارک کانور ایسا بڑھنے لگاکہ نظرجماناممکن نہ رہا ۔ تب مین سمجھاکہ میرا یہ خیال غلط ہے ۔ اورانھوں نے خود میری طرف متوجہ ہوکر فرمایاکہ اے

طاہر ! مجھے کونسا بادشاہ خیال کرتے ہو ۔ مین نے عرض کیاکہ میرے مولا! آپ توبادشاہوں کے بادشاہ اورتمام عالم کے سردارہین فرمایا اے طاہر! تم اپنے مقصد مین کامیاب ہوگئے ،اب کیاچاہتے ہو ؟ کیاہم روزآنہ تم لوگوں کی دیکھ بھال نہین کرتے اورتمہارے اعمال ہمارے سامنے پیش نہین ہوتے اس فرمانے پران جناب کی ہیبت وعظمت اوراس حیرت کی وجہ سے جو مجھ پرطاری تھی کچھ جواب نہ دے سکا ۔ اورالحمدللہ اس وقت سے معاش کے دروازہ میرے لیے کھل گئے اورآج تک کبھی تنگی مین مبتلانہ ہوا ۔

۶۔ فاضل جلیل سیدمحمد باقربن سید محمد شریف حسینی اصفہانی نےکتاب نورالعیون مین اپنے استاد عالم متقی میرزا محمد تقی الماسی سے ایک واقعہ نقل کیا ہے ۔ الماسی مولانا محمدتقی مجلسی اول کے پرپوتے تھے ۔ ان کے اس لقب کی وجہ یہ تھی کہ ان کے والد میرزامحمدکاظم بڑے متمول تھے۔ انھوں نے ایک الماس جس کی قیمت پانچ ہزارتومان تھی بارگاہ امیرالمومنین علیہ السلام مین ہدیہ کیاتھا جس سے الماسی مشہور ہوگئے ۔ ۱۱۵۹ھ مینرحلت ہوئی ۔

موصوف نے بیان فرمایاکہ من جملہ سادات شولستان ایک بزرگ عالم دین نے اپنے معتمد شخص کایہ بیان مجھ سے نقل کیاکہ ایک مرتبہ بحرین کےکچھ لوگوں مین یہ معاہدہ ہواکہ ہم مین سے ہرشخص باری باری مومنین کی ایک جماعت کوکھاناکھلائے۔ چنانچہ وہ لوگ اس طرح کرتے رہے یہاں تک کہ ایک شخص کانمبرآیا جس کے پاس پیسہ نہ تھا ۔ وہ اپنی تنگدستی وبے سروسامانی سے بہت پریشان ہوا ۔

اسی فکروغم مین اتفاقا رات کوجنگل کی طرف سے گزررہاتھاکہ ایک صاحب اس کے سامنے آئے اورکہنے لگے کہ تم فلاں تاجرکے پاس جاؤ اورکہوکہ م ح م د بن الحسن نے کہاہے کہ وہ بارہ دیناردے دو جوتم نے ہمارے لیے نذرکیے تھے۔ انھیں لے کرتم اپنی مہمان داری مین صرف کرو چنانچہ وہ بے چارہ اس سوداگرکے پاس گیا اورپیغام پہنچایا۔ اس نے سن کرکہاکہ کیاخود انھوں نے تم سے یہ بات کہی ہے ۔ بحرینی نے جواب دیا ہاں ایساہی ہے ۔پھرتاجرنے پوچھاکہ تم ان کوپہچانتے ہو؟ بحرینی نے کہاکہ انھیں مین تونہین جانتا۔ سوداگرنے کہا وہ حضرت امام صاحب الز ماں علیہ السلام ہین اوران کی نذرکے بارہ دینارمیرے پاس رکھے ہین ۔ اس کے بعد تاجرنے بحرینی کابہت کچھ اکرام کیا اورکہاکہ چونکہ میری یہ نذراس سرکارمین قبول ہوگئی ہے اس لیے مینچاہتاہوں کہ تبرکا آدھے دینارکا مجھ سے تبادلہ کرلو۔ بحرینی نے ایساہی کیا اوررقم لے کرخوش خوش اپنے گھرواپس آگئے اوراس مہمانی مینخوب صرف کیا۔

۶۔۔فاضل کامل سید محمد حسینی نے کفاےۃ المجتہد مین حسن بن حمزہ علوی طبری مرعشی کی یہ روایت نقل کی ہےکہ ہمارے اصحاب امامیہ مین سے ایک مرد صالح نے بیان کیاکہ ایک مرتبہ مین حج کوگیا توسخت گرمی کا سال تھا ،قافلہ سے جداہوگیا ۔مارے پیاس کے دم نکلاجاتاتھا

یہاں تک کہ زمین پردفعۃگھوڑے کے ہنہنانے کی آوازآئی ۔آنکھیں کھولیں تو ایک خوش رو وخو ش بوجوان نظرآئے ۔ انھوں نے مجھ کو ایسا پانی پلایا جوبرف سے زیادہ ٹھنڈا اورشہدسے زیادہ میٹھا تھا ۔ اس وقت مین مرنے سے بچ گیا اورمین نے ان سے پوچھاکہ آپ کون ہین جومجھ پرایسی مرحمت فرمائی ؟ فرمایاکہ مین بندوں پرحجۃ اللہ اورروئے زمین پربقےۃ اللہ ہوں ۔ اورمین وہ ہوں کہ زمین کوعدل وداد سے بھردوں گا جبکہ وہ ظلم وجورسے بھرچکی ہوگی ۔ مین حسن بن علی بن محمدبن علی بن موسی بن جعفربن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کرفرزند ہوں ۔ اس کے بعد فرمایاکہ آنکھیں بندکرو ۔ مین نے آنکھیں بندکرلیں ،فرمایاکھول دو مین نے کھول دیں تواپنے کوقافلہ کے سامنے پایا اورحضرت نظرسے غائب ہوگئے تھے ۔ صلوات اللہ علیہ۔

۷۔ عالم متبحرشیخ ابوالحسن شریف عاملی نےکتاب ضیاء العالمین مینحافظ ابونعیم وابوالعلاء ہمدانی سے ابن عمرکی یہ روایت نقل کی ہےکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاک مہدی کاخروج اس بستی سے ہوگا جس کوکرعہ کہتے ہین ان کے سرپرابرکاسایہ ہوگا اورمنادی یہ آوازدیتاہوگاکہ یہ مہدی خلیفہ خداہین ،ان کی متابعت کرو۔اس سلسلہ مین محمد بن احمد سے ایک جماعت نے یہ واقعہ نقل کیا ہےکہ میرے والد ہمیشہ مقام کرعہ کے متعلق لوگوں سے دریافت کیاکرتے تھےکہ وہ کس طرف ہے ۔ا تفاقا ایک بڑا تاجرآگیا ،اس سے بھی پوچھا تواس نے کہاکہ میرے باپ اکثرسفرمین رہاکرتے تھے اورمین بھی ساتھ ہوتاتھا ۔ ایک دفعہ ہم راستہ بھول گئے اورچند روز اسی پریشانی مین گزرے ۔کھانے پینے کاسامان بھی ختم ہوگیا اورمرنے کی نوبت آگئی جویکایک ایک مقام پرچمڑے کے چند خیمے نظرآئے اوران مین سے کچھ آدمی نکل کر ہماری طرف متوجہ ہوئے جن سے ہم نے اپنی اس حالت کوبیان کیا جب ظہرکاوقت آیاتو ایک ایسے خوب صورت جوان باہرنکلے جن سے زیادہ حسین جلیل القدر ودبدبہ والاہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سب نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ۔ جب وہ سلام پھیرچکے تو میرے باپ نے ان کوسلام کیا اوراپناسارا قصہ سنایا ۔ جس کے بعد ہم کئی دن وہاں رہے اور ان سب کوایسا بڑا اخلاق ونیک کردارپایاکہ کبھی کسی کو ان صفات کاسنابھی نہ تھا ۔ بالاخرہم نے ان جناب سے عرض کیا کہ کسی آدمی کوہمارے ساتھ کردیجئے جوہمین ٹھیک راستہ پرلگادے ۔ چنانچہ انھوں نے ایک شخص کوحکم دیا جس کے ہمراہ ہم وہاں سے روانہ ہوگئے اوربہت تھوڑے سے وقت مین ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں جانا چاہتے تھے ،وہاں میرے والد نے اس ہمراہی سے سوال کیاکہ تمہارے یہ سردارکون ہین ؟اس نے کہاکہ یہ حضرت مہدی م ح م د بن حسن علیہ السلام ہین اوراس مقام کوکرعہ کہتے ہین جویمن مین داخل ہے ،اس طرف سے جو بلاد حبشہ سے متصل ہے ۔ دس دن کاراستہ ہے اورایسے بیابان مین ہے جہاں پانی کانام نہین ۔

اس حکایت کونقل کرنے کے بعد عالم مذکورنے فرمایاہےکہ اس روایت سے حضرت کاخروج کرعہ

سے ہوگا اوراس خبرمین کہ حضرت مکہ سے ظاہرہوں گے ،کوئی مخالفت نہین ہے کیونکہ دونوں کوملاکر مطلب یہ ہوتاہےکہ اپنی قیام گاہ کرعہ سے مکہ تشریف لائیں گے اوروہاں سے ظہورامرہوگا ۔ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ یہ مقام حضرت کی مستقل قیام گاہ ہے۔

ان حضرات کے نام جنھوں نے زمانۂ غیبت صغری میں امام کودیکھا ہے

چاروکلائے خصوصی اورسات وکلائے عمومی کے علاوہ جن لوگوں نے حضرت امام عصرعلیہ السلام کودیکھا ہے ان کے اسماء میں سے بعض کے نام یہ ہیں :

بغدادکے رہنے والوں میں سے (۱)ابوالقاسم بن رئیس (۲)ابوعبداللہ ابن فروخ (۳)مسرورالطباخ(۴۔۵) احمدومحمدپسران حسن (۶)اسحاق کاتب ازنوبخت (۷)صاحب الفرأ (۸) صاحب الصرة المختومہ (۹) ابوالقاسم بن ابی جلیس (۱۰)ابوعبداللہ الکندی (۱۱)ابوعبداللہ الجنیدی (۱۲) ہارون الفراز (۱۳) النیلی (ہمدان کے باشندوں میں سے) (۱۴) محمد بن کشمر(۱۵)و جعفربن ہمدان (دینورکے رہنے والوں میں سے) (۱۶)حسن بن ہروان(۱۷) احمدبن ہروان (ازاصفہان) (۱۸)ابن بازشالہ (ازضیمر) (۱۹)زیدان (ازقم) (۲۰)حسن بن نصر (۲۱) محمدبن محمد (۲۲) علی بن محمد بن اسحاق (۲۳)محمدبن اسحاق (۲۴)حسن بن یعقوب (ازری) (۲۵) قسم بن موسی (۲۶) فرزند قسم بن موسی (۹۲۷ ابن محمد بن ہارون (۲۸)صاحب الحصاقہ (۲۹)علی بن محمد (۳۰)محمد بن یعقوب کلینی (۳۱) ابوجعفرالرقا (ازقزوین) (۳۲)مرواس (۳۳)علی بن احمد (ازفارس) (۳۴)المجروح (ازشہزور) (۳۵)ابن الجمال (ازقدس) (۳۶)مجروح (ازمرو) (۳۷)صاحب الالف دینار (۳۸)صاحب المال والرقة البیضا (۳۹)ابوثابت (ازنیشابور) (۴۰)محمدبن شعیب بن صالح (ازیمن) (۴۱)فضل بن برید (۴۲)حسن بن فضل (۴۳)جعفری (۴۴)ابن الاعجمی (۴۵) شمشاطی (ازمصر) (۴۶)صاحب المولودین (۴۷)صاحب ا لمال (۴۸)ابورجا (ازنصیبین) (۴۹)ابومحمدابن الوجنا(ازاہواز) (۵۰) الحصینی (علےۃ المقصود جلد۱ ص ۱۲۱)۔

6 غیبت

امام مہدی علیہ السلام کاحمایت مذہب فرمانا واقعۂ انار :

کتاب کشف الغمہ ۱۳۳میں ہے کہ سید باقی بن عطوہ امامیہ مذہب کے تھے اوران کے والدزیدیہ

خیال رکھتے تھے ایک دن ان کے والدعطوہ نے کہاکہ میں سخت علیل ہوگیاہوں اوراب بچنے کی کوئی امیدنہیں ۔ ہرقسم کے اطباکاعلاج کراچکاہوں ، اے نورنظر ! میں تم سے وعدہ کرتاہوں کہ اگرمجھے تمہارے امام نے شفادیدی ،تومیں مذہب امامیہ اختیارکرلوں گا یہ کہنے کے بعد جب یہ رات کوبسترپرگئے توامام زمانہ کاان پرظہورہوا،امام نے مقام مرض کواپناہاتھ سے مس کردیا اوروہ مرض جاتارہا عطوہ نے اسی وقت مذہب امامیہ اختیارکرلیا اور رات ہی میں جاکر اپنے فرزند باقی علوی کوخوشخبری دیدی ۔

اسی طرح کتاب جواہرالبیان میں ہے کہ بحرین کاوالی نصرانی اوراس کاوزیرخارجی تھا ،وزیرنے بادشاہ کے سامنے چند تازہ انار پیش کئے جن پرخلفاکے نام علی الترتیب کندہ تھے اوربادشاہ کویقین دلایاکہ ہمارامذہب حق ہے اورترتیب خلافت منشاقدرت کے مطابق درست ہے بادشاہ کے دل میں یہ بات کچھ اس طرح بیٹھ گئی کہ وہ یہ سمجھنے پرمجبور ہوگیاکہ وزیرکامذہب حق ہے اورامامیہ راہ باطل پرگامزن ہیں ،چنانچہ اس نے اپنے خیال کی تکمیل کے لئے جملہ علما امامیہ کو جواس کے عہد حکومت تھے بلابھیجا اورانھیں انارد کھاکر ان سے کہاکہ اس کی رد میں کوئی معقول دلیل لاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کرکے تمام مذہب کوبیخ وبن سے اکھاڑدیں گے ،اس واقعہ نے علماکرام میں ایک عجیب قسم کاہیجان پیداکردیا ، بالاخرسب علماء آپس میں مشورہ کے بعد ایسے دس علما پرمتفق ہوگئے جوان میں نسبتا مقدس تھے اورپروگرام یہ بنایاکہ جنگل میں ایک ایک عالم بوقت شب جاکرامام زمانہ سے استعانت کرے ،چونکہ ایک شب کی مہلت ومدت ملی تھی ،اس لئے پریشانی زیادہ تھی غرضکہ علماء نے جنگل میں جاکرامام زمانہ سے فریادکاسلسلہ شروع کیا۔ دوعالم اپنی اپنی مدت ،فریادوفغاں ختم ہونے پرجب واپس آئے اورتیسرے عالم حضرت محمدبن علی کی باری آئی توآپ نے بدستورصحرامیں جاکرمصلی بچھادیا ،اورنمازکے بعد امام زمانہ کواپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوکر واپس آتے ہوئے انھیں ایک شخص راستے میں ملا اس نے پوچھا ۔ کیابات ہے کیوں پریشان ہو،آپ نے عرض کی امام زمانہ کی تلاش ہے اوروہ تشریف لانہیں رہے ۔ اس شخص نے کہا :" اناصاحب العصرفاذکرحاجتک " میں ہی تمہارا امام زمانہ ہوں ،کہوکیاکہتے ہو محمدبن علی نے کہاکہ اگرآپ صاحب العصرہیں توآپ سے حاجت بیان کرنے کی ضرورت کیا،آپ کوخود ہی علم ہوگا ۔

اس کے جواب میں انھوں نے فرمایاکہ سنو ! وزیرکے فلاں کمرہ میں ایک لکڑی کا صندوق ہے اس مٹی کے چند سانچے رکھے ہوئے ہیں جب انارچھوٹاہوتاہے وزیراس پرسانچہ چڑھادیتاہے ۔ اورجب وہ بڑھتاہے تواس پروہ نام کندہ ہوجاتے ہیں جوسانچہ میں کندہ ہیں محمد بن علی ! تم بادشاہ کواپنے ہمراہ لے جاکروزیرکے دجل وفریب کوواضح کردو،وہ اپنے ارادہ سے بازآجائے گا اوروزیرکوسزا دے گا چنانچہ ایساہی کیاگیا اوروزیربرخواست کردیاگیا ۔ (کتاب بدایع الاخبارملا اسماعیل سبزواری ص ۱۵۰وسفینۃ البحارجلد۱ ص ۵۳۶طبع نجف اشرف)۔

زمانہ غیبت کبری میں امام مہدی کی بیعت :

حضرت شیخ عبداللطیف حلبی حنفی کا کہنا ہے کہ میرے والد شیخ ابراہیم حسین کا شمار حلب کے مشائخ عظام میں تھا ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے مصری استاد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ (ینابع المودۃ باب ۸۵ ص ۳۹۲)

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت کے بعد:

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت چونکہ خداوندعالم کی طرف سے بطورلطف خاص عمل میں آئی تھی ،اس لئے آپ خدائی خدمت میں ہمہ تن منہمک ہوگئے اورغائب ہونے کے بعد آپ نے دین اسلام کی خدمت شروع فرمادی ۔ مسلمانوں ، مومنوں کے خطوط کے جوابات دینے ، ا ن کی بوقت ضرورت رہبری کرنے اورانھیں راہ راست دکھانے کا فریضہ اداکرنا شروع کردیا ضروری خدمات آپ زمانۂ غیبت صغری میں بواسطۂ سفرا یابلاوسطہ اورزمانہ غیبت کبری میں بلاواسطہ انجام دیتے رہے اورقیامت تک انجام دیتے رہیں گے۔

امام مہدی کی غیبت کی وجہ:

مذکورہ بالاتحریروں سے علمااسلام کااعتراف ثابت ہوچکا یعنی واضح ہوگیاکہ امام مہدی کے متعلق جوعقائد اہل تشیع کے ہیں وہی منصف مزاج اورغیرمتعصب اہل تسنن کے علماء کے بھی ہیں اورمقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کردی ،اب رہی غیبت امام مہدی کی ضرورت اس کے متعلق عرض ہے کہ :

۱) اخلاق عالم نے ہدآیت خلق کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزارپیغمبراورکثیرالتعداد ان کے اوصیا بھیجے ۔ پیغمبروں میں سے ایک لاکھ تۓس ہزار نوسو ننانویں انبیاء کے بعد چونکہ حضوررسول کریم تشریف لائے تھے ۔ لہذا ان کے جملہ صفات وکمالات ومعجزات حضرت محمدمصطفی صلعم میں جمع کردئیے تھے اورآپ کوخدانے تمام انبیاء کے صفات کا جلوہ برواربنایا بلکہ خود اپنی ذات کامظہرقراردیا تھا اورچونکہ آپ کوبھی اس دنیائے فانی سے ظاہری طورپرجاناتھا اس لئے آپ نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علی کوہرقسم کے کمالات سے بھرپورکردیاتھا یعنی حضرت علی اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ نبوی کمالات سے بھی ممتازہوگئے تھے ۔ سرورکائنات کے بعد کائنات عالم صرف ایک علی کی ہستی تھی جوکمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ

کمالات اوصیامیں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہونچے بادشاہ وقت امام مہدی کوقتل کرنا چاہتاتھا اگروہ قتل ہوجاتے تودنیاسے انبیاء واوصیاءکا نام ونشان مٹ جاتا اورسب کی یادگاریک ضرب شمشیرختم ہوجاتی اورچونکہ انھیں انبیاءکے ذریعہ سے خداوند عالم متعارف ہواتھا لہذا اس کابھی ذکرختم ہوجاتا اس لئے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کومحفوظ رکھا جائے جوجملہ انبیاء اوراوصیاءکی یادگاراورتمام کے کمالات کی مظہرہو ۔

۲) خداوندے عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے " وجعلھاکلمة باقیۃ فی عقبہ " ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ قراردیاہے نسل ابراہیم دوفرزندوں سے چلی ہے ایک اسحاق اوردوسرے اسماعیل ۔ اسحاق کی نسل سے خداوندعالم جناب عیسی کوزندہ وباقی قراردے کر آسمان پرمحفوظ کرچکاتھا ۔ اب بہ مقتضائے انصاف ضرورت تھی کہ نسل اسماعیل سےکسی ایک کوباقی رکھے اوروہ بھی زمین پرکیونکہ آسمان پرایک باقی موجودتھا ، لہذا امام مہدی کوجونسل اسماعیل سے ہیں زمین پرزندہ اورباقی رکھا اورانھیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شرسے محفوظ کردیا جس طرح حضرت عیسی کومحفوظ کیاتھا ۔

۳) یہ مسلمات اسلامی سے ہےکہ زمین حجت خدا اورامام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کافی ۱۰۳طبع نولکشور) چونکہ حجت خدا اس وقت امام مہدی کے سواکوئی نہ تھا اورانھیں دشمن قتل کردینے پرتلے ہوئے تھے اس لئے انھیں محفوظ ومستورکردیاگیا ۔حدیث میں ہےکہ حجت خداکی وجہ سے بارش ہوتی ہے اورانھیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بحار)۔

۴) یہ مسلم ہےکہ حضرت امام مہدی جملہ انبیاءکے مظہرتھے اس لئے ضرورت تھی کہ انھیں کی طرح ان کی غیبت بھی ہوتی یعنی جس طرح بادشاہ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نوح ،حضرت ابراہیم ،حضرت موسی ،حضرت عیسی اورحضرت محمدمصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے عہدحیات میں مناسب مدت تک غائب رہ چکے تھے اسی طرح یہ بھی غائب رہتے ۔

۵) قیامت کاآنا مسلم ہے اورواقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکربتاتاہےکہ آپ کی غیبت مصلحت خداوندی کی بناء پرہوئی ہے ۔

۶) سورہ اناانزلنا سے معلوم ہوتاہےکہ نزول ملائکہ شب قدرمیں ہوتا رہتاہے یہ ظاہرہےکہ نزول ملائکہ انبیاء واوصیاء ہی پرہواکرتاہے ۔امام مہدی کواس لئے موجود اورباقی رکھاگیاہے تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی غرض پوری ہوسکے ،اورشب قدرمیں انھیں پرنزول ملائکہ ہوسکے حدیث میں ہےکہ شب قدرمیں سال بھرکی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہونچادی جاتی ہے اوروہی اس تقسیم کرتے رہتے ہیں ۔

۷) حکیم کافعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا یہ دوسری بات ہےکے عام لوگ اس حکمت

ومصلحت سے واقف نہ ہوں غیبت امام مہدی اسی طرح مصلحت وحکمت خداوندی کی بناپرعمل میں آئی ہے جس طرح طواف کعبہ ،رمی جمرہ وغیرہ ہے جس کی اصل مصلحت خداوندعالم ہی کومعلوم ہے ۔

۸) امام جعفرصادق علیہ السلام کافرماناہے کہ امام مہدی کواس لئے غائب کیاجائے گا تاکہ خداوندعالم اپنی ساری مخلوق کا امتحان کرکے یہ جانچے کہ نیک بندےکون ہیں اورباطل پرست کون لوگ ہیں (اکمال الدین)۔

۹) چونکہ آپ کواپنی جان کاخوف تھا اوریہ طے شدہ ہے کہ " من خاف علی نفسہ احتاج الی الاستتار"کہ جسے اپنے نفس اوراپنی جان کاخوف ہو وہ پوشیدہ ہونے کولازمی جانتاہے (المرتضی)۔

) آپ کی غیبت اس لئے واقع ہوئی ہے کہ خداوندعالم ایک وقت معین میں آل محمد پرجومظالم کیے گئے ہیں ۔ ان کابدلہ امام مہدی کے ذریعہ سے لے گا یعنی آپ عہد اول سے لے کربنی امیہ اوربنی عباس کے ظالموں سے مکمل بدلہ لیں گے ۔ (اکمال الدین)۔

غیبت امام مہدی پرعلمااہل سنت کااجماع :

جمہورعلما اسلام امام مہدی کے وجودکوتسلیم کرتے ہیں ، اس میں شیعہ اورسنی کاسوال نہیں ۔ ہرفرقہ کے علماء یہ مانتے ہیں کہ آپ پیدا ہوچکے ہیں اورموجودہیں ۔ہم علماء اہل سنت کے اسماء مع ان کی کتابوں اورمختصراقوال کے درج کرتے ہیں :

(۱)۔ علامہ محمدبن طلحۂ شافعی کتاب مطالب السوال میں فرماتے ہیں کہ امام مہدی سامرہ میں پیداہوئے ہیں جوبغداد سے ۲۰ فرسخ کے فاصلہ پرہے۔

(۲)۔ علامہ علی بن محمدصباغ مالکی کی کتاب فصول المہمہ میں لکھتے ہیں کہ امام حسن عسکری گیارہویں امام نے اپنے بیٹے امام مہدی کی ولادت بادشاہ وقت کے خوف سے پرشیدہ رکھی ۔

(۳)۔علامہ شیخ عبداللہ بن احمد خشاب کی کتاب تاریخ موالید میں ہے کہ امام مہدی کانام محمد اورکنیت ابوالقاسم ہے ۔آپ آخری زمانہ میں ظہوروخروج کریں گے ۔

(۴)۔ علامہ محی الدین ابن عربی حنبلی کی کتاب فتوحات مکہ میں ہے کہ جب دنیا ظلو وجورسے بھرجائے گی توامام مہدی ظہورکریں گے۔

(۵) ۔علامہ شیخ عبدالوہاب شعرانی کی کتاب الیواقیت والجواہرمیں ہے کہ امام مہدی ۱۵ شعبان

۲۵۵ ہجری میں پیداہوئے اب اس وقت یعنی ۹۵۸ہجری میں ان کی عمر ۷۰۶ سال کی ہے ،یہی مضمون علامہ بدخشانی کی کتاب مفتاح النجاۃ میں بھی ہے ۔

(۶)۔ علامہ عبدالرحمن جامی حنفی کی کتاب شواہدالنبوت میں ہےکہ امام مہدی سامرہ میں پیداہوئے ہیں اوران کی ولادت پوشیدہ رکھی گئی ہے وہ امام حسن عسکری کی موجودگی میں غائب ہوگئے تھے ۔اسی کتاب میں ولادت کاپوراواقعہ حکیمہ خاتون کی زبانی مندرج ہے ۔

(۷) ۔ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب مناقب الائمہ ہےکہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیداہوئے ہیں امام حسن عسکری نے ان کے اذان واقامت کہی ہے اورتھوڑے عرصہ کے بعد آپ نے فرمایاکہ وہ اس مالک کے سپردہوگئے جن کے پاس حضرت موسی بچپنے میں تھے۔

(۸) ۔ علامہ جمال الدین محدث کی کتاب روضۃالاحباب میں ہےکہ امام مہدی ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیداہوئے اورزمانہ معتمد عباسی میں بمقام "سرمن رائے" ازنظربرایاغائب شد لوگوں کی نظرسے سرداب میں غائب ہوگئے ۔

(۹)۔ علامہ عبدالرحمن صوفی کی کتاب مرأۃالاسرارمیں ہےکہ آپ بطن نرجس سے ۱۵ شعبان ۲۵۵ میں پیداہوئے ۔

(۱۰) ۔ علامہ شہاب الدین دولت آبادی صاحب تفسیربحرمواج کی کتاب ہدایۃ السعداء میں ہےکہ خلافت رسول حضرت علی کے واسطہ سے امام مہدی تک پہونچی آپ ہی آخری امام ہیں ۔

(۱۱) ۔ علامہ نصربن علی جھمنی کی کتاب موالیدالائمہ میں ہےکہ امام مہدی نرجس خاتون کے بطن سے پیداہوئے ۔

(۱۲) ۔ علامہ ملا علی قاری کی کتاب مرقات شرح مشکوۃ میں ہےکہ امام مہدی باہویں امام ہیں شیعوں کایہ کہناغلط ہےکہ اہل سنب اہل بیت کے دشمن ہیں۔

(۱۳) ۔ علامہ جواد ساباطی کی کتاب براہین ساباطیہ میں ہےکہ امام مہدی اولادفاطمہ میں سے ہیں ، وہ بقولے ۲۵۵ میں متولد ہوکرایک عرصہ کے بعد غائب ہوگئے ہیں ۔

(۱۴) ۔ علامہ شیخ حسن عراقی کی تعریف کتاب الواقع میں ہےکہ انھوں نے امام مہدی سے ملاقات کی ہے ۔

(۱۵)۔ علامہ علی خواص جن کے متعلق شعرانی نے الیواقیت میں لکھا ہےکہ انھوں نے امام مہدی سے ملاقات کی ہے ۔

(۱۶)۔ علامہ شیخ سعدالدین کاکہناہےکہ امام مہدی پیداہوکرغائب ہوگئے ہیں "دورآخرزمانہ آشکارگردد" اوروہ آخرزمانہ میں ظاہرہوں گے ۔جیساکہ کتاب مقصداقصی میں لکھا ہے ۔

(۱۷)۔ علامہ علی اکبرابن اسعداللہ کی کتاب مکاشفات میں ہے کہ آپ پیداہوکرقطب ہوگئے ہیں ۔

(۱۸)۔ علامہ احمدبلاذری ااحادیث لکھتے ہیں کہ آپ پیداہوکرمحجوب ہوگئے ہیں ۔

(۱۹)۔ علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے رسالہ نوارد میں ہے، محمد بن حسن(المہدی)کے بارے میں شیعوں کاکہنا درست ہے ۔

(۲۰) ۔ علامہ شمس الدین جزری نے بحوالہ مسلسلات بلاذری اعتراف کیاہے ۔

(۲۱) ۔ علامہ علأالدولہ احمدمنانی صاحب تاریخ خمیس دراحوالی النفس نفیس اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ امام مہدی غیبت کے بعد ابدال پھرقطب ہوگئے۔

علامہ نوراللہ بحوالہ کتابیان الاحسان لکھتے ہیں کہ امام مہدی تکمیل صفات کے لئے غائب ہوئے ہیں

۲۴ علامہ ذہبی اپنی تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں کہ امام مہدی ۲۵۶ میں پیداہوکرمعدوم ہوگئے ہیں

۲۵ علامہ ابن حجرمکی کی کتاب صواعق محرقہ میں ہے کہ امام مہدی المنتظرپیداہوکرسرداب میں غائب ہوگئے ہیں ۔

۲۶ علامہ عصرکی کتاب وفیات الا عیان کی جلد ۲ ص ۴۵۱میں ہے کہ امام مہدی کی عمرامام حسن عسکری کی وفات کے وقت ۵سال تھی وہ سرداب میں غائب ہوکرپھرواپس نہیں ہوے ۔

۲۷ علامہ سبط ابن جوزی کی کتاب تذکرۃالخواص الامہ کے ص ۲۰۴ میں ہے کہ آپ کالقب القائم ، المنتظر،الباقی ہے ۔

۲۸ علامہ عبیداللہ امرتسری کی کتاب ارجح المطالب کے ص ۳۷۷ میں بحوالہ کتاب البیان فی اخبارصاحب الزمان مرقوم ہے کہ آپ اسی طرح زندہ باقی ہیں جس طرح عیسی ، خضر، الیاس وغیرہ ہم زندہ اورباقی ہیں ۔

۲۹ علامہ شیخ سلیمان تمندوزی نے کتاب ینابع المودۃ ص ۳۹۳میں

۳۰ علامہ ابن خشاب نے کتاب موالیداہل بیت میں

۳۱علامہ شبلنجی نے نورالابصارکے ص ۱۵۲ طبع مصر ۱۲۲۲میں بحوالہ کتاب البیان لکھا ہے کہ امام مہدی غائب ہونے کے بعد اب تک زندہ اورباقی ہیں اوران کے وجودکے باقی ،اورزندہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے وہ اسی طرح زندہ اورباقی ہیں جس طرح حضرت عیسی ،حضرت خضراورحضرت الیاس وغیرہم زندہ اورباقی ہیں ان اللہ والوں کے علاوہ دجال ،ابلیس بھی زندہ ہیں جیساکہ قرآن مجید صحیح مسلم ،تاریخ طبری وغیرہ سے ثابت ہے لہذا ”لاامتناع فی

بقائہ"ان کے باقی اورزندہ ہونے میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے علامہ چلپی کتاب کشف الظنون کے ص ۲۰۸ میں لکھتے ہیں کہ کتاب البیان فی اخبارصاحب الزمان ابوعبداللہ محمد بن یوسف کنجی شافعی کی تصنیف ہے ۔ (علامہ فاضل روزبہان کی ابطال الباطل میں ہے کہ امام مہدی قائم ومنتظرہیں وہ آفتاب کی مانند ظاہرہوکردنیاکی تاریکی ،کفرزائل کردے گے ۔

۳۱ علامہ علی متقی کی کتاب کنزالعمال کی جلد ۷ کے ص ۱۱۴ میں ہے کہ آپ غائب ہیں ظہورکرکے ۹سال حکزمت کریں گے ۔

۳۲ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنشورجلد ۳ص ۲۳میں ہے کہ امام مہدی کے ظہورکے بعد عیسی نازل ہوں گے وغیرہ۔

امام مہدی کی غیبت اورآپ کاوجود وظہورقرآن مجیدکی روشنی میں :

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اورآپ کے موجودہونے اورآپ کے طول عمرنیزآپ کے ظہوروشہود اورظہورکے بعد سارے دین کوایک کردینے کے متعلق ۹۴ آیتیں قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں سے اکثردونوں فریق نے تسلیم کیاہے ۔اسی طرح بے شمارخصوصی احادیث بھی ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو غایۃ المقصود وغایۃالمرام علامہ ہاشم بحرانی اورینابع المودۃ ،میں اس مقام پرصرف دوتین آیتیں لکھتاہوں :

۱)آپ کی غیبت کے متعلق : آلم ذلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ہے حضرت محمدمصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایمان بالغیب سے امام مہدی کی غیبت مراد ہے ۔نیک بخت ہیں وہ لوگ جوان کی غیبت پرصبرکریں گے اورمبارک بادکے قابل ہیں ۔ وہ سمجھدار لوگ جوغیبت میں بھی ان کی محبت پرقائم رہیں گے ۔(ینابع المودۃ ص ۳۷۰طبع بمبئی)

۲)آپ کے موجود اورباقی ہونے کے متعلق "جعلھاکلمۃباقیۃ فی عقبہ " ہے ابراھیم کی نسل میں کلمہ باقیہ کوقراردیاہے جوباقی اورزندہ رہے گا اس کلمہ باقیہ سے امام مہدی کاباقی رہنا مراد ہے اوروہی آل محمد میں باقی ہیں ۔(تفسیرحسینی علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۲۲۶) ۔

) آپ کے ظہوراورغلبہ کے متعلق "یظہرہ علی الدین کلہ " جب امام مہدی بحکم خداظہورفرمائیں گے توتمام دینوں پرغلبہ حاصل کرلیں گے یعنی دنیا میں سوا ایک دین ا سلام کے کوئی اوردین نہ ہوگا ۔(نورالابصارص ۱۵۳ طبع مصر)۔

غیبت امام مہدی جفرجامعہ کی روشنی میں :

علامہ شیخ قندوزی بلخی حنفی رقمطرازہیں کے سدیرصیرفی کابیان ہےکہ ہم اورمفضل بن عمر، ابوبصیر، ابان بن تغلب ایک دن صادق آل محمدکی خدمت میں حاضرہوئے تودیکھاکہ آپ زمین پربیٹھے ہوئے رورہے ہیں ، اورکہتے ہیں کہ " اے محمد! تمہاری غیبت کی خبرنے میرا دل بے چین کردیاہے " میں نے عرض کی حضورخدا آپ کی آنکھوں کوبھی نہ رلائے بات کیا ہےکس لئے حضورگریہ کناں ہیں فرمایا ۔ اے سدیر! میں نے آج کتاب "جعفرجامع" میں بوقت صبح امام مہدی کی غیبت کا مطالعہ کیاہے ،اے سدیر! یہ وہ کتاب ہے جس میں "علم ماکان ومایکون" کااندراج ہے اورجوکچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب اس میں لکھا ہواہے اے سدیر! میں نے اس کتاب میں یہ دیکھا ہےکہ ہماری نسل سے امام مہدی ہوں گے ۔ پھروہ غائب ہوجائیں گے اور ان کی غیبت نیزعمر بہت طویل ہوگی ان کی غیبت کے زمانہ میں مومنین مصائب میں مبتلا ہوں گے اور ان کے امتحانات ہوتے رہیں گے اورغیبت میں تاخیرکی وجہ سے ان کے دلوں میں شکوک پیداہوتے ہوں گے پھرفرمایا : اے سدیرسنو! ان کی ولادت حضرت موسی کی طرح ہوگی اوران غیبت عیسی کی مانندہوگی اوران کے ظہورکا حال حضرت نوح کے مانند ہوگا اوران کی عمرحضرت خضرکی عمرجیسی ہوگی (ینابع المودۃ) اس حدیث کی مختصرشرح یہ ہے کہ :

۱) تاریخ میں ہےکہ جب فرعون کومعلوم ہواکہ میری سلطنت کا زوال ایک مولود بنی اسرائیل کے ذریعہ ہوگا تواس نے حکم جاری کردیاکہ ملک میں کوئی عورت حاملہ نہ رہنے پائے اورکوئی بچہ باقی نہ رکھا جائے چنانچہ اسی سلسلہ میں ۴۰ ہزاربچے ضائع کئے گئے لیکن نے خدا حضرت موسی کوفرعون کی تمام ترکیبوں کے باوجود پیداکیا، باقی رکھا اورانھیں کے ہاتھوں سے اس کی سلطنت کاتختہ الٹوایا ۔ اسی طرح امام مہدی کے لئے ہواکہ تمام بنی امیہ اوربنی عباسیہ کی سعی بلیغ کے باوجود آپ بطن نرجس خاتون سے پیداہوئے اورکوئی آپ کودیکھ تک نہ سکا۔

۲) حضرت عیسی کے بارے میں تمام یہودی اورنصرانی متفق ہیں کہ آپ کو سولی دید ی گئی اور آپ قتل کئے جاچکے ،لیکن خدا وندعالم نے اس کی ردفرمادی اورکہ دیاکہ وہ نہ قتل ہوئے ہیں اورنہ ان کوسولی دی گئی ہے یعنی خداوندعالم نے اپنے پاس بلالیاہے اوروہ آسمان پرامن وامان خدا میں ہیں ۔اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بھی لوگوں کایہ کہنا ہے کہ پیداہی نہیں ہوئے حالانکہ وہ پیداہوکر حضرت عیسی کی طرح غائب ہوچکے ہیں ۔

۳حضرت نوح نے لوگوں کی نافرمانی سے عاجزآکرخداکے عذاب کے نزول کی درخواست کی خداوند عالم نے فرمایاکہ پہلے ایک درخت لگاؤوہ پھل لائے گاتب عذاب کروں گا اسی طرح نوح نے سات مرتبہ کیا بالاخراس تاخیرکی وجہ سے آپ کے تمام دوست وموالی اورایمان دارکافرہوگئے اورصرف سترمومن رہ گئے ۔ اسی طرح غیبت امام مہدی اورتاخیرظہورکی وجہ سے ہورہا ہے ۔

لوگ فرامین پیغمبراور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کررہے ہیں اورعوام مسلم بلاوجہ اعتراضات کرکے اپنی عاقبت خراب کررہے ہیں اورشاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ جب دنیا میں چالیس مومن کامل رہ جائیں گے تب آپ کا ظهورہوگا ۔

) حضرت خضرجوزندہ اورباقی ہیں اورقیامت تک موجود رہیں گے اورجب کہ حضرت خضرکے زندہ اورباقی رہنے میں مسلمانوں کوکوئی اختلاف نہیں ہے حضرت امام مہدی کے زندہ اورباقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت اوراس کی ضرورت :

بادشاہ وقت خلیفہ معتمدبن متوکل عباسی جواپنے آباؤاجدادکی طرح ظلم وستم کاخوگراورآل محمدکاجانی دشمن تھا ۔ اس کے کانوں میں مہدی کی ولادت کی بھنک پڑچکی تھی ۔ اس نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد تکفین وتدفین سے پہلے بقول علامہ مجلسی حضرت کے گھرپرپولیس کاچھاپہ ڈلوایااورچاہاکہ امام مہدی علیہ السلام کوگرفتارکرالے لیکن چونکہ وہ بحکم خدا ۲۳ رمضان المبارک ۲۵۹ ہجری کوسرداب میں جاکرغائب ہوچکے تھے۔ جیساکہ شواہدالنبوت ،نورالابصار، دمعة ساکبہ ،روضة الشہدأ ،مناقب الا ئمہ ،انوارالحسینیہ وغیرہ سے مستفاد ومستنبط ہوتاہے ۔ اس لئے وہ اسے دستیاب نہ ہوسکے ۔اس نے اس کے رد عمل میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تمام بیبیوں کوگرفتارکرالیا اورحکم دیاکہ اس امرکی تحقیق کی جائے کہ آیاکوئی ان میں سے حاملہ تونہیں ہے اگرکوئی حاملہ ہو تواس کاحمل ضائع کردیاجائے ،کیونکہ وہ حضرت سرورکائنات صلعم کی پیشین گوئی سے خائف تھاکہ آخری زمانہ میں میرا ایک فرزند جس کانام مہدی ہوگا ۔کائنات عالم کے انقلاب کا ضامن ہوگا ۔ اوراسے یہ معلوم تھاکہ وہ فرزند امام حسن عسکر ی علیہ السلام کی اولاد سے ہوگا لہذا اس نے آپ کی تلاش اورآپ کے قتل کی پوری کوشش کی ۔تاریخ اسلام جلد ۱ ص ۳۱ میں ہے کہ ۲۶۰ میں امام حسن عسکری کی شہادت کے بعد جب معتمد خلیفۂ عباسی نے آپ کے قتل کرنے کے لئے آدمی بھیجے توآپ سرداب (۱) " سرمن رائے "میں غائب ہوگئے بعض اکابرعلمأ اہل سنت بھی اس امرمیں شیعوں کے ہم زبان ہیں ۔ چنانچہ ملاجامی نے شواہدالنبوت میں امام عبدالوہاب شعرانی نے لواقع الانواروالیواقیت والجواہرمیں اورشیخ احمدمحی الدین ابن عربی نے فتوحات مکہ میں اورخواجہ پارسانے فصل الخطاب میں اورعبدالحق محدث دہلوی نے رسالۂ ا ئمہ طاہرین میں اورجمال الدین محدث نے روضۃالاحباب میں ،اورابوعبداللہ شامی صاحب کفاےۃالطالب نے کتاب التبیان فی اخبارصاحب الزمان میں اورسبط ابن جوزی نے تذکرة خواص الامہ میں اورابن صباغ نورالدین علی مالکی نے فصول المہمہ میں اورکمال الدین ابن طلحۂ شافعی نے مطالب

السؤل میں اورشاہ ولی اللہ نے فضل المبین میں اورشیخ سلیمان حنفی نے ینابع المودۃ میں اوربعض دیگرعلماٗ نے بھی ایساہی لکھا ہے اورجولوگ ان حضرت کے طول عمرمیں تعجب کرکب انکارکرتے ہیں ۔ ان کویہ جواب دیتے ہیں کہ خداکی قدرت سے کچھ بعیدنہیں ہے جس نے آدم کوبغیرماں باپ کے اورعیسی کوبغیرباپ کے پیداکیا ،تمام اہل اسلام نے حضرت خضرکواب تک زندہ ماناہوا ہے ،ادریس بہشت میں اورحضرت عیسی آسمان پراب تک زندہ مانے جاتے ہیں اگرخدائے تعالی نے آل محمد میں سے ایک شخص کوعمرعنآیت کیاتوتعجب کیاہے ؟حالانکہ اہل اسلام کودجال کے موجود ہونے اورقریب قیامت ظہورکرنے سے بھی انکارنہیں ہے ۔

(۱) یہ سرداب ،مقام "سرمن رائے" میں واقع ہے جسے اصل میں سامراکہتے ہیں

سامراکی آبادی بہت ہی قدیمی ہے اوردنیاکے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے ، اس سام بن نوح نے آبادکیاتھا (معجم البلدان) اس کی اصل سام راہ تھی بعدمیں سامراٗہوگیا ، آب وہواکی عمدگی کی وجہ سے خلیفہ معتصم نے فوجی کیمپ بناکرآبادکیاتھا اوراسی کو دارالسلطنت بھی بنادیاتھا ، اس کی آبادی ۸ فرسخ لمبی تھی ، اسے اس نے نہآیت خوبصورت شہربنادیاتھا ۔ ا سی لئے اس کانام سرمن رائے رکھ دیاتھا یعنی وہ شہرجسے جوبھی دیکھے خوش ہوجائے ،عسکری اسی کاایک محلہ ہے جس میں امام علی نقی علیہ السلام نظربندتھے بعد میں انھوں نے دلیل بن یعقوب نصرانی سے ایک مکان خریدلیاتھا جس میں اب بھی آپ کامزارمقدس واقع ہے ۔

سامراٗمیں ہمیشہ غیرشیعہ آبادی رہی ہے اس لئے اب تک وہاں شیعہ آباد نہیں ہیں وہاں کے جملہ خدام بھی غیرشیعہ ہیں ۔

حضرت حجت علیہ السلام کے غائب ہونے کاسرداب وہیں ایک مسجدکے کنارے واقع ہے جوکہ حضرت امام علی نقی اورحضرت امام حسن عسکری کے مزاراقدس کے قریب ہے ۱۲منہ۔

کتاب شواہدالنبوت کے ص ۶۸ میں ہے کہ خاندان نبوت کے گیارہویں امام حسن عسکری ۲۶۰ میں زہرسے شہیدکردےئے گئے تھے ان کی وفات پران کے صاحبزادے محمد ملقب بہ مہدی شیعوں کے آخری امام ہوئے۔ مولوی امیرعلی لکھتے ہیں کہ خاندان رسالت کے ان اماموں کے حالات نہآیت دردناک ہیں ۔ ظالم متوکل نے حضرت امام حسن عسکری کے والدماجد امام علی نقی کومدینہ سے سامرہ پکڑبلایاتھا ۔اوروہاں ان کی وفات تک ان کونظربندرکھا تھا ۔ (پھرزہرسے ہلاک کردیاتھا) اسی طرح متوکل کے جانشینوں نے بدگمانی اورحسدکے مارے حضرت امام حسن عسکری کوقیدرکھاتھا ،ان کے کمسن صاحبزادے محمدالمہدی جن کی عمراپنے والدکی وفات کے وقت پانچ سال کی تھی ۔ خوف کے مارے اپنے گھرکے قریب ہی ایک غارمیں چھپ گئے اورغائب ہوگئے ۔الخ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ جس غارمیں امام مہدی کی غیبت بتائی جاتی ہے ۔ اسے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ۔(نورالابصارجلد۱ص ۱۵۲) علامہ ابن

حجرمکی کاارشادہے، کہ امام مہدی سرداب میں غائب ہوئے ہیں ۔" فلم یعرف این ذھب "
پھرمعلوم نہیں کہاں تشریف لے گئے۔ (صواعق محرقہ ص ۱۲۴)۔

امام مہدی اورحج کعبہ

یہ مسلمات میں سے ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہرسال حج کعبہ کے لئے مکہ معظمہ اسی طرح تشریف لے جاتے ہیں جس طرح حضرت خضروالیاس جاتے ہیں (سراج القلوب ۷۷) علی احمدکوفی کابیان ہے کہ میں طواف کعبہ میں مصروف ومشغول تھاکہ میری نظرایک نہآیت خوبصورت نوجوان پرپڑی ،میں نے پوچھا آپ کون ہیں ؟ اورکہاں سے تشریف لائے ہیں ؟ آپ نے فرمایا "انا المھدی وانا القائم۔" میں مہدی آخرالزماں اورقائم آل محمد ہوں ۔ غانم ہندی کابیان ہے کہ میں امام مہدی کی تلاش میں ایک مرتبہ بغدادگیا،ایک پل سے گزرتے ہوئے مجھے ایک صاحب ملے اور وہ مجھے ایک باغ میں لے گئے اورانھوں نے مجھ سے ہندی زبان میں کلام کیا اورفرمایاکہ تم امسال حج کے لئے نہ جاؤ،ورنہ نقصان پہونچے گا محمد بن شاذان کاکہنا ہے کہ میں ایک دفعہ مدینہ میں داخل ہوا توحضرت امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ،انھوں نے میراپورانام لے کرمجھے پکارا ،چونکہ میرے پورے نام سے کوئی واقف نہ تھا اس لئے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں ؟فرمایا میں امام زمانہ ہوں ۔ علامہ شیخ سلیمان قندوزی بلخی تحریرفرماتے ہیں کہ عبداللہ بن صالح نے کہاکہ میں نے غیبت کبری کے بعد امام مہدی علیہ السلام کوحجراسود کے نزدیک اس حال میں کھڑے ہوئے دیکھاکہ انھیں لوگ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ۔ (ینابع المودۃ)۔

غیبت کبری میں امام مہدی کامرکزی مقام:

امام مہدی علیہ السلام چونکہ اسی طرح زندہ اورباقی ہیں جس طرح حضرت عیسی ،حضرت ادریس ،حضرت خضر،حضرت الیاس ۔ نیز دجال بطال ، یاجوج ماجوج اورابلیس لعین زندہ اورباقی ہیں اوران سب کامرکزی مقام موجود ہے ۔ جہاں یہ رہتے ہیں مثلا حضرت عیسی چوتھے آسمان پر(قرآن مجید) حضرت ادریس جنت میں (قرآن مجید) حضرت خضراورالیاس ،مجمع البحرین یعنی دریائے فارس وروم کے درمیان پانی کے قصرمیں (عجائب القصص علامہ عبدالواحد ص ۱۷۶) اوردجال بطال طبرستان کے جزیرہ مغرب میں (کتاب غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۰۲) اوریاجوج ماجوج بحیرۂ روم کے عقب میں دوپہاڑوں کے درمیان (کتاب غایۃ المقصود جلد

۲ص ۴۷) اورابلیس لعین ،استعمارارضی کے وقت والے پایۂ تخت ملتان میں (کتاب ارشادالطالبین علامہ اخوند درویزہ ص ۲۴۳) تو لامحالہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کابھی کوئی مرکزی مقام ہوناضروری ہے جہاں آپ تشریف فرماہوں اوروہاں سے ساری کائنات میں اپنے فرائض انجام دیتے ہوں اسی لئے کہاجاتاہے کہ زمانہ غیبت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام (جزیرہ خضرااوربحرابیض) میں اپنی اولاد اپنے اصحاب سمیت قیام فرماہیں اوروہیں سے باعجازتمام کام کیاکرتے اورہرجگہ پہنچاکرتے ہیں ،یہ جزیرہ خضراٗ سرزمین ولآیت بربرمیں درمیان دریائے اندلس واقع ہے یہ جزیرہ معموروآبادہے ، اس دریاکے ساحل میں ایک موضع بھی ہے جوبشکل جزیرہ ہے اسے اندلس والے (جزیرہ رفضہ)کہتے ہیں ،کیونکہ اس میں ساری آبادی شیعوں کی ہے اس تمام آبادی کی خوراک وغیرہ جزیرہ خضراسے براہ بحرابیض سال میں دوبار ارسال کی جاتی ہے ۔ملاحظہ ہو(تاریخ جہاں آرا۔ ریاض العماء ،کفاےۃ المہدی ،کشف القناع ، ریاض المومنین ،غایۃ المقصود ،رسالہ جزیرہ خضراء وبحرابیض اورمجالس المومنین علامہ نوراللہ شوشتری وبحارالانوار، علامہ مجلسی کتاب روضۃ الشہداء علامہ حسین واعظ کاشفی ص ۴۳۹ میں امام مہدی کے اقصائے بلاد مغرب میں ہونے اوران کے شہروں پرتصرف رکھنے اورصاحب اولادوغیرہ ہونے کاحوالہ ہے ۔ امام شبلنجی علامہ عبدالمومن نے بھی اپنی کتاب نورالابصارکے ص ۱۵۲ میں اس کی طرف بحوالہ کتاب جامع الفنون اشارہ کیاہے ، غیاث اللغاث کے ص ۷۲ میں ہے کہ یہ وہ دریاہے جس کے جانب مشرق چین ،جانب غربی یمن ، جانب شمالی ہند، جانب جنوبی دریائے محیط واقع ہے ۔ اس بحرابیض واخضرکاطول ۲ہزارفرسخ اورعرض پانچ سوفرسخ ہے اس میں بہت سے جزیزے آباد ہیں جن میں ایک سراندیب بھی ہے اس کتاب کے ص ۲۹۵ میں ہے کہ "صاحب الزمان" حضرت امام مہدی علیہ السلام کالقب ہے علامہ طبرسی لکھتے ہیں کہ آپ جس مکان میں رہتے ہیں اسے "بیت الحمد"کہتے ہیں ۔ (اعلام الوری ص ۲۶۳) ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت حجت علیہ السلام کامسکن

ابتدامیں حضرت کامقام سامرہ کامکان تھا لیکن جس وقت حضرت کے تجسس میں حکومت کی طرف سے خانہ تلاشی کاحکم ہواتوآنے والے آئے ۔ سرداب میں تشریف رکھتے تھے (جس کوتہ خانہ کہاجاتاہے)وہاں سے اعجازی شان کے ساتھ حضرت ان لوگوں کی نظروں سے غائب ہوگئے ۔اس احترام کی نظرسے زائرین سرداب مقدس میں خداوندعالم سے دعائیں کرتے ہیں ،زیارتیں پڑھتے ہیں اورجن مقامات مخصوصہ پرغیبت صغری میں حضرت کاقیام رہاہے ،اس زمانہ کی قیام گاہ کوناحیہ مقدسہ کہاجاتاہے جس سے نائبین ووکلاء مطلع رہتے اوروہاں حاضرخدمت ہوتے تھے ۔ اس کے بعد جب غیبت کبری ہوگئی توحضرت کی جائے قیام بھی سب پرمخفی ہے۔

حضرت کے اذکار میں جن جگہوں کا نام آئے ہیں مثلاً کرعسریاذی طوی یا کوئی جنگل یا بہت سے شہروں کا کوئی جزیرہ یا جزیرہ خضراوغیرہ یہ سب کے سب اس زمانہ میں حضرت کے مقامات رہائش نہیں ہیں بلکہ کسی کا تعلق قرب ظہورکے وقت سے ہے ۔کوئی مقام وقت ذوج سے متعلق ہے ۔کوئی صرف وقتی زیارت کامقام تھا ۔ کوئی منزل سفرہے کوئی منزل حضر ہے کسی میں حضرت کے فرزندوں کاذکرملتا ہے پھریہ بھی لازم نہیں ہے کہ اگرکئی نام ہوں تونام والے بھی کئی ہوں بلکہ ایسا ہوتاہے کہ چیز ایک ہوتی ہے مگراس کے نام متعدد ہوتے ہیں ۔ان مقامات کے بیانات میں کوئی اختلافی صورت نہیں ہے اوران کوکہیں حضرت کی جائے سکونت اس وقت کے لئے نہیں کہا گیا۔

جزیرہ خضری جس کاروایات میں ذکرہے ،اس کاپتہ نہ لگناکوئی غیرمعقول بات نہیں ہے۔ آج وہ دنیاوالے جن کایورپ کے محققین کی تحقیقات پرایمان ہے ،جن کی دماغی کوششوں کاکلمہ پڑھاجاتاہے جن کی معلومات پریہ لوگ فریفتہ اوران کی مادی قوت وطاقت سے ایسے مرعوب ہیں کہ علمی میدان میں ان کے سامنے سپرانداختہ ہوچکے ہیں ۔

اگران لوگوں کاخداپرایمان ہے توذرادیکھیں کہ جزیرہ گرین لینڈجس کاشمالی حصہ قطب شمالی سے قریب ہے اس میں داخل ہونے سے،وہاں پہنچے سے عاجزوقاصرہیں ۔قابل حیرت سا زوسامان والے بڑے بڑے مدبرین کے قدم پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ۔برف کے دریاکوعبورنہیں کرسکتے ،وہاں جاکرکوئی زندہ نہیں آسکتا۔سینکڑوں میل تک کوئی انسان وحیوان نظرنہیں آتایہ سارقبہ میں ڈھکارہتاہے ۔صحیح طورپر اندرونی حالات کی آج تک خبرنہیں حالانکہ ایک خاص قسم کی روشنی کبھی کبھی دکھائی دے جاتی ہے مگرسردی کی شدت ،برف باری کی کثرت کچھ نہیں ہونے دیتی اوربروبحرپراقتداروالے اہل مملکت یہاں مجبوروناچارہیں اوران کے لئے بھی اس موقع پرقدرتی اسباب کاسمندرحائل ہورہاہے ۔پھرکون سے تعجب کی بات ہے اگرعالم کے اندر گرین لینڈسے بالاترقدرتی پردوں میں زمین کاایساحصہ بھی ہو جس کے حالات دنیا سے بالکل پوشیدہ ہوں اورخدا وندعالم نے اس مقام کوسمندرکے قلعہ میں ایسا محفوظ رکھا ہو جس کااحساس ان دوربین نظروں کی قوت سے بھی باہرہواورجہاں تک کہ رسائی کے لئے ہوائی وبرقی جملہ آلات بھی ناکام رہیں ۔

گرین لینڈکاترجمہ اردومیں "سبززمین "ہے ۔ جہاں برف کا سفیددریاہے اوریہی معنی جزیرہ خضراکے ہیں ،یعنی سبزجزیرہ ۔ اس سبزجزیرہ کوحضرت کے صاحبزادوں کی حکومت کامقام کہاگیاہے ۔اس کاتعلق بھی بحرابیض یعنی سفیددریاسے ہے۔

جزیرہ خضراکانام حضرت کے متعلقین ومومنین ومخلصین کی آبادی کے سلسہ میں مبہم طریقہ پربتایاگیاہے ۔یہی فلسفہ غیبت کا مقتضی تھا تاکہ مقام کاذکر بھی ہوجائے اورپردہ بھی رہے

دوستوں کے دل روشن ہوں اوراس ابہام سے دشمن حیران رہیں اوران کوخضراکے سبزے یاابیض کی سفیدی کے سواکچھ معلوم نہ ہوسکے کہ وہاں کتنے صحرا ہیں ، کتنے دریاہیں ،کتنے پہاڑہیں ،کتنی آبادیاں ہیں اورکون کون شخصیتیں آبادہیں ۔

حقیقت یہ ہے کہ زمیں وآسمان ، بروبحرکی وسعت خداہی جانتاہے جواس کابنانا والاہے ۔ دنیاوالوں کو اس کاپوراعلم نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگ جوعقل وحکمت کے فرماں رواسمجھے جاتے ہیں آج تک یہ بھی نہیں سمجھ سکے کہ ہم کس لئے پیداہوئے ہیں ،اورہماریخلقت کی غرض وغایت کیاہے ؟ان کی عقلیں تودنیاکی دولت ومملکت کیباتوں میں ا لجھ کررہ گئی ہیں مادیت کی تاریکی اورروحانیت کی روشنی میں زمین وآسمان کافرق ہے ۔خداخداہے ،بندے بندے ہیں ۔ کہاں قوت الہیہ اورکہاں قوت بشری اس کااس سے کیامقابلہ کائنات عالم کی تفصیلات اورکل ارض وسماوات کے حالات رب العالمین ہی خوب جانتاہے یاوہ حضرات جانتے ہیں جن کویہ باتیں اس نیتعلیم فرمائی ہیں اورانھوں نے دورسروں کوسمجھائی ہیں ۔ اس لئے ایسی آبادیاں جوحضرت حجت علیہ السلام سے منسوب ہیں ان کی خبریں بالکل قرین عقل ہیں اورجزیرہ خضراوغیرہ کودنیاکے قابل فخروناز جغرافیائی معلومات والوں کانہ دیکھنابھی ٹھیک ہے ا ورخداوالوں کادیکھنابھی صحیح ہے ۔

کسی امرکے نہ معلوم ہونے سے اس کے نہ ہونے کایقین یہں ہوسکتا۔ کچھ مقامات کواہل تحقیقات کانہ دیکھنا وجودمقامات کی نفی نہیں کرسکتا۔ دنیابھری کی سیروسیاحت والے ،فضائے عالم میں پروازکرنے والے اگرجزیرہ خضراوغیرہ کے حالات سے مطلع نہیں ہوسکتے توکوئی مضائقہ نہیں ہے قادرمطلق کے سامنے دنیاکی ساری مشینں اورآلات بے کارہیں ۔ قدرت کے آگے مملکتوں کوہتھیارڈالنے پڑتے ہیں حکیم برحق کی حکمت کے مقابل کسی کافلسفہ وفن ہےئت کامیاب نہیں ہٹاسکتی جوچیزیں اس نے پردے میں رکھی ہیں جب تک اس کی مصلحت ہے وہ پردے ہی میں رہیں گی ۔ لہذا اس وقت دنیاوالوں کاجزیرہ خضراکانہ دیکھنا اورمخصوص حصہ ارض کاان کے علم میں نہ آنااس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا ۔ معجزہ خلاف عقل نہیں ہوتا بلکہ صرف عادت کے خلاف ایسی بات ہواکرتی ہے جس کووجودمیں لانا اس وقت کے لوگوں کی طاقت بشری سے باہرہوتاہے ۔

ہرمسلمان کی پیغمبراسلام کے یہ معجزات تسلیم ہیں کہ حضرت کعبہ وبیت المقدس کی طرف رخ کئے ہوئے حجراسودکے مقابل نمازمیں مشغول ہیں مگرکسی کونظرنہیں آتے یاہجرت کے موقع پرگھرکامحاصرہ ہے لیکن حضرت باہرآئے اوردشمنوں کے سامنے سے نکل کرتشریف لے گئے اورکسی نے نہ دیکھاگھرکے اندربے خوف وخطربڑے اطمینان سے تلواروں کے سایہ میں حضرت کی جگہ شیرخدا علی مرتضی سورہے ہیں ۔ نیچے بسترِرسول ،اوپرچادررسول تھی جانشینی کافریضہ اداہورہاتھا بیان کیاجاتاہے کہ جب حضرت غارکے اندرپہنچے اورہمراہی پریشان ہوئے توحضرت

نے اپناپائے مبارک غارکی پشت پرمارا، فورا دروازہ نمودارہوااورایک دریا دکھائی دینے لگا جس میں کشتی بھی تھی حضرت نے فرمایاکہ گھبراونہیں اگرکفاریہاں داخل ہونے لگے توہم اس راستہ سے نکل جائیں گے ۔

پس جب خداکی ذات سے یہ ہوسکتاہے کہ ایک ذات آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے نگاہوں سے پوشیدہ رہے یاخشکی میں دریانظرآجائے تویہ بھی ہوسکتاہے کہ بہت سے پررونق مقام ہزاروں ،لاکھوں آدمیوں سے آبادہوں اورعام نظروں میں بالکل خالی دکھائی دیں ،یابحرذخارومیدان سبزہ زارنظرآئیں ۔

خداوندعالم ارشادفرمارہاہے :واذا قرات القران جعلنا بینک وبین الذین لایومنون بالاخرۃحجابامستورا (پارہ ۱۵ع ۵)

یعنی اے رسول جب تم قرآن پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اوران لوگوں کے درمیان جوآخرت پرایمان نہیں رکھتب ایک گہراپردہ ڈال دیتے ہیں ۔

کتب سیرت وتاریخ میں ملاحظہ فرمائیے کہ کتنی مرتبہ ابوسفیان ،نضربن حارث ،ابوجہل اورزوجہ ابوجہل ام جمیل ،آنحضرت کواذیت پہنچانے کی غرض سے آئے ۔جب آپ کے قریب آتے تھے ،انھیں آپ نظرہی نہ آتے تھے جب قدرت نے اپنے رسول کی حفاظت کاایساانتظام کردیا تھا تونائب رسول (امام)کی حفاظت کاایساانتظام پرحیرت نہ ہونی چاہئے کہ ان کی جائے سکونت پردنیاکی نظریں نہ پڑسکیں اورجہاں حضرت کی اولادآبادہیں اس طرف سے گزرنے والوں کے اوراس مقام کے درمیان ایسے ایسے حجاب حائل ہوجائیں کہ وہاں سوائے سمندریابیابان اورسبزمیدان کے کچھ دکھائی نہ دے ۔

حدسکندرجس کاذکرقرآن میں آیاہے ،اس کاکہیں پتہ نہیں لگتا،جس کودنیابھرکے بادشاہ برگزیدۂ خداسکندرذوالقرنین نے تیارکی تھی اوروہ لوہے کی دیوارہے جوقوم یاجوج وماجوج کوحملہ سے روکے ہوئے ہے ۔ یہ لوگ حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے لاکھوں کی تعداد میں دوگروہ ہیں یہ آبادی نظرسے مخفی ہے ان کاخروج بھی قیامت کی علامت ہے جب اس کاوقت آئے گا یہ دیوارگرجائے گی اوریاجوج ماجوج کے لے راستہ کھل جائے گا ۔

اصحاب کہف والاغاربھی کسی کونظرنہیں آتا حالانکہ ان چیزوں کے تذکرے قرآن میں موجود ہیں ۔لیکن یہ مقامات اورآبادیاں تحقیقاتی دنیاکے سیاحوں کی نگاہوں سے غائب اورتمام قوتیں ان تک پہنچنے سے قاصرہیں اورتاقیامت عاجزرہیں گی ۔

اسی طرح حضرت حجت علیہ السلام کامسکن عام نظروں سے مخفی ہے اورجب تک خداکی مصلحت ہے مخفی رہے گا ظہورکے وقت آنے پردیکھنے والے دیکھیں گے توجنت کانمونہ نظرآئے گاکہ وہاں ہرطرح کی نعمت اوربہت بڑی مملکت ہے حضرت خضر،حضرت الیاس کودنیازندہ کہہ

رہی ہے مگرکسی کوان حضرات کے مقامات رہائش معلوم نہیں ،پھربھی ان برگزیدگان خداکی زندگی سے انکارنہیں ہے ۔ یہی صورت حضرت حجت علیہ السلام کے مقام رہائش کی ہے۔

بکثرت اخباراس مضمون کی وارد ہیں کہ روئے زمین پرمشرق ومغرب میں دوبڑی آبادیاں ہیں ، جن کوجابلساوجابلقاکہتے ہیں وہاں کے تمام رہنے والے حضرت حجت علیہ السلام کے انصارہیں ۔

حضرت ائمہ معالم دین کی تعلیم کے لئے اوقات معینہ میں ان مقامات پرپہنچتے رہے ہیں ان لوگوں کی عمریں طویل ہوتی ہیں اورایسے قوی ہیں کہ اگرحملہ کریں تودونوں طرف کے درمیان کی آبادی کوختم کردیں ۔ موجودہ لوہاان کے جسم پراثرنہیں کرسکتا۔ان کی تلواریں دوسری قسم کی ہیں جن کی ضرب سے پہاڑکے بھی ٹکڑے ہوجائیں گے یہ سب حضرت حجت علیہ السلام کے ظہورپرجہاد میں شریک ہوں گے اوران کے مقابلہ میں مخالفین کے تمام آلات جنگ بے کارہیں گے یہ ہرطرح کے ہتھیاروالوں پرغالب ہوں گے ان لوگوں کے ایسے حالات ہیں لیکن ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں ہیں بہت بڑی آبادی ہے مگرہماری آنکھوں سے وہ بالکل ہرطرح سے پوشیدہ ہے۔

اسی طرح حضرت کی قیام گاہ نظرنہیں آتی ۔چونکہ روایات صحیحہ کی بناپرتمام مسلمانوں کا اس پراتفاق ہے کہ جب حضرت حجت علیہ السلام کاظہورہوگا تودنیا بھرکے سارے وہ خزانے اوردفینے ظاہرہوجائیں گے جواس وقت خلائق کی نظروں سے مخفی ہیں اورتمام دنیاحضرت کے قبضہ واختیارمیں آجائے گی اس وقت یہ سے کچھ خداکی قدرت ورحمت سے ہوگا۔توکون سے تعجب کی بات ہے کہ خداوندعالم نے اس وقت بھی حضرت کووہ قوت وطاقت کرامت فرمائی ہے کہ روئے زمین کے ایسے علاقے قبضہ میں ہیں جن سے دنیاکے صاحبان مملکت
واقتدارخبردارنہیں ۔ انھیں میں حضرت کی قیام گاہ ہے کہ وہاں تک بغیرحکم کے کسی کی رسائی نہیں ہوسکتی ۔انھیں میں حضرت کے متعلقین کی رہائش ہے ،انھیں میں خدام مومنین رہتے ہیں یہاں بڑی بڑی آبادیاں ہیں اورایک ہی نہیں بلکہ بہت سے جزیرے ہیں جن کے نام بھی بعض موقعوں پربتائے ہیں ۔مبارکہ وزاہرہ ورائقہ وصافیہ وناعمہ وصالحیہ ونوریہ وبیضاویہ وخضرویہ وعقلمیہ وغیرہ ۔ان سب میں اس وقت بھی حضرت کی عظیم الشان سلطنت ہے جس کے کچھ حالات بعض واقعات ملاقات میں بیان ہوں گے ۔

خلاصہ یہ کہ جب اس وقت حضرت حجت علیہ السلام کی غیبت ہے توحضرت سے متعلق بعض دیگرامورمکان وغیرہ بھی عوام الناس کے لئے حجاب غیبت میں ہیں اوراس کامنشاکہ حضرت نظرخلائق سے غائب ہیں یہی ہے کہ حضرت کی رہائش دنیاوالوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے جس طرح اس زمانہ میں بعض خوش قسمت مومنین حضرت کی ملاقات سے مشرف ہوسکتے ہیں

اسی طرح حضرت کی حیات طیبہ سے تعلق رکھنے والے دوسرے معاملات کی بھی اطلاع خاص لوگوں کو ہوسکتی ہے اورایسی باتوں کوبعید ازعقل سمجھناایمانی کمزوری کی دلیل ہے۔

اس ذات اقدس کی خصوصیت یہ معجزہ ہے کہ اگرکسی بے آب وگیاہ مقام پربھی مع اپنے خواص کے قیام فرمائیں تووہ سرسبزوشاداب ہوجاتاہے وہاں نہریں جاری ہونے لگتی ہیں اورجب حضرت وہاں سے تشریف لے جاتے ہیں تووہ منزل اپنی پہلی صورت اختیارکرلیتی ہے جس معجزنماکی یہ شان ہو تواس کی جائے سکونت ،اس کادارالسلطنت اس کے لوازم مملکت سب کے سب آیات الہیہ ہوں گے ۔پس یہ رازکی باتیں جوپردے کے ا ندرہیں ان کوعقل ونقل دونوں کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اوصاف وعلامات امام مہدی :

احادیث نبویہ اورروایات ائمہ میں امام مہدی کے علامات اوراوصاف بتائے گئے ہیں ۔ ان علامات اوراوصاف کابتانا اپنے مقام پرانتہائی ضروری تھاکیونکہ جھوٹے مدعیان مہدویت کے جھوٹ کی قلعی ان ہی علامات اوراوصاف سے کھل سکتی تھی ۔

ذات احدیت کوعلم تھاکہ بہت سے طالع آزماامت مسلمہ کی کمزوری اورسادگی سے فائدہ اٹھاکرانھیں گمراہ کریں گے۔ اس لئے ذات احدیت نے ایسی حتمی علامات مقررکردی ہیں جوآپ کے ظہورسے قبل اس عالم کون میں پہلے کبھی ظاہرہوئی ہی نہ ہوں تاکہ ایک طرف سادہ لوح اہل ایمان جھوٹے مدعیان مہدویت کی فریب کاری سے محفوظ رہیں اوردوسری طرف ان کاکوئی دعوی اورافترادلیل نہ بن سکے ۔

جب ہم تاریخ کامطالعہ کرتے ہیں توہمیں کئ ایسے گمراہ چہرے نظرآتے ہیں جنھوں نے قبائے مہدویت کواپنے اوپرفٹ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ان میں وہ اوصاف اورعلامات نہ تھیں جواحادیث نبویہ اوررویات ائمہ میں امام مہدی کے لئے بتائی گئی ہیں بعض کواتناکم وقت نصیب ہواکہ وہ دیگرشرائط کے فقدان کے علاوہ ایک شہرمیں بھی عدل وانصاف قائم نہ کرسکے چہ جائکہ پورے کرۂ ارض کوگہوارہ عدل بناتے ۔ جس کانتیجہ یہ ہواکہ وہ تاریخ کی لعنت اورلوگوں میں مذاق بن کررہ گئے ۔

اب ذیل میں ہم چند ایک ایسی احادیث اورروایات کاتذکرہ کریں گے جن میں امام مہدی کے اوصاف اورعلامات بتائے گئے ہیں

:

۱۔حافظ کنجی کی کتاب البیان ،حافظ ابونعیم کی کتاب الاربعین فرائدالسمطین میں نبی اکرم نے فرمایا :

"امام مہدی میری اولاد سے ہوگا چالیس برس کے لگ بھگ معلوم ہوگا ۔ اس کا چہرہ کوکب دری کی طرح درخشاں ہوگا اس کے دائیں رخسار پر تل ہوگا ۔ بیس برس تک حکومت کرے گا زمین میں پوشیدہ تمام خزانے برآمد کرے گا اور تمام مشرکانہ شہروں کو فتح کرے گا ۔"

۲۔ صاحب کنزالعمال کی ابرہان اور خطیب بغدادی کی تلخیص المتشابہ میں نبی اکرم کا ارشاد گرامی ہے کہ :

"جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس کے سر پر ایک بادل ہوگا بادل میں سے ایک منادی کرے گا ۔ یہ خلیفۂ خدا امام مہدی ہے اس کا اتباع کرو۔"

۳۔ صاحب کنزالعمال کی ابرہان اور علامہ کنجی کی البیان میں نبی الانبیاء کا ارشاد ہے کہ "امام مہدی مجھ سے ہوگا جو کشادہ جبین اور بلند ناک ہوگا ۔"

۴۔ علامہ کنجی کی البیان ،یوسف ابن یحی کی عقدالدرر، حافظ ابونعیم کی مناقب المہدی اور حافظ ابوالقاسم کی ابوالمعجم میں ہے کہ رحمت دوعالم نے فرم "امام مہدی میری اولاد سے ہوگا ۔اس کا چہرہ ماہتاب فروزاں کی طرح ہوگا ۔ رنگ عربی اور بنی اسرائیل کی طرح دراز قد ہوگا ۔ ظلم وجور سے پر روئے ارض کو عدل وانصاف سے بھر دے گا ۔"

۵ ۔ حرعاملی کی اثبات الھداۃ میں ہے حضرت علی نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا ہے :

"امام مہدی میری ذریت سے ہوگا ۔ مقام ابراہیم اور رکن کے مابین ظہور کرے گا قمیص قلیل خدازیب تن کیے ہوگا ،اس کے اوپر حلۂ حضرت اسماعیل ہوگا پاؤں میں حضرت شیث کی نعلین ہوگی اور اس کی دلیل امام الانبیاء کا یہ ارشاد ہے کہ :" عیسی بن مریم آسمان سے نازل ہوکر میری ذریت سے میرے مہدی کا ساتھ دے گا ۔"

۶ ۔ خطبة البیان میں حضرت علی نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

"امام مہدی کا چہرہ ماہتابی ہوگا ،جبین روشن ہوگی ،سیاہ تل رخسار پر ہوگا بلاعالم غیرمعلم ہوگا کائنات کے اسرار سے آشنا ہوگا۔ امام مہدی ان سے قصاص لے گا جو ہمارا حق نہیں پہچانتے وہ حق کا شاہد اور مخلوق خدا پر اللہ کا خلیفہ ہوگا نبی کونین کا ہم نام ہوگا فاطمہ کی اولاد سے ہوگا ۔حسن ابن علی نقی کا فرزند ہوگا اور میرے حسین کی ذریت سے ہوگا ۔"

۷۔ عقدالدارفی اخبارالامام المنتظر میں ہے کہ سیدالشہداء امام حسین نے فرمایا ہے کہ :"جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو لوگ اسے تسلیم کرنے سے انکار کردیں گے کیونکہ لوگوں کے خیال میں اسے بوڑھا ہونا چاہیے تھا جبکہ وہ نوجوان ہوگا ۔"

۸۔ اکمال الدین میں ہے کہ مروی نے امام رضا سے سوال کیا ۔آپ کے قائم کی بوقت ظہور کیا علامت ہوں گی ؟آپ نے فرمایا :

”دیکھنے میں جوان ،حقیقت میں سن رسیدہ ہوگا ۔ دیکھنے والے چالیس برس سے بھی کم کاخیال کریں گے ۔ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک ان پربڑھاپے کے آثارظاہرنہیں ہوں گے ۔“

۳۰۷ہجری میں آپ کا حجراسود نصب کرنا

علامہ اربلی لکھتے ہیں کہ زمانۂ نیابت میں بعہد حسین بن روح ،ابوالقاسم جعفربن محمد بن قولویہ بارادۂ حج بغدادگئے اوروہ مکہ معظمہ پہنچ کرحج کرنے کافیصلہ کئے ہوئے تھے ۔ لیکن وہ بغداد پہنچ کرسخت علیل ہوگئے ۔ اسی دوران میں آپ نے سناکہ قرامطہ نے حجراسودکونکال لیاہے اوروہ اسے کچھ درست کرکے ایام حج میں پھرنصب کریں گے ۔کتابوں میں چونکہ پڑھ چکے تھے کہ حجراسود صرف امام زمانہ ہی نصب کرسکتاہے جیساکہ پہلے آنحضرت صلعم نے نصب کیاتھا ،پھرزمانۂ حجاج میں امام زین العابدین نے نصب کیاتھا ۔ اسی بناء پرانھوں نے اپنے ایک کرم فرما” ابن ھشام “کے ذریعہ سے ایک خط ارسال کیا اوراسے کہ دیاکہ جوحجراسود نصب کرے اسے یہ خط دیدینا ۔ نصب حجرکی لوگ سعی کررہے تھے ۔لیکن وہ اپنی جگہ پرقرارنہیں لیتاتھاکہ اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان ایک طرف سے سامنے آیا اور اس نے اسے نصب کردیا اوروہ اپنی جگہ پرمستقرہوگیا ۔جب وہ وہاں سے روانہ ہوا توابن ہشام ان کے پیچھے ہولئے ۔راستہ میں انھوں نے پلٹ کرکہا اے ابن ہشام ،توجعفربن محمدکاخط مجھے دیدے ۔دیکھ اس میں اس نے مجھ سے سوال کیاہے کہ وہ کب تک زندہ رہے گا ۔ ا س سے یہ کہدیناکہ وہ ابھی تیس سال اورزندہ رہے گا یہ کہہ کروہ ونظروں سے غائب ہوگئے ۔ ابن ہشام نے ساراواقعہ بغداد پہنچ کرجعفربن قولویہ سے بیان کردیا ۔ غرضکہ وہ تیس سال کے بعد وفات پاگئے ۔(کشف الغمہ ص ۱۳۳) اسی قسم کے کئی واقعات کتاب مذکورمیں موجودہیں ۔

علامہ عبدالرحمن ملاجامی رقمطرازہیں کہ ایک شخص اسماعیل بن حسن ہرقلی جونواحی حلہ میں مقیم تھا اس کی ران پرایک زخم نمودارہوگیاتھا جوہرزمانۂ بحارمیں ابل آتاتھا جس کے علاج سے تمام دنیاکے اطبا عاجزاورقاصرہوگئے تھے وہ ایک دن اپنے بیٹے شمس الدین کوہمراہ لے کرسیدرضی الدین علی بن طاؤس کی خدمت میں گیا ۔انھوں نے پہلے توبڑی سعی کی ،لیکن کوئی چارہ کارنہ ہوا ہرطبیب یہ کہتاتھاکہ یہ پھوڑا ”رگ اکحل “ پرہے اگراسے نشتر دیاجائے توجان کاخطرہ ہے اس لئے اس کاعلاج ناممکن ہے ۔اسماعیل کابیان ہے کہ ”چون ازاطبامایوس شدم عزیمت مشہدشریف سرمن رائے کردم“ جب میں تمام اطباء سے مایوس ہوگیا توسامرہ کے سرداب کے قریب گیا،اوروہاں پرحضرت صاحب الامرکومتوجہ کیا ،ایک شب دریائے دجلہ سے غسل کرکے واپس آرہاتھاکہ چارسوارنظرآئے ،ان میں سے ایک نے میرے زخم کے قریب ہاتھ پھیرا اورمیں بالکل اچھا ہوگیا میں ابھی اپنی صحت پرتعجب ہی کررہاتھاکہ ان میں سے ایک

سوارنے جوسفید ریش تھے کہاکہ تعجب کیا ہے تجھے شفادینے والے امام مہدی علیہ السلام ہیں یہ سن کرمیں نے ان کے قدموں کا بوسہ دیا اوروہ لوگ نظروں سے غائب ہوگئے ۔ (شواہدالنبوت ص ۲۱۴وکشف الغمہ ص ۱۳۲)۔

17امام کے سفیر

سفرأ عمومی کے اسماء

مناسب معلوم ہوتاہے کہ ان سفرأکے اسماء بھی درج ذیل کردئے جائیں جوانھیں نواب خاص کے ذریعہ اورسفارش سے بحکم امام ممالک محروسہ مخصوصہ میں امام علیہ السلام کاکام کرتے تھے اورحضرت کی خدمت میں حاضرہوتے رہتے تھے ۔

) بغداد سے حاجز، بلالی ، عطار ۔ کوفہ سے عاصمی ۔ اہوازسے محمد بن ابراہیم بن مہریار ۔ ہمدان سے محمد بن صالح ۔ رے سے بسامی واسدی ۔ آذربائیجان سے قسم بن علأ ۔ نیشاپورسے محمد بن شاذان ۔ قسم سے احمد بن اسحاق۔ (غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۲۰

غیبت صغری وکبری اورآپ کے سفرأ

آپ کی غیبت کی دوحیثیت تھی ، ایک صغری اوردوسری کبری ، غیبت صغری کی مدت ۷۵ یا ۷۳ سال تھی ۔ اس کے بعد غیبت کبری شروع ہوگئی غیبت صغری کے زمانے میں آپ کاایک نائب خاص ہوتا تھا جس کے ذریعہ اہتمام ہرقسم کانظام چلتاتھا سوال وجواب، خمس وزکوۃ اوردیگرمراحل اسی کے واسطہ طے ہوتے تھے خصوصی مقامات محروسہ میں اسی کے ذریعہ اورسفارش سے سفرأ مقررکئے جاتے تھے ۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ان کانام نامی واسم گرامی حضرت عثمان بن سعیدعمری تھا آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اورامام حسن عسکری علیہ السلام کے معتمد خاص اوراصحاب خلص میں سے تھے آپ قبیلہ بنی اسد سے تھے آپ کی کنیت ابوعمرتھی ،آپ سامرہ کے قریہ عسکرکے رہنے والے تھے وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جبلہ کے قریب مسجد میں دفن کئے گئے آپ ک وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند،حضرت محمد بن عثمان بن سعید اس عظیم منزلت پرفائزہوئے ، آپ کی کنیت ابوجعفرتھی آپ نے اپنی وفات سے ۲ ماہ قبل اپنی قبرکھدوادی تھی آپ کاکہناتھاکہ میں یہ

اس لئے کررہاہوں کہ مجھے امام علیہ السلام نے بتادیاہے اورمیں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں آپ کی وفات جمادی الاول ۳۰۵ ہجری میں واقع ہوئی

ہے اورآپ ماں کے قریب بمقام دروازہ

کوفہ سرراہ دفن ہوئے ۔ پھرآپ کی

وفات کے بعد بواسطۂ مرحوم حضرت

امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت

سین بن روح [illegible]

عظیم پرفائزہوئے ۔جعفربن محمد بن عثمان سعیدکاکہناہے ،کہ میرے والد حضرت محمد بن عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن روح کواپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا ۔حضرت حسین بن روح کی کنیت ابوقاسم تھی آپ محلہ نوبخت کے رہنے والے تھے آپ خفیہ طورپرجملہ ممالک اسلامیہ کادورہ کیاکرتے تھے آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتمد ،ثقہ ،صالحاورامین قراردئے گئے ہیں آپ کی وفات شعبان ۳۲۶ میں ہوئی اورآپ محلہ نوبخت کوفہ میں مدفون ہوئے ہیں آپ کی وفات کے بعد بحکم امام علیہ السلام حضرت علی بن محمد السمری اس عہدۂ جلیلہ پرفائزہوئے آپ کی کنیت ابوالحسن تھی ،آپ اپنے فرائض انجام دئے رہے تھے ،جب وقت قریب آیاتوآپ سے کہاگیاکہ آپ اپنے بعدکاکیاانتظام کریں گے ۔ آپ نے فرمایاکہ اب آئندہ یہ سلسہ قائم نہ رہے گا ۔ (مجالس المومنین ص ۸۹ وجزیزہ خضرا ص ۶ وانوارالحسینیہ ص ۵۵) ۔ ملاجامی اپنی کتاب شواہدالنبوت کے ص ۲۱۴ میں لکھتے ہیں کہ محمد السمری کے انتقال سے ۶یوم قبل امام علیہ السلام کا ایک فرمان ناحیہ مقدسہ سے برآمد ہوا ۔ جس میں ان کی وفات کا ذکراورسلسۂ سفارت کے ختم ہونے کا تذکرہ تھا ۔ امام مہدی کے خط کے عیون الفاظ یہ ہیں

8بسم اللہ الرحمن الرحیم

” یاعلی بن محمد عظم اللہ اجراخرانک فیک فانک میت مابینک وبین ستة ایام فاجمع امرک ولاترض الی احد یقوم مقامک بعدوفاتک فقد وقعت الغیبة السامة فلاظہورالا بعداذن اللہ تعالی وذلک بعد طول الامد الخ“۔

ترجمہ : اے علی بن محمد ! خداوند عالم تمھارے بارے میں تمھارے بھائیوں اورتمھارے اوردوستوں کواجرجزیل عطاکرے ،تمہیں معلوم ہوکہ تم چھ یوم میں وفات پانے والے ہو،تم اپنے انتظامات کرلو۔ اورآئندہ کے لئے اپناکوئی قائم مقام تجویز وتلاش نہ کرو۔ اس لئے کہ غیبت کبری واقع ہوگئی ہے اور اذن خداکے بغیرظہورناممکن ہوگا ۔ یہ ظہوربہت طویل عرصہ کے بعد

ہوگا ۔

غرضکہ چھ یوم گذرنے کے بعد حضرت ابوالحسن علی بن محمدالسمری بتاریخ ۱۵شعبان ۳۲۹ انتقال فرماگئے ۔اورپھرکوئی خصوصی سفیرمقررنہیں ہوا اورغیبت کبری شروع ہوگئی ۔

19انتظار

انتظارفرج کے معنی :

انتظارفرج اورحضرت ولی عصر امام زمانہ علیہ السلام کی حکومت عادل وآسمانی کے قیام کے بارے میں پیغمبراسلام اورآپ کے پاک اہل بیت کی طرف سے بہت سی روایتیں آئی ہیں طے شدہ اسلامی اسنادکے مطابق ظہورامام زمانہ علیہ السلام کے متظرین بے انتہاثواب اورفضائل کے حامل ہیں ۔

اس سلسہ میں دوروایات پیش کی جاتی ہیں :

۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : افضل اعمال امتی انتظارالفرج من اللہ عزوجل ۔ میری امت کابہترین عمل خداکی طرف سے فرج کاانتظار ہے ۔

قال ابوعبداللہ علیہ السلام : من مات منکم علی ھذا الامرمنتظرا لہ کان کمن کان فی فسطاط القائم علیہ السلام۔

یعنی امام صادق نے فرمایا : جوشیعہ اس حال میں مرے کہ وہ ظہورامام دوازدہم اوران بزرگوارکی عالمی حکومت کامنتظرہووہ (فضلیت کی نظرمیں) اس کی طرح ہے جوحضرت قائم کے (مخصوص) خیمے میں رہتارہاہو۔

چنانچہ بلاشبہ اسلام کی نظرمیں جوشخص امام زمانہ علیہ السلام کے ظہوراوران کی حکومت کا منتظرہو وہ فضلیتوں اورروحانی بلندیوں کاحامل ہے مگردیکھنایہ ہے کہ انتظارفرج وظہور کاصیحح اورحقیقی معنی کیاہے ۔

کیاانتظارسے مراد یہ ہے کہ مسلمان ہاتھ پرہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور ان کے آس پاس گناہ اورفحاشی اورفساد انفرادی اوراجتماعی دونوں سطح پرپھلتے پھولتے رہیں ۔

کیاانتظارفرج کامقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کامعاشرہ کوئی مثبت اورمنطقی اقدام نہ کرے۔ بلکہ اسی طرح انتظارمیں بیٹھارہے یہاں تک کہ امام زمانہ تشریف لائیں اورسارے مسائل کوحل کردیں ۔

کیااسلام کے رہبروں کاانتظارفرج کے بارے میں فضلیت کے ذکرکا مقصدیہ تھاکہ اسلام کے بڑے تربیتی ،اصلاحی اوراجتماعی قوانین جن کوامربالمعروف اورنہی عن المنکرکہاجاتاہے اورظلم وناانصافی کے خلاف جدوجہدکومنسوخ کردیاجائے اوران سب کو لغواورمہمل قراردیاجائے ۔

اگرحقیقت میں انتظارفرج اورظہورامام زمانہ علیہ السلام کامطلب یہی ہے تو اس شخص کاکہنا صحیح ہے کہ جوکہتاہے ۔"مکتب انتظارفرج " دراصل تن پروری ،ذہنوں ا ورانسانی قوی کوماؤف کرنے والامکتب فکرہے ۔یعنی یہ وہی مکتب فکرہے جوبین الاقوامی استعمارکا اوران کے چاکروں کادل پسندمکتب فکرہے۔

مگریہ حقیقت نہیں ۔مکتب انتظارفرج وظہورایک وسیع تربیتی اوراصلاحی مکتبۂ فکرہے ۔یہ وہ مکتبۂ فکرہے کہ اگر اپنے صحیح اسلامی خطوط پربروئے کارلایاجائے تونہ یہ صرف معاشرے کی قوتوں کویہ مفلوج نہیں کرتا بلکہ ان کو اسلام کے حیات بخش اصولوں کی رہبری میں انفرادی اوراجتماعی اصلاحات کی طرف زیادہ سے زیادہ پیش رفت کو ممکن کردیتاہے ۔ مکتبہ انتظارفرج وظہورامام زمانہ علیہ السلام اپنے حقیقی معنوں میں نہ صرف یہ کہ استعمارکے مسخ شدہ بکاؤ نوکروں کی دل پسند چیزنہیں بلکہ درحقیقت یہ بلاواسطہ ان ہی لوگوں سے جدوجہد اورمقابلہ ہے۔

انتظارکے اثرات بیان کرنے سے پہلے قارئین کی خدمت میں چندروایتیں پیش کرتے ہیں جن سے انتظارکی اہمیت کااندازہ ہوجائے گا ان روایات کاغورسے مطالعہ کیجیے تاکہ آئندہ مطالب آسان ہوجائیں ۔

اشخص نے حضرت امام جعفرصادق سے سوال کیا وہ شخص جوآئمہ کی ولایت کاقائل ہے اورحکومت حق کاانتظارکررہاہے ایسے شخص کامرتبہ اورمقام کیاہے ؟امام علیہ السلام نے ارشادفرمایا :

ہوبمنزلة من کان مع القائم فی فسطاطہ

"وہ اس شخص کے مانند ہے جوامام کے ساتھ ان کے خیمے میں ہو ۔"

امام نے تھوڑی دیرسکوت کے بعد فرمایا : ھوکمن کان مع رسول اللہ "وہ اس شخص کے مانند ہے جورسول اللہ کیہمراہجنگ میں شریک رہاہو۔"

(بحارالانورجلد ۵۲ص ۱۲۵طبع جدید)۔

اسی مضمون کی متعددروایتیں آئمہ علیہم السلام سے نقل ہوئی ہیں ۔

۲ بعض روایات میں ہے : بمنزلة الضارب بسیفہ فی سبیل اللہ ۔"اس شخص کے ہم رتبہ ہے جوراہ خدامیں شمشیرچلارہاہو۔"

(بحارالانور جلد ۵۲ص ۱۲۶)

۳بعض روایات میں یہ جملہ ملتاہے :

کمن قارع معہ بسیفہ "اس شخص کے مانند ہے جورسول خداکے ہمراہ دشمن کے سرپرتلوارلگارہاہو ۔" (بحارالانوارجلد ۵۲ص ۱۲۶)

۴ بعض میں یہ جملہ ملتاہے : بمنزلة من کان قاعدا تحت لوائہ۔"اس شخص کے مانند ہے جوحضرت امام مہدی علیہ السلام کے پرچم تلے ہو۔ "

(بحارالانوارج ۵۲ص ۱۴۲طبع جدید)۔

۵ بعض رویات میں یہ جملہ ملتاہے : بمنزلة مجاھدین بین یدی رسول اللہ ۔"اس شخص کے مانند ہے جوپیغمبراسلام کے سامنے راہ خدامیں جہادکررہاہو ۔(بحارالانورجلد ۵۲ص ۱۲۲طبع جدید)۔

۶ بعض دوسری روایتوں میں ہے : بمنزلةمن استشھدمع رسول اللہ ۔"اس شخص کے مانند ہے جو خود پیغمبراسلام کے ہمراہ درجۂ شہادت پرفائزہواہو ۔"

(بحارالانورجلد ۵۲ص ۱۴۲طبع جدید)۔

ان روایا ت میں جوتشبیہات کی گئی ہیں ان میں غوروفکرکرنے سے انتظارکی اہمیت کاباقاعدہ اندازہ ہوجاتاہے اوریہ بات بھی واضح ہوجاتی ہےکہ انتظاراورجہاد میں کس قدرربط ہے ،انتظاراورشہادت میں کتناگہراتعلق ہے ۔

انتظارکامفہوم

انتظاراس حالت کوکہتے ہیں جب انسان اپنی موجودہ حالت سے کبیدہ خاطرہو اورایک تابناک مستقبل کی تلاش میں ہو ۔جیسے ایک مریض جواپنے مرض سے عاجزآچکاہے ،صحت وسلامتی کی امید میں رات دن کوشاں ہے۔ایک تاجر جوکسادبازاری سے پریشان ہو ، اس کی ساری تجارت ٹھپ ہوکررہ گئی ہو۔ وہ اس انتظارمیں ہے کہ کس طرح کسادبازاری ختم ہو اوراس کی تجارت کوفروغ ہو ،اسی امیدمیں وہ ہمیشہ سعی وکوشش کرتارہتاہے ۔

انتظارکے دوپہلوہیں اوردونوں پہلوغورطلب ہیں ۔

۱منفی

۲ مثبت

۱ منفی :انسان کااپنی موجودہ حالت سے کبیدہ خاطر ہونا ۔

۲ مثبت : تابناک مستقبل کے لئے کوشاں رہنا۔

جب تک انسان کی ذات میں یہ دونوں پہلونہ پائے جاتے ہوں ،اس وقت تک اسے یہ کہنے کاحق نہیں ہے کہ وہ کسی کامنتظرہے۔کیونکہ جوشخص موجودہ حالت پر راضی وخوشنود ہوگا اسے مستقبل کے بارے میں کیافکرہوسکتی ہے اوراگروہ موجودہ حالت سے تو راضی نہیں ہے مگراسے مستقبل کی بھی کوئی فکرنہیں ہے تو ایسی صورت میں یہ شخص کس چیزکاانتظارکرے گا ۔

جس قدر یہ دونوں پہلوانسانی وجود میں جڑپکڑتے جائیں گے اسی اعتبارسے اس کی عملی زندگی میں فرق پڑتاجائیگا ۔کیونکہ جوبات دل کی گہرائیوں سے اترجاتی ہے اعضاوجوارح اپنے عمل سے اس کااظہارضرورکرتے ہیں ۔

انتظارکے دونوں پہلوانسان کی زندگی کے لیے مفیدہیں ۔جب انسان زمانے کی موجودہ حالت سے کبیدہ خاطرہوگا تواس بات کی کوششیں کرے گاکہ اپنے کوہرقسم کے گناہ سے دوررکھے ،ظلم وفساد سے کنارہ کشی اختیارکرلے ، جورواستبدادکے ختم کرنے کی ہرامکانی کوشش کرے ۔ اسی کے ساتھ ساتھ نیکی کی طرف قدم بڑھارہاہو اپنے کونیک صفات سے آراستہ کرنے کی فکرمیں ہو ۔

اب آپ خودہی فیصلہ کرلیں ،انتظارکایہ مفہوم انسان سے احساس ذمہ داری کو چھین لیتاہے یااحساس ذمہ داری کواوربڑھا دیتاہے

اس بیان کی روشنی میں گزشتہ روایتوں میں ذکرشدہ باتیں کس قدرروشن ہوجاتی ہیں ۔انسان میں جس قدرآمادگی پائی جاتی ہے اورجس قدر وہ اپنے کوانقلاب عظیم کے لیے تیارکرچکا ہے اسی اعتبارسے وہ فضلیت کے مرتبہ پرفائزہے ۔آمادگی کے مراتب کودیکھتے ہوئے روایتوں میں فضلیت وعظمت کوبیان کیاگیاہے۔

جس طرح سے ایک جنگ میں شرکت کرنے والوں کے مراتب مختلف ہیں ۔کوئی وہ ہے جورسول خداکے ساتھ ان کے خیمے میں ہے،کوئی جنگ کے لیے آمادہ ہورہا ہے کوئی میدان جنگ میں کھڑاہے ،کوئی تلوارچلارہاہے ،کوئی دشمن سے برسرپیکارہے اورکوئی جنگ کرتے کرتے شہیدہوچکاہے انھیں مراتب کے اختلاف کی بناپرجنگ میں شرکت کرنے والوں کے ثواب اورمراتب میں بھی اختلاف ہے۔

یہی صورت ان لوگوں کی بھی ہے جوایک عظیم مصلح کے انتظارمیں زندگی کے شب وروزگزاررہے ہیں ۔ایک عالمی انقلاب کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کے بعد دنیا امن وامان ،سکون واطمینان کاگہوارہ ہوجائے گی ۔ظلم وجوراستبدادکی تاریکی کافورہوجائے گی ۔اب جس میں جتنی آمادگی ،جذبۂ فداکاری ،شوق شہادت اورعزم واستقلال پایاجاتاہے اسی اعتبارسے روایتیں اس کی شامل حال ہوتی جائیں گی ۔

وہ شخص جوپیغبراسلام کے ہمراہ خیمے میں موجود ہے ،وہ کبھی بھی حالات سے غافل نہیں رہ سکتا۔ وہ ہمیشہ حالات پرنگاہ رکھے گا ، ماحول کوباقاعدہ نظرمیں رکھے گاکیوں کہ وہ ایسی جگہ پرہے جہاں غفلت اورلاپرواہی سے دامن چھڑاکریہاں آیاہے۔اسے اس بات کااحساس ہے کہ اس کی غفلت سے کیانتائج برآمدہوں گے ۔ اس کی معمولی سی چوک کس قدرتباہی وبربادی کاپیش خیمہ ہوسکتی ہے۔

وہ شخص جومیدان جنگ میں برسرپیکارہے اسے کس قدرہوشیارہوناچاہیے ۔معمولی سے معمولی چیزسے بھی فائدہ اٹھاناچاہیے ۔ ہرلمحہ کوغنیمت شمارکرناچاہیے ۔ فتح حاصل کرنے کے لیے ہرامکانی کوشش کرنی چاہیے ۔ اگریہی شخص غافل ہوجائے ،فرصت سے استفادہ نہ کرے ،لمحات کوغنیمت نہ شمارکرے ، اس کالازمی نتیجہ ہزیمت اورشکست ہوگی ۔

یہی صورت ان لوگوں کی ہے جو"انتظار" میں زندگی بسرکررہے ہیں اورمنتظرکومجاہدکادرجہ دیاگیاہے۔اس کووجہ یہی ہے کہ منتظرکومجاہدکی طرح ہمیشہ ہوشیاررہناچاہیے ۔ماحول پرفتح حاصل کرنے کے لیے ہرامکانی کوشش کرناچاہیے۔ فسادکی بساط تہ کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیے تاکہ انقلاب عظیم کے مقدمات فراہم ہوسکیں ۔

یہ بات بھی یادرکھنے کے قابل ہے کہ انسان اسی وقت میدان جنگ میں ایک بہادراور اوردلیرثابت ہوگا جب باطنی اور روحانی طور پربھی اس میں شجاعت اوردلیری پائی جاتی ہو۔ورنہ اگردل ہی بزدل ہے توتیغ براں بھی بیکارہے ۔حقیقی انتظارکرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے کوباطنی طورپراس قدرآمادہ کرلے کہ وقت انقلاب اس کاشمارمجاہدین میں ہو۔

اس بیان کی روشنی میں "ہرسچامنتظر" روایات میں اپنی جگہ ڈھونڈلے گا ۔قارئین خودہی فیصلہ کرلیں کہ انتظارکایہ مفہوم انسانی زندگی کے لیے ضروری ہے یانہیں اس کے ضمیرکی آوازہے کہ نہیں ؟

اگرمیں خود ہی ظالم اورستم گرہوں توکیوں کرایسے انقلاب کامتمنی ہوسکتاہوں جس میں ظالم اورستم گرپہلے ہی حملے میں نیست ونابود ہوجائیں گے اگرمیں خودہی
گناہگار،بدکاراوربداخلاق ہوں توکیوں کر ایسے انقلاب کی آرزوکرسکتاہوں جس میں گناہگاروں کے لیے کوئی خاص گنجائش نہ ہو۔

انسان کوجس چیزکاانتظار ہوتاہے اسی اعتبارسے وہ خو دکوآمادۂ ا ستقبال کرتاہے ۔اب جولوگ واقعا منتظرہیں اورصحیح معنوں میں ایک ”عالمی انقلاب “کی امیدلگائے ہوئے ہیں ،صرف زبانی اورخیالی جمع خرچ میں مبتلانہیں ہیں ،توان لوگوں میں کچھ صفات ضرور پائیں جائیں گے ۔ان میں سے چندصفتیں نذرقارئین ہیں :

10منتظروں کی ذمہ داریاں

انفرادی اصلاح

اس عظیم انقلاب کے لئے ایسے افرادکی ضرورت ہے جن کاذہن عالمی اصلاحات کوقبول کرنے کی صلاحیت رکھتاہے ۔ ضرورت ہے ایسے افرادکی جومیدان علم کے شہسوارہوں ۔افکارمیں گہرائی ہو،دل میں وسعت ہوکہ دشمن کوبھی جگہ مل سکے ۔ضمیرزندہ اوربیدارہو ، اخلاق ومروت کے پرستارہوں ۔ایسے افرادکی ضرورت ہے جوتنگ نظرنہ ہوں ،کج فکراورکج خلق نہ ہوں ،کینہ وحسد سے دورہوں ۔ اختلاف کی خانماں سوز آگ کوصلح وصفا،اخوت کے پانی سے بجھا چکے ہوں ۔کیوں ؟ اس لئے کہ اگرکوتاہ فکرہوں گے توعالمی اصلاحات کوقبول کرنے سے انکارکردیں گے یاپھراسے ایک دشوارگزارمرحلہ تصورکریں گے اگردل وسعت اورقلب میں محبت نہ ہوگی تواپنے علاوہ دوسرے کے فائدہ کوپسندنہیں کریں گے ۔

اگرآپس میں نفاق اوراختلاف ہوگا توعالمی حکومت سے تعاون نہیں کریں گے اوردنیا میں افراتفری پھیلائیں گے ۔

ایسابھی نہیں ہے کہ انتظارکرنے والے کی حیثیت صرف ایک تماشہ دیکھنے والے کی حیثیت ہو اوراس کوانقلاب سے کوئی سروکارنہ ہو ،یاتووہ اسلمی انقلاب کاموافق ہوگا یاپھرمخالف۔کسی تیسری صورت کی گنجائش نہیں ہے ۔ بیدارضمیراورروشن فکر شخص جب کبھی اس انقلاب کے بارے میں فکرکرے گا اوراس کے نتائج پرنظررکھے گا توکبھی مخالفین کی صف میں نہ ہوگا ۔کیونکہ اس انقلاب کے اصول اس قدر فطرت اورضمیرکے نزدیک ہیں کہ ہروہ شخص جس کے پہلومیں انسان کادل ہے وہ ان اصولوں کو ضرورقبول کریگا ۔مخالفت صرف وہی کریں گے جوظلم وفساد کے دلدادہ ہوں یامظالم ڈھاتے ڈھاتے ظلم کرنا ان کی فطرت ثانیہ بن گےئی ہو۔

جب انسان اس ”عالمی انقلاب“کے طرف داروں میں ہوگا اوربرانصاف پسند طرفدارہوگا ،ان

لوگوں کے لئے ناگزیرہے کہ انفرادی طورپراپنی اصلاح کرلیں اورنیک اعمال بجالانے کے خوگربنیں ۔ عمل سے زیادہ نیت میں پاکیزگی ہو،تقوی دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو،علم ودانش سے سرشارہو۔

اگرہم خود فکری یاعملی طورپرناپاک ہیں توکیونکر ایسے انقلاب کے متمنی ہیں جس کی پہلی ہی لپیٹ ایسے لوگوں کونگل جائے گی ۔ اگرہمخود ظالم اورستم گرہیں توکیونکرایسے انقلاب کاانتظارکررہے ہیں جس میں ظالم اورستم گرکے لئے کوئی جگہ نہ ہوگی ۔ اگرہم خود مفسدہیں او ر فسادپھیلانے میں لگے رہتے ہیں توکیوں ایسے انقلاب کی امیدیں زندگی کے امیدیں زندگی کے شب وروزگزاررہے ہیں جس میں مفسد اورفسادپھیلانے والے نیست ونابود ہوجائیں گے ۔

اب آپ خود فیصلہ کرلیجیے ۔کیااس عالمی انقلاب کاانتظارانسان کوباعمل اورباکرداربنادینے کے لئے کافی نہیں ہے ؟ یہ انتظارکی مدت کیااس بات کی مہلت نہیں ہے کہ ا نسان آمد انقلاب سے پہلے خود اپنی اصلاح کرلے اورخو دکوانقلاب کے لئے آمادہ کرلے ۔وہ لوگ جواپنے کوحضرت امام زمانہ علیہ السلام کا منتظرکہتے ہیں اوریہ کہتے ہوئے فخرمحسوس کرتے ہیں کہ ایک امام غائب کاانتظارمیں زندگی بسرکرہے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کواس عالمی انقلاب کے لئے آمادہ کریں ۔ اپنے نفوس کاخود امتحان لیں ،اپنے جذبات کوحقائق کی کسوٹی پرپرکھ لیں ۔کیونکہ ایک قوم جوہمیشہ اپنی اصلاح میں منہمک ہو ،نہایت شوق وولولے کے ساتھ کردارکے اعلی مراتب طے کررہی ہو، وہ قوم اورسماج کس قدرعالی اوربلند ہوگا ۔وہ ماحول کس قدرروح افزااوروہ فضاکس قدرتابناک ہوگی جس میں ایک ایسی عظیم قوم جنم لےگیوہ قوم کوئی اورنہیں ہوگی بلکہ ہم اورآپ ہی ہوں گے بشرطیکہ متوجہ ہوجائیں اوراصلاحات میں لگ جائیں ۔

یہ ہیں اس انتظارکے معنی جس کے بارے میں روایتیں وراد ہوئی ہیں اوریہ ہے وہ "سچا منتظر" جس کوروایت میں "مجاہد" اورشہیدکا درجہ دیاگیاہے

۔

سماج کی اصلاح

جہاں ہرانتظارکرنے والے کایہ فریضہ ہے کہ خودکی اصلاح کرے کردارکے جوہرسے آراستہ ہووہاں اس کایہ بھی فریضہ ہے کہ دوسروں کی اصلاح کرے ،سماج میں اخلاقی قدروں کواجاگرکرے۔

ان باتوں کو پیش نظررکھ کر روایات کامطالعہ کیاجائے تومعنی کس قدرصاف اورروشن ہوجاتے ہیں ۔منتظرکوکہیں مجاہدکادرجہ ،کہیں راہ خدامیں شمشیربکف کا درجہ اورکہیں پرفائزبہ

شہادت کا درجہ دیا گیا ہے۔

بدیہی بات ہے اپنی اصلاح یا دوسروں کی اصلاح ،انفرادی زندگی کے ساتھ حیات اجتماعی کو بھی سنوارنا کس قدر دشوار گزار مرحلہ ہے۔ ان مراحل میں وہی ثابت قدم رہ سکتا ہے جو عزم وعمل کا شاہکار ہو، جس کے قدم ثبات واستقلال کی آپ اپنی مثال ہوں ۔

دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ کس طرح ایک اصلاحی بات سے بھی فساد کا پہلو نکالا جائے ۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہر چیز میں اس کا منفی پہلو ابھارا جائے ۔ اصلاح کو بھی فساد کا جامہ پہنادیا جائے تاکہ ان کی دوکان ٹھپ نہ ہونے پائے ۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور میں شرط یہ ہے کہ آپ اس وقت ظہور فرمائیں گے جب دنیا ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی ،دور، دور تک کہیں اچھائیوں کا نام تک نہ ہوگا ،نیکی کی شمع کوسوں دور بھی نظر نہ آتی ہوگی۔

اگر ہم لوگ اصلاح کے راستہ پر قدم بڑھائیں گے ،ظلم وجور کو مٹانے کی کوشش میں لگے رہیں گے تو حضرت کے ظہور میں خواہ مخواہ تاخیر ہوگی لہذا کیوں نہ ہم لوگ مل کر فساد کی آگ کو اور بھڑکادیں ،ظلم وستم کے شعلوں کی لپک کو اور تیز کردیں ،جور واستبداد کی بھٹی کو کیوں نہ اور گرم کردیں ،جو کچھ تھوڑی بہت کسر رہ گئی ہے اسے جلد ازجلد پورا کردیں تاکہ حضرت امام مہدی کا ظہور جلد ہوسکے۔

اگر اس اعتراض کو قبول بھی کرلیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم جس قدر اپنے اعمال بد کے ذریعہ حضرت مہدی کے ظہور کو نزدیک کریں گے اتنا ہی ہم اپنی نابودی اور فنا سے بھی قریب تر ہوجائیں گے ۔ اپنے ہی ہاتھوں اپنے پیروں پر کلہاڑی مارلیں گے ۔

اگر ہم باقی رہنا چاہتے ہیں اور اس عالمی انقلاب کے نتائج سے لطف اندوز اور بہرہ مند ہونا چاہتے ہیں تو اپنے دامن کو آلودگیوں سے دور رکھیں ،ظلم وجور سے تمام رشتوں کو توڑدیں ۔ ضلالت وگمراہی کے سمندر سے نکل کر ہدایت کے ساحل پر آجائیں ۔ ہاں جو چیز حضرت مہدی کے ظہور کو کسی حد تک نزدیک کرسکتی ہے وہ ظلم وجور وفساد نہیں ہے بلکہ ہماری آمادگی ہے ،ہمارا اشتیاق ہے ۔

مختصر یہ کہ اگر انتظار کو صحیح معنوں میں پیش کیا جائے تو انتظار اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے ۔ انتظار بے حس انسان کو ذمہ دار بنادیتا ہے ،بے ارادہ انسانوں کو پہاڑوں جیسا عزم واستقلال عطا کرتا ہے ۔ انتظار کبھی بھی انسان کو بے عمل نہیں بناتا اور نہ بداعمالی کی دعوت دیتا ہے اس بات کی زندہ دلیل وہ روایت ہے جو اس آیت کریمہ کے ذیل میں وارد ہوئی ہے

وعداللہ الذین آمنوا منکم وعملواالصلحات لیستخلفنہم فی الارض

”وہ لوگ جوایمان لائے ہیں اورعمل صالح بجالاتے ہیں ان سے خداکایہ وعدہ ہے کہ خداان کوروئے زمین پرحکومت عطاکرے گا ۔

امام علیہ ا لسلام نے ارشادفرمایا

”اس آیت سے مراد القائم واصحابہ اس سے مراد حضرت مہدی اوران کے اصحاب ہیں ۔

ایک دوسری روایت میں ہے

”نزلت فی المھدی یہ آیت کریمہ حضرت امام مہدی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔“

اس آیت کریمہ میں حضرت کے اصحاب کی جوصفت بیان کی گئی ہے ان میں ایک ایمان ہے دوسرا عمل صالح ۔

یقینا اس عالمی انقلاب کے لئے ایسے افرادکی ضرورت ہے جن کے ایمان پختہ ہوں ، عقائد مستحکم ہوں ،عقیدے کی ہرمنزل کامل ہو عمل کے میدان میں مرد ہوں ۔ جن میں یہ صفات موجود ہوں گے وہی سچے منتظرہوں گے ۔ وہ لوگ جن کے ایمان کامل نہیں ہیں یاعمل صالح میں کورے ہیں تووہ ظہورسے پہلے اپنی اصلاح کرلیں ورنہ بغیراصلاح کیے ہوئے اگرکسی چیزکاانتظارکررہے ہیں تووہ بس اپنی ہی فنا اورنابودی ہے۔

انتظارکاحق اسے ہے جس کا دل ایمان سے لبریزہو،جوعزم واستقلال کاملک ہو ۔سچامنتظروہ ہے جوہمیشہ اپنی اصلاح میں لگارہتا ہے اوراسی کے ساتھ سماجی اصلاح کی فکرمیں غرق رہتاہے۔ اجتماع کی فلاح وبہبود میں ہمیشہ کوشاں رہتاہے ۔ہاں یہ ہے سچامنتظراوریہ ہیں انتظارکے حقیقی معنی

11مدعیانِ مہدویت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہدویت کادعوي کرنے والے

جس طرح سے تاریخ میں بہت سے لوگوں نے پیغمبرہونے کادعوی کیا ہے ،اسی طرح کچھ لوگوں

نے امام مہدی ہونے کابھی دعوی کیاہے۔

مھدویت کادعوی کرنے والے کچھ لوگوں کے نام اس طرح ہیں

۱۔ شریعی : اس انسان کانام حسن اورکنیت ابومحمدتھی یہ حضرت امام علی نقی وحضرت امام حسن عسکری علیہماالسلام کے اصحاب سے تھا وہ پہلا انسان تھا جس نے ا مام مہدی ہونے کادعوی کیاتھا ۔

۲۔ منجی خارجی مصری : یہ انسان علم نجوم جانتاتھا اوراس کی بنیاد پرمستقبل میں ہونے والی چیزوں کے بارے میں بتاتاتھا جس سال اس نے خروج کیاکہاکہ میں مہدی موعود ہوں اورمیں جلدی ہی مصرکابادشاہ بننے والاہوں اس کے ماننے والوں کی تعداد ۔۱۳۳تھی ۔

۳۔ محمدبن تومرت : اس انسان نے زمین کے مغربی حصہ پرمہدی ہونے کادعوی کیااورخروج کی امورخین نے لکھاہے کہ یہ محمد ابن عبداللہ ابن رحمن ابن ہود ابن خالدابن تمام ابن عدنان ابن صفوان ابن جابرابن عطارياح ابن یاسر ابن عباس ابن محمدابن حسن ابن امیرالمومنین علیہ السلام تھا۔

۴۔مولدش سوس : یہ مغرب کارہنے والاتھا اوراس نے جوانی کی عمرمیں عرفان میں امام محمدغزالی اورابوالحسن طبرانی سے علم حاصل کیا اور اصول ،فقہ وکلام میں مہارت حاصل کی اور زہدو تقوے میں مشہورہوگیا۔

ابن بطوطہ نے لکھاہے کہ اس نے شام میں مہدی ہونے کادعوی کیااوراپنے ماننے والوں کو شہروں کامالک بنانے کاوعدہ کیااورشام کے شہروں کوان کے درمیان بانٹ دیااس نے اپنے چاہنے والوں کوزیتون کے درخت کاپتہ دیکرمختلف شہروں کوجیت نے کے لئے بھیجا لیکن وہ سبھی قتل ہوگئے ۔

۵۔ محمد : یہ انسان نقطوی قبیلہ کاعالم تھا چھٹی صدی میں پسخان سے ہجرت کے بعدگیلان کے آس پاس ظاہر ہوا وہ سارے نبیوں کی شربعتوں وکتابوں کی اپنے عقیدے کے مطابق تاویل

کرتاتھااورخو دکومہدی موعو دکہتا تھا وہ کہتاتھامیں وہی ہوں جس کے ظھورکی پیغمبرنے خبر دی ہے اب محمدکے دین کے منسوخ ہونے اور محمدکے دین کے پھیلنے کی باری ہے کچھ لوگوں کاکہنا ہے کہ بعدمیں محمدنے تیزاب میں ڈوب کرخو دکشی کرلی ۔

۶۔ سیداشرف الدین ابراھیم : یہ انسان سادات سے تھا اوربہت بڑاعابدبھی تھاوہ اپنی عمرکے درمیانی حصہ میں خراسان گیااور وہیں رہنے لگا چونکہ اس کے اندرکرامات پائے جاتے تھے لہذااس کی وجہ سے لوگ اس کوماننے لگے اورکہتے تھے کہ یہ امام مہدی کے علاوہ کوئی اورنہیں ہے۔

۷۔امیرتیمورتاش بن ابی چوپان : یہ انسان سلطان ابوسعیدبہادرخان کے وقت میں ظاہرہواچونکہ اس نے اپنے کچھ دشمنوں کو ہرادیاتھا اس وجہ سے اس کے اندرغرور اورگھمنڈپیدااہوااوراس نے سکوں پراپنانام کھدوایااورامام مہدی ہونے کادعوی کیا۔

۸۔ عباس : اس شخص نے نجدمیں امام مہدی موعودہونے کادعوی کیاکچھ لوگ اس کوماننے لگے اوراس کے حکم سے فارس کے بہت سے بازارجلادیے گئے بعدمیں وہ اپنے ہی ماننے والوں کے ہاتھ ماراگیا۔

۹۔ سیدفلاح : یہ شخص شیخ احمدبن فہدکاشاگرد تھااورشیعہ اثناء عشری صوفیوں میں سے تھاخوزستان کے تمام عربوں کواپنے قبضہ میں کرلیاتھا اس نے اپنے چاہنے والوں کے منع کرنے پربھی امام مہدی ہونے کادعوی کیاجب اس کے استاداحمدبن فہدکویہ خبرملی توانھوں نے اس کے قتل کا فتوی دیدیاجب اسے قتل کرناچاہاتووہ قرآن لے کرباہرنکلااوراس کی قسم کھائی اور شرمندگی کااظہارکیا۔

۱۰۔ توبزی : اس شخص نے سلطان یوسف بن یعقوب کے وقت میں امام مہدی ہونے کادعوی کیالیکن کچھ ہی دنوں بعد بنی سکساک کے ایک شخص نے اس کوقتل کردیا۔

۱۱۔ مہدی مصری : ۱۷۹۸ء میں جب نیپولیوں نے مصرپرقبضہ کیاتواسے خبرملی کہ مہدی نام کے ایک شخص نے خروج کیاہے اس نے اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کوملالیاہے اورکہتاہے کہ اللہ نے

مجھے کافروں کومصرسے باہرنکالنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔

یہ خبرسن کرنیپولیوں نے اس کے مقابلہ کے لئے ایک فوج بھیجی مہدی کے چاہنے والے نیپولین کی فوج کامقابلہ نہ کرسکے اورہارگئے اورمہدی مصری کابھی وہیں پرخاتمہ ہوگیا۔

12منکرانِ مہدویت

ابن خلدون

ابن خلدون نے اہلسنت کے ان تمام علماءکے مقابلہ جنھوں نے قیام امام مہدی کی حدبث کوقبول کیاہے اوراسے متواترماناہے اس طرح کہاہے کہ ”مسلمانوں کے درمیان شروع سے ہی یہ بات مشہوررہی ہے اوریہ کہ آخری زمانے میں پیغمبرص کی نسل سے ایک آدمی ظاہرہوگا جودین کوپھیلائے گااورعدل کوقائم کرے گامسلمان ان کی پیروی کریں گے اوروہ تمام

اسلامی ملکوں پرچھاجائیں گے اوران کانام مہدی ہوگا۔دجال کاخروج اورقیامت سے پہلے کدوسرے واقعات ان کے ظاہرہونے کے بعدہی واقع ہوں گے عیسی آسمان سے نازل ہوں گے اوردجال کوقتل کریں

گے یاقتل کرنے میں ان کی مددکریں گے اورعیسی ان کے پیچھے نمازپڑھیں گے ...کچھ ئمہ

حدبث جیسے ترمذی ،ابوداؤد،ابن ماجہ ،بزاز،حکیم نبشاپوری ،طبرانی اورابوعلی... نے امام مہدی سے مربوط حدبثوں کواپنی کتابوں میں پیغمبراسلام کے کچھ اصحاب جیسے حضرت علی ،ابن عباس ،عبداللہ ابن عمر،طلحہ، عبداللہ ابن مسعود،ابوہریرہ : انس ،ابوسیدخدری،ام حببہ ،ام سلمہ ،

ثوبان ،قرہ بن ایاس، علی حلالی ،عبداللہ بن حارث وغیرہ سے نقل کیاہے“۔

یہ لکھنے کے بعدابن خلدون لکھتاہے کہ ”ہوسکتاہے کہ اس کی اس حدبث کاانکارکرنے والے اس کی سندمیں مناقشہ کریں اور محدثوں کے بیچ یہ بات مشہورہے کہ جرح، تعد

یل پرمقدم ہے اس بناء پراگراس حدیث کے اوپربیان کئے گئے راویوں میں کوئی ضعف کانقطہ پایاجائے جیسے غفلت ،بھول چوک،غلط عقیدہ...تویہ حدیث معتبرنہیں رہے گی۔ اس کے بعدوہ اس طرح کی کچھ حدیثوں و راوبوں کے بارے میں لکھنے کے بعدکہتاہے کہ یہ حدیثیں اطمنبان

کے قابل نہیں ہیں اس کے بعدوہ امام مہدی سے متعلق تمام حدیثوں کے بارے میں یہ رائے پیش کرتاہے کہ یہ وہ حدیثیں ہیں جن میں احادیث کے اماموں نے امام مہدی اورآخری زمانے میں ان کے قیام کے بارے میں نقل کیاہے ، لہذاآپنے ملاحظہ کیاکی ان میں سے کچھ کے علاوہ سبھی روای تیں مشکوک ہیں ۔

ابن خلدون کوجواب

۱۔ علم حدیث میں اس کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ جس طرح اس نے خودلکھاہے کہ امام مہدی کے بارے میں کچھ روابتیں ہی صحیح ہیں لہذاانھیں قابل اطمینان حدیثوں کے ذریعہ امام مہدی علیہ ا لسلام کاوجود،ظہوراورقیام ثابت ہوجاتاہے اوردوسری حدیثیں جنھیں وہ مشکوک مانتاہے وہ اس بارے میں صحیح حدیثوں کی مد دگارہیں ۔

۲۔ اس نے جوچیزبیان کی ہے وہ ان لوگوں کے لئے جواب نہیں ہو سکتی ہے جوامام مہدی سے متعلق حدیثوں کے متواتراوریقینی ہونے کادعوی کرتے ہیں جیسے ابن ابی الحدیدمعتزلی،جبکہ یہ تاریخ وحدیث میں

اہل سنت کامشہورعالم ہے وہ اس بارے میں لکھتا ہے کہ اسلام کے سبھی فرقہ اورمذاہب اس بات پرمتحد ہیں کہ اس وقت تک دنیاکاخاتمہ نہیں ہوگا جب تک امام مہدی علیہ السلام ظہورنہ کرلیں ابن ابی الحدید جیسے اہل سنت کے بہت سے قدیم علماء نے اورسینکڑوں بعدکے عالموں نے اس حدیث پرتحقیق کرکے اس کے متواترہونے کادعوی کیاہے لہذا یہ مطلب ابن خلدون کے کہنے پرمشکوک نہیں ہوسکتا۔

احمدامین

احمدامین مصری اپنی کتاب ضحی ال اسلام کی تبسری جلد میں اپنی بے عقلی اوراہلبیت علیہم السلام کی دشمنی میں لکھتاہے کہ شیعوں میں مہدویت کی فکریہودیوں وعیسائیوں سے آئی ہے اوراس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

احمدامین ابن تیمیہ اورانھیں جیسے دوسرے لوگوں کویہ جواب دیاجاسکتا ہے کہ شیعہ اوران کے سچے عقیدوں کی جڑیں بہت گہری ہیں ان کی ابتدا پیغمبراسلام کے زمانے میں ہوئی اوروہ اللہ کی وحی کی بنیادپر ہے امام مہدی کے وجود اوران کے قیام کاعقیدہ قرآن کریم کی آیات وپیغمبراسلام کی روایتوں کی بناء پرہے۔

انسان کواپنے مستقبل کے اچھے ہونے کی امیداوردنیامیں عدالت پھیلانے کے لئے ایک مصلح کے آنے کاانتظارایک فطری چیزہے جس کا سبھی آسمانی کتابوں جیسے توریت ،زبور،انجیل میں ذکرہواہے لہذا مھدویت کاعقیدہ صرف شیعوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

13ظہور کی علامتیں

اخلاقی حالت

آخر زمانہ کی نشانیوں میں بارزنشانی خاندانی بنیادکاکمزور ہونا ،رشتہ داری ، دوستی ، انسانی عواطف کا ٹھنڈا پڑنا مہر و وفاکا نہ ہونا ہے ۔

الف)انسانی جذبات کا سرد پڑجانا

رسول خدا ﷺ اس زمانے کی عاطفی اعتبار سے حالت یوں بیان فرماتے ہیں : "اس زمانہ میں ،بزرگ اپنے چھوٹوں اور ماتحت افراد پر رحم نہیں کریں گے نیز قوی ناتواں پر رحم نہیں کرے گا اس وقت خدا وند عالم اسے (مہدی)کو قیام و ظہورکی اجازت دے گا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: قیامت نہیں آئے گی جب وہ دور نہ آئے کہ ایک شخص فقر و فاقہ کی شدت سے اپنے رشتہ داروں اور قرابتداروں سے رجوع کرے گا اور انھیں اپنی رشتہ داری کہ قسم دے گا تاکہ لوگ اس کی مددکریں لیکن لوگ اسے کچھ نہیں دیں گے پڑوسی اپنے پڑوسی سے مدد مانگے گا اور اس کی قسم دے گا لیکن مدد نہیں ہوگی ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ : قیامت کی علامتوں میں ایک علامت پڑوسی سے بد رفتاری اور رشتہ داری کو ختم کر دینا ہے ۔

بعض روایات میں "الساعة"کی تاویل حضرت کے ظہور سے کی گئی ہے روایات "اشراط الساعة"ظہورکی علامتوں سے تفسیر کی گئی ہیں ۔

ب)اخلاقی فساد

جنسی فسادکے علاوہ ہر طرح کے فساد پر تحمل کیا جا سکتا ہے اس لئے کہ جنسی فساد غیر ت مند اور شرفاءکے لئے بہت ہی ناگوار اور ناقابل تحمل ہے ۔

ظہور سے پہلے بد ترین انحراف و فساد جس سے سماج دوچار ہوگا ۔ناموس اور خانوادگی ناامنی ہے اس وقت اخلاقی گراوٹ اور فساد وسیع پیمانہ پر پھیلاہوا ہوگا انسان نماگروہ حیوانی کر دار کی برائی، پھیلے ہوئے فساد اور اس کی تکرار سے ختم ہو چکی ہوگی عام حالت ہوگی فساد اس درجہ پھیلا ہوگا کہ کم لوگ روک پائیں گے ۔

محمد رضا پہلوی کے دور حکومت میں ۱۳۵۰ ئشمسی میں ۲۵۰۰ /سو سالہ جشن منایاگیا جس میں حیوانی زندگی کی بد ترین نمایش ہوئی اور اسے ہنر شیراز کا نام دیاگیاتو جامعہ اسلامی ایران نے غیض و غضب کے ساتھ ساتھ اعتراض بھی کیا ۔لیکن ظہور سے پہلے ایسے اعتراض کی کوئی خبر نہیں ہے فقط اعتراض یہ ہوگا کہ کیوں ایسے بُرے افعال چوراہوں پر ہو رہے ہیں یہ سب سے بڑا نہی از منکر ہے جس پر عمل ہوگا ۔ایسا شخص اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عابد ہے۔

اب روایات پر نظر ڈالیں تاکہ اسلامی اقدارکا خاتمہ اور اس عمیق فاجعہ اور وسعت فسادکو اس زمانے میں درک کریں ۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ قیامت نہیں آئے گی مگر جب روز روشن میں عورتوں کو

ان کے شوہر سے چھین کرکھلم کھلا (لوگوں کے مجمع میں)راستوں میں تعدی نہ کی جائے لیکن کوئی اس کام کو برا نہیں کہے گا اورنہ ہی اس کی روک تھام کرے گا لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جوکہے گا کہ کاش بیچ راستے سے ہٹ کر ایساکام کرتے ۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں :کہ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدکی جان ہے ، یہ امت اس وقت ختم نہیں ہوگی جب تک مرد عورتوں کے راستے میں نہ بیٹھیں اور درندہ شیرکی طرح تجاوز نہ کریں لوگوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہوگا جوکہے کہ کاش اسے اس دیوارکے پیچھے انجام دیتے اور ملاء عام میں ایسا نہ کرتے ۔“(۲)

دوسرے بیان میں فرماتے ہیں :کہ وہ لوگ حیوانوں کی طرح وسط راہ میں ایک دوسرے پر حملہ بولیں گے اور آپس میں جنگ کریں گے اس وقت ان میں سے کوئی ایک ماں ،بہن، بیٹی کے ساتھ بیچ راہ میں اس کے سامنے تجاوزکریں گے پھر انھیں دوسرے لوگوں کو تعدی و تجاوز کا موقع دیں گے اور یکے بعد دیگر اس بد فعلی کا شکار ہوگا لیکن کوئی اس بدکرداری کی ملامت نہیں کرے گا اور اسے بدلنے کی کوشش نہیں کرے گا ان میں سب سے بہتر وہی ہوگا جوکہے گا کہ اگرراستے سے ہٹ کر لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر ایساکرتے تو اچھا تھا۔

ج)بد اعمالیوں کا رواج

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ امام محمدباقر (علیہ السلام)سے عرض کیا :کہ اے فرزند رسول خدا آپ کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٌ)کب ظہورکریں گے ؟ تو امام (ع)نے کہا!”اس وقت جب مرد

خودکو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں مردوں کے مشابہ بنالیں ۔ اس وقت جب مرد مرد پہ اکتفاء کرے (یعنی لو اط) اور عورتیں عورتوں کو چپٹیں

امام صادق(علیہ السلام) سے اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔ اور ابو ہریرہ نے بھی رسول خدا ﷺ سے نقل کی ہے۔ اس وقت قیامت آئے گی جب مرد بد اعمالی پرا یک دوسرے پر سبقت حاصل کریں جیساکہ عورتوں کے سلسلے میں بھی ایسا ہی کرتے ہیں ۔

اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی ہے۔

د)اولا دکم ہونے کی آرزو

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ اس وقت قیامت آئے گی جب پانچ فرزند والے چار فرزند اور چار فر زند والے تین فر زند کی آرزو کرنے لگیں تین والے دو کی اور دو والے ایک کی اور ایک فرزند والا آرزو کرنے لگے کہ کاش صاحب فرزند نہ ہوتے ۔

دوسری روایت میں فرماتے ہیں :کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ تم لوگ کم فرزند والے سے رشک کروگے جس طرح کہ آج اولاد و مال میں اضافہ کی آرزو کرتے ہو ۔حد یہ ہوگی کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی قبر سے گذرے گا تو اس کی قبر پر لوٹنے لگے گا جس طرح حیوانات اپنی چراگاہوں کی خاک پر لوٹتے ہیں ۔ اورکہے گاکہ اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا نہ تو یہ بات خدا وندا عالم کے دیدار کے شوق میں ہوگی اور نہ ہی ان نیک اعما ل کی بنیاد پر ہوگی جو اس نے انجام دیئے ہیں بلکہ اس مصیبت و بلاء کی وجہ سے ایساکہے گا جو اس پر نازل ہو رہی ہیں ۔(۲)

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ قیامت اس وقت آئے گی جب اولادکم ہونے لگے گی۔(۳) اس روایت میں "الولد غیضا "آیا ہے جس کے معنی بچوں کے ساقط کرنے اور حمل نہ ٹھہرنے کے معنی ہیں لیکن کلمہ "غیضا "دوسری روایت میں ،غم و اندوہ ، زحمت و مشقت اور غضب کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔

یعنی لوگ اس زمانے میں (LOSE)سقط اور افزایش فرزند اور ان کی زیادتی سے مانع ہوں گے یا فرزندکا وجود غم و اندوہ کا باعث ہوگا شاید اس کی علت اقتصادی مشکل ہو یا بچوں میں بیماریوں کی وسعت اور آبادی کے کنٹرول کرنے کے لئے ذرائع ابلاغ و تبلیغ اثر انداز ہوں یاکوئی اور وجہ ۔

ھ)بے سر پر ست خاندانوں کی زیادتی

رسو ل خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ مردکم ہوں گے اور

عورتیں زیادہ ہوں گی حد یہ ہے کہ ہر ۵۰/عورت پرایک مرد سر پرست ہوگا۔

شاید یہ حالت مردوں کے جانی نقصان سے ہو جو لگا تار اور طولانی جنگوں میں ہوا ہوگا ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ اس وقت قیامت آئے گی جب ایک مردکے پیچھے تقریبا ۳۰/ عورت لگ جائے گی اور ہرا یک اس سے شادی کی درخواست کریں گی۔

حضرت دوسری روایت میں فرماتے ہیں :کہ خدا وند عالم اپنے دوستوں اور منتخب افرادکو دوسرے لوگوں سے جداکر دےگا تاکہ زمین منافقین وگمراہوں نیزان کے فرزندوں سے پاک ہو جائے ایسا زمانہ آئےگاکہ ۵۰/ عورت ایک مر د سے کہےگی اے بندہ خدا یا مجھے خرید لو یا مجھے پناہ دو۔

انس کہتے ہیں :کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ قیامت اس وقت آئےگی جب مردوں کی کمی اور عورتوں کی زیادتی ہوگی۔اگرکوئی عورت راستے میں کوئی جوتا ،چپل دیکھےگی تو بے دریغ افسوس سےکہےگی کہ یہ فلاں مردکی ہے اس زمانہ میں ہر ۵۰/ عورت پر ایک مرد سر پر ست ہوگا۔

انس کہتے ہیں :کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ جو رسول خدا ﷺ سے حدیث سنی ہے بیان کروں ،رسول خدا ﷺ نے فرمایا : ہےکہ مردوں کاخاتمہ ہو جائےگا اور عورت باقی رہ جائیں گی۔

14 بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامات ظہور :

علامات سے متعلق یوں تو علماء نے مختلف قسمیں تحریرفرمائے ہیں مگرمیں نے اختصارکومدنظررکھتے ہوئے ان علامات کو چندنوعیتوں میں پیش کردیاہے جوحصول مقصدکے لئے کافی ہوں گی ۔

دراصل علامات ظہورکی دوقسمیں ہیں :

۱۔ حتمیہ

۲۔ غیرحتمیہ یاشرطیہ ۔

حتمیہ علامات : وہ علامات جوظہورحضرت امام مہدی علیہ السلام سے قبل ضروروواقع ہوں گی ان میں کسے قسم کاتغیرنہ ہوگا۔

شرطیہ علامات : وہ علامتیں جوبندوں کے اعمال سے متعلق ہوں گی اوراگرخداچاہے گاتوواقع ہوں گی ورنہ عابدوں کی عبادت اورنیکوکاروں کی توبہ و استغفار سے برطرف کردی جائیں گی ۔

نوٹ : چونکہ معاشرہ قطعابگڑ چکاہے اس لئے ممکن ہے کہ صرف و ہ مقامات ان علامتوں سے محفوظ رہ سکیں جہاں ایسے صالحین وعبادافرادموجودہوں ورنہ امکان قوی یہ ہے کہ ایسی علامات بھی ضرورپوری ہوں گی۔ ہاں عجلت وتاخیرممکن ہے جیساکہ گزشتہ امتوں پرعذاب کوایک عرصہ معینہ کے لئے ملتوی کیاجاتارہاہے ۔

عمومی علامات : وہ علامتیں جو آخری زمانے کی نوعیت کوواضح کرنے اوراخلاقی ومعاشرت وتمدن ومذہب کی تبدیلی سے متعلق بیان کی گئی ہیں ۔

خصوصی علامات : وہ علامتیں جو معروف مقامات یا مشہورقوموں اور مخصوص علاقوں کے متعلق بیان کی گئی ہیں ۔

گذشتہ علامات : وہ علامتیں جو اس کتاب کی تالیف تک گذرچکی ہیں اورکسی نہ کسی وقت پوری ہوچکی ہیں ۔

آئندہ علامات : مستقبل میں پیش آنے والے علامتیں جواس وقت تک مکمل نہیں ہوئیں اورآئندہ زمانہ میں ان کے مکمل ہونے کاقوی امکان ہے ۔

نوٹ : چونکہ علامات کے بیان کرنے والے رہبران قوم وملت ایک مخصوص (عرب) علاقے کے باشندے تھے اوراپنے زمانے کے افرادکی استعداد علمی سے واقف تھے انہیں علم تھاکہ اگرزمین کے دیگرخطوں کے متعلق ان سے یہ باتیں بیان کی گئیں توکیوں کہ ابھی یہ ان خطوں سے ناآشنا ہیں لہذاکیا سمجھیں گے نیزچونکہ سوال کرنے والے افراد بھی اس زمین سے وابستہ تھے اس لئے سائل کی استعدادکے پیش نظرجوابات بھی محدود دئیے گئے اورزیادہ ترعلامات مشرق وسطی (مڈل ایسٹ)کیمتعلق بیان کی گئی ہیں البتہ بعض مقامات پر لفظ "ارض" استعمال کیاگیاہے جس کے معنے کل زمین کے ہیں ۔ علاوہ ازاین یہ بات بھی یادرکھنے کے قابل ہے کہ بعض ممالک کاحدود اربعہ اوربعض علاقوں کے نام زمانۂ رسالت اورآئمہ میں کچھ اورتھے اوراب کچھ اورہیں ،بہت سے ایسے شہر ہیں جن کااس زمانہ میں وجود نہ تھا ،اب موجود ہے اوربہت سے ایسے مقامات ہیں جوتباہ وبرباد ہوچکے ہیں اورآج ان کانام ونشان بھی نہیں ہے مگر ان سب کاعلم اس دورکے جغرافیہ کے نقشوں اوراس زمانے کے تاریخی شواہد سے آج بھی ہوسکتاہے حوالہ کی لئے Webstergeo Grifyیاقدیم جغرافیہ کی کسی کتاب کوملاحظہ کیاجاسکتاہے چونکہ عرب کاطریقہ کسی فردیاقوم کی معرفت اوراس کے تعارف کایہ تھاکہ فرد مخصوص کے ساتھ اس کی ابنیت ،ولدیت)اورقوم کے ساتھ اس کے مورث اعلی کاتذکرہ ہوتاتھا جسکی نسل سے وہ قوم بنے ہے یاقبائل آبادہوئے ہیں پوری تاریخ اسلام اس قسم کی مثالوں سے بھرپور ہے تشریح کی ضرورت

نہیں ہے سمجھنے کے لئے بنے امیہ یابنے ہاشم پوری نسلوں کی لئے آج بھی ا ستعمال ہوتاہے اوراسی طرح سینکڑوں قبائل واقوام آج بھی موجودہیں ان سب کوگذشتہ شجروں اوراس کی تاریخوں سے سمجھاجاسکتاہے مگرمیں نے حتی الامکان خود تحقیق کرکے ہرجگہ اس کی تشریح کردی ہے اورجو بات سمجھ میں نہ آسکی اس کو علماء اورمحقیقن کے لئے چھوڑدیاہے ۔

علامات :

ہم پہلے عمومی علامات تحریرکریں گے تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ ان بزرگوں کی نگاہیں دورآخرکے حالات وتغیرات کو اتنے عرصہ پہلے کس طرح ملاحظہ کررہے تھیں اور آج وہ سب کچھ ہورہاہے جو ان ذوات مقدسہ نے بیان فارمایاتھا نحالانکہ بظاہرا س وقت ان کاتصوربھی نہ تھا اس لئے یقین ہے کہ اس کے بعدکے لئے جوکچھ فارمایاہے وہ بھی ضروربالضروردرست ہوکررہے گا خواہ اس وقت ہم اس کے اقرارپرتیارنہ ہوں ۔

عمومی علامات :

بحارالانواراوردیگرکتب میں حضورسرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامندرجہ ذیل خطبہ درج ہے مگرمیں بحارالانوارکی حوالے سے تحریرکررہاہوں اس کوکتاب جامع الاخبارمیں جناب صدوق علیہ الرحمہ نے بھی تحریرفارمایاہے اوردیگرکتابوں میں بھی موجودہے ۔

آخری زمانہ کے لئے آنحضرت کاخطبۂ گرامی:

البحار روی جابربن عبداللہ الانصاری قال حجت مع رسول اللہ حجة الوداع فلما قضی النبیماافترض علیہ من الحج اتی مودعا الکعبة فلزم حلقتہ الباب وتادی بارفع صوتہ ایھا الناس فاجتمع اھل المسجدواھل السوق فقال السمعواتی قائل ماھو بعدی کائن فلیبلغ شاھدکم غائبکم ثم بکارسول اللہ حتی بکئی لبکائیہ الناس اجمعون فلما سکت امن بکائیہ قال اعلموا رحمکمااللہ ان مثلکم فی ھذا الیوم کمثل ورق لاشک وفیہ الی ماتی سنة ثم یاتی من بعدی ذلک شرک لاورق فیہ حتی لایری فیہ الا سلطان جائرغنے بخیل اوعالم راغب فی المال اوفقیرکذاب اوشیخ فاجراوصروقح اورامراتہ وعناء ثم بکاء رسول اللہ فقال الیہ سلمان الفارسے وقال یارسول اللہ اخبرنے متی یکون ذلک فقال یاسلمان اذ قلت علمائکم وذھبت قرائکم وقطعقم زکوا تکم واظھرتم منکراتکم وعلت اصواتکم فی مساجدکم وجعلتم الینا فوق رؤسکم والعلم تحت اقدامکم والکذب حدیثکم والغیبةفکھتکم والحرام غنیمتکم ولایرحم کبیرکم صغیرکم ولایوقرصغیرکم کبیرکم فعنداذلک تنزل اللعنة علیکم یجعل باسکم بینکم وبقی الدین بینکم لفظا بالستنکم فاذا اویتم ھذا الخصال توقعوالریح الحمل ء اومسخااوقذفا بالحجارةوتصدیق ذالک فی کتاب اللہ عزوجل (قل ھوالقادرعلی ان یبعث علیکم عذابامن فوقکم اومن تحت ارجلکماویلبسکم شیعا وبذیق بعضکم باس بعض انظرکیف نصرف الایات لعلھم یتیفقھون) فقام الیہ جماعةمن صحابةفقالویارسول اللہ

اخبرنامتی یکون ذالک فقال عندتاخیرالصلوات واتباع الشهوات وشرب القهوات وشم الآباء والامهات حتی ترون الحرام مغنماوالزکواۃمغرما واطاع الرجل زوجتہ وجفاجارہ وقطع رحمہ ورهبت رحمة الاکابروقل حیاء الاصاغروسیدالبنان وظلموالعبیدوالآماء وشهدوالهوی وحکموابالجورویسب الرجل اباء یحدالرجل اخاه ویعامل الشرکاء بالخیانة وقل الوفاء شاع الزنادتزین الرجال بشیاب النساء وسلب عنهن قناء الحیاورب ا لکبرنے القلوب کدبیب السم فی الابدان وقل المعروف وظهرت الجرائم وهونت العظائم اوطلبواالمدح بالمال وانفقواالمال للغناء وشغلوا بالدنیا عن الاخرۃوقل الودع وکثرالطمع والهرج والمرج واصبح المومن ذلیلاوالمنافق عزیزامساجدهم معمورة بالاذان وقلوبهم خالیة من الایمان واستخفوابالقرآن وبلغ المومن عنهم کل هوان فعنہ ذلک تری وجوهم وجره الادمین وقلوبهم قلوب الشیاطین کلامهم احلامن العسل وقلوبهم من الحنظل فهم ذناب وعلیهم ثیاب مامن یوم الایقول اللہ تبارک وتعالی افبی تفترون ام علی تجترون (افحسبتم انماخلقناکم عبثاوانکم الینالاترجعون) فرعزتی وجلالی لولامن یعبدنے مخلصا امهلت من یعصبرطرفتہ عین ولولاورع الورعین من عبادکماانزلت من السماء قطرة ولاابنت ورقتہ خضراء لواعجبابقوم الهتهم امرالهم وطالت امالهم قمرت آجالهم وهویطعمون فی مجادرة مولاهم ولایصلون الی ذلک بالعمل ولایتماالعهدالابالعقل !الخ۔

ترجمہ :

جابرابن عبداللہ انصاری نے رویات کی ہے کہ میں نے جناب رسول مختارکے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا۔ جب پیغمراعمال حج سے فارغ ہوئے توآپ نے فارمایا "ایھاالناس ! آج یقینا میں کعبہ کوالوداع کہہ رہاہوں اس کے بعد کعبہ کے درکوحلقہ کیااورباآوازبلندلوگوں کوپکارا تمام اہل مسجدجمع ہوگئے اوربازاروالے بھی آگئے اس وقت آپ نے فارمایاکہ جوکچھ میں تم سے کہناچاہتاہوں اس کو سنو اورجو موجودنہ ہوں ان تک پہنچادو اس کے بعدآپ نے رونا شروع کیا جس سے تمام حاضرین بھی رونے لگے پھرآپ نے ارشادفارمایا اے لوگو ! خداتم پر رحمت فرمائے تم اس زمانے میں مثل اس درخت کے پتے کے ہو جس کے درمیان کوئی کانٹا نہ ہو اورچالیس سال تک یہی یہ حالت رہے گی ۔ اس کے بعددوسال تک پتے اورکانٹیں ملے جلے ہوں گے پھراس کے بعدکانٹیں نظرآئیں گے جس میں پتہ نہ ہوگا ۔"اور وہ ا یسے لوگ ہوں گے جن میں نہ نظرآئیں گے مگرستمگربادشاہ ،کنجوس ،مالدار، مال کی طرف رغبت کرنے والے علماء جھوٹے فقیر۔ اس کے بعدآپنے پھرگریہ شروع کردیاتب سلمان اٹھے اورعرض کیا یارسول اللہ یہ سب کس وقت ہوگا حضرت نے جواب دیا اے سلمان یہ اس وقت ہوگا جب علماءکم ہوجائیں گے ۔ زکواۃ دینابندہوگا انکارکرنے والے ظاہرہوں گے ۔مسجد میں آوازیں بلندہوں گی دنیاکو بالائے سراورعلم کوزیرقدم قراردیاجائےگا خودآپس کی گفتگ و میں تکذیب کی جائے گی کیونکہ ان کی محفلوں میں جھوٹ کی کثرت ہوگی ایک دوسری کی غیبت کا شیوہ ہوگا حرام کوغنیمت سمجھاجائے گا بڑاچھوٹے

پررحم نہ کرے گا اورچھوٹابزرگ کااحترام پیش نظرنہ رکھے گا پس اس وقت ان پر لعنت ہوگی ان کے درمیان دشمن پیداہوجائیں گے دین اسلاممیں لفظی اسلام کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے گا اس وقت انتظارکرنا چاہئے سرخ ہواؤں کے چلنے ۔آسمان سے پتھر برسنے یا چہروں کے مسخ ہوجانے اورزمین کے دھنس جانے کا اوراس امرکی تصدیق خداوندعالم کے اس قول سے ہوتی ہے کہ جوکتاب خدا میں موجود ہے ۔

(قل هوالقادرعلی ان یبعت علیکم عذابا من فوقکم اومن تحت ارجلکم ویلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض انظرکیف نصرف الایات لعلهم یفقهون(

اس وقت جبکہ بعض اصحاب نے پھرعرض کی یارسول اللہ یہ سب کچھ کب ہوگا ؟ تب فارمایا اس وقت جبکہ نمازوں کوپس پشت ڈال دیاجائے گا شہوتوں کی پیروی کی جائے گی مختلف قسم کے قہوے پئے جائیں گے چائے ،کافی ،قہوہ وغیرہ ماں باپ کوگالیاں دی جائیں گی مرد ا پنی عورت کے احکام پرعمل کریں گے ،ہمسایہ ہمسایہ پرظلم کرے گا بزرگوں کے دل سے رحم جاتارہے گا بچوں میں شرم کم ہوجائے گی ،مکانوں کی بنیادیں محکم رکھی جائیں گی غلاموں اورکنیزوں پرظلم کیاجائے گا نفس کی خواہش کی وجہ سے گواہی ظلم وستم سے حکمرانی ہوگی بھائی سے بھائی حسدکرے گا ،شرکاء خیانت کریں گے وفاکم ہوجائے گی زناکھلم کھلاکیا جائے گا مردعورتوں کے کپڑوں سے زینت کریں گے ۔عورتیں بے حیا ہوں گی اورحیاکا مقنع عورتوں سے دورہوجائیگا لوگوں کے دل تکبرسے بھرپورہوں گے احسان کم اورحرام کاری ظاہرہوگی گناہان کبیرہ آسان سمجھے جائیں گے لوگ مال کی وجہ سے طالب مدح ہوں گے مال بکثرت گانے بجانے میں صرف کیاجائے گا (سینما وغیرہ) آخرت کی مطلق فکرنہ ہوگی لوگ صرف دنیامیں مشغول ہوں گے پرہیزگاری کم اورلالچ زیادہ فتنے اورپریشانیاں بہت ہوجائیں گی مومن ذلیل ،منافق عزیرسمجھاجائے گا۔ مسجدیں اذانوں کی آوازسے معمورہوں گی مگر دل ایمان سے خالی ہوں گے قرآن کوہلکا سمجھاجائے گا۔ چہرے انسانوں کی مثل مگردل شیطانوں کی مثل ہوں گے جیساکہ خداوندعالم کاارشادہے کہ مجھے دھوکادیتے ہیں افحسبتم انماخلقناکم عبثاانکم الیناترجعون الخ)کیاتم یہ خیال کرتے ہوکہ ہم نے تمھیں بیکارپیدکیاہے اورتم ہماری طرف لوٹنے والے نہیں ہو۔ مجھے قسم ہے اپنے عزوجلال کی کہ اگرتمھارے درمیان پرہیزگار اورمیری عبادت کرنے والے لوگ نہ ہوتے تو یقینا میں تم پربارش کا ایک قطرہ بھی نہ برساتا اورزمین پرگھاس کاایک تنکابھی نہ اگاتا تعجب ہے ان لوگوں پرجن کے مال ، ان کے خدا ہیں اورامیدیں دراز لیکن عمریں کوتاہ وہ اپنے مقاصدتک پہونچنے کا لالچ کرتے ہیں مگر وہ بغیرعملکے نہیں پہنچ سکتے اورعمل بغیرعقل کے نہیں کیاجاسکتا ۔

پھرفارمایا لوگوں وہ زمانہ آنے والاہے جب کہ ان کے پیٹ ان کے خداہوں گے (پرستش شکم ہوگی) یعنی صرف اس کی فکرمیں غرق ہوں گے اوران کی عورتیں ان کاقبلہ وکعبہ ہوں گی اوران کے

پیسے اورمال ان کادین ہوں گے ان کے درمیان علاوہ لفظی اسلام وایمان کے کچھ باقی نہ ہوگا۔ قرآن کاصرف درس ہوگا مسجدیں معمورہوں گی مگردل ہدایت سے خالی ہوں گے یعنی وہ لوگ مطلق ہدایت یافتہ نہ ہوں گے ۔ (اوعلمائھم اشرخلق اللہ فی وجہ الارض) ۔ یعنی ان کے زمانہ کے علماء مخلوقات میں سب سے زیادہ شریرہوں گے ۔اس وقت خداوندعالم ان کوچارچیزوں میں مبتلاکرے گا (۱) بادشاہوں کے جوروستم (۲) قحط (۳) حاکموں و سرداروں کے ظلم (۴) بتوں کی پرستش میں ۔ صحابہ نے یہ سن کرتعجب کیااورعرض کی یارسول اللہ مسلمان ہوکربتوں کی پرستش ؟کیسے ہوگی ؟ آپ نے فارمای ان کے نزدیک روپیہ ایک بت ہوگا۔

نوٹ : اگرحضور دماغ وخلوص قلب سے اس خطبہ کامطالعہ کیاجائے توکیا دل بے ساختہ یہ گواہی نہ دے گاکہ تقریبا چودہ سو سال قبل جوکچھ حضور اکرم(ص) نے ارشادفارمایاتھا وہ آج لفظ بہ لفظ پوراہورہاہے گویاحضورکی نگاہ پیغمبری اس معاشرے کومکمل طرح سے ملاحظہ فرمارہی تھی ۔

مؤلف : حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے مشہورخطبہ "البیان " میں تفصیلی طورسے علامات بیان فرمائی ہیں اورعجیب وغریب اندازمیں مستقبل کے حالات بیان فرمائے ہیں میں نے اس خطبہ کواس وجہ سے درج نہیں کیاکہ اسکوعلامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنے جمع کئے ہوئے خطبوں میں شامل نہیں کیاہے ۔ صاحبان ذوق ینابع المودۃ نیزکتاب بشارت الاسلام مؤلفہ سید مصطفی آل السیدحیدرالکاظمی مطبوعہ بغدادمیں ملاحظہ فرماسکتے ہیں ،میں آپ کے دوسرے خطبوں کے اقتباسات بعدمیں پیش کروں گا۔

آخری زمانے کے بارے میں حضرت امام جعفرصادق(ع)کاارشادگرامی :

عن حمران قال قال ابوعبداللہ ناذارائیت الحق قد ملت وذھب اھلہ ورائیت الجورقدشمل البلاد ورائیت القران قدخلق واحدث مافیہ مالیس فیہ وجھہ علی الاھواء ورائیت الذین قدانکفی کمابیتکفی الماء الاناء (ہال) ورائیت اھل الباطل قداستملوا علی اھل الحق ورائیت الشرظاھرالایبتھا عتہ ویعذراصحابہ ورائیت الفسق قدظھرواکتفی الرجال بالرجال والنساء بالنساء ورائیت المومن صامتالایقبل قولہ ورایت الفاسق یکذب ولایروعلیہ کذبہ وفریتہ ورئیت الصغیریستحفل لکبیرورائیت الارحام قدالقطعت ورائیت من یمتہ بالفسق یقمحل منہ ولایروعلیہ قولہ ورائیت الغلام یعطی ماتعطی المراء ہ ورائیت النساء یتزوجن ہالنساء ورائیت اشناقدکثرورائیت الرجل ینفق المال فی غیرطاعۃاللہ فلاینھی ولایوخذ علی یبدید ورائیت الناظرینعوذمالہ ممایری المومن فیہ من الاجتھاد ورائیت الجاریوذی جارہ ولیس لہ مانع ورائیت الکافرفرحا لمایری فی المومن مرجالمایری فی الارض منالفساد ورائیت الخمورتشرب علانیۃ ویجتمع علیھا من الایخاف

الله عزوجل ورائيت الامربالمعروف ذليلاورائيت الفاسق فيمالايحب الله قويا محمودا ورائيت الايات يحقرون ويحتقرمن بحبهم ورائيت سبيل الخيرمنقطعا وسبيل الشرملوكا ورائيت بيت الله قدعطل ويومربتركه ورائيت لرجل يقول مالايقبه ورائيت الرجال يتسلمون للرجال وانساء للنساء ورائيت لرجل معليشته من دبرومعيشته المرئته من فرجها ورائيت النسايخذون المجالس كمايتخذها الرجال ورائيت التانيث فى ولد العباس قد ظهرواظهروالخضاب وامتشلواكما تمشط المرئته لزوجها واعطوا الرجال الاموال على فروجهم وتنوفس فى الرجال وتغايرعليه الرجال وكان صاحب المال اعزمن المومن وكان الرباظاهرا لايعيروكان الزنابمدح به النساء ورائيت المرئتيه تصانع على زوجها على نكاح الرجال ورائيت اكثرالناس وخيربيت من يساعدالنساء فسقهن ورائيت المومن محزونا محتقرا ذليلاورائيت البلاع والزناقدظهرورائيت الناس يقتدون يشاهدوالمرزوورائيت الحلال يحرم ورائيت الحرام يحلل ورائيت الدين بالرائ وعطل الكتاب واحكامه ورائيت الليل لاستخفى به من الجرئيه على الله ورائيت المومن لايستطيع ان نيكرالابقليه ورائيت العظيم من المال ينفق فى سخط الله عزوجل ورائيت الرلاة يقربون اهل الكفروبياعون اهل الخيرولائيت الولاة ويرتشون فى الحكم الحج والجهاد لغيرالله ورائيت السلطان يذل للكافرالمومن ورائيت الحزاب قداوبل من العمران ورائيت الرجل معيشة نجس المكيال والميزان ورائيت سفك الدماء ستخف بها ورائيت الرجل يطلب الرياسة لغرض الدنيا ويشهرنفسه يخبث اللسان ليتقى وتسندليه الامورورائيت الصلاةقداستخف بها ورائيت الرجل عنده المال الكثيرثم يزكه منذملكه ورائيت الميت ينشره من قبره ويوذى ويتاع اكفانه ورائيت الهرج والمزج قدكثريمسے ونسوان ويصبح سكران لايهتم بماالناس فيه ورائيت البهائم تنكح ورائيت البهائم بعترس بعضها بعضا ورائيت الرجل يخرج الى مصلاه ويرجع وليس عليه شى من ثبابه ورايت قلوب الناس قد قست جمدت اعينهم وثقل الذكرعليهم ورائيت السحق قدظهريتنافس فيه ورائيت المصلى انمايصلى ليراه الناس ورائيت الفقيه يتفقه لغيرالدين يطلب الدنيا والرياسة ورائيت الناس مدغلب ورائيت طالب الحلال يذم وطالب الحرام يمدح ويعظم ورائيت الحرمين يعمل فيها بهالايحب الله لايمنعهم مانع ولايحول بينهم وبين العمل القبيح احدورائيت المغازف ظاهره فى الحرمين ورائيت لرجل يتكلم بشى من الحق ويامربالمعروف وينهى عن المنكرفيقوم اليدمن ينصحه فى نفسه فيقول هذا عنک موضوع ورائيت الناس بنظرورائيت الولايته قباله لمن ازاد ورائيت رواث الارحام ينكحن ويكتفى بهن ورائيت الرجل يقتل على المظنة ويتخائرعلى الرجل يعيرعلى المتيان النساء ورائيت الرجل ياكل من كسب امرائته من الفجوريعلم ذلک (يقيم عليه ورائيت المراء تقهم زوجها وتعمل مالايشتهے وتنفق على زوجهاورائيت الرجل يكرے امرائته وجارئيته ويرضى بالدنے من الطعام والثواب وارئيت الايمان بالله عزوجل كثيرعلى الزور ورائيت القمارقدظهرورائيت الشراب يباع ظاهرا ليس عليه مانع ورائيت النساء يبذان انفسهن لاهل الكفرورائيت الملاهى قدظهرت يمرج

الابمنها احد احد اولايجترى احدعلى منعها ورائيت الشريف يشغل له الذى يخاف سلطانه ورائيت اقرب الناس الولاة من يمتدح بشتمنااهل البيت ورائيت من يحبنا يزوروررائيت تقبل شهادة ورائيت الزورمن القول يتنافس فيه ورائيت القران قدثقل على الناس استماعة وخف على الناس استماع الباطل ورائيت الجاد يكرم حاره خوفا من لسانه ورائيت الحدودوقدعطلت وعمل فيها بالاهواء ورائيت المساجدقد زحزفت ورائيت اصدق الناس عندالناس المفترى الكذب ورائت الشرقدظهروالسعى بالغمية ورائيت البغى قدنشاء ورائيت الغيبة تستملح ويشربها الناس بعضهم بعضا ورائت طلب بعضهم الى بعض ويقتدون باهل الشر ورائيت المسلك الخيروطريقة خاليا لايسلكه احداورائيت الميت يهزبه فلايفزع اليه احدورائيت كل عام يحدث فيه من البدعة والشراكثرمماكان ورائيت الخلق والمجالس لايتابعون الاالاغنياء ورائيت المحتاج يعطى على الضحك بدويرحم لغيروجه الله ورائيت الايات فى السماء لايفزع بها ورائيت الناس يستاقدون كماتنافسدالبهائم لانكراحدمنكم تخوفا من الناس ورائيت الرجل ينفق الكثيرفى غيرطاعة الله عزوجل ورائيت العقوق قد ظهرواستخف بالوالدين وكان من اسواء الناس حالاعندالولد يفرح بان يفترى عليهما ورائيت النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كل امرلايوفى الامالهن فيه هو ورائيت الرجل اذا صوبه يوم ولم يكسب فيه الذنب العظيم من فجورونجس مكيال اوميزان اوغشيان حرام اوشرب مسكركثباحزبنا يحسب ان ذلك اليوم عليه وصنعته مزعمره ورائيت السلطان يحنكرالطعام ورائيت اموال ذوى القربى نقسم فى الزورايتقام بها ويشرب بهاالخمورورائيت الناس قد استواء فى ترك الامربالمعروف والنهى عن المنكروترك التدين به ورائيت رياح المنافقين واهل النفاق دائم ورياح اهل الحق لاتحرك رائيت الاذان بالاخرة والصلوةبالاخرة ورائيت المساجد محشيه ممن لايخاف الله مجتمعون فيها للغيبةواكل طوم اهل الحق يتواصنون فيها شراب المسكرورائيت السكران يصلى بالناس فهولايعقل ولايشان بالسكرواذسكراكرم واتقى وخيف وترك ولايعاقب ويعذريسكره ورائيت من اكل اموال اليتامى يحدث بصلامته ورائيت القضاة يقضون بخلاف ماامرالله به ورائيت الميراث قدوضعته لولاة لااهل الفسق والجرئته على الله ياخدون منهم ويخلونهم ومايشتهون روائيت المنابربامرعليها بالتقوى ولايعمل القائمل بها يامرورائيت الصلواة قد استخف باوقاتها ورائيت الصدق بالشفاعة لايوادوجه بهاالله وتعطى لطلب الناس ورائيت الناس هممهم بطونهم وفروجهم لايبالون بمااكلوا بمانكحوا ورائيت الدنيامقبلة عليهم ورائيت عزوجل النجاة واعلم ان الناس قدسخط الله عزوجل انمايمهلهم لايريد اربهم فكن مترقبا واجتهد ليراك الله عزوجل فى خلاف ماهم عليه فان نزل بهم العذاب وكنت فى هم عجلت الى رحمة الله وان آخرت ابتلووكنت قدخرجت مماهم فيه من الجرئه على الله عزوجل واعلم ان الله لايضيع اجرالمحسنين وانه ررحمة الله قريب من المحسنين ۔“

ترجمہ :کتاب دارالسلام من علامہ نراقی نے بحارالانواراورکتاب روضة الکافی میں شیخ کلینی نے اپنے سندسے حمران سے روایت کی ہے کہ علامات قیامت کے ذیل میں ایک طویل گفتگوکے دوران حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ حمران جس وقت حق مضمحل ہوجائے اوراہل حق درمیان سے اٹھ جائیں اس وقت تودیکھے گاکہ شہروں پرجور وستم مسلط ہوگاقرآن پراناہوجائے گا یعنی کوئی اس کے احکام پرعمل نہیں کرےگا بعض چیزیں تاویل میں خواہش نفس کی بناء پربڑھادی جائیں گی جن کاتعلق اصل قرآن سے نہ ہوگا جس کی وجہ سے قرآن منقلب ہوجائے گا اے شخص تودیکھے گاکہ پھراہل باطل اہل حق پرغالب ہوگئے ۔ انھوں نے بلندی حاصل کرلی اورشر ہر طرف ظاہرہونے لگا فسق وفجورعام ہوگیا مردوں نے مردوں پر اور عورتوں نے عورتوں پر اکتفاکرلی ۔ مومن ذلیل ،جھوٹے اوربدکار باعزت بن گئے وخوردوں نے بزرگوں کا احترام ترک کردیارحم قطع کئے جانے لگے ۔ فاسق وبدکارکی بدکاری کی وجہ سے مدح ہونے لگی اورکوئی منع کرنے والانہیں مرد ان افعال اوراعمال میں مشغول ہوگئے جوعورتوں سے متعلق ہیں یعنی "مفعول "۔

اے مخاطب ! اس وقت عورتوں عورتوں سے شادی کرنے لگیں گی ناقابل مدح لوگو ں کی تعریف کی جائے گی لوگون کے مال غیراطاعت خدا میں زیادہ صرف ہوں گے اورکوئی ان کو منع کرنے والا بھی نہ ہوگا ۔ لہو لعب وشراب وزناعام ہوجائے گا (تودیکھےگا)کہ مومن کواطاعت خداسے منع کیاجا رہاہے اورعبادت خداپراس کوملامت کی جارہی ہے ہمسایہ ہمسایہ کواذیت پہنچارہاہے کافر روئے زمین پرفسادبرپاکرنے کی وجہ سے خوش ہورہے ہیں جو امربالمعروف کررہاہے وہ ذلیل ہورہاہے اورفاسق قوی ہورہے ہیں اس وقت صاحبان عبادت ومقامات بزرگ حقیروذلیل ہوجائیں گے راہ خیرمسدودہوں گی اورراہ شرکھل جائے گی خداکاگھر(خانہ کعبہ) حاجیوں کی پریشانیوں کی وجہ سے معطل ہوجائے گا لوگوں کو ترک زیارات پرمجبورکیاجائے گا عوام الناس جوکچھ کہیں گے اس پرعمل نہ کریں گے ۔ مرد ،مردوں کے ساتھ فعل قبیح کرنے کے لئے مقوی غذاکھائیں گے اورعورتیں عورتوں کے ساتھ مسحق میں مشغول ہونے کے لئے مرغن غذائیں کھائیں گی اکثرمردوں کی گذراوقات ان کی پشت (دبر) سے ہوگی اوراکثرعورتوں کاذریعہ معاش ان کی "قبل" ہوگی عورتیں اپنی انجمنیں اورمحفلیں قائم کریں گی اورمردوں میں عورتوں کے صفات پیداہوجائیں گے یعنی خو دکومثل عورتوں کے اس طرح زینت دیں گے جیسے عورت اپنے شوہرکے لئے زینت کرتے ہے عوام الناس میں اغلام کا رواج عام ہوگا اوراس میں ایک دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

بنی عباس لوگوں کو مال دیں گے تاکہ ان کے ساتھ لواط کریں یاخود وطی ہوں عورتیں زناپرفخرومباحات کریں گی اوراپنے مردوں کورشوت دیں گی تاکہ وہ دوسری عورتوں کے ساتھ سحق میں مشغول ہوں یا دوسرے مردوں سے زناکرائیں اور وہ گھرسب سے اچھا سمجھا جائے

گا جس میں عورتیں مردوں کی ہرطرح کی برائی اورفسق وفجورمیں مدد کرسکیں گی ۔

پھرفرماتے ہیں کہ مالدارصاحب ایمان سے زیادہ عزیزسمجھاجائے گا ظاہربظاہرسو دکھانے کی رسم ہوگی اورکوئی ملامت کرنے والابھی نہ ہوگا ۔جھوٹی شہادتیں قبول کی جائیں گی حرام خداکوحلال اورحلال خداکو حرام سمجھاجائے گا احکام شریعت کا خواہش نفس سے استنباط کیاجائے گا اہل فجورگناہوں کی مطلق پروہ نہ کریں گی اورمومن کونہے عن المنکرپرطاقت نہ رہے گی لیکن صرف دل میں حکام کافروں کومقرب بنائیں گی اوراہل ایمان کوخودسے دورکریں گی اورعام طورسے رشوت خورہوں گی درجہ حاکم پرپہنچنے کی لیی کثرت سے مال صرف کیاجائے گا مردخوداپنے محارم کووطی کریں گی (ازواج سے اغلام کریں گی) لوگ تہمت وبہتان کی بناپرقتل کئی جائیں گی مردوں کوعورتوں کی مقاربت پرملامت کی جائے گی اورکہاجاوی گاکہ مردوں کی ساتھ وطی کیوں نہیں کرتی مرداپنے عورتوں کی زناکی آمدنے پرحیات بسرکریں گی اوردونوں خوش رہیں گی عورتیں شوہروں کی مرضی کی خلاف رفتاراختیارکریں گی مگرشوہران سے مغلوب ومرعوب رہیں گی اس لیی کہ عورتیں خو دان کی نان ونفقہ کی کفیل ہوگی بطوررشوت دوسروں کولوگ اپنے بیویاں اورکنیزں پیش کریں گی صرف گذراوقات کی ذرائع پیداکرنے کی لیی خداکی ذات کی جھوٹی قسمیں کھائی جائیں گی ۔قماربازی عام ہوگی شراب نوشی وشراب فروشی پرپابندی نہ رہے گی مسلمان عورتیں کافروں کی ساتھ جمع ہوں گی اوردیکھنے والے مسلمان منع بھی نہ کریں گی اورمنع کرنے کی قدرت بھی نہ رکھتی ہوں گی اورحکام کی قربت وہ شخص حاصل کرےگا جوہم اہلبیت کا دشمن ہوگا اوردشمنے پرفخرکرتاہوگا ہماری دوستوں کی گواہے قابل قبول نہ رہے گی بلکہ سب عوام جھوٹ اوردھوکہ دہے کی طرف مائل ہوں گی اہل عالم پرقرآن کاپڑھنا اورسنناگراں گزری گااورباطل قصی سننا آسان ہوجائے گا ہہمسایہ ہہمسایہ کی ساتھ برائی خداکوئی رحم نہ کرےگامگرصرف زبان ہہمسایہ سے کچھ سلوک کرتارہے گآ حدودخدائی تعالی معطل ہوجائیں گی اورخواہشات نفسانے کاعمل درآمدعام ہوگا مجرمین کوموافق قانون خداسزائیں نہ دی جائیں گی چغلخوروسخن چین کھلم کھلا ہوگی اورظلم آشکارہوجائے گا غیبت لوگوں کوپسندہوگی ۔ حج وجھاد، غیرخداکی لئے کئی جائیں گی اورمسجدوں کوسونے سے آراستہ کیاجائے گا اوربادشاہ وحکام مومنوں کوکافروں کی خواہش کی مطابق ذلیل کریں گی اوربرائیاں اچھائیوں پرغالب ہوتی نظرآئیں گی کی بیچنااورکم تولنا لوگوں کامشغلہ ہوگااورخون بہانا بہت آسان سمجھاجائے گااپنے بدزبانے کی خودشہرت دیجائے گی تاکہ لوگ خوف کریں ۔

پھرارشادفرماے ہیں اے مخاطب ! جب مسلمان نمازوں کو آسان وخفیف سمجھیں ،کافی مال کی باوجود زکوۃ نہ دیں ۔ مردوں کی کفن قبرسے لاکرفروخت کرنے لگیں ہرج مرج یعنی قتل وغارت بہت ہوجائے گا حیوانات بھی آپس میں جمع ہوکرایک دوسری کوپارہ پارہ کرنے لگیں ، نمازغیرنمازی کپڑوں میں اداکی جائے گی ، دل سخت اورآنکھیں خشک ہوجائیں گی عوام حرام

روزی کی جانب رغبت کریں ۔ ریاکاری کی ساتھ عبادت ہوفقہاء وعلما دنیاحاصل کرنے کی لئے احکام شریعت حاصل کریں پارٹی اورگروہ بنابناکرزندگی بسرکی جائے حلال کی طلبگارکی مدح ہونے لگی مکہ اورمدینے میں اعمال قبیحہ آشکارہوجائیں لہوولعب عام ہو اورکوئی منع نہ کرے امربالمعروف ونہی عن المنکرترک کردیاجائے ارتکاب فسق وفجورمیں ایک دوسری پرنگاہ رکھے جائے مردوں کامذاق اڑایاجائے اوران کی مرنے کی بعد بربھلاکہاجائے اورہرآنے والے سال میں گزری ہوئی سال سے زائد دنیا میں بدعت وشرآشکارہونے لگی مالداروں کی اطاعت وتقلیدکی جائے محتاجوں اورغریبوں پرہنساجائے آسمان پرعذاب کی علامتیں نمودارہوں (مثل بجلی ،زلزلہ اوربارش وغیرہ) مگر ان سے خوف نہ کھایاجائے سرراہ افعال قبیحہ (مثل چوپایوں کی) کئی جائیں بچی ماں باپ کی طرف سے بکثرت عاق ہونے لگیں اوراولادکی نزدیک والدین ذلیل سمجھی جائیں عورتوں پرخواہشات نفسانے غالب ہوجائے اورشوہروں کی احکام کی وقعت نہ رہے اولاد والدین کونفرین کرنے لگیں اوران کی موت پرخوش ہوں اگرایک دن بھی گناہ نہ کریں تولوگ رنجیدہ نظرآئیں کہ آج گناہ کیوں نہیں کیا برسراقتدارافراد غلہ جات کوجمع کریں اورگراں نرخ پرفروخت کریں فقراء جھوٹی اوردھوکہ بازلوگوں کوہم صحبت بنائیں اوران کی ساتھ جوئی شراب میں شریک ہوں ۔ شراب سے علاج کیاجانے لگی اورمریضوں کی لئے اس کی تعریف وتوصیف کی جائے اوراس کی ذریعہ سے شفاطلب کی جائے منافق قبول القول ہو اورمومن مغلوب وخاموش اوران کاقول نہ قابل قبول ہواذان اورنمازکی لئے اجرت لی جائے ۔مسجدیں ایسے لوگو ں سے بھرپورہوں جوخداسے نہ ڈرتی ہوں سرمست اوربیہوش لوگوں کوپیش نمازبناجائے جس وقت کسے مست کودیکھاجائے تواسکی عزت کی جائے اوراس کومعذورسمجھاجائے اوراس کوتنبیہ نہ کی جائے ۔

خصوصی علامات (بواسیروسفیدداغ :

)عن ھارون ابن موسے قال رسول اللہ ظہورالبواسیروموت الفجائۃ والجذام من اقترب الساعۃ)

حضورنے ارشادفارمایاکہ قرب قیامت میں تین چیزیں زیادہ ہوجائیں گی بواسیر وحادثات سے موت (مرگ مفاجات) اورجسم پرسفیدداغ وکوڑھ ۔(ریاحی امراض

(

آگ ہی آگ : قال النبی اشراط الساعۃفنارتحشرالناس من المشرق الی المغرب ۔ ارشاد پیغمبرہے کہ قیامت کی شرطوں میں سے آگ ہے جومشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی ۔

نوٹ : یہاں مشرق کالفظ پہلی ہے اس لئے آگ مشرق ہے کی جانب سے یعنی مشرقی ممالک سے شروع ہوگی اورممکن ہے یہ جنگ کی آگ ہو۔

پچاس عورتیں اورایک مرد :

عن النبی ان من اشراط الساعةیظھرالجمل ولیشرب الخمرویفشوع الزناوتقتل الرجال وتکثرالنساء من ان خمسین امرتہ فیھن واحدمن الرجال ۔

حضورنے ارشادفارمایاکہ قرب قیامت علم حقیقی رخصت ہوجائے گا اورجھل ظاہرہوگا شراب کثرت سے پی جائے گی اورزناکاری عام ہوجائے گی مرد قلیل تعدادمیں رہ جائیں گی اورعورتیں بکثرت ہوں گی ۔ انتہایہ ہوگی کہ پچاس عورتوں کی درمیان ایک مردباقی ہے گا ۔

مختلف ممالک کی تباہے بہ طریقۂ اہل سنت :محی الدین ابن عرب نے کتاب محاظرة الابراروسامرة الاخیاربنا ۔ من حدیث الیاس سندہ الی حذیفة قال رسول اللہ وذکرالحدیث بطولہ وقداوردنافی الکتاب وفیہ ان مصرامنت من الحزاب حتی تخریب البصرة ثم ذکررسول اللہ ان حزاب البصرة من العراق وحزاب المصرمن جفاف الیل وحزاب مکہ من الحبشة وخراب المدینة من السیل وخراب الیمن من الجرا وخراب الیلہ من الحصاروخراب فارس من الصعالیک من الدیلم وخراب الدیلم من الارمن خراب الارمن الجزروخراب الجزرومن الترک وخراب الترک من الصواعق وخراب السندمن الھندوخراب الھندمن الصین وخراب الصین من الرمل وخراب البشہ من الرجفة وخراب الزوارمن السفیانے وخراب الرمھا من الحف وخراب العراق من القحط ۔

محی الدین ابن عرب نے کتاب محاظرة الابراروحسامراۃ اخیارمیں بیان کیاہے روایت کاسلسلة حضرت حذیفة یمانے صحابی پیغمبرتک منتہے ہوتاہے جس میں پیغمبرنے ارشادفارمایا۔ حدیث طویل میں کہ مصراس وقت تک بربادہونے سے بچارہے گا جب تک کہ بصرہ برباد نہ ہوجائے پھرفارمایابصرہ برباد ہوگا عراق کی سبب اورمصربربادہوگا دریائی نیل کی سبب سے اورمکہ بربادہوگا حبشہ کی ہاتھوں اورمدینہ بربادہوگا ۔ سیلاب یاچیچک کی بناء پراوریمن تباہ ہوگا اورایلہ کاحصارکیاجائے گا یہاں تک کہ بالترتیب جملہ ممالک کی متعلق ارشادفارمایااوران کی تباہے کی اطلاع دی ہے علاوہ ازاین دوسری خطبات میں بھی ارشادہے ۔

ساٹھ جھوٹے نبی :

عن عبداللہ ابن عمرقال رسول اللہ لاتقوم الساعة حتی یخرج المھدی من ولدی ولایخرج حتی یخرج ستون کذاباکلھم یقول انالنبی وھذا الدیث شاھدصحیح بحوالہ

عبداللہ ابن عمرحضورنے ارشادفارمایاکہ قیامت اس وقت تک نہ آئی گی جب تک کہ میری اولادمیں مہدی کاظہورنہ ہوجائے اوران کا ظہوراس وقت تک نہ وہوگا جب تک ساٹھ ایسے جھوٹی ظاہرنہ ہوجائیں ۔ جواپنے آپ کو نبی کہتی ہوں ۔ (اوریہ حدیث صحیح ہے)۔

انگریزوں سے جنگ اورتبا ہی

عقدالدارعن عوف ابن مالک قال آتیت رسول اللہ وھوفی خمتدمن آدمفتوماوضوامسکینافقال یاعوف اعددستة بین یدالساعة قلت اوماھی یارسول اللہ قال موتی فرجھت فقال احدی فقلت احدی والثانےۃ فتح بیت المقدس والثالثة موتان فیکم کقصص الغتم والراجدالغاضت المال حتی تعطی الرجل مائتہ دینارفیکل تیسرھا وفتنة لایبقی بیت من العرب الادخلتہ وھذا فتنة تکون بینکم وبین بنے الاصغرثم یغدرونکم فیاتونکم تحت ثمانین غاےۃ تحت کل غاےۃ اثنے عشرالف اخرجة ایخاری فی صحیحة من حدیث عوف بن مالک۔

نوٹ : رجم ،قتل یابذریعہ پتھرختم ہونا ۔ صوتان ،موت بذریعہ تلواراورموت بذریعہ طاعون ۔ بنے الاصفرملوک الروم اولادالاصفردوم بن عیصوربن اسحاق والغایتہ الراےۃ علی مافی القاموس (انگریز) مرادہیں خواہ امریکہ کی ہوں یایورپ کی) ۔

ترجمہ :کتاب عقدالدارمیں عوف ابن مالک سے روایت ہے کہ میں خدمت اقدس پیغمبراقدس میں حاضرہوااس وقت آپ ایک مٹیالی رنگ کی خیمہ میں تشریف رکھتی تھے اس وقت آپ نے بہ اطمینان وضوفارمایا اورمجھ سے مخاطب ہوکرارشادفارمایاکہ قیامت کی آنے میں چھ کاعددہے میں نے دریافت کیا یارسول اللہ ! وہ کیاہے تب آپ نے فارمایاکہ پہلی توسنگیاری سے موت ہے (آسمان سے پتھروں کی بارش شاید بمباری مرادہو) آپ نے فارمایا یہ ایک ہوا ،میں نے عرض کیاکہ ہاں یہ ایک ہوا تب آپ نے فارمایاکہ دوسری بیت المقدس کی فتح ہے ۔تیسری دوموتیں اس طرح واقعہ ہوں گی کہ لوگوں کاقتل عام ایسے ہو جیسے بھیڑوں اوربکریوں کی گلی قتل کئی جائیں چوتھے مال کی زیادتی لیکن اس طرح کہ لوگ سودینارکھتی ہوں مگر وہ بھی ضرورت کی کفالت نہ کریں پھرایک فتنہ پیداہو جس سے کسے عرب کاکوئی گھرمحفوظ نہ رہے اوریہ فتنہ تمہاری اوربنواصفر(انگریزوں)کی درمیان ہوگا وہ تم سے غداری کریں گی اور ۸۰حصوں میں تقسیم ہوکرآئیں گی جن میں سے ہرحصہ میں بارہ ہزارافرادہوں گی (یعنی ۸بٹالین جن میں سے ہربٹالین میں بارہ ہزارافرادہوں گی)تم پرحملہ آورہوں گی اس حدیث کوبخاری نے بھی "صحیح"میں لکھاہے موجودہ حالات میں یہ خطبہ قابل غورہے ۔

مخصوص شہروں کی تباہے ازحضرت علی علیہ السلام :

مناقب ابن شہرآشوب روی قتادہ عن سعیدابن المسیب انہ سئل امیرالمومنین من قولہ تعالی روان من قریة الانحن مھلکہ وماقبل یوم القیامة اوبندوھا ،فقال فی خبرطویل تخریب سمرقندوجاج وخوارزم واصفھان والکوفہ من الترک وھمدان والری من الدیلم وطبریة والمدینة وفارس بالقحط والجوع ومکة من الحبشہ والبصروبلخ بالغرق والسندمن الھندوالھندمن تبت وتبت من الصین وبذشجان صاعانے وکرمان وبعص الشام لبنانک الخیل والقتل والیمن من الجرادوالسلطان وسیجستان وبعض الشام بالریح وشرمان بالطاعون ومروبالرمل وھرات بالحیات ونیشابورمن قبل

انقطاع النیل وآذربائیجان لبنانک الخیل والصواعق یصیرعلیها سافلها :

مناقب ابن شہرآشوب میں قتادہ سے روایت ہے جنھوں نے سعیدابن المسیب سے بیان کیاکہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے سوال کیاگیااس ایت کی باری میں کہ ان میں قریبة جس کی جواب میں آپنے طویل خبردیتی ہوئی مختلف شہروں کی بربادی کی اطلاع دی اورفارمایادورآخرمیں سمرقندوجاج خوارم اوراصفہان وکوفہ تباہ ہوگا ترکوں کی ہاتھ سے (ترکوں سے مراداہل روس ہیں) ہمدان اورری (ایران) ویلم اہل قزوین کی ہاتھوں اورطبرتہ اورمدینہ وخلیج فارس کاعلاقہ قحط اوربھوک کی ذریعہ مکہ ،حبشہ کی ہاتھوں بصرہ اوربلخ غرق ہوجائے گا ،سندھ ہند سے اورہندتبت سے اورتبت چین کی ہاتھوں اوربدخشاں صاعانے وکرمان اورشام کی بعض علاقے فوجوں کی پیروں سے روندی جائیں گی قتل وغارت گری کی زیادتی ہوگی اوریمن فرماں رواؤں کی ہاتھوں اورسیجیستان اورشام کی بعض علاقے ہواؤں کی ذریعہ (مرادگیس وغیرہ) شومان طاعون کی سبب اورمروٹڈیوں کی ذریعہ اورہرات میں سانپ مخلوق کوتباہ کریں گی اورنیشابورتباہ ہوگا دریائی نیل کی ا نقطاع سے پہلی آذربائیجان گھوڑوں کی ٹاپوں (فوجوں کی آمدروفت اورجنگ)اوربجلیوں کی ذریعہ (مرادایٹم بم وغیرہ سے ہے) بخاراغرق ہوگااورقحط پڑی گااورسلم وبغدادبھی تباہ ہوگا غرق ہونے سے ۔

حرام خون کابہنااورزمین کاپاک ہوناسیدحسنے کاکرمان اورملتان آنا جنگ عظیم کاواقع ہونااز امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام :

عن ابی عبداللہ جعفرابن محمدعلیہ السلام عن حسین ابن علی ان امیرالمومنین صلواۃاللہ علیہ حدثنا عن الشنیا تکون بعدہ الی قیام القائم فقال الحسین یاامیرالمومنین متی یطھراللہ الارض من الظالمین حتی یطلب الدم الحرام ثم ذکرامربنے امیہ وبنے العباس حدیث طویل ثم قال اذا قائم القائم بخراسان وغلب علی الارض کرمان والملتان وحاذجزیرۃ مابنے کاوان وتام مناقائم بجیلان واجابة الابروالدیلم وظھرت لولوی رایات الترک الاتراک متفرقات فی الاقطار والحرمات وکاربوبین ھناۃوھناۃ اذا حزبت البصرۃ وقام امیوالامربمصرفحکی امیرالمومنین علیہ السلام حکایتہ طویل ثم قا ل اذا جھزت الالوف وصفت الصفوف وقتل الکبش الخروف وھذاک یقوم القائم المامول والامام المجھول لہ الشرف والفضل وھومن ولدک یاحسین لابن مثل یظھربین الکرنین فی دریین یظھرعلی الثقلین ولایترک فی الارض اوانہ مبین طوبی المن ادرک زمانہ ولحق ارنہ وشھدایامہ ۔

ترجمہ : ابی عبداللہ جعفرابن محمد سے بحوالہ حضرت امام حسین علیہ السلام منقول ہے کہ آپ نے حضرت امیرالمومنین سے دریافت کیاکہ یہ ارشادفرمائیی کہ خداوندعالم ز مین کو ظالموں کی وجود سے کب طاہرمطہرفرمائے گا پس آپ نے جواب میں ارشادفارمایاکہ زمین اس وقت تک پاک

نہ ہوگی جب تک کہ خون حرام مکمل طورسے بہہ نہ جائے گا پھرآپ نے بنے امیہ وبنے عباس کی حکومتوں کاتذکرہ فارمایا ایک طویل بیان میں پھرارشادفارمایاکہ جس وقت قائم کی ظہورکاوقت ہوگا اس وقت ایک شخص قیام کرےگا ۔ خراسان میں (سیدحسنے تفصیل بعدمیں آئیگی)جوغلبہ حاصل کرےگا۔ کرمان اورملتان کی زمین پراورپھریہاں سے جائےگا ۔ جزیرہ بنےکاوان تک (مراد حولی بصرہ ہے)اوراس وقت ہم سے ایک قائم ظاہرہوگا ۔جیلان میں جس کی اطاعت قبول کریں گی اہل استرآباد واھل قزوین (سیدحسنے مرادہیں) اس وقت ظاہرہوں گی ترکوں کی جھنڈی (مراداہل روس تفصیل آگی ہے) جومتفرق مقامات اورراستوں میں اورمقدس مقامات پراورپھران کی درمیان شدید جنگ ہوگی یہاں تک کہ جب بصرہ بربادہوجائے اورعربوں کی امیرالامراء کاقیام مصرمیں ہوجائے پھراس کی بعد ایک طویل حکایت اورواقعہ آپ نے بیان فارمایا اورکہاکہ جب تیری حرکت میں آجائیں اورصفیں جنگ کی لیی تیارہوجائیں اورذلیل ،شرفاءکوقتل کرنے لگیں (بی دینوں یعنی روسیوں کی ہاتھ مسلمان قتل ہونے لگیں) وغیرہ وغیرہ۔

سرخ موت اورسفیدموت :

قال امیرالمومنین علیہ السلام بین یدی القائم موت احمروموت ابیض وجرادفی حنیدوجرادفی غیرحسینہ،احمرکالدم فاماالموت الاحمرفباالسیف والابیض فالطاعون ۔

حضرت علی نے ارشادفارمایاکہ حضرت قائم کی ظہورسے قبل دوموتیں واقع ہوں گی سرخ موت ا ورسفیدموت سرخ بمعنے خون اورسرخ موت بذریعہ تلوار(جنگ جس میں خون ہے خون مخلوق کابہہ جائے)اورسفیدموت طاعون جوجنگ کی بعد پھیل جائےگا۔

نوٹ : ان مختصرعلامات میں واضح کردیاہے کہ پہلی کرۂ زمین پرخاص طورسے مشرقی وسطی میں جنگ عظیم واقع ہوگی ۔ اورپھریہاں طاعون پھیل جائےگا ۔

زردجھنڈوں کاشام میں داخلہ

قال علی ابن طالب اذا مختلف رمحان بالشام فھواٸۃ من ایات اللہ تعالی قیل ثم قال ثم تکون بالشام یھلک فیھا مائیۃ الف یجعل اللہ رحمۃ علی المومنین وعذابا علی الکافرین فاذاکان ذلک فانظرالی اصحاب البراذین الشھب والرایات الصفرتقبل من المغرب حتی بالشام فاذاکان ذلک فانتظروخسفا بقریۃ من قری الشام یقال لھا وحرثا فاذاکان ذلک وانتظروابن آکلۃ الاکبادبوادیابس ۔

ترجمہ : حضرت علی نے ارشادفارمایاکہ جس وقت شام میں نیزوں میں اختلاف پیداہوجائے یعنی جنگ شروع ہوجائے تویہ اللہ کی ایتوں میں سے ایک ایت ونشانے ہے پوچھا پھرکیاہوگا ،آپ نے فارمایاکہ پھرشام پرسنگ باری ہوگی (شایدبم گرائی جائیں)جس میں تقریبا ایک لاکھ آدمی ماری جائیں گی ۔ خداوندعالم رحمت نازل فرمائےگا مومنین پراورعذاب ہوگاکافرین پربس جب ایساہوجائے توتم متوجہ ہونا ۔الشبہے گھوڑوں کی سواروں اورزردجھنڈوں کی جانب

جومغرب علاقہ کی جانب سے آئیں گی (شام کی مغرب میں عراق ہے) یہاں تک کہ شام میں پہنچ جائیں گی بس جب ایساہوجائے توتم انتظارکرنا شام کی ایک دیہات جس کانام حرستایاخرشا ہے زمین میں دھنس جائے گا اورجب ایساہوجائے توتم انتظارکرنا سفیانے کی خروج کا جوخشک وادی فلسطین سے ظاہرہوگا ۔

نوٹ : حرستا یاخرشا پرانے جغرافیوں سے پتہ چلتاہے کہ اس کاجائے وقوع دمشق کی پاس ہے۔

)ابن آکلہ یعنی سفیانے کی خروج کاحال آئندہ بالتفصیل آئی گا)۔

کوفہ کاحصاراورپشت مسجدپرنفس ذکیہ کاقتل :

عن اصبغ ابن نیابۃقال سمعت امیرالمومنین تاویل ھذہ الاےۃ ثم رددناکم الکرۃ علیھم وامددناکم باموال وبنین (جعناکم اکثرنفیرا) ولذالک ایات وعلامات اولھن حصارالکوفہ بالرصدوالخندق وتحریق الروایانے سکک الکوفہ وتعطیل المساجدالاکبرتھزالقاتل والمقتول فی النارقتل سریع وموت ذریع وقتل اللنفس الذکیہ بظھراکوفہ فی سبعین المذبوح بین الرکن والمقام ۔

ترجمہ : اصبغ ابن نیابۃ نے بیان کیاکہ میں نے اس ایت کی ذیل میں (ثم رددناکم) حضرت امیرالمومنین سے سنا اورآپ نے فارمایاکہ اس میں نشانیاں ہیں اورکچھ علامات ہیں جن میں سب سے پہلی کوفہ کاحصارہے دشمن کی خوف سے خندق کی ذریعہ اورکوفہ کی گلیوں میں جھنڈوں کاپھاڑاجانا ،جلایاجانا ہے۔ اورمساجدکوفہ کا ۴۰ راتوں تک معطل ہوجاناہے یعنی کوئی نمازکونہ جاسکی گا ۔ اورہیکل کانکلنا (نصاری کی کچھ نشانات کاواضح ہونا) یانصاری کاحاوی ہوجانا اوران کاچھاجانا ہے اس علاقہ پر۔اورمسجدبزرگ یعنی مسجدکوفہ کی اطراف میں تین جھنڈوں کامتحرک ہوناہے جہاں قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہیں اورانتہائی قتل وغارت کاجاری ہونا اورایک پاکیزہ نفس والے انسان کامسجدکوفہ کی پشت پرقتل ہونا سترافرادکی ساتھ اورایک پاکیزہ نفس کاذبح ہونا رکن ومقام کی درمیان۔

نوٹ :بعض روایات میں تحریف الزوایاشہرکوفہ کی زاویوں راستوں اورگوشی گوشی میں آگ لگنا ہے ۔ مقصدیہ کہ جنگ کی درمیان کوفہ میں ہرجگہ آگ لگی گی ۔

اگرتفصیل سے علامات ملاحظہ فرمانا چاہیں تونہایت مناسب ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی خطبہ (المخزون)کا مطالعہ فرمائیں جوکتاب بشارت الاسلام "مطبوعہ بغدادمیں بھی مختصرا درج ہے اس خطبہ میں امیرالمومنین نے ایات سے استدلال فارمایاہے اورعجیب وغریب خطبہ ہے -

دس علامتیں ازخطبہ الافتخاریہ امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام :

کتاب مشارق الانوار، قال ان لخروجہ علامات عشرۃ اولھا تحریف الرایات فی ازفتہ الکوفہ وتعطیل

المساجدوانقطاع الحاج وخسف مقذف بخراسان وطلوع الکواکب المذنب واقتران النجوم وھرج ومرج وقتل ونھب فتلک علامات عشرة ومن علامتہ الی العلامة عجب فاذا تحت احکامات قام قائمنا قائم الحق ۔

ترجمہ : آپ نے خروج امام کی علامتوں کی ذیل میں ارشادفرمایاکہ اس سلسلی میں دس علامتیں ہیں جن میں سب سے پہلی جھنڈوں کی تبدیلی کوفہ میں اوراس کی گلیوں میں اورمساجدکامعطل ہوجانا اورحاجیوں کاراستہ بندہوجانا خراسان (ایران) میں زمین کادھنس جانا اورلوگوں کاانتہائی پریشان ہوکردوسری مقامات پرپراکندہ ہوجانا۔ پھرایک دم دارستارہ کانکلنا اس کی بعد چند نجوم یعنی کچھ ستاروں کاایک جگہ جمع ہوجانا پھرہرج ومرج یعنی قتل وخونریزی کاہونا پھرقتل عام ہونا اس کی بعد دہشت وگھبراہٹ چھاجانا ۔ بس یہ دس علامتیں جن میں سے ایک علامت سے دوسری علامت تک تعجب ہے تعجب ہے یہ جب مکمل ہوجائیں تب قائم الحق جوہم میں سے ہے اس کاظہورہوگا۔

دنیاکی آبادی صرف ایک تہائی رہ جائے گی :

عن امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام قال لایخرج المھدی حتی یقتل ثلاث ویموت ثلاثةویبقی ثلاث (عقدالدرر)۔

ترجمہ : مولائی کائنات نے ارشادفرمایاکہ مہدی کااس وقت تک ظہورنہ ہوگا جب تک کہ ایک تہائی آبادی باقی نہ رہ جائے ۔

ایران میں قتل عام : عن حسین ابن علی قال اختلاف سنفین من العجم فی لفظہ حکمتہ ویسفک فیھم وماکثیرویقتل الوف الوف۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے ارشادفرمایاکہ ایران میں دوگرہوں میں آپس میں جنگ ہوناایک خاص موضوع پراوراس میں بکثرت خون بہناکیوں کہ افراد ہزاروں کی تعدادمیں قتل ہوں گی ۔

خلاف اصول گہن لگنا

عن ابی جعفراشارتین بین یدی ھذاالامرخسوف الاالقمربخس وکسوف الشمس بخمسة عشرلم لکن ذلک منذ ھبط آدم الی الارض فعند ذلک بسقط حساب المنجمین ۔

حضرت ابی جعفریعنی امام محمدباقرعلیہ السلام نے ارشادفرمایاکہ ظہورمہدی کی دوخاص اشاری ہیں یعنی بالکل خلاف عادت چاندگرہن ۵ تاریخ کواورسورج گہن ۱۵ تاریخ کو اگرچہ حضرت آدم کی زمین پرآنے کی بعدسے ا ب تک ایسانہیں ہوامگرجب ایساہواجائے گاتوعلم نجوم کاحساب

بالکل ساقط ہوجائے گا۔

زلزلوں کی زیادتی اورخوف شدید

قال جعفرلایقوم القائم لاعلی خوف شدید من الناس وز لازل وبلایصیب الناس وطاعون قبل ذلک وسیف قاطع بین العرب واختلاف شدیدفی الناس وتشت فی دینھم وتغیرفی حالھم حتی یتمی المتمنے الموت صباحاومساء ۔

امام محمدباقرعلیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ اورزلزلی زیادہ تعدادمیں نہ آئیں اورمخلوق مصیبت میں مبتلانہ ہوجائے اوراس سے پہلی طاعون نہ پھیل جائے اورعرب کی درمیان شدیدجنگ نہ ہوی ۔ مخلوقات میں اختلاف شدیدپیدانہ ہوی اوردین ضعیف اوراس کی حالت متغیرنہ ہوجائے یہاں تک کہ زندہ افراداپنے مرنے کی تمناصبح وشام نہ کرنے لگیں ۔

بارہ سیدوں کاجھوٹادعوی

قال ابی عبداللہ لایخرج القائم حتی یخرج اثنے عشرۃ من بنے ھاشم کلھم یدعواالی نفسہ وعن بشارۃ المصطفی مثلہ ۔

امام جعفرصادق علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ مہدی کااسوقت تک خروج نہ ہوگا جب تک کہ بنے ھاشم میں سے ۱۲جھوٹی (سید)لوگوں کواپنے جانب دعوت نہ دی لیں ۔

عرب ڈی پرکوفہ میں ہنگامہ :

عن ابی عبداللہ ان لولدفلان عندمسجدکم یعنی مسجدالکوفہ لوقعتہ فی یوم عروبہ یقتل فیھااربعتہ آلاف من باب الفیل الی اصحاب الصابون نایاکم وھذا طریق فاجتنبوہ واحسنتم حالامن غذفی وزب الانصار۔

ترجمہ : حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے کسے شخص کی لڑکی کومخاطب کرکی ارشادفارمایاکہ تمہاری مسجدکی پاس یعنی مسجدکوفہ میں ایک واقعہ ہوگا اس وقت جبکہ عرب ڈی منایاجارہاہوگا اس دن قتل کئی جائیں گی چارہزارافرادباب فیل کی جانب اصحاب صابون میں سے پس جب وہ اس راستی سے آئیں توتم ان سے پرہیزکرنا ۔الی الاخر۔

نوٹ : عرب ڈی کالفظ قابل غورہے کیونکہ ڈی منانا صرف اس زمانے میں رائج ہے ۔

حتمیہ علامات

حتمی اوریقینے وہ علامتیں ہیں جوظہورامام علیہ السلام کی موقع پرضروربضرورواقع ہوں گی ان میں سے چندبالترتیب درج ذیل ہیں ۔ آئندہ علامات میں بھی ان کاذکراکثرآتارہے گا نہایت ا ختصارسے ہم یہاں درج کررہے ہیں عربی کی اصل عبارتیں درج نہیں کی گئی ہیں مگرموجودہ

عبارتیں دراصل عربی وفارسے عبارات کاترجمہ ہیں اصل عبارتیں کتب محولہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں ۔

۱۔ سفیانی کاخروج :

یہ ایک مردمنحوس اولادابوسفیان بن حرب نام سفیان ابن قیس کی اولادسے ہوگا اس کانام عثمان اوراس کی والدکانام عتبہ یاعشبہ ہے یہ انتہائی بدصورت آبلہ رواورنیلی آنکھوں والاہے جودیکھنے میں بھینگا نظرآئی گا ماہ رجب میں بی آب وگیاہ جنگل وادی خشک یعنی فلسطین کی قرب وجوارسے خروج کرےگا لیکن اس کاخروج ایک بہت بڑی فتنہ کی بعدہے ہوگا (یعنی اس کی خروج سے پہلی زمین پرجنگ عظہم ہوچکی ہوگی) اس کی ساتھ انتہائی ظالم وسفاک افراد ہوں گی جن میں تقریبا سترہزاریہودی شامل ہوں گی اس کی جماعت اولادحرام سے ہوگی ۔ یعنی یہ فرزندان زناہوں گی اس کی مدت سلطنت ۸ماہ ہے اس کاخروج اسے سال ہوگا جس سال حضرت امام علیہ السلام کاظہورہوگا یہ بعدمیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ہاتھ سے قتل ہوگا مگراس سے پہلی اس قدرمظالم اس کی ہاتھوں ظہورپذیرہوں گی کہ بیان نہیں کیاجاسکتامختصریہ کہ اس کوفوجیں مدینہ منورہ کوتباہ بربادکریں گی ۔ شام اورعراق تک اس کی وجہ سے قتل وغارت کابازارگرم ہوگا مگرجب اس کی فوجیں خانہ کعبہ کوتباہ وبربادکرنے کی لئے مکہ کی جانب حرکت کریں گی تومقام بیداء میں (یہ ایک میدان ہے مکہ اورمدینہ کی درمیان) زمین میں دھنس جائیں گی تب اس کی فتنہ سے نجات ملی گی (اس کی متعلق آئندہ علامات میں اشارات آتی رہیں گی)۔

۲۔ صحیۂ آسمانے :

(یعنی ایک چیخ کی آوازجوآسمان کی جانب سے ۲۳ماہ رمضان کی شب میں (شب جمعہ) اس قدرسخت وبلندہوگی ۔کہ مشرق ومغرب کی افراداس کوسن سکیں گی اوراس آوازکی بلندکرنے والے جبرائیل ہوں گی ۔ جوصبح کی قریب فصیح آوازمیں ظہورامام کی خبردیں گی اورہرشخص اپنے زبان میں اس آوازکوسنے گامگراسے دن وقت عصرایک شیطانے آوازپیداہوگی جوبالکل پہلی آوازسے مشابہ ہوگی اسے لئے کثرت سے افرادشک وشبہ اورباہمی چہ میگوئی میں مبتلاہوکرگمراہ ہوجائیں گی اس آوازکامنادی شیطان ہوگا(ضروری ہے کہ اس علامت کوخصوصا یادرکھاجائے کیوں کہ اس میں تاریخ ،وقت سب کچھ بالتفصیل موجودہے)۔

نوٹ : اس علامت سے یہ بھی پتہ چل رہاہے کہ ایک ہے وقت میں پوری کرۂ ارض پرآوازپہنچ سکی گی اوراب یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ جب ہم آج مادی وسائل کی ذریعہ آن

واحدمیں کسے خاص واقعہ سے پوری دینا میں واقف ہوسکتی ہیں تواس میں تعجب کیاہے کہ جب اس کاانتظام خداوندعالم کی جانب سے ہوگا دوسری یہ اعتراض بھی بی محل ہوگاکہ ایک آوازمخصوص زبان میں ہوگی مگرسننے والے اپنے زبان میں کیسے سنیں گی تواس دورمیں یہ مشکل نہیں ہے اوراس کاجواب بھی یہ ہے کہ آج مادی وسائل کی ذریعہ جب یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک مقرراگرکسے اجلاس میں تقریرکرتاہے تواسے کی ساتھ ساتھ دوسری زبان میں سمجھ لیتاہے اورسن لیتاہے ،تو پھرخداوندعالم کی لیی یہ بات کیسے ناممکن ہوگی ہاں اس علامت کی بیان کرنے سے اس کاضرورپتہ چلتاہے کہ بیان کرنے والے خداکی نمائندی کی نگاہ میں دورآخرکی ترقی ضرورموجودتھے ورنہ اس وقت کی عربوں کی ذہن میں یہ بات آہے نہیں سکتی تھے مگرآج محل تعجب نہیں ۔(اس لئے یہ علامت انتہائی خاص ہے)۔

۳۔ سورج گہن :

زمین پراس طرح مسلسل سورج گہن کاواقع ہوناکہ پہلی مشرقی ممالک میں مکمل گہن ہو۔ پھرمغربی ممالک میں اوراس کی بعد جزیرہ عرب میں (سال گذشتہ اس ترتیب سے دومقامات پرگہن لگ چکی ہیں) بعض روایات میں یہ تحریرہے کہ کچھ علاقوں کااس ترتیب سے زمین میں دھنس جانامرادہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ : یہ دونوں باتیں ممکن ہیں چونکہ گہن کاتجربہ توہوچکا،رہازمین میں علاقوں کادھنس جاناتویہ زلزلوں کی بناء پربھی ہوسکتاہے اورآسمانے حادثات سے بھی ممکن ہے اورگولہ باری سے بھی امکان ہے ۔ اگرزلزلہ مرادہے تواس ترتیب سے زلزلی بھی گزشتہ زمانے میں آچکی ہیں علاوہ جزیرہ عرب کی۔

۴۔ خلاف قانون وعادت ایک دن سورج کامغرب سے طلوع ہونا

بعض حضرات نے اس کوعلامت قیامت کبری قراردیاہے لیکن دوسری علامت کی مطالعہ سے یہ پتہ چلتاہے کہ سورج ایک دن زمانۂ ظہورامام میں چلتی چلتی ظہرکی وقت اہل زمین کوساکن نظرآئی گا اورعصرکی وقت تک اسے طرح باقی رہے گا اورپھراسے دن اسے سمت سے طلوع ہوتاہوانظرآئی گا بہ ظاہریہ بات عقل میں نہیں آتی کہ ایساکس طرح ہوسکتاہے اس لئے کہ اس نظام شمسے میں فرق پیداہوجائے گا اوراسے فرق کی وجہ سے کائنات درہم برہم ہوجائے گی لیکن یہ بات ناواقفیت کی بناء پرہے ورنہ نہ معلوم روزانہ کائنات میں کس قدرتغیرات ہوتی رہتی ہیں جن کوہم محسوس نہیں کرتی بلکہ اسے طرح یہ خیال ہے کہ موجودہ ہتھیاروں کی استعمال سے ممکن ہے کہ زمین پرایسے حادثات رونماہوں کہ اس کی رفتارمیں فرق پیداہوجائے اورپھرکچھ دیرکی لیی بظاہرزمین ساکن اورپھرکسے خصوصی جھٹکی کی ساتھ متحرک ہوجائے جس سے اس کی رفتاراورطلوع وغروب میں فرق ہوسکتاہے چندعلامات بھی تغیرسیارگان اورحرکت زمین کی

تبدیلی کی جانب اشارہ کرتی ہیں چونکہ علم ۂیت میراموضوع نہیں ہے اس لیی میں اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل پیش نہیں کرسکتامگرمیراعقیدہ ہےکہ جب حضورنے اورآئمہ علیھم السلام نے ارشادفارمایاہے تویقینا ایساہوکررہےگا خواہ آج عقل میں آئی یانہ آئی۔

لیکن یہ بات محقق ہےکہ زمین کی گردش اورافلاک کی حرکت یعنی سیارگان کی حرکت متغیرہوتی رہتی ہے اوربعض اوقات چندسیارگان کی قریبی اجتماع کی بناء پر خاص حادثات بھی ممکن ہیں جیساکہ حال ہے میں امریکہ کی ایک ماہرفلکیات نے اعلان کیاہے کہ چندسیاروں کی باہمی قرآن کی وجہ سے اس بات کاامکان ہےکہ کسے سیارہ کاکوئی ٹکڑاٹوٹ کر زمین پرگری گا جس کی وجہ سے جنوبی امریکہ فوراتباہ ہوجائےگا (پاکستانے اخبارجنگ ماہ اگست ۱۹۶۷ء میں یہ اطلاع شایع ہوئی ہے) لہذا زمین کی حرکت کاتغیربھی باعث تعجب نہیں ہوسکتامگرمطابق ارشادپیغمبریہ علامت حتمی ہے جس میں تغیرنہیں ہوسکتالہذا ممکن ہےکہ یہ علامت بالکل آخری دورمیں پوری ہو ۔

۵۔ سورج اورچاندگہن :

بالکل خلاف اصول ماہ رمضان کی ۱۵تاریخ کوسورج گہن ہونااورآخرماہ رمضان یابعض روایات کی ا عتبارسے رمضان کی ۵تاریخ کو چاندگہن لگنابھی ہے۔ اوریہ بھی تغیررفتارپردلالت کرتاہے مجھی اس علامت پربحث کرنامقصودنہیں کیوں کہ گذشتہ علامات کی سلسلی میں کچھ لکھ چکاہوں مگرکثیرتعدادمیں احادیث واخبارمیں اس علامت کوبیان کیاگیاہے لہذا ایسابھی ضرورہوگا اوریہ علامت امام علیہ السلام کی ظہورسے قبل ہے مکمل ہوگی یاان کی زمانہ میں ہوگی آخرمیں اس علامت کی جانب اشارہ کیاجائےگا ۔

۶۔ خروج دجال :

یہ علامت بھی ظہوراما علیہ السلام سے متصل ہے مختلف کتابوں میں دجال کاحال تفصیل سے موجود ہے مگرمیں نہایت اختصارسے تحریرکررہاہوں روایات کی مطالعی سے پتہ چلتاہےکہ (دجال کی معنے حق کوباطل کی ساتھ ملادینے کی ہیں جس کامقصددھوکا، مکروحیلہ اورفریب ہے اس لیی ہراس آدمی کوعرف عام میں دجال کہتی ہیں جوفریب اوردھوکادہے اپناشعاربنالی چنانچہ بعض مقامات پردجال جمع کاصیغہ بھی استعمال ہواہے اوران سے مرادکثرت سے دھوکہ دینے والے افراداورحکومتیں ہیں بہت سے حضرات نے اپنے حسب منشاء توضیحات کی ہیں لیکن حقیقت یہ ہےکہ جس دجال کاذکرعلامات ظہورمیں تحریرہے وہ ایک شخص ہے جس کانام حضوراکرم نے صاید ابن صیدبتایاہے اوراس کالقب دجال ہے اوریہ بہت بڑاساحراورجادوگرہے کیوں کہ دجال خودمبالغہ کاصیغہ ہے جس کامقصدیہ ہےکہ انتہائی پرفریب اوردھوکہ دینے والایہ شخص پہلی دعوی نبوت کرےگا اورپھردعوی الھویت یہ اس زمانہ میں اوراس وقت ظاہرہوگا

جس سال مشرق وسطی شدیدطورپرقحط کی سختیوں میں مبتلاہوگا ،اوراسے وجہ سے اپنے مجبوریوں اورپریشانیوں کی تحت اس کی اطاعت سب سے پہلی زیادہ ترعورتیں ،یہودی افراداوربادیہ نشین عرب کریں گی یہ بہت بڑی فتنہ کاذمہ دارہوگا اورساحرہونے کی وجہ سے اسکی اوراس کی سواری (گدھی) کی بال بال سے گانے بجانے کی آوازیں پیداہوں گی جن کودیکھ کرلوگ متحیررہ جائیں گی یہ خودیہودی نسل سے ہوگا جس کوآج کل یہود قطامہ کہتی ہیں اوراس کی کنیت ابویوسف ہے اس لئے یہودی قوم کی لوگ اس کونبی تسلیم کرلیں گی اس کی خروج سے قبل تین سال دنیاشدیدقحط کاشکارہوگی اورتیسری سال ایک برگ سبزبھی زراعت میں باقی نہ رہے گا۔اورنہ اس زمانہ میں آسمان سے ایک قطرہ آب برسے گا اس کی قدم مکہ اورمدینہ تک پہنچ جائیں گی ۔

اس کاحلیہ ظاہری یہ ہے تقریبا ۲۰ ذرع قدری دیکھنے میں کانا (ایک چشم) داہنے آنکھ اس طرح بی کارکہ گویاسرخ گوشت کالوتھڑا ہے اوربائیں آنکھ بجائے معینہ مقام کی ماتھے پرچمکتی ہوگی اوراسکاگدھاسرخ جلداوربال والاہوگا چاروں ہاتھ پیرزانوتک سیاہ اورزانوسے سم تک سفیدچونکہ تقریبا سترہزار باہتھیاریہودیوں کی اس کواعانت حاصل ہوگی اس لیی اس کی ذریعہ سے شدیدترین واقعات کا ظہورہوگا اس زمانے میں صرف بیت المقدس محفوظ مقام قراردیاجائے گاکیونکہ یہیں حضرت عیسے کانزول ہوگا اورحضرت امام علیہ السلام بھی اس موقع پربیت المقدس پہنچ چکی ہوں گی اس لئے یہاں دجال سے جنگ ہوگی اورحضرت عیسے اس کوقتل کریں گی پھراس کی بعدیہودیوں کانام ونشان مٹ جائے گا اورصلیب کانشان وسورکاگوشت ترک ہوجائے گا ا سکی بعددنیامیں صرف ایک ہے مذہب باقی رہ جائے گا اوراس مذہب حق کانام ہے اسلام اورصرف حقیقی اسلام چنانچہ حوالہ کی لیی کتاب" الملاحم والفتن" میں تفصیل موجودہے اورحضوراکرم نے جوکچھ دجال کی لئے اوراس کی مستقبل کی لئے ارشادفارمایاہے وہ بھی تحریرہے رجوع کیاجاسکتاہے چندخصوصی ومختصراشاری ہم بھی اصل عبارت کی ساتھ آخرکتاب میں درج کریں گی ۔

۷۔ حضرت عیسے علیہ السلام کاآسمان سے نازل ہونا

ہرمسلمان کاعقیدہ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام زندہ ہیں نہ ان کوسولی دی گئی ہے اورنہ وہ قتل کئی گئی ہیں بلکہ زندہ آسمان پراٹھالئے گئی ہیں اوروقت معینہ کی منتظرہیں ۔آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زمانے میں دمشق میں نازل ہوں گی بوقت صبح آپ امام سے فرمائیں گی کہ آپ آگی بڑھ جائے تاکہ میں نمازاداکرسکوں چنانچہ امام علیہ السلام نمازپڑھائیں گی اورحضرت عیسے نمازپڑھیں گی پھرآپ معیت امام میں دجال سے جنگ کریں گی اوراس کوقتل

کردیں گی اس وقت باقی ماندہ گمراہ عیسائی ویہودی مسلمان ہوجائیں گی قرآن مجیدمیں حضرت عیسے علیہ السلام کی متعلق تفصیلی بیان موجودہے اوراحادیث میں کثرت سے آپ کی نازل ہونے کاتذکرہ موجودہے صرف کل عالم اسلام میں جناب مرزاغلام احمدقادیانے ایسے عجیب وغریب بزرگ گزری ہیں جنھوں نے حیات مسیح سے انکارکیاہے اوربڑی بڑی دعوی کئی ہیں لیکن وہ سب قطعا جھوٹی اورلغوثابت ہوئی خود موصوف کی تحریرات ہے اپنے دعوی کی خلاف ہیں میراموضوع ان کی دعوی کی خلاف دلائل پیش کرنانہیں ہے بلکہ صراط مستقیم پرچلنے والاہرمسلمان ان کی دعوی کی حقیقت سے واقف ہے اس لیی ان کی پھیلائی ہوئی ضلالت اورگمراہے سے صرف وہے طبقہ متاثرہوسکتاہے جس کی نظرمیں احادیث وقرآن نہ ہوں اس موضوع پراکثرکتابوں میں کافی موادموجودہے میری موجودہ کتاب کی موضوع سے یہ بحث خارج ہے صرف اس قدریادرکھناضروری ہے کہ مرزاصاحب نے خو دکومسیح موعودبتایاہے مگراحادیث میں ہرجگہ عیسے ابن مریم کالفظ ہے اورمرزاصاحب کی والدہ کانام مریم نہ تھا اورنہ موصوف عیسے ابن مریم کہلانے کی مستحق تھے اس لئے وہ بہرحال مرادنہیں ہوسکتی دوسری جومقامات اورنوعیتیں حضرت عیسے ابن مریم کی بتائی گئی تھیں وہ جھوٹی مسیح موعودیعنی مرزاصاحب پرپوری نہیں اترتیں بلکہ جھوٹی مسیح کی متعلق جوعلامات کتب اہل اسلام وکتاب مقدس میں بیان کی گئی ہیں وہ مرزاصاحب پرپوری اترتی ہیں اس لئے کوئی مسلمان اس دعوی سے دھوکانہیں کھاسکتابہرحال یہ ایک حتمی علامت ہے جوپوری ہوکررہے گی اورعیسے ابن مریم نبی خداضروربالضرورنازل ہوں گی اوراس وقت انشاء اللہ اس پرفریب عقیدی کی حقیقت بھی واضح ہوجائے گی (خداکاشکرہے کہ حکومت نے اس کوکافرقراردیدیاہے

۸۔ دنیامیں آگ اوردھوئیں کاپھیل جانا :

اکثراحادیث میں اس علامت کوبیان کیاگیاہے تفصیلات مختلف احادیث کی تحت بعدمیں درج کی جاتی رہیں گی لیکن یہ علامت حتمی ہے بظاہریہ معلوم ہوتاہے کہ دنیامیں دھواں زیادہ ہوجائے گااوراسے کی نتیجہ اکثرمقامات پرآگ بھی لگی گی شایدیہاں مراد مختلف قسم کی گیسوں کااستعمال ہوجواس دورمیں مختلف بموں کی ذریعی استعمال کی جارہے ہیں اوران کی نتیجہ میں اکثرمقامات پرآگ لگتی رہتی ہے اس لئے دورآخرمیں مختلف قسم کی زیادتی علامت خصوصی ہے اورآج کل اس کامشاہدہ بھی ہورہاہے اسے ذیل میں خصوصی علامات تخصیص کی ساتھ عدن کی گہرائیوں سے آگ کاپھیلناہے اس علامت سے یہ اشارہ بھی واضح ہوجاتاہے کہ آخری زمانے میں عدن کی پٹرول کی ذخائرمیں آگ لگی گی یالگائی جائے گی اوردرحقیقت وہے اس علاقہ کی تباہے کاپیش خیمہ ثابت ہوگی اس شبہ اورخیال کو نظراندازنہیں کیاجاسکتاکیونکہ حدیث کی واضح الفاظ موجودہیں "من قعر عدن" عدن گہرائیوں سے آگ پیدہوگی جولوگوں

کومحشرکی جانب چلنے کی دعوت دی گی ۔

۹۔ بغدادشہرکاتباہ ہونا :

یوں تواکثراحادیث میں مختلف شہروں کی بتاہے کاذکرموجود ہے مگربغدادکی متعلق احادیث میں اس یقین کی ساتھ تذکرہ ہے کہ علماء نے اس کوبھی حتمی قراردیاہے چنانچہ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے ایک تفصیلی خطبہ اس سلسلہ میں بیان فارمایاہے جو"کتاب آثارقیامت " میں تحریرکیاجاچکاہے نیزحضرت علی علیہ السلام نے بھی اپنے خطبات میں اس جانب واضح اشاری کئی ہیں مختصریہ کہ اکثراحادیث میں اطلاع دی جاچکی ہے کہ دورآخرمیں ایک شہرآبادہوگا جس کانام بغدادہوگا (شایداس سے مرادموجودہ بغدادجدید ہو) اس شہرمیں گناہوں کی اس قدرکثرت ہوگی کہ یہ خداوندعالم کی عذاب کی نزول کامرکزبن جائےگا اوراس شہر پرایسے عجیب وغریب عذاب نازل ہوں گی جومخلوق نے اس سے پیشترنہ دیکھی ہوں گی طاعون ،قحط ،دریائی دجلہ کی طغیانے ،طوفان وبادوباراں وغیرہ اس شہرکی تباہے اس وقت شروع ہوجائےگی جبکہ اس میں تین قسم کی جھنڈی ۔ دوسری مغربی سمت کی جھنڈی اورتیسری آس پاس کی جھنڈی یہ شایدباہمی جنگ کی اطلاع ہے واللہ اعلم بالصواب ۔ بہرحال یہ علامت بھی حتمی ہے ۔

۱۰۔ خروج سیدحسنی :

یہ ایک خوشرونوجوان ہیں ۔ اولادحضرت امام حسن علیہ السلام سے اس نسبت سے آپ کوسیدحسنے کہاجاتاہے دوسری اکثرویات میں آپ کانام ہے حسن تحریرہے یاآپ کالقب حسنے ہے آپ سرزمین ایران میں دیلم (قزوینکی قرب وجوار) سے خروج فرمائیں گی ۔ نہ آپ امامت کادعوی کریں گی نہ خلافت کا نہ نیابت کانہ مہدویت کابلکہ وہ زمانہ انتہائی پرآشوب ہوگااس لیی آپ امربالمعروف ونہے عن المنکرکی لئے لوگوں کو طلب کریں گی فریادکریں گی اس موقع پرسب سے پہلی طالقان کی آدمی آپ کی فریادپرلبیک کہیں گی اورآپ کی گرد جمع ہوجائیں گی پس آپ اس جماعت کی ساتھ وہاں سے حرکت کریں گی اوراطراف وجوانب میں اپناپیغام نشرکرتی ہوئی اورافرادکومطیع بناتی ہوی کرمان کی راستہ سے ملتان تک تشریف لائیں گی اورپھرملتان سے جزیرہ کاوان یعنی بصرہ تک تشریف لی جائیں گی یہ پوراعلاقہ آپ کی زیراثرآجائےگا اورپھریہاں سے کوفہ کی جانب حرکت فرمائیں گی یہاں آپ کواطلاع ہوگی ۔کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کاظھورہوگیاہے اوروہ مکہ اورمدینہ کی جانب سے عراق تشریف لارہے ہیں یہ زمانہ کوفہ والوں پرانتہائی سختی اورشدت کازمانہ ہوگاکوفہ کی اطراف میں آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوں گی اورآپ سے طلب معجزات کریں گی جب معجزوں کااظھارہوجائے گاتوآپ عرض کریں گی کہ اے فرزندرسول اپناہاتھ بڑھائیی تاکہ بیعت کروں پس آپ دست اقدس

کوبو سہ دیں گی اورمع جماعت کثیرکی بیعت کرویں گی حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام کاارشادہے کہ خداکی قسم سیدحسنے اپنے امام کوپہچانتی ہیں مگرصرف لوگوں کومطمئن کرنے کی لیی طلب معجزات کریں گی اس موقع پرفرقہ زیدیہ کی چارہزارجوان جویمن کی رہنے والے ہوں گی اورزیدشہیدکواپناامام مانتی ہوں گی وہ بیعت سے انکارکردیں گی یہ تمام نوجوان پہلی سیدحسنے کی لشکرکی سپاہے ہوں گی اس لئے امام سیدحسنے کو حکم دیں گی کہ ان نوجوانوں کوسمجھایاجائے مگران پرکوئی نصیحت کارگرنہ ہوگی یہاں تک کہ تین دن تک اسے طرح سمجھایاجائےگا مگروہ سب بی اثرہوگا تب امام ان نوجوانوں کی قتل کاحکم دیں گی اوریہ سب قتل کردیی جائیں گی ۔

نوٹ : سیدحسنے کی متعلق اکثرکتب میں تفصیلی حالات موجودہیں حضرت علی نے خطبات میں ذکرفارمایاہے کہ میں نے مختصرا تحریرکردیاہے ۔

۱۱۔ خروج دابۃ الارض :

اکثرمعتبراحادیث میں دابۃ الارض کی خروج کاتذکرہ موجود ہے مگراس قدرتوجیہات بیان کی گئی ہیں کہ میں خو دکلی طورسے سمجھنے سے قاصرہاہوں چونکہ یہ علامت حضرت حجۃ کی ظہورکی بعدکی ہے اوراس کی علامت قیامت کبری میں بیان کیاگیاہے اس لیی اس مقام پراس کی تفصیل لاحاصل ہے معلومات کی شائق حضرات کتاب "نورالانوار" اور"الملاحم والفتن" میں ملاحظہ فرماسکتی ہیں ۔

علامات غیرحتمیہ یاشرطیہ :

اس ضمن میں مختلف علامات کاذکرکیاجاسکتاہے مگرمیں اول ان علامات کاذکرکروں گا جواس وقت تک مکمل نہیں ہوئیں ۔ بلکہ مستقبل میں مکمل ہوں گی اوران کواس سرخی کی تحت اس لئے درج کررہاہوں کیونکہ ان کاوقت معین نہیں ہے بلکہ وقت میں تغیراورتبدل ہوسکتاہے اورتقدیم وتاخیربھی ممکن ہے یہ بھی ممکن ہےکہ اکثرعلامات خداکی نیک بندوں کی دعاؤں اوراعمال صالح کی بناء پرعرصہ تک ظہورپذیرنہ ہوں لیکن یہ سب علامات واقع ضرورہوں گی اوردرحقیقت میری موجودہ کتاب کی تحریرکامقصدیہے علامات ہیں فی الحال اردوترجمہ پیش کررہاہوں لیکن کتاب کی آخری حصہ میں مختلف علامات کی تحت اکثرعربی عبارتیں بھی پیش کردی جائیں گی جن عبارات کاترجمہ کیاجارہاہے ان کی اصل عبارت کامیں ذمہ دارہوں اگراصل عبارات ملاحظہ فرمانے دلچسپی ہوتوکتاب "نورالانوار" مطبوعہ ایران ملاحظہ فرمانے کی لئے کافی ہوگی علاوہ ازاین "الملاحم الفتن" میں اکثرتفصیلات موجودہیں ۔

مستقبل میں پیش آنے والے علامتیں

ان علامات کایادرکھنا اشدضروری ہے.

۱۔ خروج شعیب ابن صالح :

یہ بزرگواردورآخرزمانے میں شہرسمرقندسے خروج کریں گی اوربہت اہم واقعات آپ کی ذات سے ظاہرہوں گی یاتویہ سیدحسنے کی لشکرکی علمدارہوں گی یاحضرت حجت کا لشکرآپ کی نگرانے میں ہوگا ۔ زیادہ قوی امکان یہ ہے کہ آپ سیدحسنے کی لشکرکی ہے علمبردارہوں گی۔

نوٹ : ہماری معلومات کی اعتبارسے اب تک اس نام کی کسے بزرگ نے خروج نہیں کیاہے ۔

۲۔ خروج عوف :

یہ مردمسلم جزیرہ کویت سے خروج کریں گی اوران کاخروج ایک بہت بڑی فتنہ (جنگ)کی بعدہوگا یہاں تک کہ یہ کویت سے دمشق تک لوگوں کواپنے نظریہ کی دعوت دیتی ہوئی اورانقلاب برپاکرتی ہوئی پہنچیں گی اوروہاں ان کوقتل کردیاجائے گا ۔

۳۔ خروج یمانے :

یمن سے ایک نامعلوم وغیرمعروف شخص خروج کرے گا جویمن اوراس کی اطراف میں فتنہ وفسادکاموجب ہوگا(بعض حضرات کاخیال ہے کہ ایساہوچکاہے بعض کی نزدیک ہوگا)۔

۴۔ خروج مغربی مصرمیں :

مغربی علاقے کاکوئی آدمی خروج کرکی مصرآئی گا اوروہ اطراف شام اوراسکی نواحی علاقوں پرقبضہ کرے گا ۔

نوٹ : یہاں مغرب سے مراداہل یورپ نہیں ہیں بلکہ مصرکی مغرب میں علاقہ الجزائرومراکش وغیرہ ہے شایداس علاقہ کاکوئی فردمصرمیں پہنچ کریہ انقلاب پیداکرے گااورپھرشام کی قرب وجوارمیں تسلط حاصل کرلی گا مراکش ولیبیاکی تعلقات مصرپراثراندازہوں گی ۔

۵۔ قتل نفس ذکیہ :

حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام کاارشادہے کہ آل محمدمیں سے ایک جوان قتل کیاجائے گا جوپاک نفس کامالک ہوگا اوراس کوخانہ کعبہ کی نزدیک رکن ومقام کی درمیان سعودی عربیہ میں قتل کیاجائے گا ان کانام محمدابن حسن ذکیہ ہوگااورآپ نے یہ بھی ارشادفارمایاکہ نفس ذکیہ کی قتل اورحضرت امام مہدی علیہ السلام کی ظہورمیں پندرہ یوم سے زیادہ فاصلہ نہیں ہے یہ نفس ذکیہ دراصل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی اصحاب خاص میں سے ایک بزرگ ہوں گی ۔

۶۔ بنے عباس کااختلاف :

بنے عباس کی جونسل دورآخرزمانہ میں باقی ہوگی یابرسراقتدارہوگی ان میں آپس میں شدید اختلاف پیداہوجائے گا یہ پہلی بھی ہوچکاہے اوراب بھی امکان ہے۔

۷۔ مسجدکوفہ کی پشت پرسیدصالح کاقتل :

یہ نیک نفس سیدجن کانفس ذکیہ نام بیان کیاگیاہے دیگرسترنیک افرادکی ساتھ مسجدکوفہ کی پشت پرقتل کئی جائیں گی یہ واقعہ بھی قرب ظہورمیں ہوگابعض حضرات نے اس سے مراد قتل امام حسین علیہ السلام لیاہے کیونکہ کربلابھی کوفہ کی مغرب میں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ سفیانے کی کوفہ میں واردہونے کی بعدیہ واقعہ پیش آئی گا اوراس وقت جوقتل عام ہوگا اس میں یہ بزرگ قتل کئی جائیں گی ۔

۸۔ سیدجلیل القدرکامکہ معظمہ میں قتل : نفس ذکیہ کی علاوہ ایک دوسری بزرگ وسردارمکہ معظمہ میں قتل کیی جائیں گی یہ ہاشمی نسل کی ایک سردارہوں گی ۔

۹۔ مسجدکوفہ کی دیوارکاتباہ ہونا :

کوفہ کادارالامارہ تباہ ہوجائے گا اوراس کی ساتھ مسجدکوفہ کی دیواربھی بربادہوجائے گی (یہ پہلی بھی ہوچکاہے مگراب دوبارہ مسجدکوفہ کی مرمت کی گئی ہے اس لئے مستقبل میں بھی اس کاامکان ہے ۔

۱۰۔ جزیرہ روم میں اولی :

جزیرہ روم کی علاقہ میں آسمان سے تخم مرغ کی برابرکثرت سے اولوں کی بارش ہوگی جس کی وجہ سے اس علاقہ کی افرادمتعجب ہوجائیں گی (اکثرایساہوچکاہے)۔

۱۱۔ عجیب وغریب دمدارستارہ :

مشرق کی سمت میں آسمان پرایک ایساستارہ طلوع ہوگا جس کی روشنے چاندسے مشابہ ہوگی یہ ستارہ دم دارہوگا اوررفتہ رفتہ اس کی دم سکڑناشروع ہوگی پھریہ غائب ہوجائے گا (دم دارستاری اکثرطلوع ہوتی رہتی ہیں مگرچاندجیسے روشنے قابل غورہے۔

۱۲۔ زمین وآسمان کی درمیان آگ ہے آگ :

آسمان وزمین کی درمیان آگ ہے آگ اس طرح روشن ہوکہ دنیاوالے اسے دیکھ کرحیران ر ہ جائیں گی اوریہ آگ تین دن یاساتھ دن تک روشن رہے گی یہ آگ افرادعالم کی لئے پریشانے کاسبب ہوگی ممکن ہے کہ کوئی ایسے جنگ ہوجس میں آگ پیداکرنے والامادہ استعمال کیاجائے ۔

۱۳۔ آسمان پرسرخی :

اسے سے ملتی جلتی دوسری علامت اطراف آسمان میں شدیدسرخی کاظاہرہوناہے اوراس کا آسمان پراس طرح پھیلناہے کہ گویاکل آسمان پرمسلط ہوجائے گی ۔

۱۴۔ آگ ہے آگ :

دنیاعموماًاورخاص طورسے مشرق وسطی میں ایسے آگ ظاہرہونا جس کودیکھ کر کل مردوزن خوفزدہ ہوجائیں گی اوراپنے گناہوں سے پشیمان ہوکرلرزہ براندام ہوجائیں گی

۱۵۔ عربوں کامطلق العنان ہونا :

کل عرب ممالک کی حالت یہ ہوجائے گی کہ بغیرکسے نصب العین کی اورغوروفکرکی جوچاہیں کریں ان کاکوئی پرسان حال نہ ہو (جیساکہ آجکل ہورہاہے)۔

۱۶۔ ایران میں شہنشاہیت کاخاتمہ :

ایران کی بادشاہ کی شان وشوکت زوال پذیرہوجائے گی اورپھرایران میں شہنشاہیت ہے ختم ہوجائے (بلکہ کوئی دوسرانظام حکومت اقتدارحاصل کرے)۔

۱۷۔ امیرمصرکاقتل :

امیرمصرکاقتل کردیاجائے گا جس نے پہلی بڑی شان وشوکت اورقوت حاصل کررکھے ہوگی۔

نوٹ : یہاں لفظ سلطان یاملک استعمال نہیں ہوابلکہ لفظ امیراستعمال کیاگیاہے مقصدیہ کہ دورآخرمیں مصرمیں سلطانے نہ ہوں گی بلکہ جمہوری یاکسے دوسری طریقی سے امارات کامنصب حاصل کیاجائے گا اورپھروہ امیرقتل کردیاجائے گا۔

۱۸۔ شام میں جھنڈوں کااجتماع :

شام میں دوجھنڈی مصرکی جانب سے داخل ہوں گی اورایک خراسان کی جانب سے لے گا اورتینوں جھنڈوں کی مالک طلب گارحکومت شام ہوں گی اوراس وجہ سے ان میں آپس میں خونریزی وفسادبرپاہوگا جس کی وجہ سے شام کاعلاقہ کثیربربادوتباہ ہوجائے گا ۔

۱۹۔ مغربی سوراوں کادمشق میں داخلہ :

دمشق کی مغرب کی جانب سے آئی ہوئی سواردمشق اورجزیرہ عرب میں داخل ہوجائیں گی اوروہاں اپناقیام کریں گی (یہاں مراددمشق کی مغرب کاعلاقہ ترکی کاہے اس سے شایداہل مغرب مرادہوں)۔

۲۰۔ خراسان سے سیاہ جھنڈیوں کی حرکت :

خراسان سے کچھ سوارسیاہ جھنڈی لی کرنکل آئیں اوراہم واقعات ان سے ظاہرہوں ۔ (ممکن ہے یہاں سیدحسنے کی لشکرکی جھنڈوں کی جانب اشارہ ہوجن کاحال ہم پہلی تحریرکرچکی ہیں)۔

۱۲۔ شط فرات سے نئی نہر :

دریائی فرات سے نئی نہرنکالی جائے جوکوفہ کی گلیوں تک بہتی ہوئی آجائے اوراس زمانہ مین کوفہ دوبارہ آبادہوکروسیع ہوجائے (یہ علامت رفتہ رفتہ مکمل ہورہے ہے)۔

۲۲۔ ساٹھ جھوٹی نبی : ساٹھ جھوٹی افراددعوی نبوت کریں جوکذاب فاسق وفاجرہوں ان میں سے اکثراپنے سحروجادوگریکی وجہ سے ضعیف الاعتقادلوگوں کواپنے جانب مائل کرلیں ان میں سے اب تک بعض تحقیقات کی بناء پر ۵۸حضرات دعوی کرچکی ہیں)۔

۲۳۔ بارہ جھوٹے سید :

ایسے بارہ سیدجونسل حضرت ابوطالب سے ہوں جھوٹادعوی امامت ونیابت ووکالت ومہدویت کریں (ان میں سے بھی اکثرہوچکی اورکچھ ابھی باقی ہیں ۔

کراچی میں بھی ایک صاحب موجودہیں جواپنے آپ کو ابوطالوت رضالقمان کہتی ہیں ۔

۲۴۔ مردجلیل القدرشعلوں میں :

نبی عباس کاکوئی جلیل القدرانسان جلولااورخالقین کی درمیان جلایاجائے گا یاجل جائے گا (ممکن ہے اشارہ عبدالسلام عارف کی جانب ہوجوطیارہ کی حادثہ میں اس مقام پرجل کرمری ہیں ۔

۲۵۔ دریائی پرایک نیاپل :

بغدادمیں محلہ کرخ کی جانب دریائی دجلہ پرنیاپل تعمیرکیاجائے ۔

نوٹ : یہ پل صرف چندسال پیشترہے مکمل ہواہے ۔ممکن ہے کوئی دوسراپل بھی بنایاجائے۔

۲۶۔ بغدادکی تباہے :

اول دن بغدادمیں شدیدترین زلزلہ آجائے جس میں کثیرآبادی ختم ہوجائے اورکل اہل عراق اس حادثہ سے مضطرب ہوجائیں اوردوپہرکوسیاہ آندھی چلنے لگی (اورنئی نئی عذاب کا نزول شروع ہوجائے ممکن ہے کہ ایساپہلی بھی ہوچکاہواوراب بھی اس کایقین ہے)۔

۲۷۔ بصرہ کاغرق ہونا :

کوئی ایک جماعت بصرہ میں پہلی زمین میں دھنس جائے اوراس کی بعداس قدرطغیانے دریامیں ظاہرہوکربصرہ ڈوب جائے (نہج البلاغہ میں حضرت امیرالمومنین نے تفصیل سے بصرہ کی غرقابی کی متعلق ارشادفارمایاہے ۔

۲۸۔ طاعون وبائی شکل اختیارکرلی :

عموماکل عالم میں طاعون وبائی طورسے پھیل جائے تباہے مچادی اس سے کثیراموات واقع ہو
ں اوراس طرح بھی کثیرآبادی طاعون کی نذرہوجائے (اس کااب بھی امکان ہے)۔

۲۹۔ ٹڈیوں کی کثرت :

دنیامیں ٹڈیاں اس کثرت سے ظاہرہوں کہ پہلی نہ کبھی دیکھی گئی ہوں اوروہ بھی غیروقت اورغیرموسم میں ۔

۳۰۔ ایران میں جنگ :

عموماکل دنیامیں قتل وغارت اورخونریزی کابازارگرم ہوجائے اوردنیابھرمیں فتنہ وفسادآشکارہوجائے خاص طورسے (عجم) ایران کی دوگروہوں میں آپس میں اس طرجنگ شروع ہوکہ تقریبا اسے ہزارانسان ماری جائیں گی۔

۳۱۔ انسان مسخ ہوکربندروسورہوجائیں :

دنیاکی بعض علاقوں میں بعض گروہ اورافرادبندراورسورکی شکل میں مسخ کردئیی جائیں ۔

۳۲۔ سورج کی قریب انسانی ہاتھ :

(خاص) سورج کی قریب اہل دنیاکوایک ہاتھ نظرآئی جوکافی عرصی تک اسیطرح موجودرہے جسے دیکھ کراہل عالم متعجب ہوجائیں لیکن اس کی وجہ کونہ سمجھ سکیں ۔(یہ بھی بالکل قرب ظہورکی علامت ہے)۔

۳۳۔ چوبیس دن تک مسلسل بارش :

خلاف عادت ۲۴روزتک مسلسل بارش رہے اس طرح کہ ماہ جمادی الثانی کی ۱۶تاریخ سے شروع ہوکررجب کی دس تاریخ تک جاری رہے ایسے بارش ہوکہ اہل عالم نے اس سے پیشترکبھی نہ دیکھی ہو(بعض روایات سے پتہ چلتاہے کہ یہ بھی زمانہ ظہورامام کی علامت ہے)۔

۳۴۔ مردوں کازندہ ہونا :

بعض ایسے حضرات جومرچکی ہیں دوبارہ زندہ کئی جائیں (یہ بھی قرب ظہوراورزمانۂ ظہورمیں ہوگا بعض کتب میں جوحضرات زندہ کئی جائیں گی ان کی اسمائی گرامی موجودہیں)
۔

۳۵۔ مساجدمیں طلاکاری اورقرآن کاسنہری تاروں سے لکھاجانا :

مساجدمیں سنہراکام کیاجائے اورطلاکاری سے مساجدکوزینت دی جائے اورقرآن کوسنہری تاروں سے لکھوایاجائے (جیساکہ آج کل ہورہاہے)۔

۳۶۔ تین علاقے زمین میں دھنس جائیں گے :

دنیامیں تین علاقے اس ترتیب سے معہ آبادی کی زمین میں دھنس جائیں کہ پہلی مشرقی حصی میں ۔ پھرمغربی حصی میں ۔ پھرجزیرہ عرب میں ۔

۳۷۔ کفرکاغلبہ :

کل عالم میں اورخاص طورسے اہل اسلام میں کفراس طرح پھیل جائے کہ جملہ ممالک اسلامیہ میں بہ اعتبارعقائد وتہذیب وتمدن ومعاشرت کفرکی تقلیدکی جانے لگی اوراہل اسلام اپنے ضروریات میں کافروں اورمنکروں کی محتاج ہوجائیں اورایسے ممالک کی دوستی پرفخرومباہات کریں جومنکران وجودخداہوں (فاعتبروا یااولی الابصار) (کیاآج ایسانہیں ہورہاہے۔ مؤلف

۳۸۔ دین اسلام ضعیف ہوجائے :

دین اسلام اس قدرضعیف اورکمزورہوجائے کہ صرف اسلام کانام ہے نام رہ جائے اسلامی رسمیں دنیامیں ختم ہوجائیں ۔ کفرواسلام باہمی طورسے اس طرح مخلوط ہوجائیں کہ کفاراورمسلمین میں تمیزمشکل ہوجائے لوگ تیزی سے عقائدتبدیل کرنے لگیں ۔

۳۹۔ بنے ہاشم کابچہ حکمراں :

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ایک نظم میں اس علامت کی جانب اشارہ کرتی ہوئی فارمایاہے کہ دنیاسے بنے ہاشم کی حکومت کااختتام ہوجائے گا ۔ اورآخرمیں حکومت ایک ایسے بچی پرمنتہے ہوگی جوخودناتجربہ کار، غیرعامل اوردوسروں کی مشوروں اوررحم وکرم پرزندگی بسرکرنے والاہوگا اس کی بعدپھرکوئی حکومت بنے ہاشم کی دنیامیں باقی نہ رہے گی (اس وقت کل عالم میں علاوہ حکومت اردن کی اورکسے مقام پربنے ہاشم کی حکومت باقی نہیں ہے ہاں ممکن ہے کہ موجودہ شاہ کی بعد جوبھی بادشاہ ہو اس میں یہ صفتیں پوری اتریں ، واللہ اعلم ۔ کل اشعاراصل آئندہ نقل کئی جائیں گی۔

۴۰۔ صدی کی آخری تیس سال :

جس صدی کی اختتام پرحضرت حجت کاظہورہوگا اس صدی کی اخری تیس سال یعنی ۴۰ تا ۱۰۰عجیب وغریب ہوں گی ان تیس سالوں کی درمیان دنیامیں امورعجیب بزرگ رونماہوں گی جن کوعلاوہ خداکی اورکوئی نہیں جانتا۔

نوٹ : اگروہ موجودہ صدی کی ۱۳۷۰ھ سے ہم آج تک نظرڈالیں توشایدغوروفکرکی بعد محوحیرت ہوجائیں کہ دنیااس عرصہ میں کیاسے کیاہوگئی ہے ا ورابھی اس صدی کی چندسال باقی ہیں جن میں نہ معلوم کیاکیاہوجائے گا ۔

۴۱ ۔ ترکوں کاجزیرہ میں اترنا :

(خاص) احادیث میں لفظ ترک مطلق استعمال ہواہے اورلفظ جزیرہ بھی مطلق ہے لیکن احادیث

کی مطالعی سے اورترتیب سے جوکچھ معلوم ہوتاہے وہ یہ ہے کہ لفظ ترک سے مراداہل روس ہیں ،اورجزیرہ سے مرادجزیرہ عرب ہے میں آخرکتاب میں بطوردلیل چنداحادیث کاذکرکروں گا مگریہ علامت نہایت اہم ہے مقصدیہ ہے کہ روس والے جزیرہ عرب میں داخل ہوجائیں گی چونکہ روایت میں لفظ نزول استعمال ہواہے اس لئے اس کی معنے قہروغلبہ کی بھی ہیں اوردوستی واتحادکی بناء پربھی ہوسکتی ہیں اوران ترکوں کااترنا دراصل اس علاقہ میں فتنہ وفسادکی آغازہونے کی علامت ہے بعض احادیث میں ان ترکوں کی صفات بھی بیان کی گئی ہیں (یہ علامات اس وقت کلی طورسے ظاہرہورہے ہے آجکل روس اپنااثربڑھاتاجارہاہے اورعرب بالکل اسے کی تحویل میں آتی جارہے ہیں تفصیل بعدمیں تحریرکروں گا اس لیی درحقیقت وہ دورشروع ہوچکاہے جس کی اطلاع دی جاچکی ہے اوراس سے پہلی یہ ترتیب کبھی پوری نہیں ہوئی) اس لیی ضروری ہے کہ اب دنیاوالے متوجہ ہوجائیں کیونکہ ان علامات کی ابتداہوچکی ہے اوروہ فتنہ قریب آچکاہے جس سے عرب کاکوئی گھرمحفوظ نہ رہے گا۔

۴۲۔ اہل روم کارملہ میں نازل ہونا :

(خاص الخاص) فلسطین میں انگریزوں کاآجانااہل روم سے مرادانگریزہیں قرآن کی ایت یعنی سورہ روم کی ابتداء اوراحادیث میں وضاحت سے ظاہرہے کہ اہل روم سے مرادانگریزہین اوررملہ فلسطین کی علاقہ میں ہے اس لئے یہ علامت واضح کررہے ہے کہ جس طرح گذشتہ علامت میں یہ بتایاگیاہے کہ جزیرہ عرب میں روس والے داخل ہوجائیں گی اسے طرح انگریزفلسطین واسرائیل کی علاقے میں آجائیں گی اوردراصل ان دونوں طاقتوں کی اس علاقے میں آجانے سے ہے فتنہ وفسادشروع ہوگا (یہ علامت اس دورمیں بالکل واضح ہے اوریہے آغازفتنہ کی اطلاع ہے اس کی بعدجوکچھ ہوگااس کی اطلاع مختلف احادیث میں موجودہے۔

۴۳۔ مردجلیل کی غرقابی :

بنے عباس کاکوئی جلیل القدرانسان دریائی دجلہ میں بغدادکی کناری محلہ کرخ کی جانب جہاں آج کل نیاپل بناہے ڈوب جائے گا (یہ علامت ابھی مکمل نہیں ہوئی)۔

۴۴۔ قریہ جابیہ کازمین میں دھنس جانا :

شام کی علاقہ میں دمشق کی قریب ایک دیہات جس کانام جابیہ بیان کیاگیاہے زمین میں دھنس جائے گا۔

نوٹ : پرانے جغرافیہ میں اس مقام کاپتہ چلتاہے اورآج تک دمشق میں باب جابیہ موجودہے جواس دیہات کی سمت بتایاگیاہے۔

۴۵۔ دریائی ساوہ میں پانے :

ایران میں شہرقم کی قریب دریائی ساوہ میں دوبارہ پانے کانموداررہوجانا(یہ دریابوقت ولادت حضورسرورکائنات خشک ہوگیاتھا مگراب دوبارہ پانے اس میں پیداہورہاہے زیارت معصومہ قم سے مشرف ہونے والے حضرات اس کی تصدیق کریں گی۔

۴۶۔ عورتوں اوربچوں کی سلطنت :

دنیامیں اکثرمقامات پرعورتیں اوربچی جوعقلی اعتبارسےکم فہم ہوں گی حکمراں ہوجائیں گی جیساکہ آج کل اکثرممالک میں ہورہاہے۔

۴۷۔ طرز حکومت کی تبدیلی :

حکمراں خود مختارنہ ہوں گی بلکہ بہ طرزجمہورحکومتیں قائم کی جائیں گی اورسلطانے رفتہ رفتہ کل عالم سے ختم ہوجائے گی۔

۴۸۔ عمودی شکل میں آگ :

تین دن تک مابین زمین وآسمان سرخی قائم ہوجائے جواہل اسلام کی لئے باعث تعجب ہوخصوصا مشرق وسطی کی لئے۔

۴۹۔ سعودی عربیہ اوردوسری عرب ممالک :

سعودی عربیہ اوردیگرعرب علاقوں کی درمیان ایک ایسے قوم حائل ہوجائے جومنکران خداسے ہو (شایداس سے مراد اہل روس یااہل چین ہیں ۔ اہل روس داخل ہوچکی ہیں عراق وغیرہ گواہ ہیں ۔

۵۰۔ اہل چین کاعرب میں داخلہ :

بالکل آخرمیں جزیرہ عرب میں اہل چین کاداخلہ ہے اوران کاداخلہ جنگ عظیم اورتباہے کاپیش خیمہ ہے ان کی مداخلت کی بعدقتل عام اس طرح ہوگاکہ بیان سے باہرہے(تفصیلات اصل عبارات مین بیان کی جائیں گی ۔

۵۱۔ آذربائجان سے فتنہ کاآغاز :

آذربائیجان اورآرمینیہ سے ایک ہنگامہ شروع ہوگااوراس کاشوروغوغہ وہاں سےکوہ سرخ کی طرف بڑھی گا جہاں حادثہ عظیم واقع ہوگا ۔ ا وریہ واقعہ ایساسخت ہوگاکہ بچی خوف سے بوڑھی ہوجائیں گی اوربزرگ موت سے ہمکنار ۔ پھریہ فتنہ واسط (عراق) اوروہاں سےکوفہ تک پہنچی گااوریہاں شدیدجنگ ہوگی نجف اشرف کی آس پاس شدیدترین کارزارظہورپذیرہوگی جس کی تصورسے دل گھبراتاہے شہرری یعنی طہران کی قرب وجوارمیں بھی شدید جنگ ہوگی ۔

۵۲۔ اولادکاقتل :

والدین مختلف قسم کی خوف کی وجہ سے خوداپنے اولادکوقتل کرنے لگیں یااولادکی عالم وجودمیں آنے میں رکاوٹ کاسبب ہوں علاوہ ازیں دیگرضروری علامات اصل عربی عبارت میں درج کی جارہے ہیں جوسب خاص اورقابل غوروخوض ہیں ممکن ہے کہ صاحب غوروفکران کی مطالعی سے قلب حقیقی کی ساتھ متوجہ ہوجائے اوراپنے اعمال کی اصلاح کرتی ہوئی ناصران حضرت حجت میں شامل ہوسکی۔

علامات مذکورہ کی تفصیلات اوران کی اسناد

میں ذیل میں وہ علامات درج کررہاہوں جن کومیں نے کتاب "الملاحم والفتن" تالیف جناب علی ابن موسے ابن محمد ابن طاؤس الحسنے والحسینے سے اخذکیاہے یہ کتاب ۶۶۴ھ کی تالیف ہے اوربارآخرنجف اشرف عراق سے ۱۳۶۸ھ میں منشورات المطبعنہ الحیدرسے طبع ہوچکی ہے۔

نوٹ : یہ سب علامات تقریبا ۷۲۳سال قبل جمع کی گئی ہیں اوراسے طرح آج بھی موجودہیں اس لئے یہ شبہ نہیں ہوسکتاکہ حالات سے متاثرہوکرجمع کی گئی ہیں ۔

کالی جھنڈی : قال رسول اللہ اذاخرجت الرایات السودفان اولھافتنہ واوسطھاضلالۃ وآخرھا کفر۔

حضورنے ارشادفارمایاکہ جب سیاہ جھنڈی ظاہرہوجائیں تویہ سمجھ لیناکہ ان کی ابتدافتنہ ہے اوران کی درمیان گمراہے اوراس کی آخرمیں کفرہے۔

سیاہ جھنڈوں کی متعلق تفصیل :

قال رسول اللہ فاذارایتم الرایات اسودفالزہ والارض ولاتحرکوایدکم ولاارجلکم ثم یظھرقوم صفاء لاعین لھم قلوبھم کزبرالحدیداصحاب الدولہ لایفون بعھدولامیثاق یدعون الی الحق ویسرمن اھلہ اسمائھم لاکفی نسبھم العزی شعورھم مرخاۃ کشورالنساء حتی یختلفوافیھا بینھم ثم یتوفیاللہ الحق من یشاء ۔

حضورنے ارشادفارمایاکہ جب تم سیاہ جھنڈوں کودیکھوتوزمین میں ساکن ساکن ہوجاؤ اپنے ہاتھوں کوحرکت نہ دواورنیزوں کوروک لو(مقصدیہ کہ کوئی اقدام نہ کرو) پھرظاہرہوگی ایک پست قوم چھوٹی قوم جس کی افرادناقابل اعتبارہاوران کی دل لوہے کی طرح سخت ہوں گی یہ صاحبان دولت ہوں گی لیکن اپنے میثاق ۔ عھداوروعدی (پیکٹ) پرپابندنہ رہیں گی یہ حق کی جانب لوگوں کودعوت دیں گی اورآنحلیکہ خود اس کی قابل نہ ہوں گی ان کی نام ان کی کنیت سے شروع ہوں گی اوران کانسب العزی ہوگا اوران کاشعوروعقل ودانش عورتوں کی

شعوروفکرجیساہوگا یہاں تک کہ ان کی وجہ سے آپس میں اختلاف پیداہوجائیگا اورپھرخداوندعالم حق کوظاہرکرے گا۔

زرد جھنڈے مصرمیں :

عن حسان !قال یقال اذابلغت الرایات الصفرمصرفاھرب فی الارض جھلک ھرباواذا بلغک انھم نزلوا المشام وھی لےۃ فان استطت ان تلمس سلمافی السماء اونفقا فی الارض فافعل۔

حسان نے بیان کیاکہ ارشادفارمایاحضورنے کہ جب زردرنگ کی جھنڈی مصرمیں پہنچ جائیں توتم زمین میں تیزی سے دوڑجاؤ(جگہ چھوڑدو) اورجب شام میں پہنچ جائیں خاص طورسے اس کی درمیان یعنی دمشق میں تواگرتم سے آسمان کی جانب جاناممکن ہو توادھرچلی جاؤورنہ زمیں میں کسے جگہ پناہ لی لو۔

سیاہ اورزردجھنڈوں کی سمت :

عن عبداللہ ابن عمرحین نزل بباب الکعبۃ سمعتہ یقول اذا اقبلت الرایات اسودمن المشرق والرایات الصفرمن المغرب حتی یلقوفی سرۃ الشام یعنی دمشق فھنالک البلاء ھنالک البلاء ۔

راوی بیان کرتاہے کہ میں نے عبداللہ ابن عمرسے سنااس وقت جبکہ وہ کعبہ پرحاضرتھے کہ انھوں نے فارمایاکہ جب سیاہ جھنڈی مشرق کی جانب سے اورزردرنگ کی جھنڈی مغرب کی جانب سے حرکت کریں اوروہ دمشق میں آکرمل جائیں توایک بلاومصیبت ہے۔ اورشدیدبلاہے۔

نوٹ : یہاں مشرق ومغرب سے مرادسعودی عرب کی جانب سے سمت لی جائے گی کیونکہ بیان کرنے والے بزرگ کعبہ پرہیں اس طرح مشرق میں ایران اورمغرب میں مصرہوتاہے۔

کالے جھنڈوں کی تفصیل اورشعیب ابن صالح تمیمی

عن حسن بصری قال یخرج بالری رجل سریعتہ السمرمولی لبنے تمیم کرسج یقال لہ شعیب ابن صالح فی اربعتہ الآلاف ثیابھم بیض ورایاتھم سودیکون مقدمۃ للمھدی لایلقاہ احدالافتلۃ ۔

حسن بصری نے ارشادفارمایاکہ شہرری یعنی قرب طہران (ایران) سے ا یک شخص گندمی رنگ اورچوڑی سینے والاخروج کرے گا بنے تمیم سے ہوگااس کی داڑھی چھدری ہوگی اوراس کانام شعیب ابن صالح ہے وہ چارہزارافرادکی ساتھ نکلی گاجن کی کپڑی سفیداورانکی جھنڈی سیاہ ہوں گی وہے حضرات امام مہدی علیہ السلام کاجھنڈی بردارہوگا اس کی مدمقابل کوئی نہ آسکی گا۔ مگریہ کہ وہ قتل ہوجائے۔

سیاہ جھنڈوں کی مزیدتفصیل :

عن محمد ابن الحنفیہ قال تخرج رایتہ سودالبنے العباس ثم تخرج من خراسان اخری

سوداقلامنھم سودوثیابھم بیض علی مقدمتھم رجل یقال لمشعیب ابن صالح من تمیم یھزجون اصحاب السفیانے حتی ینزل بیت المقدس یوطی للمھدی سلطانہ یملہ الیہ ثلثمائة من الشام یکون بین خروجہ بین ان یسلم الامرللمھدی اثنان وسبعون شھرا۔

جناب محمدحنفیہ نے بیان فارمایاہے کہ کالی جھنڈی پہلی توبنے عباس کی نکلیں گی مگرپھرآخرمیں ایران خراسان کی ظاہرہوں گی جن کی ٹوپیاں کالی اوران کی کپڑی سفیدہوں گی (ممکن ہے یہ جھنڈی والوں کی تعریف ہویایہ مرادہوکہ ا وپرکاحصہ جھنڈوں کاسیاہ اورنیچی کاسفیدہوگا)اوراس جماعت کی آگی ایک شخص ہوگاجس کانام شعیب ابن صالح ہے بنے تمیم سے ہ شکست دیں گی اصحاب سفیانے کویہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ جائیں گی اوراپنے حکومت وسلطنت (اقتدارسپردکردیں گی امام مہدی علیہ السلام کی اوران کی مد دکریں گی شام کی تین سوآدمی اورشیعب ابن صالح کی خروج اورحضرت امام مہدی کواقتدارسپرکرنے میں ۷۲مہینوں کافاصلہ ہے۔

نوٹ : بعض روایات میں ۷۳دن تحریرہیں مگرمہینے زیادہ قرین قیاس ہیں اوراسے روایت کب آخرمیں ہے کہ اس جماعت کی ساتھ عمالقہ یعنی کردوں کی علم اورجھنڈی بھی ہوں گی اصل میں عمالقہ عملیق ابن آدم سام ابن نوج کی اولادہیں جوایران وترکی اورعراق کی سرحدپرموجودہیں علاوہ دیگرمقامات کی مگرشایدیہاں ایرانے کردمرادہیں جوشعیب ابن صالح کی ساتھ ہوں گی۔

ترکوں کی آمداوران کاراستہ :

عن مکحول عن النبی قال یکون للترک خرجات خرجتہ یخرجون من آذربائیجان والثانےۃیوبطون خیرلھم بالعزات لاترک بعدھا۔

مکحوں نے پیغبرسے روایت کی ہے کہ آپ نے فارمایاکہ دومرتبہ ترک خروج کریں گی ایک مرتبہ آذربائیجان کی جانب سے اوردوسری مرتبہ ان کی لشکردریائی فرات سے گزریں گی اوراس کی بعدترک باقی نہ رہیں گی ۔

نوٹ : یہاں دوباتیں قابل غورہیں کہ وہ کون سے ترک ہیں جوآذربائیجان کی جانب سے آئیں گی تووہ علاوہ روسیوں کی آورکوئی نہیں دوسری یہ کہ ان کی بعدروسے نہ آئیں گی یایہ کہ اس کی بعد روسے ختم ہوجائیں گی یہاں لفظ ترک اگرچہ مطلق ہے مگرآذربائیجان اوردریائی فرات نے قرینہ پیداکردیاہے اوردیگراحادیث اس مقصدکی معاون ہیں اس لیی میری نزدیک اہل روس ہے مرادہیں ۔

عرب میں ترک :

عن حذیفة بن الیمان قال اذا ارایتم اول الترک بالجزیرة فقاتلوھم حتی تھرمواھم اویکفیکھم اللہ مونتھم فانھم یفضحون الحرم وھوعلامتہ خروج اھل مغرب وانتقاص ملکھم یومئذ۔

حذیفہ یمانے سے روایت ہے کہ ارشاد فارمایاجب تم پہلیمرتبہ ترکوں کوجزیرہ (عرب) میں دیکھوتوتم ان سے جنگ کرویہاں تک کہ ان کوشکست دیدو خداوندعالم کی اعانت ومددتمہاری شامل حال ہوگی ورنہ وہ تمہاری عزتوں کوپامال کریں گی اوریہ علامت ہے اہل مغرب کی خروج کی اوران کی حکومت کی پراکندہ ہوجانے کی ۔

حملہ آورترکوں کاحلیہ : عن ابی ھریرہ عن النبی قال لاتقوم الساعۃحتی تقاتلوا الترک حمرالوجودصنعارالاعین فطس الانف کان وجوھھم المجان المطرقۃ۔

ابوہریرہ کی ذریعی سے روایت ہے کہ حضوراکرم نے ارشادفارمایاکہ قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب کہ ترکوں سے جنگ نہ ہوچکی اوروہ ترک سرخ چہری چھوٹی آنکھیں ،چپٹی ناک والے ہوں گی اوران کی چہری پٹی ہوئی لوہے کی طرح سخت ہوں گی۔

دیگر : قال النبی یسرع الترک علی نھرالفرات فکانے بدوابھم مصفرات یصطففن علی نھرالفرات ۔

حضورنے فارمایاکہ ترک تیزی سے نہرفرات کی طرف بڑھیں گی گویاکہ میں ان کی تیزرفتارزردی مائل سواریاں نہرفرات پرصف بستہ دیکھ رہاہوں ۔

دیگر :کافی بالترک علی براذین فخذمہ الاالاذان حتی یسربطوھا بشط الفرات ۔ میں ترکوں کودیکھ رہاہوں کہ چھوٹی کانوں والے گھوڑوں پرسوارہیں یہاں تک کہ انھوں نے ان گھوڑوں کوفرات کی کناری باندھ دیاہے۔

ترکوں کی مزیدشناخت :

عن النبی یقول یسرق قوم امتی عراض الوجوہ صفارالاعین کاف وجوھھم الحجف حتی یلحقوھم بجزیرۃ العرب ثلاث مراۃاماالسابقۃاولاولی فینجومن ھرب وثانےۃ یھلک بعض وینجوبعض وتضیطلم الثالثۃوھم الترک والذی نفسے بیدہ لیربطن خیولھم الی سواری مسجدالمسلمین وکان بریدہ لایفارقہ بعیوان اوثلاثۃ متاع السفرللھرب مماسمع من امرالترک ۔

پیغمبراکرم نے ارشادفارمایاکہ میری امت کی ایک ایسے قوم سے ٹکرہوگی جن کی چہری چوڑی ،آنکھیں چھوٹی اوران کی چہری انتہائی درشت وسخت ہیں اس قوم سے تین مرتبہ جزیرہ عرب میں مقابلہ ہوگا پہلی مرتبہ تومیری امت کی لوگ بھاگنے کی وجہ سے نجات پاجائیں گی اوردوسری مرتبہ مقابلی میں کچھ مرجائیں گی اورکچھ نجات پاجائیں گی لیکن تیسری مرتبہ وہ قوم ان پرمسلط ہوجائیگی اوروہ ترک ہوں گی اورقسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری جان ہے کہ ان کی سواریاں مسلمانوں کی مسجدکی چہاردیواری کی قریب باندھی جائیں گی

اورمیری امت کی یہ کیفیت ہوجائے گی کہ وہ پریشانے اورگھبراہٹ کی وجہ سے اپناسامان سفردودواورتین تین سواریوں پرلی کربھاگیں گی ان ترکوں کی آنے کی وجہ سے ۔

ترک اورکرد :

عن الحسن ابن علی قال رسول اللہ ان من الشراط الساعة یقاتلوقوما وجوھھم کالمجان المطرقة وان تقاتلوقومالغالھم من الشعرقدرائین الاول وھم الترک ورائینا ھوالاء وھم الاکراد۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فارمایاکہ پیغمبراکرم نے فارمایاکہ علامت قیامت میں یہ ہے کہ تم ایک قوم کی ساتھ جنگ کروجن کی چہری چپٹی لوہے کی طرح ہوں اورپھراس قوم سے جنگ کروجن کی جوتی بالوں کی بنے ہوئی ہوں ۔پس ان میں کی پہلی ترک ہیں اوردوسری کردہیں ۔

ترکوں کاخاتمہ :

عن کعب قال رسول اللہ تردالقرک بالجزیرة حتی یسقوخیلھم من الفرات فیبعث اللہ علیھم الطاعون فیقتلھم فلایفلت منھم الارجل واحد۔

کعب نے کہاکہ پیغمبرنے فارمایاکہ ترک جزیرہ عرب میں آئیں گی یہاں تک کہ ان کی لشکردریائی فرات سے پانے پیئں گی تب ان پرخداوندعالم طاعون مسلط کرےگا اوران کوقتل کیاجائےگا یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی زندہ نہ رہےگا دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ دریائی دجلہ کی بائیں کناری پرترک آئیں گی مقام آمدپرجوعراق میں ہے اوروہاں برفباری اورطاعون سے کثیرتعدادمیں مرجائیں گی۔

بنوقنطورہ (اہل چین)کاعرب میں داخلہ :

فتنہ عظیم کی ابتداء (احمقوں کی حکومت(

عن عبداللہ عمریقول یوشک بنوقنطورا ایسوقون اھل الخراسان واھل سیجتان سوقا عنیفا حتی یربطوالبھایتخیل الایلہ فیبعثون الی اھل البصرة ان خلولناارضکم اوننزل لکم فیفترقون علی ثلاث فرق فرقتہ تلحق بالمغرب وفرفقتہ بالشام وفرققتہ بعدوھا وامارات ذلک اذا طبقت الارض امارة السفھا ۔

عبداللہ ابن عمرنے بیان کیاکہ بنوقنطورہ (چینے لوگ) خراسان اورسجیستان والوں کوانتہائی سختی اوربی عزتی کی ساتھ بھگائیں گی یہاں تک کہ ان کی سواریاں نخل ایلہ (مخصوص قسم کی درختوں کی اگنے کی جگہ جوفلسطین کی قریب ہے)کی قریب ٹھہریں گی پھروہ یہاں سے اہل بصرہ کواطلاع دیں گی کہ وہ اپنے زمین کوخالی کردیں اوروہاں سے چلی جائیں اوروہ پھرتین حصوں میں منقسم ہوکراطراف عرب میں اس طرح پھیل جائیں گی کہ ان کاایک حصہ سعودی

عربیہ کی جانب اورتیسرااپنے دشمنوں سے جنگ میں مصروف ہوجائے گااوریہ اس زمانے میں ہوگاجب کہ زمین پراحمق امیروں کی حکومت ہوگی۔

بنوقنطورہ (چینیوں)کاحلیہ :

عن ابوھریرہ قال اعینھم کالوزع وجھھم کالحجف لھم وقعتہ بین دجلہ والفرات ووقعتہ بمزج حماروقعتہ بہ حملہ یکون الجوازاول بھائیتہ دینارللعبورالی الشام ثم یزیدا اخرالنھا ر ۔

ابوہریرہ نے بیان کیاکہ (عرب پرحملہ کرنے والے وہ افرادہوں گی) جن کی آنکھیں چھپکلی جیسے ہوں گی اوران کی چہری انتہائی سخت اوردرشت ہوں گی ان کی وجہ سے تین مقامات پرجنگ ہوگی پہلی تودجلہ اورفرات کی درمیان پھرمزج حمار(شمالی دمشق میں ایک گاؤں)کی قریب اورپھردریائی دجلہ کی کناری یہاں تک کہ ادھرسے ادھرپارکرنے والوں کو ۱۰۰ دینارادارکرنے ہوں گی صبح کی وقت دمشق تک جانے کی لئے مگرآخردن میں یہ رقم بڑھ جائے گی ۔

بنوقنطورہ کے متعلق خاص اطلاع اورجھنڈون کی جنگ

قال النبی ویخرق اکبرھا بدایتہ فیخالف الرایات والدعوات فیسرقوم عریض الوجوہ صغامل لاعین یقال لھم بنوقنطورہ من کیسرفیجلون اھلھا الی منابت الشیخ قم قداعلی العرب بابائھا فیکون لھم غیروقعتہ ثم ان السباع لتخرق الطرق من قلۃ من بھا من الناس ثم یکون خسف وقذف وزلازل ببغدادھی السرع الارمنین خرابا ثم تبتدی الخراب بمصرفاذا رائیت الفتنۃ بالشام فالموت الموت ویتحرک بنوالاصفر فیصیرون الی بلادالعرب فتکون بینھم وقائع ۔

حضورنے ارشادفارمایاکہ اس زمانے میں جوبڑاجھنڈابرداررہوگاوہ دوسری چھوٹی جھنڈی کوجلادی گایاپھاڑدی گا اوروہ دعوت دی گا ان دعوت دینے والوں کی خلاف جودوسری جھنڈی والے ہوں گی یہاں تک کہ پھرایک قوم ان کی درمیان گزری گی جن کی چہری چوڑی ،آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ اوران کو بنوقنطورہ (چینے)کہاجائے گا یہ کسکر(ساحل دجلہ کی قریب ایک شہرکردستان کی جانب سرزمین عراق پرعلاقہ بابل میں تھا) سے گزریں گی اورپہلی اس علاقہ کی رہنے والوں کو مخصوص قسم کی گھانس کی اگنے کی مقام تک بھگادیں گی (کردوں کوپسپاکردیں گی) پھریہ عربوں کودعوت جنگ دیں گی ان کی انکارکی وجہ سے (حکم عدولی کی بناء پر) پھران کی ساتھ واقعات رونماہوں گی یعنی جنگ ہوگی اس طرح کہ یہ درندی سڑکوں کوویران کردیں گی اورسڑکوں پرچلنے والے آدمی بھی نظرنہ آئیں گی پھرزلزلہ آئی گا زمین پھٹ جائے گی اورعلاقہ دھنس جائے گا لوگ ادھرادھربھاگنے لگیں گی اورجوزمین سب سے پہلی تباہ ہوگی وہ بغدادکاشہرہوگا پھرابتداء ہوگی مصرکی تباہ ہونے کی پس جب تم اس فتنہ کوشام میں دیکھ لوتوسمجھ لیناکہ بس موت ہے موت ہے اس موقع پربنواصفر(انگریز)حرکت کریں گی اورعرب کی علاقہ تک پہنچ جائیں گی اوران کی ساتھ میدان کارزارگرم ہوجائے گا۔

چینیوں کے ساتھ شدیدجنگ اوربنوقنطورہ کامزیدتعارف

قال یوشک یطری ان ملک العرب قالھا ثلاثا قیل ومن یطریہ قال بنوقنطورہ قوم عرامن الوجوہ قطس الانوف صفارالاعین کان وجوھھم المجال المطرقة حتی نبزلویبة من ارض العرب بل ھی من ارض العرب یقال لھا جبانتہ اللوف فیقاتلھم العرب قتالاشدیدفیقول الترک اوفعوالینا اخواننا من العبم ولاتقاتلکم فیقول العرب للموالے الحقوباخوانکم فیقول الموالیویحکم الی الکفربعد الاسلام قال فقاتلھم المولی فقاتلھم قتالاشدیدا فیھرمھم اللہ حتی لایبقی منھم مخبرویحی الموالے بانضائھم فیقول العرب للموالے احذروناواغنماتم فیقولون واللہ لاتحذیکم وقدخذلتمونا۔

ارشادفارمایاکہ حکومت عرب لپیٹ دی جائے گی اوریہ بات حضورنے تین مرتبہ دہرائی پس راوی نے دریافت کیاکہ بساط حکومت عرب کون لپیٹی گا توآپ نے فارمایاکہ (بنوقنطورہ) وہ قوم جوچوڑی چہری والے چپٹی ناک والے اورچھوٹی آنکھوں والے ہے اوران کی چہری اس طرح چپٹی ہیں جیسے پٹاہوالوہا۔یہاں تک کہ وہ نازل ہوجائیں گی اس علاقہ تک جوزمین عرب کاعلاقہ ہے بلکہ وہ زمین عرب ہے میں ہے اس کوجبانتہ للون (یروشلم کی شمالی حصی کانام) کہتی ہیں پس یہاں عربوں سے ان کی شدید جنگ ہوگی پس اس وقت ترک کہیں گی کہ تم ہماری عجمی بھائیوں کوواپس کردوہم تم سے لڑنانہیں چاہتی پس اس وقت عرب اپنے دوستوں (جن کی ساتھ ان کی معاہدہ ہوں گی یاجوعربوں کاساتھ دینے والے ہوں گی ان سے کہیں گی کہ جاؤ تم اپنے بھائیوں سے مل جاؤ اس موقع پریہ اتحادی کہیں گی کہ افسوس ہے تمہاری کفرپراسلام لانے کی بعد یعنی وعدہ کرنے کی بعد پھرجانے پر پھرارشادفارمایاکہ تب وہ اتحادی جنگ کریں گی اورشدید جنگ ہوگی اورخداان کو شکست دی گا یہاں تک کہ ان میں سے کوئی خبردینے والابھی باقی نہ رہے گا اوران اتحادیوں کابڑا مال غنیمت ہاتھ لگی گا تب عرب کہیں گی اپنے ان دوستوں موالیوں اوراتحادیوں سے کہ اس مال غنیمت میں سے ہمیں بھی دیدو تب وہ جواب دیں گی کہ خداکی قسم ہم تمہیں نہ دیں گی تم نے توہم کوذلیل کردیا۔

نوٹ : ان جملہ تحریرات سے یہ بات بالکل واضح ہوچکی ہے کہ بنوقنطورہ اورہیں اوربنے الاصفراور۔ لیکن ترک کالفظ ان دونوں قوموں کی علاوہ استعمال ہواہے اس لئے ترک ان دونوں سے علیحدہ ہیں ۔

ترکوں کی تاریخی تحقیق

بحوالہ سلاطین ترکیہ ازاسٹنیلی لین پول مترجمہ نصیب اختر ایم اے کراچی

ترکوں کی متعلق یہ سمجھناکہ ان سے مرادموجودہ ترکی ہے کی افرادہیں قطعاغلط ہے بلکہ مطابق بیان تاریخ فرشتہ ان کی تاریخی حقیقت یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی فرزندیافث تھے اوران کی ایک فرزندکانام ترک تھا ان کی نسلیں جس جس مقام پرپھیلتی رہیں وہ ترک

کہلاتی رہیں اورجناب یافث کی دوسری فرزندکانام چین تھااس لئے ملک چین انھیں کی نام سے موسوم تھا اس ابتدائی تحقیق سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ترکی اورہیں اورچینے اور۔ چنانچہ ان کی ابتدائی تحقیق یہ ہے کہ صحرائی گوبی میں دوقبیلی خانہ بدوشوں کی زندگی بسرکررہے تھے جن میں سے ایک ترک تھے اوردوسری منگول، مگردونوں مشترک النسل تھے ان میں منگولوں کو"یون" کہاجاتارہاجن کی نسلیں وسطی جنوبی رووس تک پہنچیں لیکن ترکوں کومختلف ناموں سے یادکیاجاتارہا۔ مثلاکشاں اورپوچی وغیرہ کہتی رہے البتہ تاریخ میں ان کانام ترک چھٹی صدی کی ابتداء میں مشہورہوا ان کی ایک نسل پانچویں صدی ہجری میں آذربائیجان کی علاقے میں آبادہوچکی تھے لیکن ان کااصل نکاس بقول مورخین ماہان نامی ایک گاؤں تھا جوموجودہ روسے وفاق میں ترکستان میں شہرمردکی نزدیک واقع تھا پھریہ وہاں سے ہجرت کرکی ترکیہ وغیرہ چلی گئی مگریہ جس علاقے میں گئی وہاں لفظ ترک ان کی نام کاجزورہااسے وجہ سے آج بھی روسے ترکستان چینے ترکستان اورموجودہ ترکی وغیرہ کی نام نقشوں میں نظرآتی ہیں البتہ چینے علاقے میں جوترک آبادتھے ان کاحلیہ نیلی آنکھیوں ، سرخ بال اورلمبی جسم بتایاگیاہے مگریہ حلیہ چین کی قدیم وجدید نسلوں سے مطابقت نہیں رکھتا اس لئے وہ ترک جنھوں نے ایران وعراق کوتباہ کیاوہ اصل میں منگول تھے مگراتحاد نسل کی وجہ سے ان کوبھی ترک ہے کی نام سے یادکیاگیاہے اورچینے نسلیں ان سے بالکل مختلف ہیں اسے لئے موجودہ احادیث میں بنوقنطورہ کاحلیہ موجودہ چینے نسلوں سے ملتاہے وہ اورہیں اورروسے ترکستان والے افرادکوسابقہ نسلوں کی خصوصیات کی وجہ سے احادیث میں مطلقا لفظ ترک سے یادکیاگیاہے اس لئے نتیجہ نکلتاہے کہ جہاں لفظ ترک استعمال ہواہے وہ اہل روس کی لئے ہے اوربنوقنطورہ جن افرادکوکہاگیاہے وہ چینے ہیں ۔ رہے بنے الاصفرتوان کی متعلق تحریرکیاجاچکاہے کہ ان سے مرادانگریزہیں اس لیی جملہ احادیث جوعلامات سے متعلق ہیں ان میں اس فرق کومدنظررکھنااشدضروری ہے واللہ اعلم کتاب نورالانوارکی مولف نے بھی ترک سے مراد روسے لئے ہیں نیزیہ بات بھی یادرکھنے کی قابل ہے کہ زمانۂ پیغمبراکرم میں چین کی جوحدودتھیں وہ آج نہیں ہیں اورچینے ترکستان کاعلاقہ اب چین میں شامل ہے اس لئے احادیث میں ان کی فرق کو حلیہ بتاکرواضح کیاہے۔

ترک جزیرۂ عرب میں اوراہل روم (انگریز) فلسطین میں :

بحوالہ کتاب المجالس السعینہ) مؤلفہ السیدمحسن الامین الحسینے العاملی (بیروت) قال امام باقرعلیہ السلام ونزول الترک بالجزیرة ونزول الروم بالرملة (فلسطین) واختلاف کثیرعندذلک فی کل ارضی حتی تخرب الشام ویکون خرابھا اجتماع ثلاث ورایات فیھا قتلک السند فیھا اختلاف کثیرفی کل ارض من ناحیة المغرب وفی کل ارض من ارض العرب ناول تخرب الشام یختلفون عندذلک علی ثلاث رایات ،رایتہ حسینےة رایات امویہ ورایات قیسیہ۔

حضرت امام محمد باقرعلیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ ترک جزیرہ میں اورروم والے رملہ میں داخل ہوجائیں گی اوراس وقت انتہائی اختلافات پیداہوجائیں گی کل زمین پریہاں تک کہ شام بربادہوجائےگااوراسے کی بربادی کاسبب تین جھنڈوں کاشام میں اجتماع ہوگا اس سال میں کل کرۂ ارض پراختلاف پیداہوگااہل مغرب کی سبب سے پوری زمین پراختلافات رونماہوں گی مغرب کی زمین کی وجہ سے تب سب سے پہلی شام تباہ ہوگاکیونکہ وہاں تین جھنڈی باعث اختلاف ہوں گی سیدحسنے کاجھنڈا ،اموی جھنڈا، قیسے جھنڈا۔

نوٹ : میں پہلی کہ چکاہوں کہ جزیرہ سے مراد جزیرہ عرب ہے اوررملہ ایک مقام کانام ہے جومصرکی راستی مصرمیں فلسطین کی علاقے میں ہے جو آج کل اسرائیل کی قبضہ میں ہے ترکوں کی متعلق تحریرکیاجاچکاہے کہ بظاہران سے مرادروسے ترکستان کی باشندے ہیں اوراہل روم سے مرادانگریز ہیں (یورپ والے) حسنے جھنڈا ،سید حسنے جوایران سے آئیں گی اموی جھنڈا یہ شاید شامیوں کاہوگا قیسے جھنڈایہ مصرکی جانب سے قبیلہ قیس کی افرادلی کرآئیں گی ۔

ترک اورروم کی مزیدتفصیل :

عن الباقرقال الزم الارض ولاتحرک یدا ولارجلا حتی تری علامات اذکرھالک ان ادرکتھاومااراک تدرک ذلک لکن حدث بہ من بعدی وفکرجملة منھا الی ان قال ونزول الترک الجزیرۃ ونزول الروم الرملة وفی روایتہ لنزل الروم فلسطین وفی روایت مستقبل اخوان الترک حتی ینزل الجزیرۃ وستقبل اخوان مارِرقتہ الروم حتی ینزلوالرملہ وفی (روایتہ) ومارِرقتہ تھرق من ناحیتہ الترک حتی تنزل الجزیرۃ وستقبل مارقتہ الروم حتی ینزل الرملة (والظاہر) ان المراد بالجزیرۃ جزیرۃ العرب والرملة بلدبفلسطین ۔

حضرت امام محمدباقرعلیہ السلام کاارشادہے کہ اے مخاطب زمین پرساکن ہوجانااوراپنے ہاتھ اورپیروں کوقطعی حرکت نہ دیناجبکہ تم ان علامات کودیکھ لو جوبیان کی جارہے ہیں بشرطیکہ تم ان علامات کوپاسکومگرتم نہ پاسکوگی (مقصدیہ کہ تم زندہ نہ رہوگی کیونکہ علامات آخرمانہ سے متعلق ہیں) پھراس کی بعدآپ نے بیان فرماناشروع کیااورکچھ بیان کرتی ہوئی فارمایاکہ ان علامات میں سے ایک ترکوں کاجزیرہ عرب میں داخلہ ہے اوراہل روم کارملہ میں داخلہ ہے اورایک روایت میں ہے کہ رومی (انگریز) فلسطین میں داخل ہوں گی اوردوسری روایت میں ہے کہ ترکوں کااستقبال کریں گی ان کی بھائی یہاں تک کہ وہ داخل ہوں گی جزیرہ عرب میں (بھائی سے مراد معاون اورپیکٹ میں شامل جوبمنزلہ بھائی کی ہیں) اورلامذہب رومیوں کااستقبال کریں گی ان کی بھائی رملہ فلسطین میں یعنی یہودی دوسری روایت میں ہے کہ ترکوں کی لامذہب قوم داخل ہوگی جزیرہ میں اوررومیوں کی لامذہب قوم داخل ہوگی رملہ (فلسطین) میں اس مقام پرلامذہب کالفظ خصوصی ہے مقصدمنکران وجودخدامن قول ومن فعل (اوریہاں ظاہرمیں

جزیرہ سے مرادجزیرہ عرب ہے اوررملہ فلسطین کی شہروں میں سے ایک شہرتھا)۔

آسمانے چیخ یاایٹمی دھماکہ اورذاتی حفاظت کی اصول : عن ابن مسعودعن النبی قال اذاکانت صیحتہ فی رمضان فانھاتکون معمہ وفی شوال تمیزالقبائل وفی ذی قعدوتسفک الدماء فی ذالحجہ والمحرم الحرام وماالمحرم یقول لھاثلاث ھیھات ، ھیھات یقتل الناس فیھا ھرجاقال قلناوماللصیحة یارسول اللہ قال ھذہ فی النصف من رمضان یوم الجمعة ضحک ذلک اذا وافق شھررمضان لیلة الجمعة فتکون ھذہ توقظ النائم وتقعدالقائم وتحرج العواتق من خدورھن فی لیلة الجمعة فاذا صلیتم الفجرة ودوثروانفسکم وساداخانکم فادخلوبیوتکم واغلقواابوابکم واسدوکواکم فاذا ناحیتم بالصیحة فخرواللہ سجداوقولواسبحان القدوس ربناالقدوس فانہ من فعل ذلک نجامن لم یفعل ذلک ھلیک ۔

ابن مسعود نے بیان کیاکہ حضورسرورکائنات نے ا رشادفارمایاکہ جب ماہ رمضان میں چیخ بلندہوجائے(زورکادھماکاہوجائے) توتم ہوشیارہوجاناکیونکہ اس کی بعدشوال میں شورشیں پیداہوجائیں گی اورذیقعدہ میں قتل اورغارت اورمحرم توبس محرم ہے اوریہاں پہنچ کرآپ نے تین مرتبہ ارشادفارمایاہیات افسوس افسوس کیونکہ اس زمانہ میں انسانوں کابکثرت گروہ درگروہ قتل عام ہوگاتب راوی نے دریافت کیاکہ یارسول اللہ یہ آ سمانے چیخ کیاہے؟ اورکب ہوگی توحضورنے ارشادفارمایاکہ یہ ماہ رمضان کی درمیان جمعہ کی دن ظہرکی وقت بلندہوگی اورجب تم ایسے ماہ رمضان کی جمعہ کی رات کوپالو سمجھ لو اورجان لو تویادرکھوکہ یہ آوازسوتوں کوجگادی گی اورکھڑی ہوئی لوگوں کوبٹھادی گی جمعہ کی رات میں پس جب تم صبح کی نمازپڑھ لوجمعہ کی دن توتم اپنے گھروں میں داخل ہوجانا اوراپنے دروازوں کوبندکرلینا اوردروازوں اورسوراخوں کوقطعا مسدو دکرلینا اوراپنے سانس روک لینا اورکانوں کوبالکل مسدو دکرلینا(کانوں میں کچھ ٹھونس لینا) پس جب تم اس چیخ کااحساس کرلوتوفورا اللہ کی سامنے سجدی میں گرجانا اورباربارکہتی رہنا سبحان القدوس ربناالقدوس ، پس جوایساکرے گا اوروہ نجات پائی گا اورجوایسانہ کرے گاتووہ ہلاک ہوجائے گا۔

ضروری نوٹ : اس علامت میں دوتین باتیں انتہائی غورطلب ہیں اول تو یہ کہ اس علامت کی لیی احادیث میں وقت مہینہ اوردن کاتعین کردیاگیاہے جس کایادرکھنا مشکل نہیں مگریہ ضرورخیال رہے کہ بیان کرنے والے افرادسعودی عربیہ سے متعلق ہیں اورزمین کی گردش کی وجہ سے چاندکی طلوع وغروب میں مختلف مقامات پرفرق ہوجاتاہے اس لئے عموما عرب میں ایک دن قبل چاندطلوع ہوجاتاہے اورہماری ملک بعدمیں لہذایہ خیال یہ ہے کہ جب عرب کی علاقے میں اس علامت کی موقعہ پرجمعہ کادن ہوگاتوممکن ہے ہندوستان وپاکستان میں ہفتہ کادن ہودوسری یہ کہ حضورکی اس حدیث میں نصف رمضان کاتذکرہ ہے جبکہ آئمہ علیھم السلام کی دیگراحادیث سے اس کی تفصیل میں ماہ رمضان کی ۲۳تاریخ معین کردی گئی ہے اورشایدیہ

مصلحت ہے کہ شب تیئس (۲۳) شب قدرہے جس میں شب بیداری سنت ہے اورعموما مسلمان خصوصا شیعہ افرادمشغول عبادت رہتی اورصبح تک جاگتی رہتی ہیں اس شب کی جاگنے اورعبادت میں مشغول رہنے کی لئے خصوصی احکامات ہیں ۔

دوسری یہ بات بھی یادرکھنے کی قابل ہے کہ اس دورمیں محکمہ شہری دفاع کی جانب سے جوہدایت جنگ کی موقع پری جاتی ہیں خاص طورسے ایسے جنگ جس میں گیس اوریم استعمال کئی جائیں ان سے بچنے کی جوہدایات آج دی جاتی ہیں ان کوبالتفصیل اس علامت میں حضورنے بیان فارمایاہے اس لئے احتمال پیداہوتاہے کہ یہ چیخ کسے بم کی دھماکی سے پیداہوگی اوراس کی گیس مختلف حصوں میں منتشرہوجاےگی ممکن ہے اس موقع پرکوئی آوازبھی محسوس ہوجیساکہ بعض روایات سے پتہ چلتاہے واللہ اعلم بالصواب، لیکن یہ ہدایات بذات خوداس بات کاثبوت ہیں کہ پیغمبراکرم اوردیگرآئمہ علیھم السلام ہماری دورکی حنگی ہتھیاروں کی نوعیت سے واقف تھے ورنہ ان سے بچنے کاوہ طریقہ نہ بتاتی جواس سائنسے دورمیں رائج ہے۔

چاندمیں چہرہ ،آسمان میں ہاتھ :

کتاب مجالس السنیہ میں بحوالہ نعمانے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آسمانے چیخ سے پہلی رجب کی مہینہ میں ایک اورخاص نشانے ظاہرہوگی راوی نے پوچھاوہ کیاتوجواب ملاکہ چاندمیں ایک چہرہ چمکی گا اورآسمان میں ایک ہاتھ نظرآئی گا۔

نوٹ : یہ علامت اس امرکی طرف اشارہ کررہے ہے کہ خصوصی علامات کی مکمل ہونے سے پہلی انسان چاندتک پہنچ جائے گا اس لئے موجودہ دورکی ترقی سے ہمیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اطلاعات پہلی دی جاچکی ہیں ۔

چوبیس دن مسلسل بارش :

المفید، سعیدابن جبیرکی حوالہ سے بیان کیاگیاہے کہ وہ سال جس میں امام کاظہورہوگا اس میں چوبیس دن تک مسلسل بارش ہوگی جس سے زمین مردہ ہونے کی بعد دوبارہ زندہ ہوگی دوسری حدیث میں قدری تفصیل ہے کہ یہ بارش ماہ جمادی الآخرکی سولہ تاریخ سے شروع ہوگی اوررجب کی دس تاریخ تک رہے گی اوریہ بارش ایسے ہوگی کہ مخلوق نے اس سے پیشترکبھی نہ دیکھی ہوگی ۔

نوٹ : بعض روایات سے پتہ چلتاہے کہ یہ بارش بعدازظہورامام ہوگی ۔

خروج سفیانے اورظہورامام ایک ہے سال میں ہوگا : امام محمد باقرعلیہ السلام کاارشادہے کہ سفیانے اورامام مہدی علیہ السلام کاخروج ایک ہے سال ہوگااوربعض رویات میں سفیانے

وخراسانی ویمانی ان سب کاخروج ایک ہی سال میں ہے امام جعفرصادق علیہ السلام نے سفیانی کاخروج رجب کی مہینہ میں ارشادفارمایاہے (باقی تفصیلات تحریرکی جاچکی ہیں)۔

خبیث جھنڈوں کارنگ :

اشقر،احمر،ارزق یعنی سرخ نیلا،گہراسرخ۔

نوٹ : خصوصی توجہ کی ضرورت ہے کہ یہ رنگ کن کن ملکوں نے اپنارکھے ہیں ۔

پانچ شہروں پرسفیانی کاقبضہ :

امام جعفرصادق علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ سفیانی کالشکر پانچ شہروں پرقابض ہوجائے گادمشق ،حمص ،فلسطین،اردن اورقینسرین ۔

عوف اسلمی کاخروج :

امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ امام مہدی علیہ السلام کی خروج سے قبل ایک شخص خروج کرے گا جس کانام عوف ابن اسلمی ہوگااوروہ ارض جزیرہ کویت یاسکریت (مشرقی عراقی علاقہ) سے خروج کرے گا اورمسجددمشق میں قتل کیاجائے گا پھراس کی بعد شعیب ابن صالح کاخروج سمرقندسے ہوگا پھربعد میں سفیانی کاخروج فلسطین سے ہوگا(تفصیلات پہلی تحریرکی جاچکی ہیں)۔

مشرقی آگ کارنگ :

امام محمد باقرعلیہ السلام نے ارشادفارمایا اذا رایتم نارا من المشرق شبهه هروی العظیم تطلع ثلاثة ایام اواوسبعة قتوقعو خروج آل محمد ۔

امام نے ارشاد فارمایاکہ جب تم مشرق میں ایسے آگ دیکھوکہ جس میں زردی کی ساتھ سرخی جھلکتی ہواوروہ تین دن یاسات دن روشن رہے تب تم ظہورامام کی توقع قائم کرلینا۔

نوٹ : ایٹم سے جوآگ پیداہوتی ہے اس کارنگ بالکل ایساہے ہوتاہے نیززردی کی ساتھ سرخی جھلکتی ہے اس لیی خیال ہے کہ ایٹم کااستعمال مشرق میں کیاجائے گا ۔

حضرت عیسی کانزول صبح کو ہوگا :

امام نے ارشادفارمایاکہ حضرات عیسے علیہ السلام بیت المقدس میں بوقت صبح نازل ہوں گی اس وقت جبکہ لوگ نمازکی تیاری میں مصروف ہوں گی تب امام حضرت عیسے کی لئے اپنے جگہ چھوڑدیں گی اوراپناہاتھ امام دونوں شانوں کی درمیان رکھ کر ارشادفرمائیں گی ۔ تقدم یعنی آپ بڑھ جائیی اورآپ ہی نمازپڑھائیی مگرحضرت عیسے دوسری لوگوں کی ساتھ آپ کی پیچھی نمازپڑھیں گی ۔ (یہ حدیث صحیح ہے) اوراس مضمون کی اکثراحادیث کتابوں میں موجودہیں ۔

دم دارستارہ مشرق میں :

جابرالجعفی نے امام جعفرصادق علیہ السلام کی حوالے سے بیان کیاکہ جب عباسے خلیفہ خراسان پہنچاتھااس وقت مشرق میں ایک ستارہ "القرب ذوالشفاء " طلوع ہواتھا ۔ اوریہ سب سے پہلی قوم نوح کی ہلاک کرنے کی لئے ظاہرہوا اس وقت جبکہ قوم نوح غرق کردی گئی پھرحضرت ابراہیم کی زمانے میں ظاہرہوا جبکہ آپ کوآگ میں پھینکاگیااورجبکہ فرعون اوراس کی ساتھیوں کوڈبویاگیاپھرحضرت یحیی ابن ذکریاکی قتل کی موقع پرطلوع ہوا اس لئے اب فاذارائتم ذلک فاستعیذوباللہ من شرالفتن ویکون طلوعة بعدانکشاف الشمس والقمرثم یلبثون حتی الابقع بمعہ ۔

جب تم اس کودیکھناتو خداسے پناہ طلب کرنا فتنوں کی شرکی وجہ سے اوراس کاطلوع چانداورسورج گرہن کی بعد ہوگا پھرزیادہ وقفہ نہ گزری گاکہ مصرمیں چتکبرہ ظاہرہوگا ۔ (الاالبغ) سفیدوسیاہ جھنڈایانیلا اورسفیدملاہوا ،اشارہ ہے کسے ایسے ملک کا مصرمیں داخل ہونے کا جس کی جھنڈی کانشان سیاہ وسفیدیانیلاوسفید ہواوروہ پیش خیمہ ہے فتنوں کی ابتداء کا دوسری موقع پرتشریح ہے کہ یہ ستارہ ماہ صفرمیں ظاہرہوگا پھردوسری موقع پر دم دارستاری کی سلسلہ میں تحریرہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی خروج سے قبل ایک ایسا دم دارستارہ ظاہرہوگا جس کی دودم ہوں گی اوراس کی روشنے اہل زمین کی لئے ایسے ہوگی گویا چودھویں رات کاچاندچمک رہاہے ۔

نوٹ : یوں تودم دارستاری عموماًنکلتی رہتی ہیں اورعلم نجوم کوروسے ان کی اثرات بھی زبان زدخاص وعام ہیں لیکن ان دم دارستاروں کی اطلاع چونکہ احادیث میں واردہوئی ہے اس لئے اہمیت بڑھ جاتی ہے نیزاس دم دارستاری کی روشنے مثل چاندکی ہوگی شایداس سے پہلی ایساکبھی نہیں ہوا۔

چھ ماہ کی مسلسل علامات :

حضورسرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایاکہ ماہ رمضان میں ایک نشانے ظاہرہوگی آسمان میں اوروہ یہ کہ زمین وآسمان کی درمیان روشنے عمودی شکل میں ساکن ہوجائے گی ماہ شوال میں بلائیں اورمصیبتیں شروع ہوں گی اورذیقعدہ میں ہنگامی ہے ہنگامی ہوں گی ذی الحجہ میں حاجیوں کی قافلی لوٹی جائیں گی اوران کی بربادی ہوگی راستی مسدودہوجائیں گی اورمحرم توبس محرم ہے۔

شام کی بربادی :

عن عبداللہ ابن عمر قال لایزال الناس فی مدة حتی یقرح الناس فاذا اقرع الراحق یعنی الشام هلک الناس یعنی الشام تخرب

بحوالہ عبداللہ ابن عمر واردہواہے کہ حضورنے ارشادفارمایاکہ دنیاکی ختم ہونے کی ابتداء اس طرح ہوگی کہ پہلی لوگوں کی کھوپڑی کھٹکھٹالی جائے گی اورجب یہ ہوگا توپھرلوگوں کی ہلاکت شروع ہوجائے گی دریافت کیاکہ اس سے مرادکیاہے ؟ آپ نے فارمایاکہ شام کی بربادی شام ہے سے تباہے شروع ہوگی۔

مشرق ومغرب میں فتنے ہے فتنے :

حضورنے بیان فارمایاکہ تم کو فتنے اس طرح ا سیرکرلیں گی جس طر رات اپنے سیاہے کودن پرمسلط کرلیتی ہے ان فتنوں سے کسے مسلمان کاکوئی گھرمحفوظ نہ رہ سکی گا خواہ وہ مشرق میں ہویامغرب میں یہ فتنہ ہرجگہ داخل ہوگا ۔

مصرمیں سفیانی کاظلم وستم :

عن حذیفہ قال اذا دخل السفیانے ارض مصراقام فیھا اربعة اشھریقتل ولیبی اھلھا فیومئذ تقوم النائحات ماکیتہ تبکی علی استعدل فروجھا باکیتہ تبکی علی قتل ارلارھا د باکیتہ تکی علی زلھا عزھا وباکیتہ تبکی شوقا الی قبورھا ۔

جناب حذیفہ یمانے نے بیان فارمایاکہ جب سفیانے مصرکی سرزمین میں داخل ہوگا تووہاں چارماہ قیام کرےگا اورمصرکی باشندے قتل کئی جائیں گی رونے والے عورتیں گریہ کریں گی اکثرتوعصمتوں کی حلال ہونے پرگریہ میں مشغول ہوں گی اوراکثراپنے اولادکی قتل پراوراکثرذلتوں پرجوعزت کی بعدنصیب ہوں گی اوراکثرقبورمیں جانے کی شوق میں روتی ہوں گی ۔

دوسری حدیث میں تحریرہے کہ جب سفیانے مصرمیں داخل ہوگاتووہ اپناایک لشکرمدینہ کی جانب روانہ کرےگا اورمدینہ کواس طرح تباہ وبربادکردی گا جس طرح وہ واقعہ حرہ میں بھی تباہ نہ ہواہوگا مگرجب وہ لشکرمقام بیدا(مکہ ومدینہ)کی درمیان میں پہنچی گا توزمین میں دھنس جائے گا ۔

نوٹ : سفیانے ماہ رجب میں ظاہرہوگا۔

پورے عالم میں شدید قحط (خاص) :

لایخرج المھدی حق اتباع المراۃ بعدنھا طعاما : امام مہدی علیہ السلام کااسوقت خروج ہوگاجب تک کہ عورتیں ایک وقت کی کھانے کی بدلی فروخت نہ ہوجائیں ۔

قحط کی مزیدتشریح : قال لایخرج المھدی حتی یخرج الرجل باالجاریة الحسناء الجمیلة ویقول من یشتری ھذھ بوزھا طعاما ثم یخرج المھدی

امام نے ارشادفارمایاکہ امام مہدی کاخروج اس وقت تک نہ ہوگا جب تک انسان اپنے حسین

وجمیل کنیز(لڑکی)کوباہرلی کرنہ نکل آئیں اورنہ کہیں کہ کون ہے جواس لڑکی کوایک وقت کی کھانے کی بدلی میں خریدی۔

نوٹ : قحط کی ان مختصرلفظوں میں جونوعیت بیان کی گئی ہے میری نزدیک وہ مزیداحادیث کی تشریح کی محتاج نہیں ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت :

نعیم کی ذریعہ سے روایت بیان کی گئی ہے کہ بنے ہاشم میں آخری خلیفہ جس کانام مہدی ہوگا وہ چالیس سال حکومت کرےگا اوراس کی ہاتھوں پرقسطنطنیہ اورروم کاعلاقہ فتح ہوگاجناب محمد حنفیہ کی ذریعہ سے اس طرح کی روایت موجودہے جس میں بیت ا لمقدس کی دوبارہ تعمیرکاذکرہے اورآپ نے فارمایاہے کہ قسطنطنیہ اورروم کی دوبارہ فتح کی بعدحضرت عیسے کانزول ہوگا۔

ہندوستان کی فتح :

بحوالہ نعیم بیان کیاگیاہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک لشکرکوہندوستان کی جانب روانہ فرمائیں گی بیت المقدس سے اوریہ لشکرہندوستان کی فتح کرےگا اوریہاں کی زمینوں کی خزانے اپنے قبضی میں کرےگا پھراس کی ذریعہ سے بیت المقدس کی آرائش کی جائے گی اوریہ لشکر ہندوستان میں اس وقت تک مقیم رہےگا جب تک کہ دجال کاخروج نہ ہوجائے۔

دجال کے ساتھ سترہزاریہودی ہوں گے :

ومع دجال برمئین سبعون الف یھودی کلھم ذوسلاح وسیف ۔ ایک تفصیلی روایت میں ہے کہ جب دجال ظاہرہوگاتواس کی ساتھ ستریہودی مسلح ہوں گی مگرجب حضرت عیسے کی نظران پرپڑی گی تویہ کل لشکر اس طرح مفلوج ہوجائےگا جیسے پانے میں نمک مل جاتاہے یاسیسہ کوپگھلادیاجاتاہے اس وقت حضرت عیسے کی ہاتھوں یہودیوں کاقتل عام ہوگا اورصلیب توڑدی جائے گی خنزیرکوقتل کردیاجائےگا یعنی عیسائیت اوریہودیت ختم ہوجائےگی۔

پانچ حادثے : جناب عبداللہ ابن عمرکی حوالے سے تحریرہے کہ امت محمدی پرپانچ حادثی واردہوں گی جن میں سے دوگزرچکی ہیں اورتین باقی ہیں جن میں سے پہلاحادثہ ترکوں (روسیوں)کی ذریعہ دوسراروم (انگریزوں)کی ذریعی اورتیسرا حادثہ دجال کی ذریعہ واقع ہوگا اورپھراس کی بعدکوئی حادثہ نہیں ۔ مگران حادثوں میں بندگان خدامثل چوپایوں کی بھاگتی پھریں گی اورکثرت سے قتل کئی جائیں گی۔

حجاز(سعودی عربیہ) میں آگ : تخرج نارمن الحجاز تضئی اعناق الابل بیصری ۔ حجاز سے ایسے آگ روشن ہوگی جس کی روشنے میں بصری یعنی شام کی اونٹوں کی گلوں کی گھنٹیاں

نظرآجائیں گی ۔

عدن میں آگ :

عن النبی تخشرھم نارمن عدن مع القردۃوالخنازیرمعھم اینما یاتوتقیل معھم اینمافاتوولھا ماسقط منھم ۔

حدیث طویل عدن کی آگ کاذکربیشتراحادیث میں اس سے قبل آچکاہے۔

مشرق میں چالیس دن تک آگ ودھواں : قال یکون نارا ودنان فی المشرق ۔ ارشادفارمایاکہ مشرق میں آگ اوردھواں مسلسل چالیس راتوں تک رہے گا (شایدجنگ مرادہے(

اہل حبش کی ہاتھوں خانہ کعبہ کی بی حرمتی : پیغمبراکرم نے ارشادفارمایاکہ حبشہ کی لوگ خانہ کبعہ کواس طرح بربادکریں گی کہ پھراس طرح آبادنہ ہوگا اوریہ لوگ وہاں سے قیمتی اشیاء بھی لوٹ لیں گی دوسری حدیث میں ابن عمرکی حوالے سے بھی ایسے روایت موجودہے کہ میں دیکھ رہاہوں کہ کعبہ کی چھت پرایک حبشی جس کی ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں وہ بیٹھاہے اوراس کومنہدم کرنے کی کوشش کررہاہے۔

نوٹ : یہ علامت بالکل آخری دورسے متعلق ہے ممکن ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بھی بعدکی ہواس لئے کہ خانہ کعبہ سے حضرت ظاہرہوں گی اوراس وقت تک کعبہ قطعامحفوظ رہے گا۔

یہ امت سب کچھ کرے گی :

حضورنے ارشادفارمایاکہ میری امت ان سب اعمال کی مرتکب ہوگی جوسابقہ انبیاء کی امتیں کرچکی ہیں ۔

زلزلوں کی زیادتی :

عن سعیدالحذری عن النبی البشرکم بالمھدی یبعث فی التی علی اختلاف من الناس وزلازل ۔ حضورنے ارشادفارمایاکہ امام مہدی کی تمہاری لیی بشارت ہے اس سال جب کہ لوگوں میں شدید اختلاف پیداہوجائے گا اورزلزلی زیادہ آئیں ۔

پانچ دریاؤں پرکفارکاقبضہ :

حضورنے ارشادفارمایاکہ جب ان پانچ دریاؤں پرکافروں کاقبضہ ہوجائے تب امام مہدی کاظھورہوگا وہ دریاسیحوں ، جیحون، دجلہ ،فرات ،نیل (مصرمیں ہے)۔

بنی ہاشم کی حکومت کادنیاسے ختم ہوجانا

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ خاندان بنے ہاشم کی حکومت دنیاسے ختم

ہوجائے گی اوراخرمیں ایک بچہ تخت نشین ہوگاجوناتجربہ کاراورغیرعاقل اوردوسروں کی سہاری زندگی بسرکرنے والاہوگاآپ کی نظم کی چندشعرتحریرکررہاہوں اس علامت سے یہ ظاہرحکومت اردن مرادہے کیوں کہ اب دنیامیں صرف یہی ہاشمی خاندان کی حکومت ہے مجھی کسے دوسری حکومت کاعلم نہیں ہے حضرت علی نے اپنے فرزندکومطلع کرتی ہوئی ارشادفارمایاکہ :

یابنے ازماجائتہ الترک فانتظر

ولایتہ مھدیقوم ویعدل

رذل ملوک الارض من آل ہاشم

وبویع بینھم من یلذویھزل

صبی من الصبیان لامل عندہ

ولاعندہ جدولاھویعقل

فثم یقول القائم الحق منکم

وبالحق یاتیکم وبالحق یعمل

ارشادفارمایاکہ اے بیٹا جس وقت ترک غلبہ حاصل کریں اس وقت تومنتظررہناامام مہدی کوولایت وحکومت کاکیونکہ وہ عدل وانصاف کوقائم کریں گی مگریہ کہ جب ہوگاکہ روئی زمین پربنے ہاشم میں جس قدربادشاہ ہوں گی وہ ذلیل ہوں جائیں گی کیونکہ وہ خواہشات نفسانیہ کی پیروی میں مصروف ہوں گی پھرآخرمیں ایک بچہ کہ جس میں غوروفکرکی صلاحیتیں نہ ہوں گی اورنہ سعی وکوشش کی علامتیں وہ تخت نشین ہوگااوراس کی بیعت وتابعداری کی جائے گی جب ایساوقت آجائے توپھربحق ظاہرہوگا اورتمہاری لئے حق وراستی کوظاہرکرےگا اورکوئی ظلم اس دن باقی نہ ہوگا۔

دس علامتیں بالترتیب :

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ خروج مہدی کی لئے دس علامتیں ہیں :

۱۔ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈوں کاجلنا۔۲۔ مساجدکامعطل ہوجانا۔ ۳۔ حاجیوں کاراستہ مسدودہونا ۔۴۔ بعض علاقوں کازمین میں دھنس جانا ۔۵۔ مختلف مقامات پرشدیدزلزلوں کاآنا۔ ۶۔ لوگوں کاپریشان ہوکراپنے آبادیاں چھوڑدینا۔۷۔ عجیب وغریب دم دارستارہ کاطلوع ہونا۔۸۔ چندستاروں کاایک جگہ جمع ہونا۔۹۔ ہزح ومزح یعنی قتل وغارت ہونا۔۱۰۔ نہب یعنی لوگوں کی مالوں کالوٹاجانا اورغارت ہونا ۔

ان میں سے ایک علامت سے دوسری کی مکمل ہونے کی درمیان تعجب ہے تعجب ہے اورجب یہ سب علامتیں مکمل ہوجائیں گی تب قائم کاظہورہوگا۔

ذخیرہ اندوزی اورشراب سے علاج :

امام جعفرصادق علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ جب لہوولعب جگہ بنالیں یعنی پھیل جائیں اورصاحبان اقتدارکھانے پینے کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرنے لگیں اورشراب کی ذریعہ علاج عام ہوجائے توسمجھ لیناکہ رحمت خدااب قریب ہے اپنے محسنین سے یعنی ظہورقائم قریب ہوگا۔

عورتوں کامنبرپرجانا :

روضہ الکافی ۔ عورتیں دورآخرمیں منبروں پرجائیں گی اورتقریریں کریں گی مختلف مقامات پرعورتوں کی حکومت ہوگی اپنے شوہروں کی ساتھ کسب معاش میں شرکت کریں گی اورسواریوں پرسوارہوں گی اورمردوں کی طرح انجمن سازی اورکلب بنائیں گی ان کی سروں کی بال اونٹ کی کوبان کی طرح ہوں گی۔

رویت ہلال پراختلاف :

بحارالانوارجلد ۳۰ لوگ رویت ہلال پراختلاف کریں گی ،یہاں تک کہ ماہ رمضان کی پہلی کوروزہ نہ رکھیں گی اوربروزعیدروزی سے ہوں گی (اس علامت کی لئے صرف پاکستان کی ہے چندگذشتہ سال قابل یادداشت ہیں ۔

مکہ اورمدینہ میں آلات غنا :

الزام الناصب صفحہ ۱۸۳مکہ اورمدینہ میں گانے بجانے کی آلات عام ہوں گی (یہ بات صرف چندسالوں میں پیداہوئی ہے ورنہ وہاں ٹیلی فون کابھی رواج نہ تھا)۔

تفریح حج :

بحارالانوارصاحبان ثروت تفریحی کی طورسے حج کی لیی جایاکریں گی اورمتوسطہ طبقہ والے تجارت کی لئے اورغریب بھیک مانگ مانگ کرگزرکرنے والے اپنے حیثیت بنانے کی لئے حج کریں گی اسے روایت میں ہے کہ خلاف موسم بارش ہوگی اوردم دارستاری ظاہرہوں گی۔

بیت المقدس اورخلیج عقبہ :

الزام الناصب آخرزمانہ میں قومیں ایک دوسری سے ٹکراجائیں گی اورعقبہ کی سرزمین خون سے سرخ ہوجائے گی۔

شام کی ناپائیدارحکومتیں :

شام میں جوفتنے ہوں گی وہ ابتداء میں بچوں کی کھیل کی طرح ناپائیدارہوں گی مگراس طرح کہ اگرایک طرف سے بندہوں گی تودوسری طرف سے شروع ہوجائیں گی اور اس کی کوئی انتہاء نہ ہوگی یہاں تک کہ آسمان سے کسے امیرکی آنے کی نداآجائے گی ۔

عمان کی حالت زار :

خطبۂ بیانیہ امام حضرت علی علیہ السلام مجھی عمان کی لوگوں پرافسوس ہے کیوں کہ وہ چاروں طرف سے گھرجائیں گی ان کی بہت سے مردقتل ہوجائیں گی اورعورتیں اسیرکرلی جائیں گی ۔

مصرکی امیرالامراء کاقتل :

غیبت نعمانے : امام جعفرصادق علیہ السلام کاارشادہے کہ دورآخرمیں مصرمیں عربوں کی امیرالامراء کاقیام ہوگا (عربوں کی ا تحادی سربراہ کی طرف اشارہ ہے) لیکن عربوں سے حکومت چھن جائے گی دوسری افرادان پرغالب آجائیں گی اوراہل مصراپنے امیرکوقتل کردیں گی ۔

اہل ریی (یعنی طہران)کاقتل عام :

امام جعفرصادق علیہ السلام کاارشادہے کہ اہل ری قتل کئی جائیں گی لاکھوں کی تعداد مین اوراس وقت علم دین قم میں آشکارہوگا وذلک عندقریب ظھورقائمنا اوریہ ہماری قائم کی ظہورکی قریب وقت میں ہوگا۔

سیلاب اورپانی میں سانپ اورٹڈیوں کی کثرت

کتاب نورالانوارمیں تحریرہے کہ عام علامتوں میں دنیامیں ٹڈیوں کابی حدآنا (جیساعرب ۱۲۵۴ء اورایران ۱۳۶۷ھ اورہندوستان میں آچکی ہیں) علاوہ ازاین دریاؤں میں طغیانے اورپانے میں سانپوں کی کثرت بھی علامات میں شامل ہے۔

نوٹ : سیلاب مغربی پاکستان ۱۹۷۳ء میں یہ علامت بخوبی سامنے آچکی ہے اسے طرح ٹڈیوں کاحملہ بھی متوقع ہے۔

بھینس کابولنا اورناقوس کاچیخنا :

حضورسرورکائنات نے ارشادفارمایاہے کہ اے جابرتم حق کی ساتھ رہوگی اورایسے حالت میں تمہاری بازگشت ہوگی لیکن یادرکھنا اے جابرجب ناقوس چیخنے لگی (عیسایت کازورہوجائے) اورجب پوری دنیا پرسرسام طاری ہوجائے اوربھینس بولنے لگی (افریقہ والوں میں بھی آزادی کی لہردوڑجائے) تواس وقت دنیا میں عجیب ترین باتیں ہوں گی ،آگ روشن ہوجائے گی ،(جنگ کی آگ) عثمانے کاجھنڈا وادی سودامیں ظاہرہوگا۔ بصرہ میں اضطراب پیداہوجائے گا اوربعض لوگ بعض پرغالب آجائیں گی ایک قوم دوسری قوم پرچڑھ دوڑی گی ،فوجیں حرکت

کریں گی اوربطن طالقان سے شعیب ابن صالح تمیمی کااتباع کیاجائے گا اورخوزستان مین سعیدموسوی کی بیعت ہوگی اورکردی بہادروں کاجھنڈا نصب ہوجائے گا تاآخر(کتاب بشارۃ الاسلام) ۔

یوگنڈہ :

عیدی امین جہاں کی صدرہیں نقشوں میں وہاں کی نمائندگی کی لئے بھینس کی شکل استعمال کی گئی ہے آج کل وہے زیادہ سرگرم ہیں ۔

جمادی الاول ورجب :

جنگ نہروان سے واپسے پرحضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے ارشادفارمایا : نیاعجب عل العجب بین جمادی ورجب من جمع اشتات وحصدنبات ومن اصوات بعداصوات۔ مجھی تعجب ہے اوربی حدتعجب ہے،جمادی الآخراوررجب کی درمیان جس میں اختلافات رونماہوں گی اورتلواروں سے کھیتی کاٹی جائے گی اورآوازوں کی بعدآوازیں ہوں گی ۔

بارش وطوفان نجف میں :

عن امام زین العابدین ازعلانجفکم والمطروظھرت النارفی الحجاز والعدوان وملکت بغدادوالترک فتوقعوظھورالقائم المنتظر۔

حضرت امام زین العابدین نے ارشادفارمایاکہ جب تمہاری نجف میں (پہاڑوں میں) سیلاب وبارش ظاہرہوجائے اورحجازوعدن میں آگ نمودارہوجائے اوربغدادپرترک قابض ہوجائیں توتم اس وقت قائم منتظرکی ظہورکی توقع رکھو۔

چاندگہن وسورج گہن :

قال ابوجعفرایتان تکونان قبل القائم خوف السوف الشمس فی النصف من شھررمضان وخسوف القمرفی آخرہ ۔

حضرت امام محمدباقرعلیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ دونشانیاں قبل ظہورقائم ضروری ہیں سورج گرہن درمیان ماہ رمضان اورچاندگہن آخرماہ رمضان میں اورایساآدم کی وقت سے اب تک نہے ں ہوا۔اوراس موقع پرتمام منجمین کی حساب ختم ہوجائیں گی۔

آسمانی چیخ ماہ رمضان میں :

عن ابی عبداللہ قال الصیحتہ التی فی شھررمضان تکون لیلۃ بطمعتہ ثلاث وعشرین مضین فی شھررمضان ۔

حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام کاارشادہے کہ آسمانے چیخ ماہ رمضان میں شب جمعہ کی ہے

اورماہ رمضان کی تیسویں تاریخ ہوگی حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام کاارشادہے کہ خراسانے وسفیانے ویمانے تینوں کاخروج ایک ہے سال ایک ہے مہینہ اورایک ہے دن ہوگا ان میں سے کوئی بھی ہدایت کی جانب دعوت نہ ددی گا علاوہ یمانے کی۔

آسمانی آگ ،پیش خیمۂ ظہور :

حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے ارشادفارمایاکہ جب تم آسمان میں آتش عظیم مشرق کی جانب روشن دیکھو جوراتوں کوروشن رہے تویہ ظہورکاپیش خیمہ ہوگی اوراہل عالم کی لئے کشادگی کی اطلاع ۔

بغدادکے متعلق خصوصی عبرت انگیزاطلاعات :

مفضل ابن عمرنے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے دریافت کیاکہ اے میری سیدوسرداارزورا،کسے مقام کانام ہے آپ نے فارمایاکہ بغدادکا اوریہ مقام عذاب وغضب الہے کامرکزہے افسوس ہے اس مقام پرکیونکہ وہاں زردجھنڈی جمع ہوں گی اورپھربہت سے جھنڈی قریب وبعیدکی علاقوں سے وہاں پہنچ جائیں گی اورپھراس مقام پرایسے عذاب الہے نازل ہوں گی جوآنکھوں نے پیشترنہ دیکھی ہوں گی اورنہ کانوں سے سنے ہوں گی بغدادمیں تلواروں کاطوفان جاری ہوگاافسوس ہے وہاں کی رہنے والوں پربغداداکثراوقات آبادہوتارہے گابربادہوتارہے گا مگرآخرمیں وہاں افعال قبیحہ کی کثرت ہوجائے گی جسکی وجہ سے یہ عذاب نازل ہوں گی یہاں تک کہ آخرمیں وہاں نوجوان حسنے (سیدحسنے) ویلم وقزوین کی جانب سے آئیں گی یہاں اوران کی ساتھ فوج کاایک دستہ ہوگا جوسفیدگھوڑوں پرسوارہوگا اوراس دستہ کاسپہ سالاربنے تمیم کاایک نوجوان ہوگا جس کانام شعیب ابن صالح ہے پس یہاں یہ دونوں مل کرفتنہ وفسادکی آگ کوٹھنڈاکردیں گی اورظلم کاانتقام لیں گی اورپھریہاں سے کوفہ چلی جائیں گی۔

ترتیب علامات ۔دوطاعون :

ابی بصیرنے حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے دریافت کیاکہ مولا! میری جان آپ پرقربان یہ ارشادفرمائیی کہ امام قائم کاخروج کب ہوگا؟ پس آپ نے جواب دیاکہ اے ابامحمد! میں اہل بیت سے ہوں میں وقت متعین نہیں کرسکتا،کیونکہ پیغمبراکرم نے فارمایاکہ وقت کی قیدلگانے والے جھوٹے ہیں لیکن خروج سے قبل پانچ علامتیں ضروری ہیں جنھیں سب سے پہلی ماہ رمضان کی آواز۔ پھرسفیانے اوراس کی بعد خراسانے کاخروج پھرنفس ذکیہ کاقتل اورپھرمقام بیدادکا(مکہ معظمہ سے بالکل قریب کاحصہ) زمین میں دھنس جانااوربنے عباس کی حکومت کاکل عالم سے ختم ہوجانا لیکن اے ابامحمدان امورکی ظاہرہونے سے پہلی دوطاعونوں ،یعنی سفیداورسرخ

طاعون کاپھیلناضروری ہے ابوبصیرنے عرض کی کہ میری جان آپ پرنثاریہ دوطاعون کیاشی ہے ؟
پس آپ نے جواب دیاکہ طاعون سفیدتوکثرت اموات ہے اورطاعون سرخ قتل وغارت وجنگ ہے
اورقائم کاخروج اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ندادينے والاان کی نام سے میان آسمان ندانہ
دی دی اوریہ نداماہ رمضان کی شب تیئس کوبلندہوگی جبکہ شب تیئس ،شب جمعہ ہوگی
اورمنادی جبرئیل ہوں گی۔

وقت معلوم وقت خروج ہے :

کتاب کمال الدین مین حسین ابن خالد کی حوالے سے تحریرہے کہ انہوں نے حضرت امام رضا
علیہ السلام سے دریافت کیاکہ مولاوقت معلوم کیاہے آپ نے ارشادفارمایاکہ وقت معلوم وقت
خروج قائم ہے پوچھاآپ اہلبیت میں سے کون قائم ہیں فارمایامیری اولادمیں چوتھا ہے جس
کی ذریعہ سے خداوندعالم کل زمین کوظلم وجورسے پاک وپاکیزہ کردی گا اورقائم وہ ہے جس کی
ولادت میں لوگ شک کریں گی کیونکہ وہ ایک طویل غیبت والاہوگامگرجب خروج کرے گاتوزمین
اس کی نورسے منورہوجائے گی اوراس کی آمدکی اطلاع آسمان سے ایک نداکی ذریعی دی جائے
گی ۔جس کوکل اہل زمین سین گی اوراس کاظہورخانہ کعبہ کی قریب ہوگا۔

کثیرمخلوق آپ کے وجو دکی منکرہوجائے گی :

حضرت امام رضا علیہ السلام نے حضرت امام قائم علیہ السلام کی تعارف میں مزید ارشادفارمایاکہ
وہ حسن کی فرزندہوں گی جوقائم بالحق اورالمنتظرہوں گی راوی نے دریافت کیاکہ ان کایہ نام
کیوں ہے توآپ نے جواب دیاکہ اکثرایسے حضرات جوان کی امامت کی قائل ہوں گی وہ
مرتدہوچکی ہوں گی دریافت کیاکہ منتظرلقب کیوں ہے ارشادفارمایاکہ ان کی طویل غیبت ہوگی
جس میں اکثران کی وجو دکی منکرہوجائیں گی مگران کی خروج کی منتظرصرف مخصوص
حضرات رہ جائیں گی اکثرتوان کی تذکرہ پرمذاق اڑائیں گی اوربہت سے ان کی وقت کی تعین میں
جھوٹ بولیں گی ۔اس باری میں جلدی کرنے والے ہلاک ہوجائیں گی اوراصل مسلمان اس باری
میں نجات پاجائیں گی۔

کتاب ارشادمیں علامات ظہور :

جس قدآثاروعلامات خروج حضرت قائم علیہ السلام کی لئے بیان ہوئی ہیں اورجن حادثات
کاذکرکیاگیاہے ان میں سے مخصوص یہ ہیں خروج سفیانے ، قتل حسنے ،دنیاوی حکومت میں بنے
عباس کااختلاف،رمضان شریف کی درمیان سورج گہن اوراسے مہینہ کی آخری تاریخوں میں
چاندگہن جوبالکل قانون اورعادت کی خلاف ہے مقام بیداد(مکہ اورمدینہ کی درمیان کی زمین)
کازمین میں دھنس جانا ، مشرقی حصہ میں زمین کادھنسنا اورپھرمغرب میں ظہرکی وقت سورج
کاآسمان میں ٹھہرجانا اورعصرکی وقت تک اسے طرح باقی رہنا اورپھرمغرب کی جانب سے سورج

کاطلوع ہونا مسجدکوفہ کی پشت پرایک نیک نفس انسان (نفس ذکیہ)کاستر(۷۰) نیک آدمیوں کی ساتھ قتل ہونا ،بنے ہاشم کی خاندان سے ایک مردکاخانہ کعبہ میں رکن ومقام کی درمیان ذبح ہونا ،مسجدکوفہ کی دیواروں کاگرجانا ،خراسان (ایران) سے سیاہ جھنڈوں کاظاہرہونا یمن سے ایک مردکاخروج کرنااورمصرمیں ایک مغربی کاظاہرہونا اوروہاں کی علاقے پرقبضہ کرنا اورترکوں کا(روسیوں کا) جزیرہ عرب میں داخل ہونا اورانگریزوں کافلسطین میں آجانا مشرق کی اندرمشرقی سمت میں ایک دم دارستاری کااس طرح طلوع ہوناکہ گویا آسمان پرجیسے چاندچمک رہاہے پھررفتہ رفتہ اس کی دونوں کونوں کاسمٹ جانا ،آسمان کی اندرسرخی کاپھیل جانا ،مشرق وسطی کی اندرایک طویل عرصی تک آگ کاظاہرہونا اورتین دن یا سات دن تک مسلسل ایسے آگ کاروشن ہونا، عربوں کاملک کوچھوڑدینا اوردوسروں کاان کی شہروں پرقبضہ کرلینا ایران کی شہنشاہیت کاختم ہوجانا ،اہل مصرکااپنے امیرکوقتل کردینا شام کابربادہوجانااوروہاں تین جھنڈوں کاجمع ہوجانا اوران کی وجہ سے اختلاف پیداہوجانا، مصرکی جانب سے بنے قیس کی اورعربوں کی جھنڈی ظاہرہوں گی دربنے کندہ کی جھنڈی خراسان میں اورمغرب کی جانب سے ایک زبردست لشکرآئی گا جوجبرہ پرسے گزری گاسیاہ جھنڈی مشرق کی جانب سے آئیں گی ، فرات کاپانے کوفہ کی گلیوں تک آجائے گا ساٹھ جھوٹی نبوت کادعوی کریں گی اورباره سیدامامت کا خالقین کی قریب بنے عباس کی ایک عظیم القدیرانسان کوجلایاجائے گا بغدادمیں محلہ کرخ پرپل کابنتااوربغداد میں سیاہ آندھی کاآنا صبح کی وقت اورپھرزلزلہ یہاں تک کہ زمین کاکوئی حصہ دھنس جائے گا اورکل اہل عراق خوف زدہ ہوجائیں گی اورپھرتیزی سے اموات واقع ہوں گی جان ومال کثرت سے بربادہوجائے گا ،قحط شروع ہوجائے گاایران میں شدیدجنگ دوگروہوں کی درمیان ہوگی ایک قوم کی چہری مسخ ہوجائیں گی غلام سرداروں کی ممالک پرقبضہ کرلیں گی آسمان سے آوازپیداہوگی جس کوکل اہل عالم اپنے زبان میں سین گی سورج کی قریب ایک انسانے شکل ظاہرہوگی قبریں شگافتہ ہوجائیں گی بہت سے لوگ زندہ کردیی جائیں گی چوبیس دن تک مسلسل بارش ہوگی جس کی وجہ سے مردہ زمین دوبارہ زندہ ہوجائے گی اوریہ زمانہ وہ ہوگاجب کہ امام مہدی کاظہورہوچکاہوگا ان میں علامات حتمیہ بھی ہیں اورمشروط بھی ۔اب یہ خدابہترجانتاہے کہ کون کب ہوگی ۔ واللہ اعلم ۔

امن وامان

الف)ہرج و مرج اور ناامنی

بڑی طاقتوں کی تعدی و تجاوزکے سبب چھوٹی چھوٹی حکومتوں اور ناتواں اقوام کے درمیان

امنیت کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے علاوہ آزادی و امنیت کا کوئی مفہوم نہیں رہ جائے گا ۔

(SUPER .PUWER)سوپر پاور حکومتیں ناتواں ملتوں ا ور ضعیف اقوام پر اس درجہ دباؤ ڈالیں گی اور ملتوں کے حقوق سے اتنا تجاوزکریں گی کہ لوگوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہیں ملے گی ۔

رسول خدا ﷺ اس زمانہ کی اس طرح تصویرکشی کرتے ہیں :"عنقریب امتیں (دیگر آئین و مکاتب کے پیرو)تمہارے خلاف اقدام کریں گی ؛جس طرح بھوکے کھانے کے برتنوں پر حملہ بولتے ہیں (ٹوٹ پڑتے ہیں) ایک شخص نے کہا: کیا اس وجہ سے ایسا ہوگاکہ ہم اس وقت اقلیت میں ہوں گے کہ ایسے حملہ کا نشانہ بنیں گے رسول خدا ﷺ نے کہا: تمہاری تعداد اس وقت زیادہ ہوگی لیکن خس و خاشاک کے مانند باڑھ میں سطح آب پر ہوگے خدا وند عالم تمہاری ہیبت و عظمت تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال دے گا اور تمہارے دلوں پرستی چھا جائے گی ۔کسی نے پوچھاکہ یا رسول اللہ یہ سستی کس وجہ سے ہوگی تو آپ نے فرمایا : "دنیاکی محبت اور موت کو اچھا نہ سمجھنے سے"

یہ دو بری خصلتیں جسے رسول خدا ﷺ نے یاد دلائی ہیں ملتوں کے آزادی حاصل کرنے اور اپنے اقدارکا دفاع کرنے سے مانع ہونے کے لئے کافی ہیں اور انہیں ذلت آمیز زندگی جو ہر شرائط کے ساتھ ہو مانوس کرے ۔ ہر چند ایسادین و اصول مکتب کے گنوا دینے سے ہو۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا پر آشوب اور ہرج مرج سے بھر جائے گی۔ (۱) ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف یورش کرنے لگے گا اور نہ بڑا چھوٹے پر اور نہ ہی قوی ناتواں پر رحم کرے گا تو ایسے موقع پر خدا وند عالم انھیں قیام کی اجازت دیگا۔

ب)راستوں کا غیر محفوظ ہونا

ہرج و مرج و ناامنی کا دائرہ راستوں تک ہوگا بے رحمی وسیع ہو جائے گی اس وقت خدا وندعالم حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کو بھیجے گا اور ان کے دست زبردست سے گمراہیوں کے باب کی فتح ہوگی ۔

مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ) تنہاکشادہ استوار قلعوں کی جانب توجہ نہیں دلائیں گے بلکہ بستہ دلوں کو حقائق و معنویت سے کھول دیں گے اور حقائق کے قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیں گے ۔

رسول خدا ﷺ اپنی بیٹی سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :کہ اس خداوند کی قسم جس نے مجھے مبعوث کیا ہے حقیقتاً اس امت کا مہدی حسنین (ع)کی نسل سے ہے جب دنیا میں ہرج و

مرج اور بے سروسامانی ہوگی ۔ اور فتنے (یکے بعد دیگرے) آشکار ہوں گے راستے ،سڑکیں ناامن ہو جائیں گی اور بعض کچھ لوگوں پر حملہ کریں گے نہ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور نہ چھوٹا بڑے کا

احترام کرے گا ۔ ایسے ھنگام میں خدا وند عالم حسن و حسین (علیہماالسلام)کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا تاکہ گمراہی کے قلعوں کو درھم و برھم کردے اور اسے فتح کرے ۔

اور ایسے دلوں کو جس پر جہالت ونادانی کا پردہ پڑا ہوا ہے اور حقائق کے درک سے عاجز ہیں انھیں وسعت عطا کریں وہ آخر زمانہ میں قیام کریں گے اسی طرح جیسے تم نے اول میں قیام کیا ہے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھرچکی ہوگی۔

ج)خوفناک جرائم

ستمگروں اورجلادوں کے جرائم تاریخ میں نہایت خوفناک اور ڈراؤنے رہے ہیں تاریخی صفحات جرائم وظلم و استبداد سے بھرے پڑے ہیں ظالم و جابر ،خون کے پیاسے حکام اقوام عالم کو محروم رکھے ہوئے ہیں جس کے نمونے چنگیز ،ہٹلر ، آٹیلاہیں ۔

رہا سوال ان جرائم کا جو امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے خطرناک ترین جرائم ہیں جس کا تصور کیا جا سکتا ہے لکڑی کے دار پر چھوٹے چھوٹے بچوں کو پھانسی دینا ،انھیں آگ میں جلانا ،پانی میں ڈبونا انسانوں کوفولادی ہتھیار آرہ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا،چکیوں میں پیس دیناوغیرہ ۔

تاریخ کے تلخ حادثات، میں جو حکومت عدل جہانی کے قیام سے پہلے دفاع بشر کی دعویدار حکومتوں سے رونما ہوں گے ایسی درندگی کے ظہور سے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا جس کے بارے میں روایات کہتی ہیں کہ محرومین کی پناہ ہوگی ۔

حضرت علی (علیہ السلام)ایسے تلخ ایام کی منظرکشی یوں فرماتے ہیں : اس وقت سفیانی ایک پارٹی کو مامور کرے گا (حکم دے گا) تاکہ وہ لوگ بچوں کو ایک جگہ جمع کریں اس گھڑی انھیں جلانے کے لئے تیل کھولا یا جائے گا ۔ بچے کہیں گے کہ اگر ہمارے آباؤ اجداد نے تمہاری مخالفت کی ہے تو میرا کیا گناہ ہے ۔

کہ ہم ضرو رجلائے جائیں پھروہ ان بچوں کے درمیان حسن و حسین نامی بچوں کو باہر لاکر دار پر لٹکائے گا اس کے بعد کوفہ کی سمت روانہ ہوگا اور وہی (پہلے کی وحشت ناک)حرکت وہاں کے بچوں کے ساتھ بھی انجام دے گا اور اسی نام کے دو بچوں کو مسجد کوفہ کے دروازہ پر دار پر لٹکائے گا۔ اور وہاں سے باہر نکل کر پھر جنایت کرے گا اور ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے حاملہ عورتوں

کو قید کرے گا اور انہیں اپنے کسی ایک چاہنے والے کے حوالے کر دے گا اور اسے حکم دے گا کہ بیچ راستے میں اس کے ساتھ تجاوز (عصمت دری)کرے اور تجاوز کے بعد عورت کا پیٹ چاک کرکے بچے کو باہر نکال لے گا کوئی اس ہولناک حالت کو نہیں بدل سکتا ۔

امام جعفر صادق(علیہ السلام) لوح کی خبر میں فرماتے ہیں :کہ " خدا وند عالم اپنی رحمت رسول خدا ﷺ کی بیٹی کے فرزند کے ذریعہ کامل کرے گا وہی شخص جو موسی (علیہ السلام)کا کمال عیسیٰ (علیہ السلام)کی ہیبت ،ایوب پیغمبر(علیہ السلام)کا صبر و استقامت رکھتا ہے ہمارے چاہنے والے (ظہور سے قبل) خوارو ذلیل ہوں گے اور وہ لوگ ترک ودیلم کے رہنے والوں کی مانند (ظالموں و حکام)کے لئے ھدیہ کئے جائیں گے وہ قتل کئے جائیں گے جلائے جائیں گے اور ان پر خوف و ہراس طاری ہوگا زمین ان کے خون سے رنگین ہوجائے گی نالہ و فریاد عورتوں کے درمیان

بڑھ جائے گی وہ لوگ ہمارے سچے و واقعی دوست ہیں وہ ان کے ذریعہ ہر اندھے و تاریک فتنے کا دفاع کریں گے زلزلے اور بے چینی کو بر طرف کریں گے اور قید وبند کی زندگی سے انہیں آزاد کردیں گے خدا وند عالم کا ان پر درود ہوکہ وہ لوگ ہدایت یافتہ ہیں ۔“

ابن عباس کہتے ہیں :کہ ”سفیانی و فلانی خروج کرے گا اور آپس میں جنگ کریں گے اس طرح سے کہ (سفیانی) عورتوں کے شکم پھاڑکر بچوں کو نکال کر بڑے دیگ میں جلاڈالے گا۔“

ارطات کہتا ہے کہ:سفیانی اپنے مخالف کو قتل کرے گا آرہ سے اپنے مخالفین کو دو آدھا کردے گا انہیں دیگ میں نابود کر دے گا یہ ظلم و ستم ۶/ ماہ تک رہے گا۔

د)زندا افراد موت کی آرزو کریں گے

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہونے پائے گی کہ وہ وقت آجائے گا کہ جب کوئی مرد قبر ستان سے گذرے گا تو خودکو قبر پر گرا دے گا اور کہے گا کہ کاش اس کی جگہ میں ہوتا جب کہ اس کی مشکل قرض نہیں ہوگی بلکہ زمانے کی مصیبت ،ظلم و جور ہوگا۔

روایت میں کلمہ ”رجل“کے ذکر سے دو بات کا استفاد ہوتا ہے اول یہ کہ یہ مصیبت و مشکلات اور اس وقت مو ت کی آرزو کرنا کسی گروہ، قوم،طائفہ سے مخصوص نہیں ہے سبھی اس ناگوار حادثات کا شکا ر ہوں گے ۔

دوم یہ کہ مرد کے ذریعہ تعبیر کرنا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس وقت دباؤ و سختی زیادہ بڑھی ہوگی۔ اس لئے کہ مر د اکثر مشکلات و شدائد میں عورت سے زیادہ مقا ومت کرتا ہے اس بات سے کہ مردوں کو اس زمانے کی سختیاں نا قابل بر داشت ہوں گی استفادہ ہوتا ہے کہ مشکل بہت بڑی

اور کمر شکن ہے ۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں :کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا : کہ اے ابو حمزہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب خوف و ہراس ، مصیبتیں ،فتنے جامعہ میں حاکم ہوں گے ۔گرفتاری و بلاء لوگوں کے دامن گیر ہوگی، اور اس سے پہلے طاعون کی بیماری پھیلی ہوگی عرب کے مابین شدید اختلاف و نزاع واقع ہوگی لوگوں کے درمیان سخت اختلاف حاکم ہوگا اور ایسادین اور اس کے آئین سے دوری کی بنیاد پر ہوگا ۔ لوگوں کی حالت بدل جائے گی اس حد تک کہ ہر شخص شب و روزجو اس نے لوگوں کی درندگی اور ایک دوسرے کے حق سے تجاوز دیکھاہے، مرنے کی آرزو کریگا۔(۱)

حذیفہ صحابی ،رسو ل خدا ﷺ سے نقل کرتے ہیں :کہ آپ نے فرمایا : یقینا تم پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ انسان اس وقت مرنے کی آرزو کرے گا اور یہ آرزو فقر و تنگدستی کے سبب نہیں ہوگی۔

ابن عمر کہتے ہیں :کہ یقینا لوگون پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ مومن زمین کی مصیبت اور شدت گرفتاری کی وجہ سے آرزو کرے گا کہ کاش میں اپنے خانوادہ (اہل و عیال)سمیت کشتی پر سوار ہوتا اور دریا میں غرق ہو جاتا ۔

ھ)مسلمانوں کا اسیر ہونا

حذیفہ یمانی کہتے ہیں :کہ رسول خدا ﷺ نے ان مشکلات کے بیان کرتے ہوئے فرمایا: دباؤ کی وجہ سے آزاد افراد کوفروخت کریں گے اور عورتیں و مردغلامی کا اقرار کریں گے مشرکین مسلمانوں کو اپنی مزدوری و نوکری کے لئے استعمال کریں گے اور انھیں شہروں میں فروخت کریں گے اور کوئی ہمدرد ودلگیر نہیں ہوگا نہ مومن اور نہ بدکار و فاجر ۔ اے حذیفہ گرفتاری اس زمانے کے لوگو ں پر قائم رہے گی اور اس درجہ مایوس ہوں گے ظہورکشایش(فرج) سے بدگمان ہوجائیں گے اس وقت خدا وند عالم میری پاکیزہ عترت نیک فرزندوں میں سے جو عادل ،مبارک اور پاکیزہ ہوگا ایک شخص کو بھیجے گاوہ ذرا بھی چشم پوشی و چھوٹ سے کام نہیں لے گا ۔خدا وندا عالم دین،قرآن ،اسلام اور اس کے اہل کو اس کی مدد سے عزیز اور شرک کو ذلیل کرے گا وہ ہمیشہ خدا سے ڈرتا ہے اورکبھی مجھ سے اپنی رشتہ پر ناز نہیں کرتا ؛پتھر کو پتھر پر نہیں رکھے گا اورکسی کوکوڑے نہیں مارے گا سوائے یہ کہ حق ہو یا حد کا اجراء ہو خدا وند عالم اس کے ذریعہ بد عتوں کا خاتمہ اور فتنوں کو نابودکردے گا اور حق کے دروازوں کو کھول دے گا اور باطل کے دروازے بندکردے گا اور مسلمان اسیروں کو جہاں کہیں بھی ہوں گے ان کے وطن لوٹا دے گا"۔

و)زمین میں دھسنا

رسو خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ یقینا اس امت پر وہ زمانہ آئے گاکہ دن کو رات بنائے گا جب کہ ہر ایک دوسرے سے سوال کرے گا آج رات زمین کس کو کھاگئی جس طرح لوگ ایک دوسرے سے سوال کریں گے کہ فلاں خاندان و قبیلہ سے کون زندہ ہے کیاکوئی اس خاندان سے زندہ ہے؟۔

شاید یہ کنایہ ہو آخر زمانہ کی کشت کشتار و جنگ و جدال سے کہ جدید و نئے اسلحوں کے استعمال سے ہر روزخاصی تعداد ماری جائے گی اور شاید زمین گناہ کی زیادتی سے اپنے رہنے والوں کوکھاجائے ۔

ز)ناگہانی اموات کی زیادتی

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ:قیامت کی ایک علامت فالج کی بیماری اور ناگہانی موت ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ-:قیامت اس وقت آئے گی جب سفید موت ہونے لگے"لوگوں نے کہا سفید موت کیا ہے؟ یا رسول اللہ ﷺتو آپ نے فرمایا: "ناگہانی موت"

امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:"حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کے ظہور سے پہلے سرخ و سفید موت ہوگی سفید موت طاعون ہے۔"

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ : قائم (عجل اللہ تعالی فرجہؑ) ایسے زمانے میں قیام کریں گے کہ جب خوف و ہراس کا غلبہ ہوگا اور اس سے پہلے طاعون کا مرض عام ہوگا ۔"

ح)دنیا والے نجات سے نا امید ہوں گے

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہؑ) اس وقت ظہورکریں گے جب شہر دگرگون ہو جائیں گے اور خداکے بندے ضعیف ہو ں اور حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کے فرج و ظہور سے مایوس ہو چکے ہوں گے ایسے وقت میں مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؑ) قائم میرے فرزندوں کی نسل سے ظاہر ہوں گے۔ ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کا قیام اس وقت ہوگا جب لوگ اپنے کاموں میں کشادگی اور حضرت کے فرج سے مایوس ہو چکے ہوں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:یقینا میرے اہل بیت (ع) سے ایک شخص میرا جانشین ہوگا اور ایسا اس وقت ہوگا جب زمانہ مصیبتوں و سختیوں کا شکار ہوگا اس وقت جب کہ مصیبتیں سخت وشوار اور امیدیں منقطع ہوں گی۔

ط)مددگاروں کا فقدان

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ:"اس امت پر اس قدر بلائیں نازل ہوں گی کہ انسان کو ظلم سے بچنے کے لئے کوئی پناہ نہیں ملے گی"۔

نیز فرماتے ہیں کہ :آخر زمانہ میں ہماری امت پر ان کی حکومتوں کی جانب سے مصیبتیں نازل ہوں گی اس طرح سے کہ مومن کو ظلم سے نجات کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا ''۔

دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ" : تمہیں مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) فرزند فاطمہ کی خوشخبری ہے کہ آپ مغرب سے ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے "کہا گیا:یا رسول اللہ (یہ ظہور)کس وقت ہوگا ؟ تو حضرت نے فرمایا: ایسا اس وقت ہوگا جب قاضی رشوت لینیلگیں اور لوگ فاجر ہو جائیں "عرض کیا گیا :مہدی کس طرح ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا : اپنے خاندان سے علیحدگی اختیار کریں گے اور وطن سے دور عالم مسافرت میں زندگی گذاریں گے !۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :تم لوگ جس کے انتظار میں ہو اسے دیکھ نہیں پاؤ گے مگر اس وقت جب بکریوں کو موت آجائے اور اسے بھنا جائے اور وہ درندہ کے پنجے میں پھنس گئی ہو اس وقت تجازو و تعدی سے محفو ظ رہنے کا کوئی ٹھکانا نہ پاوگے اور نہ ہی کوئی ایسی بلند جگہ کہ اس پر چڑھ کر اپنا بچا ؤ کر سکو۔

ی)جنگ ،قتل اور فتنے

روایات میں ملتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے قیام سے پہلے سارے عالم میں قتل وخون ہوگا بعض روایتیں فتنے کے بارے میں گفتگو کرتی ہیں کچھ روایتیں پئے در پئے جنگ کی خبر دیتی ہیں کچھ روایتیں انسان کے قتل اور جنگ اور طاعون سے پیدا شدہ بیماریو ں کی خبر دیتی ہیں ۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ : میرے بعد تمہیں چار فتنوں کا سامنا ہوگا:پہلے فتنے میں خون مباح سمجھا جائے گا اور قتل کی زیادتی ہوگی ۔ دوسرے فتنے میں خون اور مال حلا ل سمجھا جائے گا اور قتل و غارت گری کا بازارگرم ہوگا ۔تیسرے فتنے میں لوگوں کے خون و اموال ،عزتیں مباح سمجھی جائیں گی اس کے علاوہ قتل و غارت گری اور انسان کی ناموس محفوظ نہیں رہے گی ۔ چوتھے فتنے میں اندھیرے کا راج ہوگا اور ایسا سخت زمانہ آئے گا جیسے دریامیں کشتی تلاطم و اضطراب کا شکار ہو ۔ جس کی وجہ سے کسی کو پناہ گاہ نصیب نہیں ہوگی ۔شام سے فتنے اٹھیں گے اور عراق پر محیط ہو جائیں گے

اور جزیرہ ۔ حجاز کا اس میں ہاتھ خون آلود ہوگا ۔ مصیبتیں لوگوں کو ہلاکے رکھ دیں گی اور ایسا ہو جائے گا کہ کسی کو چوں و چرا کی گنجائش نہیں رہ جائے گی اور اگر کسی طرف سے فتنے کی آگ خاموش بھی ہوگی تو دوسری طرف سے بھڑک جائے گی ۔

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ : میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ انسان کو اس سے راہ نجات نہیں ملے گی۔ اس میں جنگ ، فرار ، آوارگی ہوگی اس کے بعد فتنے اٹھیں گے کہ ہر فتنہ پہلے فتنوں سے سخت تر ہوگا ابھی ایک فتنہ خاموش نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا ۔ اس حد تک کہ عرب کا کوئی گھر اس فتنے کی آگ سے محفوظ نہیں رہ جائے گا ۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جو اس فتنے سے امان میں ہو اس وقت میری خاندان سے ایک شخص ظہور کرے گا ۔" نیز فرماتے ہیں کہ : عنقریب میرے بعد ایسے ایسے فتنے اٹھیں گے کہ اگر ایک طرف سے امن ہوگا تو دوسر ی طرف سے نا امنی کی آواز آئے گی ۔ یہاں تک کہ آسمان سے منادی ندا کرے گا کہ تمہارا امیر و سردار مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ہے ۔)

ان روایات میں ان فتنوں سے متعلق گفتگو ہے جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور سے پہلے رونما ہوں گے لیکن دوسری روایتوں میں خانہ سوز جنگوں کا تذکرہ ہے کہ جسے ابھی بیان کروں گا ۔

عمار یاسر فرماتے ہیں کہ: تمہارے پیغمبر ﷺ کے اہل بیت (ع) کی دعوت آخر زمانہ میں یہ ہے کہ جب تک ہمارے اہل بیت (ع) سے اپنے رہبر کو نہ دیکھ لو ہر طرح کی نزاع سے پر ہیز کرو۔

اس وقت ترک ، رومیوں کی مخالفت کریں گے اور زمین پر جنگ چھڑ جائے گی ۔

کچھ روایتیں ظہورمہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) سے پہلے قتل وکشتار کی خبر دیتی ہیں ان میں سے بعض روایت میں صرف کشتار کا تذکر ہ ہے اور بعض قتل و غارت گری کے عالمگیر ہونے کی خبر دیتی ہیں ۔

اس سلسلے میں امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور سے پہلے پئے در پئے اور بدون وقفہ قتل ہوں گے ۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں :کہ شہر مدینہ میں اس درجہ قتل و غارت گری ہوگی کہ اس میں "احجار الزیت" نامی علاقہ درھم و برھم ہو جائے گا اور "حرہ" کا حادثہ اس کے سامنے ایک تازیانہ کی چوٹ سے زیادہ نہیں سمجھاجائے گا ۔ اس وقت کشتار کے بعد تقریباً دو فر سخ مدینہ سے دور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کی بیعت کی جائے گی ۔

ابوقبیل کہتا ہے:کہ بنی ہاشم کا ایک شخص سر براہ حکومت ہوگا اور صرف بنی امیہ کا قتل عام کرے گا اس طرح سے کہ معدود چند کے سوائے کوئی باقی نہیں بچے گا اس کے بعد بنی امیہ کا

ایک شخص خروج کرے گا اور ہر فرد کے مقابل دو آدمی کو قتل کرے گا اس طرح سے کہ عورتوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔

رسول خدا ﷺ اس طرح فرماتے ہیں :قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا کا خاتمہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک وہ زمانہ نہ آجائے جس میں قاتل کو اپنے قتل کرنے کی اور مقتول کے قتل ہونے کی علت معلوم نہ ہو جائے ۔ اور ھرج ومرج (اضطراب و بے چینی) سارے عالم پر محیط ہوگا ایسے وقت میں قاتل و مقتول دونوں ہی جہنم میں جائیں گے ۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ظہور سے پہلے دنیا دو طرح کی موت سے دو چار ہوگی سفید و سرخ موت سے ۔ سرخ موت تلوار (اسلحوں) سے ہوگی اور سفید موت طاعون کے ذریعہ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے لئے دو غیبت ہے کہ اس میں ایک دوسری سے دراز مدت ہے اس وقت لوگوں کو موت و قتل کا سامنا ہوگا“

جابر کہتے ہیں :کہ میں نے امام محمد باقر (علیہ السلام) سے سوال کیا کہ کس وقت یہ بات (قیام مہدی عج) وقوع پذیر ہوگی؟

تو امام (علیہ السلام) نے جواب میں کہا کیسے اس کا تحقق ہو جب کہ ابھی ”حیرہ“ اور کوفہ کے درمیان کشتوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی ہے ۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور سے پہلے دو طرح کی موت آئے گی سرخ موت اور سفید موت اور اس درجہ انسان قتل کئے جائیں گے کہ ہر ۷/ آدمی میں دو آدمی باقی بچے گا۔

امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)اس وقت ظہور کریں گے جب ایک سوم قتل کر دئے جائیں گے اور ایک سوم مر جائیں اور ایک سوم باقی بچیں گے ۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) سے پوچھا گیا کہ آیا حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور کی کوئی علامت و پہچان بھی ہے تو آپ نے فرمایا :”درد ناک قتل، اچانک موت ، طاعون بد۔“

ارشاد قلوب کی نقل کے مطابق ۔ (۴)”قتل ذریع“یعنی اچانک و عالمگیر۔

اور مدینۃ المعاجز کے(۵) مطابق ۔”قتل رضیع“یعنی لئیم و پست۔

حلیۃ الابرار کے مطابق۔(۶)"قتل فضیع"یعنی ناگوار۔

روایت کے معنی یہ ہیں "ہاں ،حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ظہور کی علامتیں ہیں ، من جملہ عالمگیر ،ناگوار ،پست قتل،اچانک موتیں پئے در پئے ،طاعون کا رواج۔

محمد بن مسلم کہتے ہیں :کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا :کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) اس وقت ظہور کریں گے جب دو سوم آبادی ختم ہو جائے گی ۔کہا گیا:کہ اگر دو سوم قتل ہو جائیں گے تو پھر کتنی تعداد باقی بچے گی تو آپ نے فرمایا :کیا تم راضی نہیں ہو (اور دوست نہیں رکھتے)کہ ایک سوم باقی رہنے والے میں رہو۔(۱)

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ظہور اس وقت ہوگا جب (۹/۱۰)آبادی ختم ہو جائے گی ۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ اس زمانے میں ایک سوم کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ ہر دس ہزار کی تعداد میں نو ہزار نو سو قتل ہو جائیں گے جز معدود چند افراد کے۔

ابن سیرین کہتے ہیں کہ: حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) اس وقت ظہور کریں گے جب ہر نو آدمی پر مشتمل جماعت کا سات آدی قتل ہو جائے ۔

مذکورہ تمام روایات سے مندرجہ ذیل نکات نکلتے ہیں :

۱۔حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ظہور سے پہلے کشت وکشتار ہوگی اور اکثر انسان قتل ہو جائیں گے اور جو لوگ بچ جائیں گے ان کی تعداد مقتولین سے کم ہوگی۔

۲۔کچھ افراد جنگ کی وجہ سے قتل ہوں گے اور کچھ لوگ سرایت کرنے والی بیماری کی وجہ سے (کہ احتمال قوی)کی بناء پر لاشوں کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی ۔اس طرح احتمال ہے کہ شیمیائی اسلحوں اور خطرناک و مہلک ہتھیاروں کی وجہ سے بیماری وجود میں آئے گی اور لوگ جان بحق ہوں گے ۔

۳۔اس اقلیت کے درمیان امام کے چاہنے والے شیعہ ہوں گے اس لئے کہ وہی لوگ ہیں جو امام کی بیعت کریں گے نیز امام صادق (علیہ السلام)کی حدیث میں آیا ہے کہ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ اس باقی رہنے والی ایک سوم آبادی میں تم رہو۔

دینی حالت

اس فصل میں ظہور سے قبل لوگوں کی دینی حالت کے بارے میں بحث کریں گے ۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اسلام و قرآن کا صرف نام باقی رہ جائے گا مسلمان صرف نام نہاد مسلمان ہوں گے مسجدیں اس وقت ارشاد و موعظہ کی جگہ نہیں رہ جائیں گی اس زمانے کے فقہاء روی زمین کے بد ترین فقہاء ہوں گے دین کا معمولی اور بے ارزش چیزوں کے مقابل معاوضہ ہوگا ۔

الف)اسلام اورمسلمان

اسلام دستورات الٰہی اور قانون خدا وندی کے سامنے تسلیم ہونے کے معنی میں ہے اسلام سب سے اچھا اور غالب دین ہے جو انسان کی دینی اور دنیاوی سعادت کا ضامن ہے لیکن جو چیز قابل اہمیت ہے وہ اسلام و قرآن کے احکام پر عمل کرنا ہے ۔

آخر زمانہ میں ہر چیز بر عکس ہوگی ،یعنی اسلام کاصرف نام رہ جائے گا قرآن جامعہ میں موجود ہوگا لیکن تنہا تحریر ہوگی جو اوراق پر پائی جائے گی۔ اور مسلمان بس نام کے مسلمان رہ جائیں گے اسلام کی کوئی علامت نہیں پائی جائے گی رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ میری امت پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ صرف اسلام کا نام ہوگا اور قرآن کا نقش و تحریر کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا مسلمان صرف مسلمان پکارے جائیں گے لیکن اسلام کی بہ نسبت دیگرا دیان والوں سے بھی زیادہ اجنبی ہوں گے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ خداکو نہیں پہچانیں گے اور توحید کے معنی نہیں جانیں گے پھر دجال خروج کریگا ۔

ب) مساجد

مسجد خدا وندعالم کی عبادت اور تبلیغ دین، لوگوں کی ہدایت و ارشادکی جگہ ہے صدر اسلام میں حکومت کے اہم کام بھی مسجد میں انجام دئے جاتے تھے جہادکا پروگرام مسجد میں بنتا تھا اور انسان مسجد سے معراج پرگیا لیکن آخر زمانہ میں مسجد یں اپنی اہمیت کھوبیٹھیں گی اور دینی راہنمائی ،و ہدایت و تعلیم کے بجائے مسجدوں کی تعداد اور خوبصورتیوں میں اضافہ ہوگا جب کہ مساجد مومنین سے خالی ہوں گی رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ اس زمانے میں مسجدیں آبادو خوبصورت ہوں گی لیکن ہدایت و ارشادکی کوئی خبر نہیں ہوگی۔

ج)فقہاء

علماء، اسلامی دانشور ،دین خدا کی حفاظت کرنے والے روی زمین پر موجود ہیں اور لوگوں کی ہدایت ان کے ہاتھ میں ہے وہ زحمتیں بر داشت کرکے دینی منابع سے شرعی مسائل کا استخراج کرکے لوگوں کے حوالہ کرتے ہیں لیکن آخر زمانہ میں حالت دگرگون ہوجائے گی اس زمانہ کے عالم بد ترین عالم ہوں گے رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ اس زمانہ کے فقہاء بد ترین فقہاء ہوں گے جو آسمان کے زیر سایہ زندگی گذار رہے ہوں گے ۔

فتنہ و فساد ان سے پھیلے گا نیز اس کی بازگشت بھی انھیں کی طرف ہوگی ۔یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے مرادوہ درباری علماء ہیں جو ظالم و جابر بادشاہوں کے جرم کی توجیہ کرتے ۔اور اسے اسلامی

رنگ دیتے ہیں ایسے لوگ ہر مجرم سے ہاتھ ملانے کے لئے آمادہ ہیں جیسے سلاطین کے واعظ جو وہابیت سے وابستہ ہیں اور امریکہ و اسرائیل سے جنگ کرنا شرع کے خلاف سمجھتے ہیں ۔

یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے اسرئیلی جرائم کے مقابلے میں سانس تک نہیں لی اور وہابیوں کے جرائم خانہ خدا کے زائر کے قتل کے بارے میں توجیہ کر دی اور اس کے لئے آیت و روایت پیش کی ہاں ایسے افراد کے لئے کہنا صحیح ہوگا یہ لوگ بد ترین فقہاء ہیں جن سے فتنہ و فساد کا آغاز یافتنوں کی بازگشت ان کی طرف ہوگی ۔

د)دین سے خروج

آخر زمانہ کی علامتوں میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ دین سے خارج ہو جائیں گے ایک روز امام حسین (علیہ السلام) حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام)کے پاس آئے ایک گروہ آپ کے اردگرد بیٹھا ہوا تھا ۔آپ نے ان سے کہاکہ حسین (علیہ السلام) تمہارے پیشوا ہیں رسول خدا ﷺ نے انھیں سید و سردار کہا ہے ان کی نسل سے ایک مرد ظہور کرے گا جو اخلاق و صورت میں میری شبیہ ہوگا وہ دنیاکو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیساکہ دنیا اس سے قبل ظلم و جور سے بھری ہوگی ۔ پوچھاگیاکہ یہ قیام کب ہوگا ؟ تو آپ نے کہا: افسوس ! جب تم لوگ دین سے خارج ہو جاؤگے بالکل اسی طرح جیسے عورت مرد کے لئے لباس اتار دیتی ہے ۔

ھ)دین فروشی

مکلف انسان کا وظیفہ ہے کہ اگر اس کی جان کو خطرہ ہو تو مال کی پرواہ نہ کرے تاکہ جان بچ جائے اور اگر دین خطرہ میں پڑ جائے تو جان قربان کرکے دین پر آنے والے خطرہ کا سد باب

کردے۔

لیکن افسوس کہ آخر زمانہ میں دین معمولی وگھٹیا قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور جو لوگ صبح مومن تھے ظہر کے بعد کافر ہو جائیں گے ۔

رسول خدا ﷺ نے اس کے متعلق کہا : ہے کہ عرب پر وای ہو اس شر و برائی سے جو ان کے نزدیک ہو چکی ہے فتنے تاریک راتوں کی مانند ہیں انسان صبح کو مومن تھے تو غروب کے وقت کافر، بعض لوگ اپنا دین معمولی قیمت پر بیچ ڈالیں گے جو اس زمانہ میں اپنے دین کو بچالے اور اس پر عامل بھی ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو آتشی بندوقوں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہو یا کانٹوں کا گٹھر اپنے ہاتھوں سے نچوڑ رہاہو۔

دنیا ظہور سے قبل

جب تک ہم روشنی اور خو شحالی میں رھتے ہیں اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا ہیلیکن جب ہم گھٹا ٹوپ اندھیرے میں گھر جاتیہیں توہمیں اس کی حقیقی قدرو قیمت معلوم ہو تی ہے ۔

جب سورج افق آسمان پر درخشاں ہوتا ہیتوہم اس کی طرف کم توجہ دیتے ہیں ، لیکن جب بادل میں چھپ جاتاہے اور ایک مدت تک اپنی نورانیت و حرارت سے محروم کر دیتا ہے تو اس کی اہمیت کا اندازہ ہونے لگتا ہے ۔

آفتاب ولایت کے ظہور کے لازمی ہونے کا ہمیں اس وقت احساس ہوگاجب ظہور سے پہلے بے سرو سا مانی اور نا امنی کے ماحول سے با خبر ہوں ،اور اس وقت کہ ناگفتہ بہ حالات کو درک کرلیں ۔

اس زمانے کی کلی طور پر نقشہ کشی ،جو روایات سے ماخوذہے ،درج ذیل ہے ۔

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل فتنہ و فساد ،ہرج مرج ،بے سرو سامانی،ناامنی،ظلم و استبداد ،عدم مساوات،غارتگری ،قتل وکشتار ،تجاوز تمام عالم کو محیط ہوگا اور زمین ظلم و ستم ،نا انصافی سے لبریز ہوگی ۔

خونین جنگ کا آغاز ملتوں اور ممالک کے درمیان ہو چکا ہوگا ،زمین کشتوں سے بھری ہوگی، قتل ناحق اس قدر زیادہ ہوگا کہ کوئی گھر یا خاندان ایسا نہیں ہوگا جسکے ایک یا چند عزیز قتل نہ ہوئے ہوں گے مرد و جوان جنگوں کے اثر سے ختم ہو چکے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ۳/ آدمی میں ۲/ آدمی قتل ہو چکا ہوگا ۔

قوم و ملت کے درمیان جان ومال بے وقعت، راستے غیر محفو ظ ہوں گے ، خوف، وحشت ہر

انسان کے دل میں بیٹھی ہوگی ، ناگہانی ، حادثاتی موتوں کی کثرت ہوگی ، معصوم بچے بد ترین شکنجوں کے ذریعہ ظالم جابر حاکم کے ہاتھوں قتل کئے جائیں گے ، سڑکوں اور چوراہوں پر حاملہ عورتوں کے ساتھ تجاوز ہوگا، جان لیوا بیماریاں لاشوں کی بد بو یا انواع و اقسام ہتھیار کے استعمال سے عام ہو جائیں گی ، کھانے پینے کی اشیاء میں کمی ہوگی ، مہنگائی و قحط سے لوگوں کی زندگی مفلوج ہو جائے گی ، زمین بیج قبول کرنے نیزاُسے اگانے سے انکارکردے گی بارش نہیں ہوگی ، یا اگر ہوگی بھی تو بے وقت اور ضرر رساں ہوگی، قحط ایسا پڑے گا کہ لوگوں کی زندگی اتنی دشوار و مشکل ہو جائے گی کہ بعض لوگ قوت لایموت فراہم نہ کرنے کی وجہ سے اپنی عورتوں اور بچیوں کو معمولی غذاکے مقابل دوسرے کے حوالے کر دیں گے ۔

ایسے مشکل و نا سازگار ماحول میں انسان نا امیدی و قنوطیت کا شکار ہو جائے گا اور اس وقت موت اللہ کا بہترین ہدیہ سمجھی جائے گی،اور صرف و صرف لوگو ں کی آرزو موت بن جائے گی نیز ایسے ماحول میں جب کوئی شخص لاشوں کے درمیان یا قبر ستان سے گذر رہا ہوگا تو اس کی آرزو بس یہی ہوگی کہ کاش میں بھی انھیں میں سے ایک ہوتا تاکہ ذلت کی زندگی سے آسودہ خاطر ہوتا۔

اس وقت کوئی طاقت ، پارٹی ، انجمن نہ ہوگی جو اس بے سرو سامانی، تجاوز ، غارتگری کا سد باب کرے اور ستمگروں و طاقتوروں کو ان کی بدکر داری کی سزا دے لوگوں کے کانوں سے کوئی نجات کی آواز نہیں ٹکرائے گی، سارے جھوٹے دعویدار انسان کی نجات کا جھوٹا نعرہ لگانے والے خائن اور جھوٹے ہوں گے اور انسان صرف ایک مصلح الٰہی ، خدائی معجزہ کا انتظار کرے گا اور بس، اس وقت جب کہ یاس و ناامیدی تمام عالم کو محیط ہوگی خداوند عالم اپنے لطف و رحمت سے مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کو مدتوں غیبت و انتظار کے بعد بشریت کی نجات کے لئے ظاہر کرے گا اور ہاتف غیبی کی آسمان سے ندا آئے گی جو ہر ایک انسان کے کان سے ٹکرائے گی، کہ اے دنیا والو! ستمگروں کی حاکمیت کا زمانہ ختم ہوگیا ہے اور اب عدل الٰہی سے پرُ حکومت کا دور ہے اور مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہور کر چکے ہیں ، یہ آسمانی آواز انسان کے بے جان قالب میں امید کی روح پھونک دے گی اور محرومین ، مظلومین کو نجات کا مژدہ سنائے گی۔

یقینا مذکورہ بالا ماحول کا ادراک کرنے کے بعد مصلح الٰہی کے ظہور کی ضرورت کا احساس کر سکتے ہیں نیز حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کی عادلانہ حکومت کی وسعت کا اندا زہ لگا سکتے ہیں ۔

یہاں پر ظہور سے قبل نا سازگار حالات کو روایات کی نظر میں پانچ فصلوں میں ذکر کریں گے۔

اقتصادی حالت

اس فصل کی روایتوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ فساد و تباہی کے پھیلاؤ صلۂ رحم وعاطفہ کے ختم ہوجانے اور جنگ وغیرہ سے دنیا اقتصادی اعتبار سے انحطاطی کیفیت سے دو چار ہوگی اس طرح سے کہ آسمان بھی ان پر رحم نہیں کرے گا اور بارش کا ہونا جوکہ رحمت الٰہی ہے غضب میں تبدیل ہو جائے گا اور تباہ کن حالت ہو جائیگی۔

ہاں آخر زمانہ میں بارش کم ہوگی یا بے موسم ہوگی جوکہ کھیتوں کی نابودی کا سامان ہوگی چھوٹے چھوٹے دریا اور جھیلیں خشک ہوجائیں گی اورکھیتیاں سود مند ثابت نہیں ہوں گی اور تجارت کی آب و تاب ختم اور بھوک مری عام ہو جائے گی اس درجہ کہ لوگ پیٹ بھرنے کے لئے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو بازار میں لے آئیں گے اور انھیں تھوڑی سی غذا کے بدلے (بدل ڈالیں گے۔

الف) بارش کی کمی اور بے موقع بارش

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ خدا وند عالم بارش سے انھیں محروم کر دے گا ۔ اور بارش نہیں ہوگی اور اگر ہوگی تو بے فصل ہوگی۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ :گرمی کے موسم میں بارش ہوگی ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ : حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ظہور سے پہلے ایک سال ایسا ہوگا کہ خوب بارش ہوگی جس سے میوہ خراب اورکھجوریں درخت پر ہی فاسد ہو جائیں گی لہٰذا اس وقت شک و شبہ میں مبتلا نہ ہونا"

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ بارش اتنی کم ہوگی کہ نہ زمین پودا اگائے گی اور نہ ہی آسمان برسے گا ایسے موقع پر حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہورکریں گے۔

عطابن یسارفرماتے ہیں کہ: جس وقت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) اور ان کے اصحاب قیام کریں گے پانی زمین پر نایاب ہوجائے گا مؤ منین خدا وند عالم سے گریہ و زاری ،نالہ و فریاد کے ذریعہ بارش کی درخواست کریں گے تاکہ خدا وند عالم پانی بر سائے اور لوگ سیراب ہوں ۔

چھوٹی چھوٹی نہروں جھیلوں کا خشک ہو نا

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ: مصر کے شہر دریائے نیل کے خشک ہو جانے کی وجہ سے تباہ ہوجائیں گے ۔

ارطات کہتے ہیں :اس وقت فرات ،نہریں ،چشمے خشک ہو جائیں گے۔

نیز روایت میں آیا ہے کہ طبرستان کے چھوٹے چھوٹے دریا خشک ہو جائیں گے کھجور کے درخت بار آور نہیں ہوں گے اور "زعر" چشمے کا پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا۔

اس طرح آیا ہے کہ نہریں خشک ہو جائیں گی اور مہنگائی و خشک سالی تین سال تک طولانی ہوگی ۔

ج)قحط، فقرو کساد بازاری

ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے سوال کیا ! قیامت کب آئے گی ؟ تو آپ نے کہا: جس سے سوال کیا گیا ہے سوال کرنے والے سے زیادہ باخبر نہیں ہے مگر قیامت کی نشانیاں ہیں ان میں سے ایک تقارب بازار ہے سوال کیا گیا کہ تقارب بازار کیا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا مندا بازاری و بارش کا نہ ہونا کہ جس میں گھاس و محصول اپج نہ سکے۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) نے ابن عباس سے کہا: کہ تجارت و معاملات زیادہ ہوں گے لیکن لوگوں کو اس سے فائدہ کم نصیب ہوگا ۔ اس کے بعد شدید قحط پڑے گا ۔

محمد بن مسلم کہتے ہیں :کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) کو کہتے سنا کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل خدا وند عالم کی جانب سے مؤمنین کے لئے علامتیں ہیں "میں نے کہا خدا مجھے آپ کا فدیہ بنائے ؛وہ علامتیں کیا ہیں ؟

آپ نے جواب دیا !وہ خدا وند عالم کے قول کے مطابق ہیں ۔ وَلِنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ؛

تمہیں (مو منین) (حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے قبل) خوف ، بھوک، جان و مال، میووں کی کمی سے آزمائیں گے لہٰذا صبر کرنے والوں کو مژدہ سناؤ

اس وقت فرمایا خدا وند عالم مومنین کو بنی فلاں کے بادشاہوں کے خوف اور ان کے اختتامی حکومت کے زمانے میں آزمائیں گے۔

گر سنگی سے مراد ، قیمت کی گرانی ہے"کمی دارایھا" سے مراد انکم کی کمی اور مندا بازاری ہے۔ نقصان جان سے مراد موتوں کی زیادتی اورپئے در پئے واقع ہونا ہے اور میوؤں کی کمی سے مراد کاشت کی منفعت میں کمی ہے ۔ لہٰذا صبر کرنے والوں کو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کا اس وقت مژدہ سناؤ ۔"

اعلام الوریٰ کی نقل کے مطابق قلة المعاملات کساد بازاری ، عدل و انصاف کی کمی ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب سفیانی خروج کرے گا تو اشیاء خورد و نوش میں کمی آچکی ہوگی لوگوں کو قحط کا سامنا ہوگا بارش کم ہوگی ۔

ابن مسعود کہتا ہے کہ: جب تجارتیں ختم ہو جائیں گی اور راستے خراب ہو جائیں گے تو حضرت

مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہور فرمائیں گے۔

شاید مندہ بازاری کی وجہ صنعتی وپیداوار مراکزکی ویرانی اور انسانی طاقتوں کی کمی ،

خریدنے کی طاقت کا نہ ہونا ،قحط اور راستوں کا غیر محفوظ ہونا ہو۔

مسند احمد بن حنبل میں مذکورہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ظہور سے قبل لوگ تین سال تک شدید خشک سالی میں مبتلاء ہوں گے۔

ابو ہریرہ کہتا ہے کہ: اس شر سے جو اُ ن سے نزدیک ہو رہا ہے عرب پر وای ہو سخت بھوک مری کا سامنا ہوگا مائیں اپنے بچوں کی بھوک کی وجہ سے گریہ و زاری کریں گی ۔

د)غذاکے مقابل عورتوں کا تبادلہ

ظہور سے پہلے قحط و بھوک مری کا حادثہ اس درجہ دردناک ہے کہ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کا معمولی غذاکے عوض معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ابو محمد مغربی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ: حضرت مہدی(عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ) اس وقت ظہورکریں گے کہ انسان (فقر فاقہ کی شدت اور بھوک مری سے) اپنی خوبصورت کنیزوں اور لڑکیوں کو بازار میں لائے گا اورکہے گا کہ کون ہے جو مجھ سے اس لڑکی کو خرید لے اور اس کے بدلے خوراک دے ایسے شرائط میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہورکریں گے ۔

15ظہور

ظہورکے بعد :

ظہورکے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کعبہ کی دیوارسے ٹیک لگاکرکھڑے ہوں گے ۔ ابرکاسایہ آپ کے سرمبارک پرہوگا ، آسمان سے آوازآتی ہوگی کہ ”یہی امام مہدی ہیں “ اس کے بعدآپ ایک منبرپرجلوہ افروزہوں گے لوگوں کی خداکی طرف دعوت دیں گے اوردین حق کی طرف آنے کی سب کوہدآیت فرمائیں گے آپ کی تمام سیرت پیغمبراسلام کی سیرت ہوگی اورانھیں کے طریقہ پرعمل پیرا ہوں گے ابھی آپ کاخطبہ جاری ہوگاکہ آسمان سے جبرئیل ومکائیل آکربیعت کریں گے ،پھرملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۳ مومن بیعت کریں گے ۔ جوآپ کی خدمت میں حاضرہوچکے ہوں گے پھرعام بیعت کاسلسلہ شروع

ہوگا دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے ،اوردشمنان آل محمد کا قلع قمع کریں گے آپ کے ہاتھ میں عصاموسی ہوگا جواژدھے کا کام کرے گا اورتلوارحمائل ہوگی ۔(عین الحیات مجلسی ۹۲) تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوفہ پہونچیں گے توکئی ہزار کاایک گروہ آپ کی مخالفت کے لئے نکل پڑے گا ،اورکہے گا کہ ہمیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں ،آپ واپس چلے جائیے یہ سن کر آپ تلوار سے ان سب کا قصہ پاک کردیں گے اورکسی کوبھی زندہ نہ چھوڑیں گے جب کوئی دشمن آل محمد اورمنافق وہاں باقی نہ رہے گا توآپ ایک منبرپرتشریف لے جائیں گے اورکئی گھنٹے تک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا پھرآپ حکم دیں گے کہ مشہد حسین تک نہرفرات کاٹ کرلائی جائے اورایک مسجد کی تعمیرکی جائے ۔ جس کے ایک ہزار درہوں ،چنانچہ ایساہی کیاجائے گا اس کے بعد آپ زیارت سرورکائنات کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے جائیں گے ۔ (اعلام الوری ۲۶۳،ارشادمفید ۵۳۲ ،نورالابصار ۱۵۵)۔

قدوۃ المحدثین شاہ رفیع الدین رقمطرازہیں کہ حضرت امام مہدی جوعلم لدنی سے بھرپورہوں گے تجب مکہ سے آپ کاظہورہوگا اور اس ظہورکی شہرت اطراف واکناف عالم میں پھیلے گی توافواج مدینہ ومکہ آپ کی خدمت میں حاضرہوں گی اورشام وعراق ویمن کے ابدال اوراولیأ خدمت شریف میں حاضرہوں گے اورعرب کی فوجیں جمع ہوجائیں گی ،آپ ان تمام لوگو ں کو اس خزانہ سے مال دیں گے جوکعبہ سے برآمد ہوگا ۔ اورمقام خزانہ کو " تاج الکعبہ"کہتے ہوں گے ،اسی اثنا میں ایک شخص خراسانی عظیم فوج لے کر حضرت کی مددکے لئے مکہ معظمہ کوروانہ ہوگا ،راستے اس لشکرخراسانی کے مقدمہ الجیش کے کمانڈر منصورسے نصرانی فوج کی ٹکرہوگی ،اورخراسانی لشکرنصرانی فوج کوپسپاکرکے حضرت کی خدمت میں پہنچ جائے گا اس کے بعد ایک شخص سفیانی جوبنی کلب سے ہوگا حضرت سے مقابلہ کے لئے لشکرعظیم ارسال کرے گا لیکن بحکم خدا جب وہ لشکر مکہ معظمہ اورکعبہ منورہ کے درمیان پہنچے گا اورپہاڑمیں قیام کرے گا توزمین میں وہیں دھنس جائے گاپھرسفیانی جودشمن آل محمد ہوگا نصاری سے سازبازکرکے امام مہدی سے مقابلہ کے لئے زبردست فوج فراہم کرے گا نصرانی اورسفیانی فوج کے اسی نشان ہوں گے اورہرنشان کے نیچے ۱۲ ہزارکی فوج ہوگی ۔ ان کا دارالخلافہ شام ہوگاحضرت امام مہدی علیہ السلام بھی مدینہ منورہ ہوتے ہوے جلد سے جلد شام پہنچیں گے جب آپ کاورود مسعود دمشق میں ہوگا ،تودشمن آل محمد سفیانی اوردشمن اسلام نصرانی آپ سے مقابلہ کے لئے صف آراہوں گے ،اس جنگ میں فریقین کے بے شمار افراد قتل ہوں گے بالاخر امام علیہ السلام کوفتح کامل ہوگی ،اورایک نصرانی بھی زمین شام پر باقی نہ رہے گا اس کے بعد امام علیہ السلام اپنے لشکریوں میں انعام کوتقسیم کریں گے اوران مسلمانوں کو مدینہ منورہ سے واپس بلالیں گے جونصرانی بادشاہ کے ظلم وجورسے عاجزآکر شام سے ہجرت کرگئے تھے ۔(قیامت نامہ ۴) اس کے بعد مکہ معظمہ واپس تشریف لے جائیں گے اورمسجد سہلہ میں قیام فرمائیں گے ے(ارشاد ۵۲۳) اس کے

بعد مسجد الحرام کوازسرنوبنائیں گے اوردنیاکی تمام مساجدکو شرعی اصول پرکردیں گے ہر بدعت کوختم کریں گے اورہرسنت کوقائم کریں گے ،نظام عالم درست کریں گے اورشہروں میں فوجیں ارسال کریں گے ،انصرام وانتظام کے لئے وزراء روانہ ہوں گے ۔(اعلام الوری ۲۶۴،۲۶۲) ۔

اس کے بعد آپ مومنین ،کاملین اورکافرین کوزندہ کریں گے ،اوراس ز ندگی کامقصد یہ ہوگاکہ مومنین اسلامی عروج سے خوش ہوں اورکافرین سے بدلہ لیاجائے ۔ ان زندہ کئے جانے والوں میں قابیل سے لے کر امت محمدیہ کے فراعنہ تک زندہ کئے جائیں گے ،اوران کے کئے کاپورا پورا بدلہ انھیں دیاجائے گا جوجوظلم انھوں نے کئے ان کامزہ چکھیں گے غریبوں ،مظلوموں اوربیکسوں پرجوظلم ہواہے اس کی (ظالم کو) سزادی جائے گی ،سب سے پہلے جوواپس لایاجائے گا وہ یزیدبن معاویہ ملعون ہوگا اورامام حسین علیہ السلام تشریف لائیں گے ۔ (غایۃ المقصود)۔

دجال اوراس کا خروج

دجال ،دجل سے مشتق ہے جس کے معنی فریب کے ہیں ،اس کا اصل نام صائف ،باپ کانام صائد ،ماں کانام ہستہ عرف قطامہ ہے ، یہ عہد رسالت مآب میں بمقام تیہ جومدینہ سے تین میل کے فاصلہ پرواقع ہے ، چہارشنبہ کے دن بوقت غروب آفتاب پیدا ہواہے ، پیدائش کے بعد آنافانا بڑھ رہاتھا ،اس کی داہنی آنکھ پھوٹی تھی اوربائیں آنکھ پیشانی پرچمک رہی تھی ،وہ چند دنوں میں کافی بڑھ کردعوی خدائی کرنے لگا ،سروکائنات جوحالات سے برابر مطلع ہورہے تھے ۔ انھوں نے سلمان فارسی اورچند اصحاب کولیا اوربمقام تیہ جاکراس کوتبلیغ کرناچاہی ،اس نے بہت برا بھلاکہا اورچاہاکہ حضرت پرحملہ کردے ۔لیکن آپ کے اصحاب نے مدافعت کی ،آپ نے اس سے یہ فرمایاتھاکہ خدائی کا دعوی چھوڑ دئے اورمیری نبوت کومان لے علماء نے لکھا ہے کہ دجال کی پیشانی پر بخط یزدانی "الکافرباللہ " لکھاہوا تھا اورآنکھ کے ڈھیلے پربھی (ک،ف ،ر) مرقوم تھا غرضکہ آپ نے وہاں سے مدینہ منورہ واپس تشریف لانے کاارادہ کیا دجال نے ایک سنگ گراں جوپہاڑکی مانند تھا حضرت کی راہ میں رکھ دیا یہ دیکھ کرحضرت جبرئیل آسمان سے آئے اوراسے ہٹادیا ابھی آپ مدینہ پہونچے ہی تھے کہ دجال لشکرعظیم لے کرمدینہ کے قریب جاپہنچا حضرت نے بارگاہ احدیت میں عرض کی ،خدایا ! اسے اس وقت تک کے لئے محبوس کردے جب تک اسے زندہ رکھنا مقصود ہے ،اسی دوران میں حضرت جبرئیل آئے اورانھوں نے دجال کی گردن کو پشت کی طرف سے پکڑکر اٹھا لیا اوراسے لے جاکر جزیرہ طبرستان میں محبوس کردیاہے ۔لطیفہ یہ ہے کہ جبرئیل اسے لے کرجانے لگے تواس نے زمین پردونوں ہاتھ مارکرتحت الثری تک کی دومٹھی خاک لے لی ،اوراسے طبرستان میں ڈال دیا جبرئیل نے حضرت سرورکائنات کے سوال

کے جواب میں کہاکہ آپ کی وفات سے ۹۷۰سال بعد یہ خاک عالم میں پھیلے گی اوراسی وقت سے آثارقیامت شروع ہوجائیں گے ۔ (غایۃالمقصود ۶۴، ارشادالطالبین ۳۹۴) پیغمبراسلام کاارشاد ہےکہ دجال کومحبوس ہونے کے بعد تمیم دارمی نے جوپہلے نصرانی تھا ،جزیرہ طبرستان میں بچشم خود دیکھا ہے۔ اس کی ملاقات کی تفصیل کتاب صحاح المصابیح ،زہرۃ الریاض ،صحیح بخاری ،صحیح مسلم میں موجودہے ۔

غرضکہ اکثرروایات کے مطابق دجال حضرت امام مہدی کے ظہورفرمانے کے ۱۸یوم بعد خروج کرے گا (مجمع البحرین ۵۶۰) وغایۃ المقصود جلد ۲ ص ۶۹) ظہور امام ا ورخروج دجال سے پہلے تین سال تک سخت قحط پڑے گا ۔ پہلے سال ا زراعت ختم ہوجائیگی دوسرے سال آسمان وزمین کی برکت ورحمت ختم ہوجائے گا تیسرے سال بالکل بارش نہ ہوگی ،اورساری دنیا والے موت کی آغوش میں پہنچنے کے قریب ہوجائیں گے دنیا ظلم وجو ر،اضطراب وپریشانی سے بالکل پرہوگی ۔ ا ما م مہدی کے ظہورکے بعد ۱۸ ہی دن میں کائنات نہآیت اچھی سطح پرپہنچی ہوگی کہ ناگاہ دجال ملعون کے خروج کاغلغلہ اٹھے گا وہ بروآیت اخوند درویزہ ہندوستان کے ایک پہاڑپر نمودارہوگا اوروہاں سے بآواز بلندکہے گا ۔" میں خدائے بزرگ ہوں ،میری اطاعت کرو۔" یہ آوازمشرق ومغرب میں پہنچے گی ۔ اس کے بعد تین یوم یابروآیت ۴۰ یوم اسی مقیم رہ کر لشکرتیارکرے گا ۔پھرشام وعراق ہوتا ہوا اصفہان کے ایک قریہ "یہودیہ " سے خروج کرے گا ۔ اس کے ہمراہ بہت بڑا لشکرہوگا ،جس کی تعداد سترلاکھ مرقوم ہے جن ،دیو،پری ،شیطان ان کے علاوہ ہوں گے ۔ وہ ایک گدھے پرسوارہوگا ۔ جوابلق رنگ کا ہوگا اس کے جسم کا بالائی حصہ سرخ ،ہاتھ پاؤں تازانوسیاہ اس کے بعد سے سم تک سفید ہوگا ۔ اس کے دونوں کانوں کے درمیان ۴۰ میل کافاصلہ ہوگا ۔وہ۲۱میل اونچااور ۹۰ میل لمبا ہوگا اس کاہرقدم ایک میل کاہوگا اس کے دونوں کانوں میں خلق کثیربیٹھی ہوگی چلنے میں اس کے بالوں سے ہرقسم کے باجوں کی آوازآئے گی ،وہ اسی گدھے پرسوارہوگا ۔ سواری کے بعد جب وہ روانہ ہوگا تواس کے داہنے طرف ایک پہاڑہوگا جس میں ہرقسم کے سانپ بچھوہوں گے ،وہ لوگوں کو انھیں چیزوں کے ذریعہ سے بہکائے گا اورکہے گاکہ میں خداہوں جومیراحکم مانے گا جنت میں رکھوں گا جونہ مانے گا اس جہنم میں ڈال دوں گا ۔ اسی طرح چالیس یوم میں ساری دنیاکا چکرلگاکراور سب کوبہکاکرامام مہدی علیہ السلام کی اسکیم کوناکامیاب بنانے کی سعی میں وہ خانہ کعبہ کوگرانا چاہے گا اورایک عظیم لشکربھیج کرکعبہ اورمدینہ کوتباہ کرنے پرماموکرے گا اورخود باارادہ کوفہ روانہ ہوگا اس کامقصد یہ ہوگاکہ کوفہ جوامام مہدی کی آماجگاہ ہے اسے تباہ کردے "چون آن لعین نزدیک کوفہ برسد امام مہدی باستیصال اوبرسد "لیکن خداکاکرنا دیکھئے کہ جب وہ کوفہ کے نزدیک پہنچے گا ،توحضرت امام مہدی علیہ السلام خود وہاں پہنچ جائیں گے ،اوراسے بحکم خدا بیخ وبن سے اکھاڑدیں گے غرضکہ گھمسان کی جنگ ہوگی اورشام تک پھیلے ہوئے لشکر

پرامام مہدی علیہ السلام زبردست حملے کریں گے ، بالاخروہ ملعون آپ کی ضربوں کی تاب نہ لاکرشام کے مقام عقبۂ رفیق یابمقام لد جمعہ کے دن تین گھڑی دن چڑھے ماراجائے گا اس کے مرنے کے بعد دس میل تک دجال اوراس کے گدھے اورلشکرکاخون زمین پرجاری رہے گا علماکاکہنا ہے کہ قتل دجال کے بعد امام علیہ السلام اس کے لشکریوں پرایک زبردست حملہ کریں گے اورسب کوقتل کرڈالیں گے ۔ اس وقت جوکافر زمین کے کسی گوشہ میں چھپے گا ، وہ آوازدے گا کہ فلاں کافریہاں روپوش ہے ۔ امام علیہ السلام اسے قتل کردیں گے آخرکارزمین پرکوئی دجال کاماننے والا نہ رہے گا ۔ (ارشادالطالبین ۳۹۷، معارف الملة ۳۴۸،صحیح مسلم ، لمعات شرح مشکوۃعبدالحق ، مرقات شرح مشکوۃ مجمع البحار) بعض روایات میں ہے کہ دجال کوحضرت عیسی بحکم حضرت مہدی علیہ السلام قتل کریں گے ۔

نزول حضرت عیسی علیہ السلام :

حضرت مہدی علیہ السلام سنت کے قائم کرنے اوربدعت کومٹانے نیزانصرام وانتظام عالم میں مشغول ومصروف ہوں گے کہ ایک دن نمازصبح کے وقت بروآیتے نمازعصرکے وقت حضرت عیسی علیہ السلام دوفرشتوں کے کندھوں پرہاتھ رکھے ہوئے دمشق کی جامع مسجدکیم منارۂ شرقی پرنزول فرمائیں گے حضرت امام مہدی ان کااستقبال کریں گے اورفرمائیں گے کہ آپ نمازپڑھئے ، حضرت عیسی کہیں گے کہ یہ ناممکن ہے ، نمازآپ کوپڑھانی ہوگی ۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام امامت کریں گے اورحضرت عیسی علیہ السلام ان کے پیچھے نمازپڑھیں گے اوران کی تصدیق کریں گے ۔ (نورالابصار ۱۵۴، غایۃالمقصود ۱۰۴۔۱۰۵ ، بحوالہ مسلم وابن ماجہ ، مشکوۃ ۴۵۸) اس وقت حضرت عیسی کی عمرچالیس سالہ جوان جیسی ہوگی ۔ وہ اس دنیامیں شادی کریں گے ، اوران کے دولڑکے پیداہوں گے ایک کانام احمداوردوسرے کانام موسی ہوگا ۔ (اسعاف الراغبین برحاشیہ نورالابصار ۱۳۵، قیامت نامہ ۹ بحوالہ کتاب الوفاابن جوزی ، مشکوۃ ۴۶۵وسراج القلوب ۷۷)۔

امام مہدی اورعیسی ابن مریم کادورہ :

اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام اورحضرت عیسی علیہ السلام بلاد ، ممالک کادورہ کرنے اورحالات کاجائزہ لینے کے لئے برآمد ہوں گے اوردجال ملعون کے پہنچائے ہوئے نقصانات اوراس کے پیدکئے ہوئے بدترین حالات کوبہترین سطح پرلائیں گے ، حضرت عیسی خنزیرکوقتل کرنے ، صلیبوں کوتوڑنے اورلوگوں کے اسلام قبول کرنے کاانصرام وبندوبست فرمائیں گے ۔ عدل مہدی

سے بلاد عالم میں اسلام کاڈنکا بجے گا اورظلم وستم کاتختہ بتاہ ہوجائے گا ۔(قیامت نامہ قدوۃ المحدثین ۸ بحوالہ صحیح مسلم)۔

آپ کاپرچم

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جھنڈے پر " البعۃ اللہ " لکھا ہوگا اورآپ اپنے ہاتھوں پرخداکے لئے بیعت لیں گے اورکائنات میں صرف دین اسلام کاپرچم لہرائے گا ۔ (ینابع المودۃ ۴۳۴)۔

حضرت امام مہدی کاقسطنطنیہ کوفتح کرنا :

روآیت میں ہے کہ امام مہدی علیہ السلام قسطنطنیہ ،چین اورجبل ویلم کوفتح کریں گے ،یہ وہی قسطنطنیہ ہے جسے استنبول کہتے ہیں اورجس پراس زمانہ میں نصاری کاقبضہ ہوگا ۔ اوران کاقبضہ بھی مسلمان بادشاہ کوقتل کرنے کے بعد ہواہوگا ۔چین اورجبل دیلم پربھی نصاری کا قبضہ ہوگااوروہ حضرت امام مہدی سے مقابلہ کاپوراانتظام کریں گے ،چین جس کوعربی میں "صین" کہتے ہیں اس کے بارے میں روآیت کے حوالہ سے علامہ طریحی نے مجمع البحرین کے ۶۱۵میں لکھا ہے کہ: (۱) صین ایک پہاڑی ہے(۲) مشرق میں ایک مملکت ہے (۳)کوفہ میں ایک موضع ہے ۔پتہ یہ چلتاہے کہ ساری چیزیں فتح کی جائیں گی ،ان کے علاوہ سندھ اورہندکے مکانات کی طرف بھی اشارہ ہے ، بہرحال امام مہدی علیہ السلام شہرقسطنطنیہ کوفتح کرنے کے لئے روانہ ہوں گے اوران کے ہمرا ہجوسترہزاربنواسحاق کے نوجوان ہوں گے انہیں دریائے روم کے کنارے شہرمیں جاکراسے فتح کرنے کاحکم ہوگا ،جب وہاں پہنچ کرفصیل کے کنارے نعرۂ تکبیرلگائیں گے توخود بخود راستہ پیداہوجائے گا اوریہ داخل ہوکر اسے فتح کرلیں گے ،کفارقتل ہوں گے اوراس پرپوراپورا قبضہ ہوجائے گا ۔(نورالابصار ۱۵۵بحوالہ طبرانی ،غایۃ المقصود جلد ۱ص ۱۵۲وبحوالہ ابونعیم ،اعلام الوری بحوالہ امام جعفرصادق ۲۶۴،قیامت نامہ ،بحوالہ صحیح مسلم)۔

امام مہدی کے ظہورکاسن :

خلاق عالم نے پانچ چیزوں کاعلم اپنے لئے مخصوص رکھا ہے جن میں ایک قیامت بھی ہے (قرآن مجید) ظہورامامہدی علیہ السلام چونکہ لازمہ قیامت سے ہے ،لہذا اس کاعلم بھی خداہی کوہے کہ آپ کب ظہورفرمائیں گے کونسی تاریخ ہوگی ۔ کونسا سن ہوگا ،تاہم احادیث

معصومین جوالہام اورقرآن سے مستنبط ہوتی ہیں ان میں اشارے موجود ہیں ۔ علامہ شیخ مفید ،علامہ سید علی ،علامہ طبرسی ،علامہ شبلنجی رقمطرازہیں کہ حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ آپ طاق سن میں ظہورفرمائیں گے جو ۱ ،۳، ۵، ۷، ۹سے مل کر بنے گا ۔ مثلا ۱۳ سو ، ۱۵ سو ، ۱۷سو ، ۱۹ سو یا ایک ہزار ۳ہزار ،۵ہزار ، ۷ہزار ،۹ہزار ۔ ا سی کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے فرمایاہے کہ آپ کے اسم گرامی کااعلان بذریعہ جناب جبرئیل ۲۳ تاریخ کوکردیاجائے گا اورظہوریوم عاشورہ کوہوگا جس دن امام حسین علیہ السلام بمقام کربلا شہید ہوئے ہیں (شرح ارشاد مفید ۵۳۲، غایۃ المقصود جلد ۱ ص ۱۶۱،اعلام الوری ۲۶۲، نورالابصار ۱۵۵) میرے نزدیک ذی الحجہ کی ۲۳ تاریخ ہوگی کیونکہ نفس زکیہ کے قتل اورظہورمیں ۱۵ راتوں کافاصلہ ہونامسلم ہے امکان ہے کہ قتل نفس زکیہ کے بعد ہی نام کااعلان کردیا جائے ،پھراس کے بعد ظہورہو، ملاجواد ساباطی کاکہنا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام یوم جمعہ بوقت صبح بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۷۱۰۰ میں ظہو ر فرمائیں گے ۔ غایۃ المقصود ۱۶۱ بحوالہ براھین ساباطیہ) امام جعفر صادق علیہ السلام کاارشاد ہے کہ امام مہدی کاظہوربوقت عصرہوگا اور وہی عصرآیۂ "والعصران الانسان لفی خسر " سے مراد ہے شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی المتوفی ۸۲۷ (مجالس المومنین ۲۷۶) جوشاعرہونے کے علاوہ عالم اورمنجم بھی تھے آپ کوعلم جفرمیں بھی دخل تھا ۔ آپ نے اپنی مشہورپیشین گوئی میں ۱۳۸۰ ہجری کاحوالہ دیاہے جس کاغلط ہونا ثابت ہے کیونکہ ۱۳۹۳ ہے (قیامت نامہ قدوۃ المحدثین شاہ رفیع الدین ص ۳۸) ۔(والعلم عنداللہ

ظہورکے وقت امام علیہ السلام کی عمر

یوم ولادت سے تابظہورآپ کی کیاعمرہوگی ؟ اسے توخداہی جانے لیکن یہ مسلمات سے ہے کہ جس وقت آپ ظہورفرمائیں گے مثل حضرت عیسی آپ چالیس سالہ جوان کی حیثیت میں ہوں گے ،(اعلام الوری ۲۶۵،وغایۃ المقصود ص ۱۱۹،۷۶)۔

امیدکے دریچے

گزشتہ بحثوں میں روایات کے سہارے امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ظہورسے قبل دنیاکے حالات سے آگاہ ہوئے اگر چہ اِن روایات میں بے سر و سامانی اور اس درجہ مشکلات کا تذکرہ ہے کہ انسان مایوس و ناامید ہو جائے لیکن دیگر روایات میں شیعوں اور مؤ منین کے لئے امیدکی جھلکیں اور روشن مستقبل کی طرف اشارہ ہے۔

بعض روایات تو بس ان مومنین کے بارے میں ہیں کہ کبھی زمین ان سے خالی نہیں رہے گی اور وہ لوگ ظہورسے قبل کے سخت ترین شرائط کے باوجود عالم میں پائے جائیں گے ۔

کچھ روایتیں دوران غیبت علماء اور اسلامی دانشوروں کے کردار کی جانب اشارہ کرتی ہیں خواہ کتنا ہی جامعہ کی بد حالی کا باعث ہوں انھیں محافظ دین کے عنوان سے متعارف کراتی ہیں ۔

معصومین (علیہم السلام) کی بعض تقریروں میں ظہور سے قبل شہر قم کے کردار کا تذکرہ ہے ۔

روایتیں ظہور سے قبل و بعد ایرانیوں کی فعالیت وکارکردگی کی خبر دیتی ہیں ۔

الف)حقیقی مومنین

کبھی ایسی روایتوں سے بھی سابقہ ہوتا ہے کہ جوکسی کے جواب میں بیان کی گئی ہیں جن سے گمان ہوتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جو مومن انسان کے وجود سے خالی ہوگا ۔ امام (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) نے اس گمان کی نفی کی اور ہر زمانہ میں مومنین کے وجود کی خبردی۔

زید زراکہتا ہے :کہ میں نے امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کیا :کہ میں ڈرتا ہوں کہ مومنین میں نہ رہوں امام نے کہا :"کیوں ایسا سونچ رہے ہو؟"میں نے کہا اس لئے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کو درھم و دینا رپر مقدم کرے لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ درھم و دینارکو برادر دینی(جسے ولایت علی (علیہ السلام) نے ہم سب کو ایک جگہ جمع کیا ہے) پرترجیح دیتا ہے، امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے کہا:ایسا نہیں ہے جیسا تم کہہ رہے ہوتم لوگ صاحبان ایمان ہولیکن تمہاراایمان حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ظہورکے وقت کامل ہوگا اس وقت خداو ند عالم تمہاری عقلوں کوکامل کرے گا اور تم لوگ مکمل مومن بن جاؤگے ۔

اس خداکی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، سارے جہان میں ایسے انسان پائے جاتے ہیں جن کی نگاہ میں ساری دنیا مچھرکے پرکے برابر بھی نہیں ہے۔

ب)شیعہ علماء و دانشمندوں کاکردار

ہر زمانے میں جہالت و ظلمت نے اپنا سایہ انسانی سماج پر ڈال رکھا ہے یہ علماء و دانشمند افرا د ہیں جنھوں نے ہمیشہ جہل و نادانی کو دورکرنے کی ذمہ داری لے رکھی ہے اوراپنی سالم فکر سے انھیں دورکرتے رہتے ہیں لوگوں کے درمیان فساد و تباہی کو بحسن و خوبی ختم کرتے ہیں روایات سے معلوم ہوتا ہے آخر زمانہ میں علماء اس ذمہ داری کو بخوبی انجام دیں گے۔

امام ہادی (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: اگر قائم آل محمد کی غیبت کے زمانے میں علماء و دانشمند نہ ہوتے اور لوگوں کو ان کی طرف ہدایت و رہنمائی نہ کرتے اورحجت الٰہی کے ذریعہ دین کا دفاع نہ کرتے اور ضعیف شیعوں کو شیطانی جالوں اور بہی خواہوں سے نجات نہیں دیتے اور ناصبی (دشمن اہل بیت)کے شر سے محفوظ نہ رکھتے تو کوئی اپنے دین پر ثابت نہ رہتا اور سب مر تد ہوجاتے لیکن وہ لوگ جو شیعوں کے ضعیف دلوں کی رہبری اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے حفاظت کرتے ہیں

جس طرح کشتی کا ناخدا کشتی پر سورا افراد اورکشتی کے خانوں کی حفاظت کرتا ہے لہٰذا وہ خدا وند عالم کے نزدیک بلند ترین انسان ہیں ۔

رسول خدا ﷺ ہر قرن(صدی) میں دین کو زندہ کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: خدا وندبزرگ و بر تر امت اسلام کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث کرتا ہے تاکہ وہ دین کو زندہ رکھے۔

خصوصاً یہ دو روایتیں اوراس طرح کی دیگر روایات علماء کے کردارکو غیبت کے زمانہ میں با صراحت بیان کرتی ہیں ۔اور شیطانی مکر و فریب کی نابودی ، دین کو حیات نو ملنا دانشمندوں کا صدقہ سمجھتی ہیں ۔

البتہ اس مطلب کا اثبات اس زمانے میں دلیل و برہان کا طالب نہیں ہے

س لئے کہ امام خمینی کا کردار

دشمنوں کی ناپاک سازشوں کے بے کار بنا نے میں جنھوں نے اس دور میں اساس دین کو خطرہ میں ڈال رکھا تھا ۔کسی پر پو شیدہ نہیں ہے۔

بے شک جو آج اسلام کو عزت و سر بلندی ملی ہے وہ ایران کے اسلامی انقلاب اور اس کے بانی امام خمینی

سے ہے ۔

ج) آخر زمانہ میں شہر قم کا کردار

اس زمانے میں انسانی سماج انحطاط و پستی ،تباہی ،بربادی کی طرف گامزن ہوگا امید کی

جھلک ظاہر ہوگی اور نور کے پر چم دار اس تاریکی دل کے باوجود میں جگہ بنالیں گے آخر زمانہ میں شہر قماس ذمہ داری کو نبھائے گا ۔

روایات بہت ہیں جو اس مقدس شہر اور لائق افراد ۔ جومکتب اہل بیت(علیہم السلام)کے صاف و شفاف چشمہ سے سیراب ہوئے اور پیام رسانی کی ذمہ داری لئے ہوئے ہیں ۔کی ستائش کرتی ہیں ۔

ائمہ معصومین علیہم السلام کی مختلف تقریریں ہیں جو قم اورثقافتی انقلاب کے بارے میں عصر غیبت میں پائی جاتی ہے بعض کا تذکرہ کیا جائے گا۔

قم اہل بیت علیہم السلام کا حرم

بعض روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ قم اور اہل قم ولایت اور شیعیت کے لئے نمونہ اور اس کا راز و رمز ہیں اس لئے جسے چاہاکہ دوستدار اہل بیت اور ان کے چاہنے والے کا خطاب دیں تو قمی سے خطاب کیا۔

ایک گروہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں مشرف ہوا اور اس نے کہا : کہ ہم ری کے رہنے والے ہیں تو حضرت نے فرمایا: "ہمارے قمی بھائیوں کو مبارک ہو۔ان لوگوں نے چند بار تکرار کی کہ ہم اہل ری ہیں اور ری سے آئے ہیں لیکن حضرت نے اپنی پہلی ہی بات دہرائی اس وقت کہا: کہ خداوندعالم کا حرم مکہ ہے رسول خدا ﷺ کا حرم مدینہ اورکوفہ امیر المؤ منین کا حرم ہے اور ہم اہل بیت کا حرم شہر قم ہے عنقریب میرے فرزندوں میں فاطمہ نامی بیٹی وہاں دفن ہوگی جو بھی اس کی (معرفت کے ساتھ) زیارت کرے گا اس پر بہشت واجب ہوگی ۔

راوی کہتا ہے :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے یہ بات اس وقت کہی جب امام کاظم (علیہ السلام) ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے ۔

صفوان کہتے ہیں :کہ ایک دن ابو الحسن ۔امام کاظم (علیہ السلام) کے پاس تھاکہ قمیوں اور حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) سے ان کے لگاؤ کی بات نکل گئی تو امام ہفتم (علیہ السلام) نے فرمایا :"خداوندسبحان ان پر رحمت نازل کرے اور ان سے راضی رہے اس کے بعد اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ قم والوں کے لئے ہے۔ ملکوں اور شہروں کے درمیان و ہ لوگ (اہل قم) نیک اور برگزیدہ افراد میں ہمارے شیعہ ہیں خداوندعالم نے ہماری ولایت اور دوستی ان کی طینت اورسرشت سے ملا دی ہے ۔

اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ ائمہ معصومین(علیہم السلام) نے شہر قم کو اہل بیت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے عاشقوں کی پایگاہ سمجھاہے ۔شاید وہ بہشتی دروازہ جو شہر قم سے مخصوص ہے ،باب المجاہدین یا باب الاخیار (نیکوں کا دروازہ)ہو جیساکہ روایت میں بھی اہل قم کو نیکوکار شیعوں سے یادکیاگیا ہے ۔

شہر قم دوسر ے افراد پر حجت ہے

خدا وند عالم کے ہر زمانے میں ایسے افرا د پائے جاتے ہیں جو دوسروں پر حجت ودلیل ہوں ۔اور جب وہ لوگ راہ خدا میں قدم اٹھاتے ہیں اورکلمة اللہ کی بلندی کے لئے مبارزہ کرتے ہیں تو خدا وندعالم ان کا ناصر و مددگار ہوتاہے اور ان کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا ۔غیبت کے زمانے میں شہر قم اور اس کے باشندہ دوسروں پر حجت ہیں ۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: مشکلات وگرفتاریاں قم اور اس کے باشندوں سے دور ہیں اورایک دن آئے گا کہ قم کے باشندہ تمام لوگوں پر حجت ہوں گے اور زمانہ ہمارے

ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی غیبت اور ظہورکازمانہ ہوگا اگر ایسا نہ ہو تو زمین اپنے باشندہ کو نگل جائے گی یقینا فرشتے بلاؤں کو قم و اہل قم سے دورکرتے ہیں اورکوئی ستمگر قم کا ارادہ نہیں کرتا مگر یہ کہ خدا وند عالم اس کی کمر توڑ دیتا ہے ۔اور اسے درد و الم ، یا دشمنوں سے گرفتارکر دیتا ہے خدا وند عالم قم اور اہل قم کا نام ستمگروں کے حافظہ سے اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح انھوں نے خداکو فراموش کر دیا ہے ۔

اسلامی تہذیب و ثقافت کے نشر کا مر کز

روایات میں دیگر قابل توجہ بات یہ ہے کہ غیبت کے دوران شہر قم اسلامی پیغام رسانی کا مرکز بنے گا اوریہاں سے زمین کے کمزور طبقوں کے کانوں تک اسلام کی بات پہنچے گی نیز وہاں کے علماء دین اور دانشمندان اسلامی دنیا پر حجت قرار پائیں گے۔

امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :"عنقریب شہرکوفہ مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم و دانش وہاں سے رخصت ہو جائے گا اور سانپ کے مانند جو اپنی بل میں محدود رہتا ہے محدود ہو جائے گا ۔اور شہر قم سے ظاہر ہوگا پھر وہ جگہ علم و دانش ، فضیلت و کمال کی پایگاہ بن جائے گی۔ اس درجہ کہ روی زمین پرکوئی فکری اعتبار سے کمزور باقی نہیں بچے گا جو دین کے بارے میں جانتا نہ ہو حدیہ ہے کہ پر دہ نشین خواتین بھی ۔ایسا ہمارے قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور سے نزدیک زمانہ میں ہوگا۔

خدا وندعالم قم اور اہل قم کو حضرت حجت (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا جانشین قرار دے گا اگر ایسا نہ ہوا تو زمین اپنے رہنے والوں کو نگل جائے گی لہٰذا شرق و غرب عالم میں قم سے علم و دانش کی اشاعت ہوگی ۔اور عالم پر حجت تمام ہوگی اس طرح سے کہ کوئی ایسا نہیں باقی بچے گا جو علم و دانش سے محروم ہواس وقت حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے اور کافروں پر خداکا عذاب ان کے ذریعہ نازل ہوگا اس لئے کہ خدا وند عالم اپنے بندوں سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا جب تک کہ ان پر حجت نہ تمام ہوئی ہو۔

دوسری روایت میں ہے کہ: "اگر قم کے رہنے والے نہ ہوتے تو دین مٹ چکا ہوتا ۔"(۲)

قم کی فکری روش کی تائید

بعض روایات سے سمجھ میں آتا ہے کہ ائمہ معصومین(علیہم السلام) نے علماء قم کی تائید کی ہے ۔

امام صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:”قم کی بلندی پر ایک فرشتہ ہے جو اپنے دونوں پروں کو ہلاتا رہتا ہے اورکوئی ظالم سوء ارادہ نہیں کرپاتا مگر اسے خدا وند عالم نمک کی طرح پانی میں گھلا دیتا ہے“۔

پھر اس وقت حضرت نے عیسیٰ بن عبدا للہ قمی کی طرف اشارہ کرکے کہا: قم پر خداو ندعالم کا درود ہوخدا وند عالم ان کی سر زمین کو بارش سے سیراب کرے گا اور ان پر اپنی برکتیں نازل کرے گا، اورگناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردے گا وہ لوگ رکوع ، سجود، قیام و قعود والے ہیں جس طرح وہ لوگ فقیہ ، دانشمند، اور صاحب درک و فہم ہیں وہ لوگ اہل درایت و روایت ،اور نیک، عبادت گذار وں کی بصیرت رکھنے والے ہیں ۔

اس طرح امام (علیہ السلام) نے اس شخص کے جواب میں جس نے کہا :میں چاہتا ہوں آپ سے وہ سوال کروں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پوچھا ہو اور نہ میرے بعد پوچھے گا کہتے ہیں :کہ شاید تم حشر و نشر سے متعلق سوال کرنا چاہتے ہو ؟اس نے کہا: ہاں ،اس ذات کی قسم جس نے محمد

کو بشیر و نذیر بناکر بھیجا ۔حضرت نے کہا: تمام افراد کا حشر بیت المقدس کی سمت ہے؛

سرزمین جبل کہ ٹکڑے کی موت جسے قم کہتے ہیں بخشش الٰہی ان کے شامل حال ہے ۔

اس شخص نے اونگھتی ہوئی حالت میں کہا :کہ اے فرزند رسول کیا یہ قم والوں سے مخصوص ہے امام (علیہ السلام) نے جواب دیا :”ہاں ؛وہ لوگ بلکہ ہر وہ شخص جو ان کے عقیدہ پر ہو اور ان کی بات کہے۔

یاجوج ماجوج اوران کاخروج

قیامت صغری یعنی ظہورآل محمداورقیامت کبری کے درمیان دجال کے بعد یاجوج اورماجوج کاخروج ہوگا ۔یہ سد سکندری سے نکل کرسارے عالم میں پھیل جائیں گے اوردنیاکے امن وامان کوتباہ وبربادکردینے میں پوری سعی کریں گے ۔

یاجوج ماجوج حضرت نوح کے بیٹے یافث کی اولاد سے ہیں ،یہ دونوں چارسوقبیلہ اورامتوں کے سرداراورسربرآوره ہیں ،ان کی کثرت کاکئی اندازہ نہیں لگایاجاسکتا ۔مخلوقات میں ملائکہ کے بعد انھیں کثرت دی گئی ہے ،ان میں کوئی ایسانہیں جس کے ایک ایک ہزار اولاد نہ ہو ۔یعنی یہ

اس وقت تک مرتے نہیں جب تک ایک ایک ہزاربہادرپیدانہ کردیں ۔یہ تین قسم کے لوگ ہیں ،ایک وہ جوتاڑسے زیادہ لمبے ہیں ،دوسرے وہ جولمبے اورچوڑے برابرہیں جن کی مثال بہت بڑے ہاتھی سے دی جاسکتی ہے ،تیسرے وہ جواپناایک کان بچھاتے اوردوسرا اوڑھتے ہیں ان کے سامنے لوہا ،پتھر،پہاڑتووہ کوئی چیزنہیں ہے ۔یہ حضرت نوح کے زمانہ میں دنیاکے اخیرمیں ا س جگہ پیداہوئے ، جہاں سے پہلے سورج نے طلوع کیاتھا زمانہ فطرت سے پہلے یہ لوگ اپنی جگہ سے نکل پڑے تھے اوراپنے قریب کی ساری دنیاکوکھا پی جاتے تھے یعنی ہاتھی ،گھوڑا ،اونٹ،انسان ،جانور،کھیتی باڑی غرضکہ جوکچھ سامنے آتاتھا سب کوہضم کرجاتے تھے ۔ وہاں کے لوگ ان سے سخت تنگ اورعاجزتھے ۔یہاں تک زمانہ فطرت میں حضرت عیسی کے بعد بروائتی جب ذوالقرنین اس منزل تک پہنچے توانھیں وہاں کاسارا واقعہ معلوم ہوا اوروہاں کی مخلوق نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں اس بلائے بے درمان یاجوج ماجوج سے بچائے ۔چنانچہ انھوں نے دوپہاڑوں کے اس درمیانی راستے کوجس سے وہ آیاکرتے تھے بحکم خدالوہے کی دیوارسے جودوسوگزاونچی اورپچاس یاساٹھ گزچوڑی تھی بندکردیا ۔اسی دیوارکوسد سکندری کہتے ہیں ۔کیونکہ ذوالقرنین کااصل نام سکندراعظم تھا ،سدسکندری کے لگ جانے کے بعد ان کی خوراک سانپ قراردی گئی ،جوآسمان سے برستے ہیں یہ تابظہورامام مہدی علیہ السلام اسی میں محصوررہیں گے ان کااصول اورطریقہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی زبان سے سد سکندری کو رات چاٹ کرکاٹتے ہیں ،جب صبح ہوتی ہے اوردھوپ لگتی ہے توہٹ جاتے ہیں ،پھردوسری رات کٹی ہوئی دیواربھی پرہوجاتی ہے اوروہ پھراسے کاٹنے میں لگ جاتے ہیں ۔

بحکم خداسے یہ لوگ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں خروج کریں گے دیوارکٹ جائے گی اوریہ نکل پڑیں گے ۔اس وقت کاعالم یہ ہوگاکہ یہ لوگ اپنی ساری تعداد سمیت ساری دنیامیں پھیل کر نظام عالم کودرہم برہم کرنا شروع کردیں گے،لاکھوں جانیں ضائع ہوں گی اوردنیاکی کوئی چیزایسی باقی نہ رہے گی جوکھائی اورپی جاسکے ،اوریہ اس پرتصرف نہ کریں ۔ یہ بلاکے جنگجولوگ ہوں گے دنیاکومارکرکھاجائیں گے اوراپنے تیرآسمان کی طرف پھینک کرآسمانی مخلوق کومارنے کاحوصلہ کریں گے اورجب ادھرسے بحکم خدا تیرخون آلود آئے گا تویہ بہت خوش ہوں گے اورآپس میں کہیں گے کہ اب ہمارااقتدارزمین سے بلند ہوکر آسمان پرپہنچ گیاہے ۔اسی دوران میں امام مہدی علیہ السلام کی برکت اورحضرت عیسی کی دعاکی وجہ سے خداوندعالم ایک بیماری بھیج دے گا جس کوعربی میں "نغف "کہتے ہیں یہ بیماری ناک سے شروع ہوکر طاعون کیطرح ایک ہی شب میں ان سب کاکام تمام کردے گی پھران کے مردارکوکھانے کے لئے "عنقا " نامی پرندہ پیداہوگا ،جوزمین کوان کی گندگی سے صاف کرے گا ۔اورانسان ان کے تیروکمان اورقابل سوختنی آلات حرب کو سات سال تک جلائیں گے (تفسیرصافی ۲۷۸، مشکوة ۳۶۶،صحیح مسلم ،ترمذی ،ارشادالطالبین ۳۹۸، غایة المقصودجلد ۲ص ۷۶، مجمع

البحرین ۴۶۶، قیامت نامہ ۸)۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور موفور السرور

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے جو علامات ظاہر ہوں گے ان کی تکمیل کے دوران ہی نصاری فتح ممالک عالم کا ارادہ کرکے اٹھ کھڑے ہوں گے اوربیشمار ممالک پرقابو حاصل کرنے کے بعد ان پرحکمرانی کریں گے اسی زمانہ میں ابوسفیان کی نسل سے ایک ظالم پیداہوگا جوعرب وشام پرحکمرانی کرے گا ۔ اس کی دلی تمنا یہ ہوگی کہ سادات کے وجود سے ممالک محروسہ خالی کردیئے جائیں اور نسل محمدی کا ایک فرزند بھی باقی نہ رہے ۔ چنانچہ وہ سادات کو نہآیت بے دردی سے قتل کرے گا ۔ پھراسی اثنا میں بادشاہ روم کو نصاری کے ایک فرقہ سے جنگ کرنا پڑے گی شاہ روم ایک فرقہ کوہمنوابناکر دوسرے فرقہ سے جنگ کرے گا اورشہر قسطنطنیہ پرقبضہ کرلے گا ۔ قسطنطنیہ کا بادشاہ وہاں سے بھاگ کر شام میں پناہ لے گا ،پھروہ نصاری کے دوسرے فرقہ کی معاونت سے فرقہ مخالف کے ساتھ نبرد آزماہوگا یہاں تک کہ اسلام کی زبردست فتح نصیب ہوگی فتح اسلام کے باوجود نصاری شہرت دیں گے کہ "صلیب" غالب آگئی ،اس پرنصاری اور مسلمانوں میں جنگ ہوگی اورنصاری غالب آجائیں گے ۔ بادشاہ اسلام قتل ہوجائے گا ۔ اورملک شام پربھی نصرانی جھنڈا لہرانے لگے گا اور مسلمانوں کاقتل عام ہوگا ۔ مسلمان اپنی جان بچاکر مدینہ کی طرف کوچ کریں گے اورنصرانی اپنی حکومت کو وسعت دیتے ہوئے خیبر تک پہونچ جائیں گے اسلامیان عالم کے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی ۔ مسلمان اپنی جان بچانے سے عاجزہوں گے اس وقت وہ گروہ درگروہ سارے عالم میں امام مہدی علیہ السلام کوتلاش کریں گے ،تاکہ اسلام محفوظ رہ سکے اوران کی جانیں بچ سکیں اورعوام ہی نہیں بلکہ قطب ،ابدال ،اور اولیاٗ جستجومیں مشغول ومصروف ہوں گے کہ ناگاہ آپ مکہ معظمہ میں رکن ومقام کے درمیان سے برآمد ہوں گے ۔ (قیامت نامہ قدوۃ المحدثین شاہ رفیع الدین دہلوی ص ۳ طبع پشاور ۱۹۲۶) علماٗ فریقین کا کہنا ہے کہ آپ قریہ "کرعہ" سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ سے ظہورفرمائیں گے (غایۃ المقصود ص ۱۶۵، نورالابصار ۱۵۴) علامہ کنجی شافعی اورعلی بن محمد صاحب کفاۓۃ الاثر کابحوالہ ابوہریرہ بیان ہے کہ حضرت سرورکائنات نے ارشاد فرمایا ہے کہ امام مہدی قریۂ کرعہ جومدینہ سے بطرف مکہ تیس میل کے فاصلہ پرواقع ہے (مجمع البحرین ۴۳۵) نکل کر مکہ معظمہ سے ظہورکریں گے ،وہ میری ذرہ پہنے ہوں گے اورمیرا عمامہ باندھے ہوں گے ان کے سر پرابرکاسایہ ہوگا اور ملک آواز دیتاہوگا کہ یہی امام مہدی ہیں ان کی اتباع کرو ایک روآیت میں ہے کہ جبرئیل آوازدیں گے اور "ہوا" اس کو ساری کائنات میں پہنچا دے گی اورلوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوجائیں گے (غایۃ المقصود ۱۶۵)۔

لغت سروری ۵۳۰ میں ہے کہ آپ قصبہ خیرواں سے ظہورفرمائیں گے ۔ معصوم کافرماناہے کہ امام مہدی کے ظہورکے متعلق کسی کاکوئی وقت معین کرنا فی الحقیقت اپنے آپ کوعلم غیب میں خداکاشریک قراردینا ہے ۔ وہ مکہ میں بے خبرظہورکریں گے ،ان کے سرپرزرد رنگ کاعمامہ ہوگا بدن پررسالت مآب صلعم کی چادر اورپاؤں میں انھیں کی نعلین مبارک ہوگی ۔ وہ اپنے سامنے چند بھیڑیں رکھیں گے ،کوئی انھیں پہچان نہ سکے گا ۔ اوراسی حالت میں یکہ وتنہا بغیرکسی رفیق کے کعبۃ اللہ میں آجائیں گے جس وقت عالم سیاہی شب کی چادر اوڑھ لے گا اورلوگ سوجائیں گے اس وقت ملائکہ صف بہ صف ان پراتریں گے اورحضرت جبرئیل ومیکائیل انھیں نویدالھی سنائیں گے کہ ان کا حکم تمام دنیاپرجاری وساری ہے ۔ یہ بشارت پاتے ہی امام علیہ السلام شکرخدابجالائیں گے اوررکن حجراسود اورمقام ا براہیم کے درمیان کھڑے ہوکر بآواز بلند ندادیں گے کہ اے وہ گروہ جومیرے مخصوصوں اوربزرگوں سے ہوا اوروہ لوگو! جن کی حق تعالی نے روئے زمین پرمیرے ظاہرہونے سے پہلے میری مددکے لئے جمع کیاہے ۔"آجاؤ۔" یہ ندا حضرت کے ان لوگوں تک خواہ وہ مشرق میں ہوں یامغرب میں پہنچ جائے گی اوروہ لوگ یہ آواز سن کر چشم زدن میں حضرت کے پاس جمع ہوجائیں گے یہ لوگ ۳۱۳ ہوں گے ،اورنقیب امام کہلائیں گے ۔ اسی وقت ایک نورزمین سے آسمان تک بلند ہوگا جوصفحہ دنیامیں ہرمومن کے گھرمیں داخل ہوگا جس سے ان کی طبیعتیں مسرورہوجائیں گی مگرمومنین کومعلوم نہ ہوگاکہ امام علیہ السلام کا ظہور ہواہے صبح ا مام علیہ السلام مع ان ۳۱۳،اشخاص کے جورات کوان کے پاس جمع ہوگئے تھے کعبہ میں کھڑے ہوں گے اوردیوار سے تکیہ لگاکر اپنا ہاتھ کھولیں گے جوموسی کے یدبیضا کی مانند ہوگا اورکہیں گے کہ جوکوئی اس ہاتھ پربیعت کرے گا وہ ایساہے گویا اس نے "یداللہ " پربیعت کی ۔ سب سے پہلے جبرئیل شرف بیعت سے مشرف ہوں گے ۔ان کے بعد ملائکہ بیعت کریں گے ۔ پھرمقدم الذکرنقبا (۳۱۳) بیعت سے مشرف ہوں گے اس ہلچل اوراژدھام میں مکہ میں تہلکہ مچ جائے گا اورلوگ حیرت زدہ ہوکر ہرسمت سے استفسارکریں گے کہ یہ کون شخص ہے،یہ تمام واقعات طلوع آفتاب سے پہلے سرانجام ہوجائیں گے پھرجب سورج چڑھے گا توقرص آفتاب کے سامنے ایک منادی کرنے والا ظاہرہوگا اورباآوازبلندکہے گا جس کوتمام ساکنان زمین وآسمان سنیں گے کہ "اے گروہ خلائق یہ مہدی آل محمد ہیں ،ان کی بیعت کرو ،پھرملائکہ اور(۳۱۳) آدمی تصدیق کریں گے اوردنیاکے ہرگوشہ سے جوق درجوق آپ کی زیارت کے لئے لوگ روانہ ہوجائیں گے ،اورعالم پرحجت قائم ہوجائے گی ،اس کے بعد دس ہزار افراد بیعت کریں گے ۔اورکوئی یہودی اورنصرانی باقی نہ چھوڑاجائے گا ۔ صرف اللہ کانام ہوگا اورامام مہدی کاکام ہوگا جومخالفت کرے گا اس پرآسمان سے آگ برسے گی اوراسے جلاکر خاکسترکردے گی ۔" (نورالابصارامام شبلنجی شافعی ۱۵۵ ،اعلام الوری ۲۶۴)۔

علما نے لکھا ہے کہ ۲۷ مخلصین آپ کی خدمت میں کوفہ سے اس قسم کے پہونچ جائیں گے

جوحاکم بنائیں جائیں گے جن کے اسما(کتاب منتخب بصائر) یہ ہیں : یوشع بن نون ،سلمان فارسی ، ابودجانہ انصاری ،مقداد بن اسود، مالک اشتر، اورقوم موسی کے ۱۵ افراد اورسات اصحاب کہف (اعلام الوری ۲۶۴، ارشاد مفید ۵۳۶) علامہ عبدالرحمن جامی کا کہنا ہے کہ قطب ،ابدال ،عرفا سب آپ کی بیعت کریں گے ، لۜآپ جانوروں کی زبان سے بھی واقف ہوں گے اور آپ انسانوں اورجنوں میں عدل وانصاف کریں گے ۔(شواہدالنبوت ۲۱۶) علامہ طبرسی کا کہنا ہے کہ آپ حضرت داؤدکے اصول پراحکام جاری کریں گے ،آپ کوگواہ کی ضرورت نہ ہوگی آپ ہرایک کے عمل سے بالہام خداوندی واقف ہوں گے ۔ (اعلام الوری ۲۶۴) امام شبلنجی شافعی کابیان ہے کہ جب امام مہدی کاظہورہوگا توتمام مسلمان خواص اورعوام خوش ومسرورہوجائیں گے ان کے کچھ وزرا ہوں گے جوآپ کے احکام پرلوگوں سے عمل کروائیں گے ۔ (نورالابصار ۱۵۳بحوالہ فتوحات مکیہ) علامہ حلبی کا کہنا ہے کہ اصحاب کہف آپ کے وزراہوں گے (سیرت حلبیہ) حموینی کابیان ہے کہ آپ کے جسم کاسایہ نہ ہوگا ۔(غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۱۵۰) حضرت علی کافرمانا ہے کہ انصارواصحاب امام مہدی ،خالص اللہ والے ہوں گے (ارجح المطالب ۴۶۹ ا)ورآپ کے گرد لوگ اس طرح جمع ہوجائیں گے جس طرح شہدکی مکھی اپنے "یعسوب " بادشاہ کے گرد جمع ہوجاتی ہیں ۔ ارجح المطالب ۱۴۶۹ ایک روآیت میں ہے کہ ظہورکے بعد آپ سب سے پہلے کوفہ تشریف لے جائیں گے اوروہاں کے کثیرافراد قتل کریں گے ۔

16قیامِ امام

حضرت مہدی کے انصار

قابل غور نکتہ یہ ہے ،کہ روایا ت میں قم والوں اور ان افرادکے جو اہل بیت (علیہم السلام)کا حق لینے کے لئے قیام کریں گے اسماء مذکور ہیں ۔

عفان بصری کہتا ہے :کہ امام صادق (علیہ السلام) نے مجھ سے کہا:"کیا جانتے ہوکہ قم کو قم کیوں کہتے ہیں ؟"

تو میں نے کہا :کہ خداوند اور اس کا رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں ۔آپ نے کہا: "قم کو اس لئے اس نام سے یا دکرتے ہیں کہ اس کے رہنے والے قائم آل محمدکے اردگرد جمع ہوں گے اور حضرت کے ساتھ قیام کریں گے اور اس راہ میں ثبات قدم اور پایداری کا ثبوت پیش کریں گے اور آپ کی مددکریں گے۔(۲)

صادق آل محمد (علیہ السلام) ایک دوسری روایت میں اس طرح فرماتے ہیں :"قم کی مٹی،

مقدس و پاکیزہ ہے اور قم والے ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں کوئی ظالم برائی کا ارادہ نہیں کرے گا مگر یہ کہ اس کی سزا میں جلدی ہو جائے ۔ البتہ یہ اس وقت تک ہے جب اپنے بھائی سے خیانت نہ کریں اور اگر ایسا کیا تو، خدا وند عالم ، بدکردار ستمگروں کو ان پر مسلط کر دے گا، لیکن قم والے ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے انصار اور ہمارے حق کی دعوت دینے والے ہیں ۔"

اس وقت امام (علیہ السلام) نے آسمان کی جانب سر اٹھا یا اور اس طرح دعا کی : خدا وندا انھیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر ہلاکت و تباہی سے نجات عطا کر۔

ایران امام زمانہ کا ملک ہے

جو روایات شہر قم کے بارے میں بیان کی گئی ہیں ایک حد تک ایرانیوں کی تصویر کشی کرتی ہیں ۔ ظہور سے قبل اور ظہور کے وقت لیکن معصومین(علیہم السلام) کی تقریروں میں تھوڑا غور کرنے سے اس نتیجہ تک پہنچیں گے کہ انھوں نے ایرانیوں اور ایران کی طرف خاص توجہ رکھی ہے اور مختلف مواقع پر دین کی مدد اور ظہور کے لئے مقدمہ چینی کے بارے میں اور بھی تقریریں کی ہیں یہاں پر چند ایسی روایات جو ایرانیوں اور ظہور کے سلسلے میں مقدمہ بنانے والوں کی عظمت بیان کرتی ہیں اکتفاء کرتے ہیں ۔

ایرانیوں کی عظمت

ابن عباس کہتے ہیں :کہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں فارس کی بات چلی تو آنحضرت ﷺ نے کہا:"اہل فارس ایرانی "بعض ہم اہل بیت سے ہیں ۔"

جس وقت رسول خدا ﷺ کی خدمت میں غیر عرب یا موالی (چاہنے والوں)کی بات چلی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا :خدا کی قسم میں ان پر تم سے زیادہ اعتماد و اطمینان رکھتا ہوں '

ابن عباس کہتے ہیں کہ: جس گھڑی سیاہ پرچم تمہاری سمت بڑھ رہے ہوں فارسوں کا احترام کرو؟اس لئے کہ تمہاری حکومت ان کی بدولت ہے"۔

ایک روز اشعث نے حضرت علی (علیہ السلام) سے اعتراض کرتے ہوئے کہا:کہ اے امیر المؤ منین یہ (گونگے)کیوں تمہارے اردگرد آئے ہوئے ہیں ۔ ؟ حضرت غصہ ہوئے اور جواب دیا-"کون مجھے معذور قرار دے گا کہ ایسے قوی ہیکل ، بے خیر کہ ان میں سے ہر ایک لمبے کان لئے اپنے بستر پر لوٹتا ہو اور فخر و مباحات کرتے ہوئے ایک قوم سے روگرداں ہو؛تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اُن سے دور ہو جاؤں ؟کبھی میں ان سے دور نہیں ہوں گا۔

جب تک کہ وہ جاہل کی صف میں شامل نہ ہو جائیں ۔اس خداکی قسم جس نے دانے اگائے اور مخلوقات کو خلق کیا وہ لوگ ایسے ہیں جو تمہیں دین اسلام کی طرف لوٹانے کے لئے تم سے مبارزہ کریں گے جس طرح تم اسلام لانے کے لئے ان کے درمیان تلوار چلاتے ہو۔"

ظہور کی راہ ہموار کرنے والے

حایز اہمیت حصہ جو روایات میں ظہور سے پہلے کے واقعات اور حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے انصار کے بارے میں آیا ہے وہ ایران اور ایرانیوں کے بارے میں مختلف تعبیر کے ساتھ جیسے اہل فارس ۔ عجم، اہل خراسان ،اہل قم،اہل طالقان،اہل ری۔و۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بیان کیا گیا ہے ۔

تمام روایات کی تحقیق کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ملک ایران میں ظہور سے پہلے الٰہی حکومت جو ائمہ(علیہم السلام)کی دفاع کرنے والی اور امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کی عنایت کا مرکز ہوگی قائم ہوگی نیز ایرانی ۔حضرت کے قیام میں بہت بڑاکردار اداکریں گے کہ قیام کی بحث میں ذکر کروں گا ۔یہاں پر صرف چند روایت پر اکتفاء کرتے ہیں ۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ:"ایک شخص سر زمین مشرق سے قیام کرے گا اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے قیام کی راہ ہموار کرے گا۔"

نیز فرماتے ہیں کہ:ایسے سیاہ پرچم مشرق کی طرف سے ائیں گے جن کے دل فولادی ہوں گے ،لہٰذا جو بھی ان کی تحریک سے آگاہ ہو ان کی طرف جائے اور بیعت کرے خواہ انھیں برف پر چلنا پڑے۔"

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:گویا میں ایک ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جس نے مشرق میں قیام کر دیا ہے اور حق کے طالب ہیں ؛لیکن انھیں حق نہیں دیا جا رہا ہے دو بارہ طلب کرتے ہیں پھر بھی ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا ہے ایسی صورت میں تلواریں نیام سے باہر نکالے شانوں پر رکھے ہوئے ہیں اس وقت دشمن ان کی مرادوں کو پوراکررہا ہے لیکن وہ لوگ قبول نہیں کر رہے اور قیام کر رہے ہیں اور حق صاحب حق ہی کو دیں گے ان کے مقتولین شہید ہیں اور اگر ہم نے انھیں درک کر لیا تو میں خودکو اس صاحب امر کے لئے آمادہ کروں گا ۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے انصا ر ۳۱۳ / اور اولاد عجم ہیں ۔

اگر چہ عجم کا اطلاق غیر عرب پر ہوتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے اور دیگر روایات پر توجہ کرنے سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کی مخصوص فوج کی تعداد زیادہ تر ایرانیوں پر مشتمل ہے۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ عنقریب تمہارے بعد ایک قو م آئے گی جسے طی الارض کی صلاحیت ہوگی اور دنیاوی دروازہ ان پرکھلے ہوں گے نیزان کی خدمت ایرانی مرد اور عورت کریں گی زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی اس طرح سے کہ ان میں سے ہرایک شرق و غرب کی فاصلہ کے باوجود ایک گھنٹہ میں مسافت طے کر لے گا نہ انھوں نے خودکو دنیا سے فروخت کیا ہے اور نہ ہی وہ دنیادار ہیں ۔“

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ طالقان والوں کو مبارک ہوکہ خداوند عالم کا وہاں ایسا خزانہ ہے جو نہ سونے کا ہے اور نہ چاندی کا بلکہ صاحب ایمان لوگ ہیں جنھوں نے خداکو حق کے ساتھ پہچانا ہے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے انصا ر میں ہوں گے ۔

رسول خدا ﷺ بھی خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:”خراسان میں خزانے ہیں لیکن نہ وہ چاندی ہے اور نہ سونا ،بلکہ ایسے لوگ ہیں جنھیں خدا و رسول دوست رکھتے ہیں ۔

دشمنوں سے امام کا سلوک

صدیوں انتظار ورنج و الم بر داشت کرنے کے بعد ظلم و ستم و تاریکی کے خاتمہ کا وقت آچکا ہے خورشید سعادت کا پر تو ظاہر ہوگا اور ایک با عظمت ہستی خداوندعالم کی مدد سے ظلم و ستم کی بنیاد ڈھانے کے لئے ظہورکرے گی حضرت وسیع پیمانے پر اصلاح اور معنوی و مادی بنیادوں کی تبدیلی کو ختم کریں گے اور اسلامی سماج کو ایسے راستے پرگامزن کردیں گے جو خوشنودی الٰہی کا خواہاں ہوگا۔

اس دوران اگر اشخاص و احزاب و پارٹیاں مشکل پیداکرنا چاہیں کہ اس عظیم قیام میں رکاوٹ پڑجائے نیز خلل اندازی کرکے تحریک کو ضعیف کرنا چاہیں گی تو بشریت کے سب سے بڑے اور دین الٰہی کے زبر دست دشمن ہوں گے ان کی جزا حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے دست زبردست سے فنا ونابودی ہی ہوگی۔

انقلاب امام میں رخنہ اندازوہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ انسانیت کے خون سے آلودہ ہوں گے یا لا ابالی و بے پرواہ ہوں گے جنھوں نے جرائم پیشوں کے جرم سے خاموشی اختیارکی ہوگی لیکن حضرت کے پر چم تلے آنے سے سر پیچی کریں گے یا وہ کج فکرو نافہم ہوں گے جو اپنی فکروں کو حضرت کی فکر پر ترجیح دیں گے فطری ہے کہ ایسے لوگ قطعی طور پر سرکوب ہوں تاکہ ہمیشہ کے لئے انسانی سماج ان کے شر سے محفوظ ہو جائے اس اعتبار سے ، حضرت کی روش ان لوگوں کے ساتھ نظر اندازی کے علاوہ ہے ۔

اس فصل میں دو بنیادی مطلب کو بیان کریں گے جو روایات سے مستفادہیں ۔

الف) دشمنوں کے مقابل امام کی استقامت

جو کچھ اس حصہ میں قابل غور ہے یہ کہ حضرت دشمنوں سے مقابلے کی صورت میں کسی طرح کی مجازگوئی سے کام نہیں لیں گے بلکہ ان میں سے بعض کو جنگ میں نیست ونابودکردیں گے حتی کہ فراری و زخمیوں کا بھی تعاقب کریں گے بعض گروہ کو پھانسی اور ان کے گھروں کو ویران کر دیں گے اور بعض گروہ کو جلا وطن اور بعض کے ہاتھ کاٹ دیں گے۔

۱۔ جنگ وکشتار

زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق(علیہ السلام) سے سوال کیاکہ کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی وہی رفتار ہوگی جو حضرت رسول خداکی تھی؟ امام (علیہ السلام) نے کہا: ہرگز وہ رسول خداکے طریقوں کو (دشمنوں سے مقابلے میں) اختیار نہیں کریں گے رسول خدا نے نرمی و ملایمت سے رفتارکی تھی تاکہ ان کادل جیت لیں اور لوگ آنحضرت سے مانو س ہو جائیں لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہؒ) کی سیاست قتل ہوگی اور جو دستور ہے اسی کے مطابق رفتار رکھیں گے۔

نیزکسی کی توبہ قبول نہیں کریں گے لہٰذا وای ہو اس پر جو ان کی مخالفت کرے۔

حسن بن ہارون کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے حضور میں تھاکہ معَلَیؒ بن خنیس نے حضرت سے سوال کیا :کیا حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکے وقت حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام)کی روش کے خلاف رفتار رکھیں گے جب دشمنوں سے مقابلہ ہوگا؟ امام نے کہا: ہاں ؛حضرت علی(علیہ السلام) نے نرمی اور ملایمت کا رویہ اختیارکیا چونکہ جانتے تھے ان کے بعد دشمن چاہنے والوں اور شیعوں پر مسلط ہو جائیں گے لیکن حضرت کا رویہ ان پرتسلط و غلبہ انھیں اسیرکرنا ہے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے بعدکوئی شیعوں پر قابو نہیں پا سکے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہورکے وقت قتل و غارت گری عرق ریزی کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا نیز جنگ کی کثرت اور ہمہ وقت گھوڑوں پر سوار ہونے کی وجہ سے زیادہ جنگ کی نوبت نہیں آئے گی۔

مفضل کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق(علیہ السلام)نے حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کا درمیان گفتگو ذکرکیا تو میں نے عرض کیا:مجھے امید ہے کہ حضرت کے پروگرام و حکومت بر قرار ہوگی آپ نے کہا: ایسا نہیں ہوگا مگر یہ کہ بہت ہی زیادہ سختیوں کا سامناہو۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ علی (علیہ السلام) نے کہا:کہ میرے لئے بھاگنے والوں کو قتل کرنا اور زخمیوں کو ما رڈالناجایز تھا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا ؛ اس لئےکہ اگر شیعہ قیام کریں تو زخمیوں کو قتل نہ کریں لیکن حضرت قائم کے لئے جایز و روا ہے کہ فراریوں کو قتل اور زخمیوں کو مار ڈالیں ۔

امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوکہ حضرت کا پروگرام کیا ہے اور وہ کیاکریں گے تو اکثر لوگ حضرت کو نہ دیکھنے کی آرزوکریں گے اس لئے کہ حضرت بہت زیادہ قتل کریں گے اور قطعی طور پر پہلی جنگ قبیلۂ قریش سے ہوگی پھر قریش کے بعد ہاتھ میں صرف تلوار ہوگی نیزانھیں بھی صرف تلوار ہی دیں گے پھرحضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے کام کی انتہا اس وقت ہوگی جب لوگ کہنے لگیں کہ یہ آل محمد نہیں ہیں اگر رسول خداکے اہل بیت (علیہم السلام) میں ہوتے تو رحم کرتے ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) نئے پروگرام و نئی سنت اور جدید قضاوت سے قیام کریں گے عربوں پر بہت سخت زمانہ آئےگا لہٰذا ان کے لئے شایشتہ اور شایان شان یہی ہے کہ دشمنوں کو قتل کردیں ۔

۲۔پھانسی اور جلا وطنی

عبد اللہ مغیرہ کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق(علیہ السلام)نے فرمایا: جب حضرت قائم آل محمد ظہورکریں گے تو پانچ سو قریش کوکھڑے کھڑے اسی طرح دوسرے پانچ سوکو بھی پھانسی دیں گے ۔

اور اس کام کی ۶/ بار تکرار ہوگی عبداللہ پوچھتے ہیں :کہ آیا ان کی تعداد اتنی ہو جائےگی ؟

حضرت نے کہا: ”ہاں !وہ خوداور ان کے چاہنے والے۔

امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے اگر حقیقت میں انھوں نے قبول کرلیا تو انھیں آزادکر دیں گے وگرنہ گردن مار دیں گے یا ان سے جزیہ (ٹیکس) لیں گے جیساکہ آج اہل ذِمّہ سے لیتے ہیں اور انھیں دیہاتوں اور آبادیوں سے دور جلاوطن کردیں گے۔

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں جب ہمارے قائم ظہورکریں گے تو ہمارے دشمنوں کو چہروں سے تشخیص دیں گے اور ان کا سر اور پاؤں پکڑکر تلوار سے ماردیں گے یعنی انھیں نیست و نابودکر دیں گے۔

۳۔ ہاتھوں کا قطع کرنا

ہروی کہتا ہے : کہ میں نے امام رضا(علیہ السلام) سے پوچھا: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) سب سے پہلے کون ساکام کریں گے ؟تو حضرت نے کہا ابتداءً بنی شیبہ کے سراغ میں جائیں گے اور ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لے کہ وہ لوگ خانہ خداکے چورہیں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام)فرماتے ہیں کہ:جب حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے تو بنی شیبہ کوگرفتارکرکے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اور انھیں لوگوں کے درمیان تشہیر کرتے ہوئے آواز دیں گے کہ یہ لوگ خانہ خداکے چور ہیں ۔

نیز فرماتے ہیں :کہ سب سے پہلے دو بدو مقابلہ بنی شیبہ سے ہے ان کے ہاتھوں کو قطع کرکے کعبہ پر لٹکادیں گے اور حضرت کی طرف سے اعلان ہوگاکہ یہ لوگ خانہ خداکے چور ہیں ۔

شیبہ فتح مکہ میں مسلمان ہوا تو رسول خدا نے اسے خانہ کعبہ کی کنجی سپردکر دی اور بنی شیبہ گروہ ایک مدت تک خانہ کعبہ کے کلیدبرد ار رہے ۔

مرحوم مامقانی کہتے ہیں :کہ بنی شیبہ خانہ خداکے چور ہیں انشاء اللہ ان کے ہاتھ اس جرم میں قطع کئے جائیں گے اور دیوارکعبہ پر لٹکایا جائے گا ۔

ب)مختلف گروہ سے مقابلہ

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) جب قیام کریں گے تو مختلف پارٹیوں اورگروہ سے سامنا ہوگا ان میں سے بعض خاص قوم وقبیلہ سے ہوں گے اور بعض گروہ اسلام کے علاوہ دین کے پیرو ہوں گے اور بعض گروہ اگر چہ ظاہراً مسلمان ہوں گے لیکن ان کی چال منافقانہ ہوگی وہ مقدس نماکج فہم ہوں گے جو حضرت کی مخالفت کریں گے یا باطل فرقے کی پیروی کرتے ہوں گے حضرت امام(علیہ السلام) ہر ایک سے ایک خاص جنگ کریں گے ہم روایات نقل کرکے اسے بیان کریں گے۔

۱۔ قوم ِعرب

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ان کے اور عرب و قریش کے درمیان صرف اور صرف تلوار حاکم ہوگی۔

پھر حضرت نے اپنے ہاتھ سے گلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: کہ ہمارے اور عربوں کے درمیان سوائے سرکاٹنے کے اورکوئی چارہ نہیں رہ گیا ہے۔(۱)شاید اس سے مراد اُن کے خود سرکش حاکم ہوں یا اس سے مراد دیگر مذاہب کے پیر وہوں ۔

امام جعفرصادق(علیہ السلام) قریش سے جنگ کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو قریش کو نشانہ بنائیں گے انھیں تلوارہی سے رام کریں گے اور تلوار ہی دیں گے۔

شاید اس سے مراد "کہ قریش کو تلوار ہی ٹھکانے لگائے گی"یہ ہو کہ قریش حضرت کا حکم نہیں مانیں گے اور خلل اندازی ومشکل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور ڈائریکٹ و باواسطہ حضرت سے بر سر پیکار ہوں گے حضرت بھی اسلحے کے علاوہ کوئی تدبیر نہیں کریں گے۔

۲۔اہل کتاب

آیہ شریفہ<وَلَہ اَسْلَمَ مَنْ فِیْ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعاً وَکُرْھاً> "جوکچھ زمین و آسمان میں ہے اپنے اختیار سے یا مجبوراً خداکی مطیع ہوگی "کی تفسیر پوچھی ۔

توامام نے کہا: یہ آیت حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب آپ یہود و نصاریٰ ،صابئیان مادہ پرستوں ،اسلام سے برگشتہ افراد وکافروں کے خلاف مشرق و مغرب میں قیام کریں گے اور ان پر اسلام پیش کریں گے جو بھی اپنی مرضی سے قبول کرے گا تو اسے حکم دیں گے کہ نماز پڑھو زکوۃ دو، اور تمام وہ چیز جو ایک مسلمان انجام دیتا ہے انجام دو اور جو مسلمان نہیں ہوگا اس کی گردن مار دیں گے تاکہ مشرق ومغرب میں ایک موجود نہ ہو۔"

عبد اللہ بن بکیر فرماتے ہیں :کہ روی زمین پر تو بہت سارے لوگ ہیں حضرت کیسے سب کو مسلمان کردیں گے یا نہیں توگردن مار دیں گے۔

امام موسیٰ کاظم(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب خدا ارادہ کرے تو معمولی چیز زیادہ اور زیادہ معمولی ہو جاتی ہے شہر بن حوشب کہتا ہے :کہ حجاج نے مجھ سے کہا: اے شہر قرآن میں ایک آیت ہے جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے اَور اس کے معنی نہیں سمجھ پا رہا ہوں ۔ میں نے کہا:کون سی آیت؟ اس نے کہا جہاں پر خدا وند عالم فرماتا ہے <وَاِنْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَاب اِلاَّ لِیُومِنَنَّ بِہِ قَبْلَ مَوْتِہِ>

"یعنی کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہے جو مرنے سے قبل ایمان نہ لائے" بارہا اتفاق ہوا ہے کہ نصرانی یا یہودی شخص کو میرے پاس لائے گردن مارتا ہوں تو اس وقت اس کے لب خیرہ ہوتے ہیں لیکن حرکت نہیں کرتے مگر یہ کہ ان کی جان نکل جائے ۔

شہر بن حوشب کہتا ہے :کہ میں نے ان سے کہا :کہ آیت کے معنی یہ نہیں ہیں جو تم خیال کرتے ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) قیام سے پہلے آسمان سے نازل ہوں گے اور حضرت کی اقتداء کریں گے تو اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے ۔

حجاج نے پوچھا - :یہ تفسیرکہاں سے یاد کی ؟ اورکس نے تمہیں یادکرایا ہے ؟تو میں نے کہا:کہ یہ تفسیر امام محمد باقر(علیہ السلام)نے بتلائی ہے توحجاج نے کہا: کہ پھر تم نے ایک صاف وشفاف چشمہ سے حاصل کی ہے۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ "قیامت برپا نہیں ہوگی مگر یہ کہ یہود سے جنگ کرو اس گھڑی شکست خوردہ یہودی فرارکریں گے اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے لیکن پتھر فریاد کرے گا اے مسلمانو !اے خداکے بندو!یہودی میری پشت کے پیچھے چھپاہے۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ یہودی دجال کے ہمراہ ہیں وہ فرارکرکے پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے لیکن درخت و پتھر چلّاکرکہیں گے :اے روح اللہ یہ یہودی ہے حضرت انہیں قتل کریں گے اورکسی کو بھی باقی نہیں چھوڑیں گے ۔

البتہ دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کی اہل کتاب سے جنگ ہمیشہ یکسان نہیں ہے بلکہ بعض مورد میں ان سے جزیہ لے کر انھیں ان کے دین پر باقی رہنے دیں گے اورکچھ گروہ سے بحث و مناظرہ کرکے ان کو اس طریقے سے اسلام کی دعوت دیں گے ممکن ہے کہ یہ کہیں کہ ان سے ابتداء میں بحث و مناظرہ کریں گے اور جو حق سے چشم پوشی کرے گا اس سے جنگ کریں گے۔

ابو بصیرکہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق(علیہ السلام) سے عرض کیا :کہ کیا حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)مسجد سہیلہ میں رہیں گے؟ حضرت نے کہا: ہاں "پھر سوال کیا ان کی نظر میں اہل ذمہ کیسے ہوں گے ؟کہا: ان سے صلح آمیز طریقہ رکھیں گے جس طرح رسول خدا نے رفتار رکھی ہے اور ذلت آمیز انداز میں جزیہ اداکرائیں گے ۔

ابن اثیرکہتا ہے :کہ اس وقت جزیہ دینے والاکوئی اہل ذمہ نہیں ہوگا۔

ابن شوذب کہتا ہے کہ: اس لئے حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کو مہدی کہتے ہیں کہ شام کے کسی پہاڑکی طرف مبعوث ہوں گے اور وہاں سے توریت کو نکالیں گے اور اس کے ذریعہ یہودیوں سے مناظرہ کریں گے نیز انھیں میں بعض گروہ حضرت پر ایمان لائے گا۔

۳۔ باطل و منحرف فرقے

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ دوگروہ مر حبۂ پر وای ہو !کل جب ہمارے قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو پھر وہ کس شخص کے پاس پناہ لیں گے؟ راوی نے کہا:کہتے ہیں ،کہ اس وقت ہم اور تم دونوں ہی عدالت کے سامنے یکساں ہوں گے ؟ تو آپ نے کہا: ان میں سے ہر ایک توبہ کرے ، توخدا معاف کرے گا اور اگر اپنے اندر نفاق و دو روئی رکھتا ہو تو خدا وند عالم سوائے اس کے کسی کو جلا وطن نہیں کرے گا اور اگر ذرہ برابر بھی نفاق کو

ظاہر کرے گا تو خداوند عالم اس کا خون مباح کر دے گا اس کے بعد فرمایا:کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس طرح قصاب گوسفند وں کی گردن مارتا ہے انھیں بھی ہلاک کردے گا پھر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

راوی کہتا ہے :کہ جب حضرت ظہور کریں گے تو تمام امور و فعالیت حضرت کے نفع میں ہو گی اور وہ خون نہیں بہائیں گے امام (علیہ السلام) نے کہا:نہیں ؛ خدا کی قسم (ایسا نہیں ہوگا) جب تک ہم لوگ ان کا خون نہ بہالیں اور پسینے نہ پوچھ لیں اپنے ہاتھ سے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت امیر المؤ منین(علیہ السلام) نے خوارج کی شکست کے بعد لاشوں کے درمیان سے گذرتے وقت کہا: خدا وند عالم نے قیامت تک کے لئے انھیں ریشہ کن کر دیا ہے۔

حضرت نے کہا: نہیں : اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ مردوں کی صلب اور عورتوں کے رحم سے ہوں گے اور پئے در پئے خروج کریں گے یہاں تک کہ اشمط نامی شخص کی سر براہی میں دریائے دجلہ و فرات کے درمیان خروج کریں گے اس وقت میرے اہل بیت(علیہم السلام) سے ایک شخص ان سے جنگ کے لئے روانہ ہوگا اور انھیں ہلاک کردے گا اس کے بعد خوارج کا قیامت تک کوئی قیام نہیں ہوگا ۔

نیز آنحضرت بشریہ فرقہ کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے وہاں دس ہزار کی تعداد جنھیں تبریہ کہتے ہیں کاندھوں پر اسلحے لئے ہوئے حضرت کے لئے رکاوٹ بنیں گے اور کہیں گے جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ ؛ہمیں فرزند فاطمہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے پھر حضرت تلوار کھینچیں گے اور سب کو تہہ تیغ کردیں گے۔

۴۔ مقدس نما لوگ

امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے تو وہاں تبریہ فرقے کے سولہ ہزار افراد اسلحوں سے لیس حضرت کی راہ میں حائل ہوں گے؟ وہ لوگ قرآن کے قاری ،علماء دین ہوں گے جن کی پیشانی پر عبادت کی کثرت سے گھٹا پڑا ہوگا اور شب بیداری کی وجہ سے چہرے زرد ہوں گے مگر نفاق سے ڈھکے ہوں گے وہ سب ایک آواز ہو کر کہیں گے : اے فرزند فاطمہ جدھر سے آئے ہو اُدھر ہی لوٹ جاؤ اس لئے کہ تمہاری ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر نجف کی پشت سے دو شنبہ کی ظہر سے شام تک ان پر تلوار چلائیں گے اور سب کو موت کے گھاٹ اتاردیں گے اس جنگ میں حضرت کا ایک سپاہی

بھی زخمی نہیں ہوگا۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں :کہ امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت کو ظہور کے وقت جن مشکلوں کا سامنا ہوگا رسول خداکی مشکلات کے بقدرہوگا یا اس سے زیادہ“

فضل کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق(علیہ السلام) نے فرمایا: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو جن مشکلات کا سامنا زمانۂ جاہلیت میں رسول خداکو ہوا ہے اس سے زیادہ جاہلوں سے انھیں تکلیف و اذیت پہنچیں گی۔

میں نے سوال کیا: کیسے او رکس طرح تو آپ نے کہا : رسول خدا ایسے زمانہ میں

مبعوث ہوئے تھے جب لوگ اپنے ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں ، لکڑیو ں ، پتھروں کی پوجا کرتے تھے لیکن حضرت قائم ایسے زمانہ میں ظہورکریں گے جب لوگ آپ کے خلاف قرآن سے احتجاج کریں گے اور آیات کی آپ کے بر خلاف تاویل کریں گے ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ حضرت قائم اس درجہ انسانوں کا قتل کریں گے پنڈلیاں خو ن میں ڈوب جائیں گی ایک شخص آپ کے آبا ءکی اولاد میں سے ان پر اعتراض کرے گاکہ لوگوں کو اپنے سے دورکررہے ہو جس طرح گوسفندوں کو دورکرتے ہیں !کیا یہ رسول کے دستورکے مطابق رفتار ہے۔

حضرت کے ناصروں میں سے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھے گا اورکہے گا خاموش ہوتے ہو یا گردن ماردوں حضرت کے ہمراہ رسول خدا سے کئے عہدو پیمان کانوشتہ لوگوں کو دیکھائیں گے ۔

۵۔ ناصبی (دشمنان اہلبیت علیہم السلام)

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو تمام ناصبی اور دشمن اہل بیت (علیہم السلام) پر اسلام پیش کریں گے اقرارکر لیا تو ٹھیک ورنہ قتل کردئے جائیں گے یا انھیں جزیہ لینے پر مجبورکیا جائے گا جس طرح آج اہل ذمہ دیتے ہیں ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت ظہورکریں گے تو ہر ایک ناصبی پر ایمان پیش کریں گے اگر قبول کر لیا تو آزادکر دیں گے ورنہ گردن مار دیں گے یا ان سے جزیہ لیں گے جس طرح اہل ذمّہ سے لیا جاتا ہے اور انھیں شہر سے دور دیہاتوں میں جلا وطن کر دیں گے ۔

رحوم مجلسی کہتے ہیں

:کہ شاید یہ حکم آغاز قیام سے متعلق ہو اس لئے کہ ظاہری طور پر روایات کہتی ہیں کہ ان سے

صرف ایمان قبول کرایا جائے گا اگر ایمان قبول نہیں کیا تو قتل کر دیئے جائیں گے۔

ابو بصیر کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے میں نے عرض کیا: کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کا ناصبیوں اور آپ کے دشمنوں سے کیسا سلوک ہوگا؟ تو آپ نے کہا: اے ابو محمد ہماری حکومت میں مخالفین کا کچھ حصہ نہیں ہے خدا وند ہمارے لئے ان کا خون حلال کر دے گا لیکن آج ہم لوگوں پر ان کا خون حرام ہے لہٰذا تمہیں کوئی دھوکہ نہ دینے پائے ۔اور یہ جان لو جس وقت ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو حضرت(مہدی) خداورسول نیز ہمارے لئے انتقام لیں گے۔

۶۔ منافقین

آیت <لَوْ تَذَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَاْباً اَلِیْماً>

"اگر تم کفر و ایمان کے عناصر کو ایک دوسرے سے جدا کرتے تو ہم صرف کافروں کو درد ناک عذاب دیتے "کی تفسیر میں امام جعفرصادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: خداوند عالم نے منافقین اورکافرین کی صلب میں مومنین کی امانتیں قرار دی ہیں حضرت قائم اس وقت ظہور کریں گے جب کافروں ، منافقوں کی صلب سے مومن ظاہر ہو جائیں یعنی مومنین ان سے پیدا ہو جائیں اس کے بعد خدا ان کافروں و منافقوں کو قتل کرے گا۔

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو انہیں تم سے مدد مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی اور تم بہت سارے منافقین سے متعلق حدودالٰہی کا اجرا کریں گے۔ "

امام حسین (علیہ السلا م) اپنے بیٹے امام سجاد(علیہ السلام) سے فرماتے ہیں : خدا کی قسم میرا خون !اس وقت تک کھولتا رہے گا جب تک کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مبعوث نہیں ہوتے اور میرے خون کا فاسق وکافر منافقین سے انتقام نہیں لیتے اور ۷۰/ ہزار کو قتل نہیں کرتے ۔

امام محمدباقر (علیہ السلام)فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو وہ کوفہ آئیں گے اور وہاں تمام منافقین کو (جو حضرت کی امامت کے معتقد نہیں ہیں) قتل کریں گے نیز ان کے محلوں کوویران اور ان کے سپاہیوں سے جنگ کریں گے اور انہیں اس درجہ قتل کریں گے کہ خدا وند عالم راضی و خوشنود ہوجائے گا۔

۷۔ شیطان

وہب بن جمیع کہتے ہیں :کہ امام جعفرصادق(علیہ السلام) سے میں نے سوال کیا :کہ جو خداوند عالم نے شیطان سے کہا: <فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ َ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ>(خداوند عالم نے کہا): ہاں تمہیں (شیطان)روز معین اور وقت معلوم تک کے لئے مہلت دی گئی یہ وقت معلوم کس زمانہ میں آئے گا؟ آپ نے کہا : تمہیں کیاگمان ہے کہ یہ دن قیامت کا دن ہے؟خدا وندعالم نے شیطان کو ہمارے قائم کے قیام کے دن تک مہلت دی ہے جب خدا انھیں مبعوث کرکے قیام کی اجازت دے گا توحضرت مسجدکوفہ کی طرف روانہ ہوں گے ، اس وقت شیطان اپنے دو زانوں پر چلتا ہوا وہاں آئے گا اورکہے گا:مجھ پر آج کے دن وای ہو!حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٌ) اس کی پیشانی پکڑکر اس کی گردن مار دیں گے اس وقت معلوم ہوگا جب شیطان کی مہلت کا زمانہ تمام ہوجائے گا

حضرت کی جنگیں

جب حضرت کا ھدف پوری دنیا میں حکومت برپاکرنا اور ظلم و ستم کو فناکرنا ہے تو یقینا اس ھدف کی تکمیل میں انواع و اقسام دشواریوں اور رکاوٹوں کا سامنا ہوگا توضروری ہے کہ فوجی مشق و ٹرینگ کے ذریعہ ان رکاوٹوں کو ختم کریں اوریکے بعد دیگرے ممالک کو فتح کرکے شرق و غرب عالم میں تسلط حاصل کریں اور عادلانہ خدا ئی حکومت قائم کریں اس فصل میں اس سلسلے میں روایات ملاحظہ ہوں ۔

الف) شہیدوں اور مجاھدوں کی جزا

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانے میں جنگ کا مقصد مفسدین زمانہ اور ستمگار وقت کی نابودی و خاتمہ ہے لہٰذا حضرت کے ہمرکاب جنگ میں شرکت بھی کئی گنا جزا کی حامل ہوگی اس طرح سے ہے کہ اگرکوئی سپاہی کسی ایک دشمن کو نابودکرے ۲۰/۲۵شہید کا اجر پائے گا اور اگر خود شہید ہو جائے تو اس کی جزا دو شہیدکے برابر ہوگی اسی طرح جانباز و زخمی افراد معنوی مقام کے علاوہ حکومت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٌ)میں خصوصی امتیازکے حامل ہوں گے نیز شہداء کے گھرانے خصوصی امتیاز پائیں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اپنے شیعوں سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں "کہ اگر تمہاری رفتار ہمارے فرمان کے مطابق رہی اور سرکشی دیکھنے میں نہ آئی اورکوئی اس حال میں ظہور سے پہلے مرجائے تو شہید ہوگا اور اگر حضرت کو درک کرکے درجہ شہادت پر فائز ہوجائے تو دو شہیدکے برابر اجر پائے گا اور اگر ہمارے کسی ایک دشمن کو قتل کر دے تو پھر بیس ۲۰/شہید کا

اجر پائے گا۔

اس روایت میں دشمنوں کی نابودی ایک شہیدکے اجر سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اس لئے کہ دشمن کو قتل کرنا خداکی خوشنودی ،لوگوں کے سکون و آرام ،اسلام کی عزت و شوکت کا باعث ہوگا اگر چہ شہادت کے درجہ پرفائز ہونا شہیدکو کمال تک پہنچاتا ہے اس لحاظ سے سپاہیوں کو چاہئے کہ محاذ جنگ پر دشمنوں کی فکر میں رہیں نہ شہادت کی۔

امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:امام (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہمرکاب شہید ہونا دو شہیدکا اجر رکھتا ہے ۔"

کافی میں اس طرح آیا ہے کہ:"کہ اگر امام کے سپاہی دشمن کو قتل کردیں تو ان کا اجر ۲۰/ شہید کے برابر ہے اور اگرکوئی حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہمراہ شہید ہو جائے تو پھر ۲۵/ شہیدکا اجر پائے گا ۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) امام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے شہداءکے گھرانوں اور شہیدوں کے ساتھ طرز سلوک کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) فوجی تشکیل کے بعدکوفہ روانہ ہو جائیں گے اور وہاں قیام کریں گے اورکوئی شہید ایسا نہیں ہوگا جس کے قرضہ امام ادانہ کریں گے اور اس کے خاندان کو دائمی وظیفہ و حقوق عنایت کریں گے۔

یہ روایت حضرت کی خاندان شہداءکی دیکھ ریکھ کا پتہ دیتی ہے۔

ب)جنگی اسلحے اور ساز وسامان

قطعی و یقینی طور پر جو اسلحے حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہؑ) جنگوں میں استعمال کریں گے دیگر اسلحوں سے بنیادی طور پر جدا ہوں گے اور روایت میں لفظ سیف کا استعمال شاید اسلحہ سے کنایہ ہو نہ یہ کہ مراد خاص کر تلوار ہو،اس لئے کہ امام کا اسلحہ اس طرح ہے جس کے استعما ل سے کوفہ کی دیوارگر پڑیں گے اور دھووں میں تبدیل ہوجائیں گی اور دشمن ایک وار میں پانی میں نمک کی طرح پگھل جائے گا اس لئے کہ دل ہل جائیں گے ۔

روایت کے مطابق حضرت کے سپاہیوں کا اسلحہ آھنی ہے لیکن ایساہے کہ اگر پہاڑ پرگرے تو دوٹکڑے ہو جائے گا شاید دشمن بھی آتشی اسلحہ استعمال کرے ،اس لئے کہ امام وہ لباس پہنیں گے جوگرمی سے محفوظ ہوگا اور یہ وہی لبا س ہے جو جبرئیل (علیہ السلام) آسمان سے حضرت ابراہیم (علیہ السلام)کے لئے آتش نمرود سے نجات کے لئے لائے تھے وہی لباس حضرت بقیتہ اللہ (عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کے اختیار میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا یعنی ترقی یافتہ اسلحہ دشمن کے پاس نہ ہوتا تو پھر اس لباس کی ضروت نہ ہوتی ہر چند اس میں اعجازی جنبہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو جنگی تلواریں آسمان سے نازل ہوں گی ایسی تلواریں کہ جس پر سپاہی اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق(علیہ السلام) حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصرگروہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:حضرت مہدی کے ناصر و یاور آھنی تلواریں رکھتے ہیں ،

لیکن اس کی جنس لوہے کے علاوہ ہے اگر ان میں سے کوئی ایک پہاڑ پر وارکردے تو پہاڑ دوٹکڑے ہو جائے گا حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ایسے سپاہیوں اور اسلحوں کے ساتھ ھند، دیلم ، کرد، روم، بربر، فارس ، جابلقا و جابرسا کے درمیان جنگ کے لئے جائیں گے ۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی فوج کے پاس ایسے دفاعی وسائل ہوں گے کہ دشمن بے بس ہوگا امام جعفر صادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ اگر حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے انصا ران سپاہیوں سے جو شرق و غرب میں پھیلے اور قبضہ جمائے ہیں روبرو ہوں تو ایک آن میں انھیں فناکے گھاٹ اتاردیں گے اور دشمن کے اسلحے ان پر کار آمد نہیں ہوں گے۔

ج)امام کا نجات بشر کے لئے دنیا پر قبضہ

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی فوجی ترتیب او رشہرو ملک پر قابض ہونے کے بارے میں دوطرح کی روایت پائی جاتی ہے بعض روایت میں شرق وغرب جنوب اور قبلہ ہے نتیجہ کے طور ساری کائنات پر تسلط کی خبر ہے اور بعض روایات صرف مخصوص و معین زمین پر فتح و غلبہ کی خبر دیتی ہیں ۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت تمام کائنات کو اپنے قبضہ و دسترس میں کرلیں گے مگر ایسا کیوں ہواکہ بعض شہروں کے نام مذکور ہیں تو شاید ایساکسی اہمیت کے اعتبار سے ہوکہ وہ تمام شہر اس وقت ظاہر ہو جائیں گے یہ اہمیت اس لئے ہے کہ شاید اس وقت ان کا شمار طاقت میں ہو۔اورکسی نہ کسی جگہ کو اپنے نفوذ و تسلط میں رکھے ہوئے ہیں ،یا وہ سر زمین اتنی وسیع و عریض ہے کہ اکثریت آبادی اس میں زندگی گذارتی ہے یا یہ کہ ایک دین و مذہب کی آرزؤں کا مرکز ہے اس طرح سے کہ وہ شہر قبضہ میں آجائے تو اس مکتب و آئین کے پیرو بھی تسلیم ہوجائیں ۔یا یہ کہ ان کی فوجی اہمیت ہے اس طرح سے کہ ان کے سلنڈر ہو جانے سے دشمن کی تکنک بیکار ہو جائے تو حضرت کے فوجی حملہ کی راہ ہموار ہو جائے گی ۔

آغاز قیام کے لحاظ سے شہر مکہ کا انتخاب پھر اس کے بعد عراق ،کوفہ سیاسی مرکز بنانے حکومت کی فوجی تحریک شام کی جانب پھر بیت المقدس کو فتح کرنا شاید اس بات کی تائید ہو اس لئے

کہ آج تینوں سرزمینوں کی سیاسی ،مذہبی ،فوجی سرگرمی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے ۔

پہلے دستہ کی روایت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے پورے جہان پر قبضہ کے بارے میں تھی کہ بعض درج ذیل ہیں حضرت رضا (علیہ السلام) اپنے آباؤ اجداد سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں :کہ رسول خدا نے فرمایا:جب ہمیں معراج پر لیجایاگیا تو میں نے عرض کیا خدا یا !یہ لوگ (ائمہ)میرے بعد میرے جانشین ہوں گے آواز آئی :ہاں ! اے محمد، یہ لوگ میرے دوست ،منتخب، لوگوں پر حجت ہوں گے اور تمہارے بعد بہترین بندے اور جانشین ہوں گے میری عزت و جلال کی قسم اپنے دین و آئین کو ان کے ذریعہ سے لوگوں پر غالب کروں گا اورکلمہ اللہ کو ان کے ذریعہ بر تری عطاکروں گا اور ان میں آخری کے ذریعہ زمین کو سرکش وگنہگار افراد سے پاک و پاکیزہ کردوں گا اور شرق و غرب عالم کی حکومت اسے دے دوں گا۔

آیہ شریفہ ﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَکَّنّٰاهُمْ فِیْ الْاَرْضِ اَقَاْمُوْاالْصَّلٰوۃَ وَ آتُوالزَّکٰوۃَ﴾

ان لوگوں کو اگر زمین پر حکومت دیدیں تو نماز قائم کریں گے اور زکوۃ اداکریں گے امام محمدباقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ یہ آیت آل محمد اور آخری امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے مربوط ہے خدا وند عالم مغرب و مشرق کو ان کے انصارکے اختیار میں دیدےگا۔“

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے فرزند ہیں خدا وند عالم ان کے ذریعہ مشرق ومغرب کو فتح کرےگا ۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے تو دین کو اسکی اصلی جگہ لوٹادیں گے اور درخشاں کامیابی ا ن کے لئے انھیں کے ذریعہ عطاکرےگا اس وقت مسلمان ہوں گے اور (لاالہ الااللہ)زبان سے جاری کریں گے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) ہم سے ہیں ان کی حکومت مشر ق ومغرب کو محیط ہوگی ۔

نیز فرماتے ہیں :کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام کے وقت اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا ۔

رسول خدا سے منقول ہے :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے لشکرکو پوری دنیا میں پھیلا دیں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ اگر زندگی اور دنیاکی عمر صرف ایک روز باقی بچے گی تو بھی خداوند عالم مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کو مبعوث کرےگا اور اس کے ذریعہ دین کی عظمت کو واپس کرےگااور آشکار و فائق کامیابی ان کے لئے انھیں کے ذریعہ عطا کرےگا اس وقت ہر ایک (لاالہ الا اللہ) زبان سے کہے گا۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں :کہ رسول خدا نے فرمایا :کہ ذوالقرنین خدا وند عالم کے ایک شایستہ بندے تھے جنھیں خد اوند عالم نے اپنے بندوں پر حجت قرار دیا اور اس نے اپنی قوم کویکتا پرستی کی دعوت دی اور تقویٰ و پر ہیزگاری کا حکم دیا لیکن انھوں نے اس کے سر پر ایک وار کیا تو وہ مدتوں پوشیدہ رہے اور اتنا کہ انھوں نے خیال کر لیا کہ وہ اب مر چکے ہیں پھر کچھ مدت بعد اپنی قوم کے درمیان آئے لیکن پھر سر کے دوسرے حصہ پر وار کیا۔

تمہارے درمیان ایسا شخص ہے جو سنت پر سالک ہوگا ،خد اوند عالم نے ذوالقرنین کو زمین پر اقتدار دیا اور ہر چیز کو ان کے لئے وسیلہ بنادیا تو انھوں نے دین اس کے ذریعہ پوری دنیا میں پھیلا دیا خد اوند عالم وہی رفتارو روش امام غائب ۔جو میرے فرزندوں میں ہیں ۔جاری رکھے گا اور اسے مشرق مغرب میں پہنچادے گا نیز کوئی پانی کی جگہ ،پہاڑ ،بیابان باقی نہیں ہوں گے جس پر ذوا لقرنین نے قدم نہ رکھا ہو اور جیسے ہی قدم رکھیں گے خداوند عالم زمین کے خزانے و معادن ظاہر کرے گا اور ان کے دشمنوں کے دل میں خوف ڈال کر ان کی مدد کرے گا اور زمین کو ان کے ذریعہ عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ قیام سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

دوسرے گروپ کی روایات شہروں پر فتح کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ ہم اس سلسلے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں :

حضرت امیر المؤ منین(علیہ السلام)حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی شام کی جانب روانگی کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے حکم سے لشکر کے حمل ونقل کے اسباب فراہم کئے جائیں گے : اس کے بعد چار سو کشتی بنائی جائے گی اور ساحل عکا کے کنارے لنگر انداز ہوگی دوسری طرف سے ملک روم والے سو صلیب ۔کے ہمراہ کہ ہر صلیب دس ہزار لشکر پر مشتمل ہوگی باہر آئیں گے اور نیزوں ،اسلحوں سے پہل کریں گے حضرت اپنے سپاہیوں کے ساتھ وہاں پہنچیں گے اور انھیں اتنا قتل کریں گے کہ فرات کا پانی بدل جائے گا اور ساحل ان کے جسم کی بوسے متعفن ہو جائے گا۔

اس خبر کو سنتے ہی ملک روم میں باقی رہ گئے افراد انطاکیہ فرار کر جائیں گے۔

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو ایک لشکر قسطنطنیہ بھجیں گے اور جب وہ لوگ خلیج تک پہنچیں گے تو اپنے پاؤں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی پر سے گذر جائیں گے ۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ گر عمر دنیا کا ایک دن بھی بچے گا تو خد اوند عالم میری عترت سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو میرا ہمنام ہوگا اور اس کی پیشانی چمکتی ہوگی اور وہ قسطنطنیہ و جبل دیلم کو فتح کرے گا ۔

حذیفہ فرماتے ہیں :کہ دیلم و طبرستان ہاشمی مر دکے ہاتھوں فتح ہوں گے اور بس۔

امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو قسطنطنیہ ،چین اور دیلم کے پہاڑ فتح کرکے سات سال تک فرمانروائی کریں گے۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ساتھی قسطنطنیہ فتح کریں گے اور جہاں روم کا بادشاہ قیام پذیر ہے وہاں جائیں گے اور وہاں سے تین خزانے نکالیں گے جواہرات ،سونے،چاندی پھر اموال اور غنیمت لشکرکے درمیان تقسیم کردیں گے ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) فوج کے لئے تین پر چم تین نقطے پر آمادہ کریں گے ایک پر چم قسطنطنیہ پر لہرائیں گے تو خدا وند عالم اس پرفتح و غلبہ عطا کرے گا دوسرا پر چم چین روانہ کریں گے وہاں بھی حضرت فاتح ہوں گے اور تیسرا پرچم دیلم کے پہاڑکے لئے روانہ کریں گے تووہ جگہ بھی آپ کے لشکرکے تصرف میں آجائے گی۔

حذیفہ کہتے ہیں :کہ بلنجر (شوروی سابق) اور دیلم کے پہاڑ فتح نہیں ہوں مگر آل محمدکے جوان کے ذریعہ حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہزار کشتی کے ہمراہ شہر قاطع سے شہر قدس شریف کی جانب روانہ ہو ں گے اور عکا،صور، غزہ، عسقلان (۳)ہوتے ہوئے فلسطین میں داخل ہو جائیں گے اموال و غنیمت باہر لائیں گے پھر حضرت قدس شریف میں داخل ہوکر وہاں پڑاؤ ڈال دیں گے اور دجال کے ظاہر ہونے تک وہیں مقیم رہیں گے ۔

ابو حمزہ ثمالی کہتے ہیں :کہ میں نے امام محمد باقر(علیہ السلام) سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جب قائم آل محمد ظہورکریں گے تو اپنی تلوار نیام سے باہر نکال کر روم، چین، دیلم، سند، ترک، ھند،کابل، شام، خرزکو فتح کریں گے ۔

ابن حجرکہتے ہیں کہ: سب سے پہلے پر چم کو ترک روانہ کریں گے ۔

شاید روایت میں سیف مخترط سے مراد خاص اسلحے ہوں جو حضرت مہدی کی دسترس میں آئیں گے ؛اس لئے کہ تمام سرزمینوں کو فتح کرنے کے لئے مافوق طاقت کی ضرورت ہے اور ایسے مناسب جو تمام اسلحوں پر بھاری ہوں خصوصاً اگر ہم کہیں کہ حضرت اپنی مختلف فعالیت عادی ومعمولی طریقوں سے انجام دیں گے ۔

ھندکے فتح ہونے کے بارے میں کعب کہتا ہے کہ: جو حکومت بیت المقدس میں ہوگی ھند سپاہی بھیجے گی اور اس جگہ کوفتح کرے گی اس کے بعد وہ لشکر ھند میں داخل ہو جائے گا اور وہاں کے خزانے حکومت بیت المقدس کے لئے روانہ کریں گے اور ھندکے بادشاہوں کو اسیر کی صورت میں ان کے پاس لے آئیں گے مشرق و مغرب ان کے لئے فتح ہو جائے گا اور دجال کے خروج تک فوجین ھند میں رہیں گی۔

خذیفہ کہتے ہیں :کہ رسول خدا نے فرمایا : طاہر اسماءکے فرزند نے بنی اسرائیل سے جنگ کی اور انھیں اسیرکیا اور بیت المقدس میں آگ لگائی اور وہاں سے ۷۰۰/سو یا ۹۰۰/ سو کشتی جواہرات و سونے کی شہر روم میں لایا یقینا حضرت مہدی اسے باہر نکال کر بیت المقدس واپس لائیں گے ۔

اگر چہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام کا آغاز مکہ سے ہوگا لیکن ظھورکے بعد سر زمین حجازکو فتح کریں گے امام محمدباقر(علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہؑ)مکہ میں ظھورکریں گے لیکن حجاز بھی فتح ہو جائےگا اور تمام ہاشمی قیدیوں کو زندان سے رہاکریں گے ۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فتح خراسان کے بارے میں فرماتے ہیں -:کہ حضرت خراسان فتح ہونے تک اپنی تحریک جاری رکھیں گے پھراس کے بعد مدینہ واپس آجائیں گے۔

آنحضرت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہاتھوں آرمینۃکے فتح ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری رکھیں گے اور جب آرمینیہ پہنچ جائیں گے اور انھیں وہاں کے لوگ دیکھیں گے تو ایک دانشمند راہب کو حضرت سے مذاکرہ کے لئے بھجیں گے راہب امام (علیہ السلام) سے کہے گا :کیا تم ہی مہدی ہو؟ تو حضرت جواب دیں گے : ہاں میں ہی ہوں ؛ میں وہی ہوں جس کا نام انجیل میں ذکر ہے اور آخر زمانہ میں جس کے ظھورکی بشارت دی گئی ہے وہ سوالات کرےگا اور امام جواب دیں گے ۔

راہب مسیحی اسلام لے آئےگا لیکن آرمینیہ کے رہنے والے سرکشی اور طغیانی کریں گے اس کے بعد حضرت کے سپاہی شہر میں داخل ہو جائیں گے اور پانچ سومسیحی فوج کو نیست ونابودکردیں گے خدا وندعالم اپنی بے پایاں قدرت سے ان کے شہرکو زمین وآسمان کے مابین معلق کر دےگا اس طرح سے کہ بادشا ہ اور اس کے حوالی موالی جو شہرکے باہر ساکن تھے شہرکو آسمان و زمین کے درمیان

دیکھیں گے آرمینۃکا باد شاہ خوف سے فرارکرجائےگا اور اپنے حوالی موالی سے کہے گاکہ کسی پناہ گاہ میں پناہ لوَ اثنا ء راہ میں ایک شیر راستہ بندکر دےگا وہ لوگ خوفزدہ ہوکر ا پنے ہمراہ لئے اموال و اسلحوں کو پھینک دیں گے اور حضرت کے سپاہی جو ان کے تعاقب میں ہوں گے لے لیں گے اور اپنے درمیان اس طرح تقسیم کریں گے کہ سب کو سو سوہزار دینار ملے۔

فتح جہاں کا دوسرا حصہ حضرت کے لئے زنج کے شہر ہیں اس سلسلے میں حضرت امیر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک شہر زنج کبریٰ پہنچنے تک جاری رکھیں گے اس شہر میں ہزار بازار اور ہر بازار میں ہزار دکانیں ہیں حضرت اس شہرکو بھی فتح کریں گے اسے فتح کرنے کے بعد قاطع نامی شہرکا عزم کریں گے جو جزیرہ کی صورت دریاکے اوپر واقع ہے۔

حضرت امام محمدباقر(علیہ السلام) پوری دنیا میں لشکر بھیجنے سے متعلق فرماتے ہیں :کہ گویا ہم قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کو دیکھ رہے ہیں کہ انھوں نے اپنا لشکر پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے۔

نیز حضرت فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؒ)اپنے لشکرکو بیعت لینے کے لئے پوری دنیا میں روانہ کریں گے ،ظلم و ظالم کو مٹادیں گے اور فتح شدہ شہر حضرت کے لئے ثابت و بر قرار ہو جائے گا اور خد اوند عالم آپ کے مبارک ہاتھوں سے قسطنطنیہ کو فتح کرے گا۔

امام کے قیام میں عورتوں کا کردار

ظہور سے قبل و بعد عورتوں کے کردار سے متعلق روایات کی چھان بین کرنے سے چند قابل توجہ باتیں سامنے آتی ہیں اگر چہ بعض روایات کی رو سے اکثر دجال کے پیرو یہود اور عورتیں ہوگی۔

لیکن انھیں کے مقابل مومنہ اور پاکدامن عورتیں بھی ہیں کہ اپنے عقیدہ کی حفاظت میں زیادہ سے زیادہ کوشاں رہیں گی ظہور سے قبل کے حالات سے بہت متاثر ہیں بعض عورتیں ثبات قدم اور مجاہدانہ قوت کی حامل ہیں جہاں بھی جائیں گی لوگوں کو دجال کے خلاف جنگ کی تبلیغ کریں گی اور دجال کی انسانی ہیئت کے خلاف ماہیت کو آشکار کریں گی ۔

بعض روایتوں کے مطابق قیام کے وقت چار سو ۱۰۰/ عورتیں امام کے ہمراہ ہوں گی نیز ان کی اکثریت دوا دارو، معالجہ میں مشغول ہوگی البتہ عورتوں کی تعداد کے بارے میں کہ قیام کے وقت کتنی ہوں گی اختلاف ہے بعض روایتوں میں ۱۳/عورتوں کا نام ہے کہ ظہور کے وقت حضرت کے ساتھ ہوں گی ۔شاید یہ عورتیں امام کی ابتدائی فوج میں ہوں اور بعض روایات میں امام کی ناصر عورتوں کی تعداد سات ہزار آٹھ سو ذکر کی گئی ہے اور وہ وہی عورتیں ہیں جو قیام کے بعد حضرت کے ہمراہ ہوکر حضرت کے کاموں میں مددکریں گی۔

کتاب فتن میں ابن حماد سے نقل ہے کہ: دجال کے خروج کے وقت مومنین کی تعداد ۱۲۰۰۰/ ہزار مرد اور سات ہزار سات سو یا آٹھ سو عورتیں ہوں گی۔(۲)

رسو ل خدا فرماتے ہیں کہ:حضرت عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) آٹھ سو مرد اور چار

سو عورتوں کے درمیان نازل ہوں گے کہ وہ لوگ زمین کے رہنے والوں میں سب سے بہتر اور گذشتہ لوگوں میں صالح تر ہوں گے۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:خدا کی قسم تین سو کچھ افراد آئیں گے جس میں ۵۰/ عدد عورتیں ہوں گی ۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ہمراہ ۱۳/ عورتیں ہیں میں نے عرض کیا : کہ وہ لوگ کیا کریں گی اوران کا کیا کردار ہوگا؟آپ نے فرمایا: زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمار داری کریں گی جس طرح رسول اللہ کے ہمراہ تھیں میں نے کہا ان ۱۳/ عورتوں کا نام بتائیے ؟آپ نے فرمایا: قنوا دختررشید ہجری،ام ایمن ،حبابۂ و البیہ،سمیہ مادر عمار یاسر، زبیدہ،ام خالد احمسیہ، ام سعید حنفیہ ،صیانۃ ماشطہ و ام خالد جھنیہ۔ (۳)

کتاب منتخب البصائر میں دو عورتوں کانام وتیرہ ،احبشیہ بھی مذکور ہواہے کہ جو حضرت کے اصحاب و یاور میں ہوں گی۔

بعض روایتوں میں تنہا عورتیں ہمراہ ہوں اکتفاء کیاگیا ہے لیکن ان کی تعداد بیان نہیں کی گئی ہے۔

تاریخی کتابوں میں عصر ظہور میں عورتوں کے ماضی کی تحقیق

مفضل ابن عمر روایت میں وضاحت کے ساتھ ان عورتوں کی تعداد جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ساتھ ہوں گی ۱۳/ ذکر کی گئی ہے لیکن اس تعداد میں بھی صرف ۹/ عورتوں کانام اور خصوصیات بیان کی گئی ہے۔

ان اسماء پر حضرت امام جعفر صادق(علیہ السلام)کی تاکیدنے مجھے مجبور کیاکہ ان کی سوانح حیات اور خصوصیا ت کی تحقیق کروں ۔ تحقیق کے بعد ایسے نکتے ملے کہ امام کی تاکید کا قانع کنندہ جواب ہے۔

ان میں سے ہر ایک لیاقت رکھتی ہیں لیکن اکثر انھوں نے دشمنان خدا سے جہاد کے موقع پر اپنی صلاحیت کو ظاہر نہیں کیا ان میں سے بعض جیسے صیانہ جو چند شہیدوں کی ماں تھیں اور خود بھی جانسوز حالت میں شہید ہوئیں ۔اور دوسری بعض میں سمیہ ہیں عقیدہ اسلامی کی دفاعی راہ میں سخت شکنجوں کو بر داشت کیا آخر دم تک اپنے عقیدہ کا دفاع کرتی رہیں انھیں میں ام خالد ہیں جنھوں نے تندرستی کی نعمت کو قالب اسلام کی حفاظت مین گنوادی اور جانباز بنیں ۔زبیدہ خاتون ہیں جنھیں دنیا کی چمک دمک اور مادی زرق برق نے اسلام سے منحرف نہیں کیا بلکہ بر عکس ہوا کہ ان امکانات سے عقیدہ کی راہ میں استفادہ کیاحج برپا کرنے کے لئے جو اسلامی مظاہر اور دینی ارکان میں سے ایک ہے مدد کی بعض دوسری خاتون نے امت اسلامی کے عظیم رہبر کی خدمت اور دایہ کا افتخار حاصل کیا اور معنویت سے خود کو اتنا آراستہ کیاکہ زبان زد خاص و عام ہوگئیں کچھ شہداءگھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جنھوں نے نیم جان جسم کو اٹھا یا اور ان سے باتیں کی ہیں ۔

ہاں یہ وہ دل سوختہ ہیں جنھوں نے ہدایت کے فریضہ کی انجام دہی سے ثابت کیا کہ حکومت اسلامی کے وزنی بار کے ایک کونہ کا تحمل کیا جا سکتا ہے ۔

ابھی ان بعض کا تعارف کراؤں گا۔

۱۔ صیانة

کتاب خصائص فاطمیہ میں آیا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کی حکومت میں ۱۳/ عورتیں زخمیوں کا معالجہ کرنے کے لئے زندہ کی جائیں گی اور دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گی۔ انھیں میں ایک صیانہ ہیں جو حضرت حزقیل کی بیوی اور فرعون کی بیٹی کی آرایش گر تھیں آپ کے شوہر حزقیل فرعون کے چچا زاد بھائی و خزانہ کے مالک تھے اور اس کے بقول ،حزقیل ،خاندان فرعون کے مومن ہیں اوراپنے زمانے کے پیغمبر حضرت موسی(علیہ السلام) پر ایمان لائے ۔(۱)

رسول خدا ﷺ نے فرمایا :کہ شب معراج مکہ معظمہ و مسجد اقصیٰ کی سیر کے درمیان اچانک ایک خوشبو میرے مشام سے ٹکرائی جس کے مانند کبھی ایسی بو محسوس نہیں کی تھی ۔جبرائیل سے پوچھا کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟

جبرائیل نے کہا اے رسول خدا ﷺ حزقیل کی بیوی حضرت موسیٰ(ع) بن عمران پر ایمان لائی تھی اور اسے پوشیدہ رکھے ہوئے تھی اس کا کام فرعون کے حرم سرا میں آرایش کرنا تھا ایک روز وہ فرعون کی بیٹی کو آرایش کرنے میں مشغول تھی کہ اچانک کنگھی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور بے اختیار اس نے کہا "بسم اللہ" فرعون کی بیٹی نے کہا کیا تم میرے باپ کی تعریف کر رہی ہو؟اس نے کہا نہیں بلکہ میں اس کی تعریف کر رہی ہوں جس نے تمہارے باپ کو پید اکیا ہے اور وہی اسے نابود کرے گا فرعون کی بیٹی تیزی سے اپنے باپ کے پاس گئی اورکہنے لگی جو عورت ہمارے گھر میں

آرا یش گر ہے موسیٰ پر ایمان رکھتی ہے فرعون نے اسے بلایا اورکہاکیا تم میری خدائی کی معترف نہیں ہو؟صیانہ نے کہا ہرگز نہیں میں حقیقی خدا سے دوری اختیارکرکے تمہاری پوجا نہیں کروں گی فرعون نے حکم دیاکہ تنور روشن کیا جائے جب تنور سرخ ہوگیا تو اس نے حکم دیا کہ اس کے تمام بچوں کو اس کے سامنے آگ میں ڈال دیا جا ئے ۔

جس وقت اس کے شیرخوا ر بچے کو جو اس کی گود میں تھا لے کر آگ میں ڈالنے لگے صیانہ کا حال بُرا ہوگیا اور سونچا کہ زبان سے دین سے برأت و بیزار ی کر لیں اچانک خدا کے حکم سے بچہ گویا ہوا۔اور بولا "اصبری یا اُمّاہ اِنَّکِ عَلَی الْحَقْ" مادرگرامی صبر کیجئے آپ حق پر ہیں فرعونیوں نے اس عورت کو بچے سمیت آگ میں ڈال دیا اور اس کی خاک اس زمین پر ڈال دیا

لہٰذا قیامت تک اس زمین سے خوشبو آتی رہے گی۔

وہ ان عورتوں میں ہے جو زندہ ہوکر دنیا میں آئے گی اور حضرت مہدی کے ہم رکاب اپنا وظیفہ انجام دے گی۔

۲۔ام ایمن

آپ کانام برکہ ہے آپ حضرت رسول خدا ﷺ کی کنیز تھیں جو والد بزرگوار حضرت عبداللہ سے انھیں میراث میں ملی تھیں ۔اور رسول خدا کی خدمت گذار تھیں ۔(۲)

حضرت انھیں ماں کہتے تھے اورکہتے تھے :کہ یہ میرے باقی اہل بیت میں ہیں ۔

وہ اپنے شوہر عبید خزرجی سے ایک فرزند رکھتی تھیں اس لئے ام ایمن نام تھا ایمن ایک مجاہد مہاجر تھا جنگ حنین میں شہید ہوا۔

ام ایمن وہ شخصیت ہیں کہ جب مکہ و مدینہ کے راستے میں ان پر پیاس کا غلبہ ہوا اور ہلاکت سے قریب ہوئیں تو آسمان سے پانی کا ڈول آیا اسے پیا اس کے بعد پھرکبھی پیاسی نہ ہوئیں ۔

انھوں نے رسول خدا کی رحلت کے وقت بہت گریہ کیا؛جب ان سے رونے کا سبب پوچھا گیا تو جواب دیا خدا کی قسم مجھے معلوم تھا کہ رحلت کریں گے لیکن گریہ اس بات کا ہے کہ وحی منقطع ہوگئی ۔

اور انھیں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فدک کے مسئلہ میں شاہد کے عنوان سے بھی پیش کیا تھاآخرکار عثمان کی خلافت کے دور میں انتقال کرگئیں ۔

۳۔ زبیدہ

آپ ہارون رشید کی بیوی اور شیعوں میں تھیں جب ہارون ان کے عقیدہ سے آگاہ ہوا قسم کھائی کہ اسے طلاق دیدے آپ نیک کاموں سے معروف تھیں وہ اس زمانے میں جب شہر مکہ میں ایک مشک پانی کی قیمت ایک دینار سونا تھی تو ا نھوں نے حجاج اور شاید تمام مکہ والوں کو سیراب کیا انھوں نے پہاڑ اور دروں کوکھدواکر حرم کے باہر ۱۰/ میل فاصلہ سے پانی حرم میں لائیں زبیدہ کی سوکنیزیں تھیں اور ساری کی ساری حافظ قرآن اور ہر ایک کا وظیفہ تھاکہ ایک دہم قرآن پڑھیں اس طرح سے کہ رہائشی مکان تک قرآن کی آواز جائے۔

۴۔ سمیّہ

آپ ساتویں فرد ہیں جو اسلام سے متمسک ہوئیں اسی وجہ سے ان کو بد ترین شکنجہ دیاگیا جب

رسول خدا ﷺ کا گذر عمار اور ان کے والدین کی طرف سے ہوتا اور دیکھتے کہ مکہ کی گرمی میں تپتی زمین پر شکنجہ دیا جارہا ہے تو فرماتے تھے: اے خاندان یاسر صبر کرو اور یہ جان لو کہ تمہاری منزل موعود جنت ہے ۔ نتیجہ کے طور پر آپ ابو جہل نابکار کے خونی نیزہ سے شہید ہو گئیں یہ اسلام کی پہلی شہیدہ خاتون ہیں ۔

۵۔ ام خالد

جب عراق کے حاکم یوسف بن عمر نے زید بن علی کو شہر کوفہ میں شہید کیا تو ام خالد کا ہاتھ شیعہ ہونے اور قیام زید کی طرف مائل ہونے کے جرم میں کاٹ ڈالا گیا۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ: میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) کی خدمت میں تھا کہ ام خالد کٹے ہاتھ لئے آئیں حضرت نے کہا: اے ابو بصیر ام خالد کی بات سننے کے خواہشمند ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں اور اس سے مجھے مسرت ہوگی ، ام خالد حضرت کے قریب گئیں بات کرنے لگیں میں نے انھیں فصیح و بلیغ پایا حضرت نے بھی ولایت کے مسئلہ اور دشمنوں سے برأت کے موضوع پر بات کی۔

۶۔ حبابۂ والبیہ

یخ طوسی نے انھیں [illegible]

امام حسن (علیہ السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور ابن داؤد نے امام حسن ، حسین ، سجاد و باقر (علیہم السلام) کے اصحاب میں شمار کیا ہے اسی طرح کہا گیا ہے امام رضا (علیہ السلام) نے اپنے شخصی لباس میں انھیں کفن دیا ہے آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۴۰ / سال تھی

آپ دو مرتبہ جوان ہوئی ہیں ایک بار حضرت امام سجاد (علیہ السلام) کے معجزہ سے اور دوسری بار آٹھویں امام کے معجزہ سے وہی خاتون ہیں آٹھ معصوم امام نے ان کے ہمرا ہ جو پتھر تھا اس پر اپنی انگوٹھی سے نقش کیا ہے۔

حبابۂ والبیہ کہتی ہیں کہ میں نے امیر المؤ منین (علیہ السلام) سے عرض کیا خدا آپ پر رحمت نازل کرے، امامت کی دلیل کیا ہے حضرت نے جواب میں کہا: اس سنگریزہ کو میرے پاس لاؤ میں اسے حضرت کی خدمت میں لائی ، حضرت علی (علیہ السلام) نے اپنی انگوٹھی سے اس پر مہر کی اس طرح سے کہ اس پتھر پر نقش ہوگیا ، اور مجھ سے کہا: ”اے حبابہ ! جو بھی امامت کا مدعی ہو اور اس پر میری طرح مہر کردے تو وہ امام اور اس کی اطاعت واجب ہے امام وہ شخص ہے جو کچھ جاننا چاہے جان لے۔

پھر میں اپنے کام میں مشغول ہوگئی اور حضرت علی (علیہ السلام) رحلت کرگئے تو پھر امام

حسن (علیہ السلام)کے پاس آئی جو حضرت علی کے جانشین تھے اور لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں جب مجھے دیکھا توکہا: "اے حبابہ والبیہ!"میں نے کہا حاضر ہوں اے میرے سید و سردار ! آپ نے کہا:"جو تمہارے پاس ہے لے آؤ"میں نے اس سنگریزہ کو حضرت کو دیا آنحضرت نے حضرت علی (علیہ السلام)کے مانند اپنی انگوٹھی سے مہر کی اس طرح سے کہ مہر کی جگہ نقش ہوگیا۔

پھر میں امام حسین (علیہ السلام)کی خدمت میں آئی جب کہ وہ مسجد رسول خدا میں تھے مجھے اپنے پاس بلایا اور خوش آمدید کہا اور فرمایا: جو تم چاہتی ہو اس کی دلیل موجود ہے کیا تم امامت کی علامت چاہتی ہو ؟"میں نے کہا ہاں میرے آقا! آپ نے کہا:"جو تمہارے پاس ہے لے آؤ

میں نے وہ سنگریزہ انھیں دیا تو انھوں نے انگوٹھی سے اس پر نقش کر دیا ۔امام حسین (علیہ السلام)کے بعد امام سجاد (علیہ السلام)کی خدمت میں پہنچی جب کہ اتنی ضعیف ہو چکی تھی کہ میرے بدن میں رعشہ غالب تھا اس وقت ۱۱۳/ سال کی تھی آنحضرت رکوع و سجود میں تھے اورمیری طرف توجہ نہیں کی تو میں امامت کی نشانی دریافت کرنے سے مایوسی ہوگئی آنحضرت نے اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کیا ان کے اشارہ سے میری جو انی پلٹ آئی میں نے کہا:اے آقا دنیا کا کتنا حصہ گذر چکا ہے اورکتنا باقی بچاہے آپ نے کہا:گذشتہ کے متعلق ،میں نے کہا ہاں اور جوبچا ہے نہیں ۔

یعنی ہمیں گذشتہ کا علم ہے آیندہ غیب ہے خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا یا یہ کہ مصلحت نہیں کہ ہم بتائیں اس وقت مجھ سے کہا: جو تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ میں نے حضرت کو سنگریزہ دیا حضرت نے اس پر مہر کی پھرکچھ زمانے کے بعد امام محمد باقر (علیہ السلام)کی خدمت میں آئی آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی اس کے امام جعفر صادق (علیہ السلام)کے پاس آئی تو آنحضرت نے بھی اس پر مہر کی پھر سالوں گذر نے کے بعد امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام)کی خدمت میں شرفیاب ہوئی آنحضرت نے بھی اس پر مہر کیا اس کے بعد امام رضا (علیہ السلام)کی خدمت میں پہنچی تو آنحضرت نے بھی اس پر نقش کیا اس کے بعد نو ماہ زندہ رہیں

۷۔ قنوا دختر رشید هجری

اگر چہ اس عورت کی خصوصیات شیعہ وسنی کتابوں میں مذکور نہیں ہیں اصطلاحاً مہمل ہے۔ (۲)لیکن باپ کی اسیری ابن زیاد کے ہاتھوں ان کی شہادت کا قصہ خو د ہی بیان کرتی ہیں عقیدہ میں پختگی ،پایداری اسلام و شیعت سے لگاؤ اور حضرت علی (علیہ السلام) سے محبت آشکار ہو جاتی ہے ۔

ابو حیان بجلی کہتا ہے:کہ میں نے رشید ہجری کی بیٹی قنوا سے پوچھاکہ تم نے اپنے باپ سے کون سی روایت یا حدیث سنی ہے؟اس نے کہا: میرے باپ نے حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) سے نقل کیاہے کہ آنحضرت نے فرمایااے رشید ! تمہارا صبر کیسا ہوگا جب بنی امیہ کا منہ بولا بیٹا ابن زیاد تمہیں اپنے پاس بلائے اور دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان قطع کر ڈالے؟میں نے کہا آیا اس کا نتیجہ جنت ہے ؟ آپ نے کہا: اے رشید! تم دنیاو آخرت میں ہمارے ساتھ ہو۔

قنواکہتی ہیں کہ خداکی قسم کچھ دن بعد ابن زیاد نے میرے باپ کو بلایا اور ان سے کہاکہ علی سے بیزاری کرو، لیکن انھوں نے کبھی ایسا نہیں کیا، ابن زیاد نے کہا تمہارے قتل کی کیفیت علی نے کیسے بیان کی ہے؟ میرے باپ نے جواب دیا میرے دوست علی نے مجھے اس طرح بتایا ہے کہ تم مجھے علی سے بیزاری کرنے کے لئے بلاؤگے لیکن میں تمہاری مراد پوری نہیں کروں گا ۔پھر میرے دونوں ہاتھ پاؤں اور زبان کاٹ ڈالوگے ابن زیاد نے کہا : قسم خداکی علی کی پیشگوئی کے خلاف تمہارے حق میں کروں گا اس وقت حکم دیاکہ ان کے دونوں ہاتھ ،پاؤں کاٹ دئے جائیں ۔

اور زبان سالم چھوڑ ی جائے قنواکہتی ہیں :کہ میں نے اپنے باپ کوکاندھے پر اٹھا یا اور راستے میں پوچھاکہ اے بابا! آیا دردکا احسا س کرتے ہیں تو انھوں نے کہا نہیں صرف اتنا ہی جتنا مجھے مجمع کے دباؤ سے ہوتا ہے جب ہم اپنے باپ کو اٹھاکر ابن زیادکے محل سے خارج ہوئے تولوگ ان کے پاس جمع ہوگئے میرے باپ نے موقع سے فائدہ اٹھا یا اورکہا: قلم دوات وکاغذ لے آؤ تاکہ تمہیں حادثات کی خبر دوں ۔لیکن جب یہ خبر ابن زیادکو پہنچی تو اس نے زبان قطع کرنے کا حکم دیا اور میرے باپ اسی شب شہید ہوگئے۔

پیغمبر (ص)کے زمانے میں عورتوں کا نقش

اس بات پر نظرکرتے ہوئے کہ عورتوں کا حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کی حکومت میں وہی نقش ہے جو صدر اسلام میں تھا ،مختصر طور پر اس زمانہ میں عورتوں کے نقش کے بارے میں بحث کروں گا ۔

اگر چہ روایت میں اشارہ ہوا ہے کہ(یداوین الجرحیٰ و یقمن علی المرضیٰ)"زخمیوں کا مداوا اور بیماروں کی تیمارداری کریں گی "لیکن شاید زمانہ پیغمبر ﷺ میں عورتو ں کی خدمات کا سب سے بہتر نمونہ ہو اس لئے کہ وہ اس کے علاوہ بھی فعالیت کرتی تھیں وہی نقش حضرت مہدی کے زمانہ میں اداکریں گی۔

عورتیں پیغمبرکے ساتھ جنگوں میں دوسرے وظایف کی بھی ذمہ دار تھیں جیسے سپاہیوں کو کھانا پانی پہنچانا ان کاکھانا پکانا ،سامان کی حفاظت ، دواؤں کاا نتظام کرنا،اسلحوں کی تعمیر

اہم خبروں کا پہنچانا ،شہداءکو منتقل کرنا، دفاعی جنگوں میں شرکت ، سپاہیوں کو محاذ جنگ پر جانے کی تشویق دلانا، اور جنگ میں حوصلہ افزائی کرناو۔

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانے کی عورتوں کی عصر پیغمبر کی عورتوں سے تشبیہ دینا مجھے اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ صدر اسلام میں ان کی فعالیت اورکارکردگی کا بھی ذکر کریں ۔

بعض وہ عورتیں جو اہم کر دار اداکررہی تھیں وہ درج ذیل ہیں

۱۔ام عطیہ

انھوں نے سات غزوؤں میں شرکت کی اور ان کی من جملہ خدمات میں زخمیوں کا مداواکرنا بھی ہے۔

ام عطیہ کہتی ہیں کہ: میرے تمام کاموں میں ایک کام سپاہیوں کے سامان کی حفاظت کرنا تھا ۔

۲۔ام عمارہ

۔ (نسیبہ) جنگ احد میں ان کی راہنمائی اس درجہ تھی کہ پیغمبر ﷺ کے نزدیک تعریف اور تشکر کی قابل بنی۔

۳۔ام ایبہ

۔یہ ان چھ عورتوں میں سے ایک تھیں جو قلعہ خیبرکی راہی ہوئیں پیامبر نے ان سے کہا: کہ کس کے حکم سے یہاں آئی ہو؟ ام ایبہ کہتی ہیں کہ: جب ہم نے رسول کو غضبناک دیکھا تو کہا:کہ ہم کچھ دواؤں کے ساتھ زخمیوں کا مداواکرنے یہاں آئے ہیں ۔

اس وقت حضرت ہمارے وہاں رکنے پر آمادہ ہوئے ۔اس جنگ میں ہماراکام زخمیوں کا مداوا اور ان کاکھانا پکانا تھا۔

۴۔ام ایمن

جنگوں میں زخمیوں کا مداواکرتی تھیں ۔

۵۔حمنہ

۔انھوں نے زخمیوں تک پانی پہنچایا اور ان کا مداواکیا یہ وہ خاتون ہیں جنھوں نے جنگ

میں شوہر، بھائی، ماموں سے محروم ہوگئیں ۔(۵)

۶۔ ربیعہ

یہ معوذکی بیٹی تھیں زخمیوں کا مداواکرتی تھیں ۔ اورچا ہتی تھیں کہ ہم رسول خداکے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہوں اور شہدا ءکو مدینہ منتقل کریں ۔

۷۔ام زیاد

آپ ا ن چھ عورتوں میں ہیں جو جنگ خیبر میں زخمیوں کے مداواکے لئے گئیں ۔

۸۔ امیہ

یہ قیس کی بیٹی تھیں ہجرت کے بعد مسلمان ہوئی اورکہتی ہے کہ ۔ بنی غفارکی عورتوں کے ہمراہ رسول خداکی خدمت میں گئے اور ان سے عرض کیا: کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں زخمیوں کا علاج اور سپاہیوں کی مددکرنے کے لئے خیبرکی سمت جائیں ۔

رسول خدا نے خوشی سے کہا: اللہ کی عنایتوں کے ساتھ جاؤ“

۹۔ لیلای غفاریہ

فرماتی ہیں کہ میں رسول خداکے ساتھ زخمیوں کا مداواکرنے جنگ میں گئی ۔

۱۰۔ام سلیم

جنگ احد میں سپاہیوں کو پانی پہنچاتی تھیں اور حاملہ ہونے کے باوجود جنگ حنین میں شریک ہوئیں ۔

۱۱۔ معاذہ غفاریة ؛بیماروں کی تیمار داری اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں ۔(۵)

۱۲۔ام سنان اسلمیة

جنگ خیبر پر جاتے وقت رسول خدا ﷺ سے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ چلنا چاہتی ہوں ۔اور جنگ کے دوران زخمیوں کا معالجہ ، بیماروں کا مداوا،سپاہیوں کی مددکروں اور ان کے سامان کی حفاظت اور سپاہیوں کو پانی پہنچاؤں رسول خدا ﷺ نے کہا مناسب ہے کہ ہماری بیوی ام سلمہ کے ساتھ جاؤ۔“

۱۳۔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

محمد بن مسلمہ کہتا ہے کہ: جنگ احد میں عورتیں پانی تلاش کر رہی تھیں ۔

اوران چودہ ۱۴/ خواتین میں فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہابھی تھیں عورتیں کھانا پانی اپنی پشت پر اٹھاکر لاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور انھیں پانی پلاتی تھیں ۔

۱۴۔ ام سلیط

عمر بن خطاب کہتا ہے کہ:ام سلیط جنگ احد میں پانی کی مشک اٹھاکر لاتی اور وسایل و تجہیزات کی تعمیر میں مشغول رہتی تھیں

۱۵۔ نسیبہ

آپ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ہمراہ جنگ احد میں شریک ہوئیں پانی کی مشک اٹھاتی تھیں اور زخمیوں کو سیراب کرتی تھیں جب جنگ اپنے شباب پر چھڑی تو یہ خود بھی جنگ میں شریک ہوگئیں اور تلوارو نیزوں کے بارہ ۱۲/ زخم کی متحمل ہوئیں ۔

۱۶۔ انسیہ

جنگ احد کے موقع پر رسول خدا کی خدمت میں مشرف ہوئیں اور اس نے کہا اے رسول خدا! میرا بیٹا عبد اللہ بن سلمہ جنگ بدر میں شریک ہوا اورا حد میں شہید ہوگیامیں چاہتی ہوں کہ اسے مدینہ لے جاؤں اور وہاں اسے دفن کروں تاکہ اس کا مزار میرے گھر سے قریب رہے اور اس سے اُنس حاصل کروں رسول خدا ﷺ نے اسے اجازت دی انسیہ نے اپنے بیٹے کے پاکیزہ جسم کو مجدر بن زیادنامی دوسرے شہید کے ساتھ ایک عبا میں لپیٹا اور انھیں اونٹ پر رکھا۔

یہ مختصر سی عورتوں کی اسلامی محاذ پر رسول خدا کے ہم رکاب فعالیت ہے عورتوں کی فوجی ہمراہی اور پشت پناہی اس لئے تھی کہ جنگجو سپاہیوں کا دشمن کے مقابل زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں بھی وہی کر دار اداکریں گی جو رسول اللہ کے زمانے میں تھا اس زمانے میں اس سے پہلے عورتیں مختلف فعالیت انجام دیتی تھیں ،دجال کے خلاف تبلیغ ،لوگوں کو اس سے محفوظ رکھنا ان کے من جملہ وظیفوں میں ہے۔

ابو سعید خدری ؛کہتے ہیں کہ: دجال جہاں بھی جائے گا اس سے پہلے لئیبة (طیبة) نامی خاتون وہاں پہنچ جائے گی اور لوگوں سے کہے گی :کہ تمہاری طرف دجال آرہا ہے لہٰذا تم لوگ ہو

شیار رہوگے اور انجام سے باخبر!

غیبی امداد

اگر چہ ساری روایات میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ظہورکے بعد جنگوں کی نسبت میدان رزم سے دی گئی ہے کہ جو پوری دنیا سے چل کر حضرت سے ملحق ہو جائیں گے لیکن ساری کائنات پر تکنالوجی کی ترقی اور صنعتوں کی پیشرفت اور علمی ارتقاءکے باوجود ظہورسے قبل۔ کامیابی حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے مگر ایک ایسے رہبرکے ذریعہ جس کی مدد و تائید خداکی طرف سے ہو۔

کبھی غیبی امداد اس قدرت میں ہے جو خدا وند عالم نے حضرت کو دی ہے نیز حضرت کر امتیں ظاہرکرکے راستے کی مشکلیں دورکریں گے یا اتنا رعب و خوف ہوگا جس سے دشمن سپر انداختہ ہو جائے گا یا خدا وند عالم ملائکہ کو حضرت کی مددکے لئے بھیجے گا بعض روایات میں فرشتہ صفت افواج کا بیان ہے کہ وہ لوگ حضرت کے ظہورکے منتظر اور مددکے لئے آمادہ ہیں تابوت اور اس میں موجود اشیاء نصرت و مددکے ایک دوسرے وسیلے کے عنوان سے مذکور ہیں ۔

اس فصل میں اس طرح کی بعض روایات ذکرکریں گے۔

الف) رعب ،خوف ، امام کے اسلحے

حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ ہمارے قائم کی مدد رعب و دبدبہ اور خوف کے ذریعہ ہوگی (یعنی ان کا رعب دشمنوں کے دلوں میں اتنا ہوگاکہ ڈر سے ہتھیار ڈال دیں گینیز حضرت فرماتے ہیں :کہ ہمارے قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی تین طرح کے لشکر سے مددکی جائے گی : فرشتے ،مومنین اور رعب و ہیبت (دشمنوں کے دل میں خوف پیدا ہوگا)

امام محمد باقر(علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ خوف و وحشت امام مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی قدرت میں شمار ہوں گے اور آپ کے سپاہیوں کے آگے آگے نیز پیچھے کے لحاظ سے یک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا ۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں کہ خوف و رعب حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے پرچم کے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے نیز پشت سے بھی ایک ماہ کے فاصلہ سے ظاہر ہوگا اسی طرح داہنے اور بائیں طرف سے بھی ۔

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ جب حضرت مہدی کسی جگہ کا ارادہ کریں گے تو دشمن پہلے

ہی خوف و دہشت میں مبتلاء ہو جائے گا اور حضرت کے سپاہیوں کے روبرو ہونے اور مقاومت کی صلاحیت کھو بیٹھے گا یہی صورت ہوگی جب حضرت کے لشکر والے کہیں جائیں گے تو کسی میں یورش کرنے کی جرأت نہ ہوگی اس لئے کہ دشمن حضرت کے لشکر سے خوفزدہ ہوگا یہ تفسیر و توضیح پہلے بیان کی جانے والی روایت سے ظاہر طور پر تضاد رکھتی ہے۔

ب) فرشتے اور جنات

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ خداوند عالم حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی فرشتوں اور جنات نیز مخلص شیعوں کے ذریعہ مدد کرے گا ۔

ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ :امام جعفر صادق(علیہ السلام)نے فرمایا:کہ گویاابھی میں حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کو شہر نجف کی پشت پر دیکھ رہا ہوں ،جب وہ دنیاکے اس نقطہ پر پہنچ جائیں گے توآپ سیاہ گھوڑے پر جس کے بدن پر سفید چتی ہوگی اور پیشانی پر ایک سفید نشان ہوگا سوار ہوں گے دنیاکے شہروں کو فتح کریں گے دنیاکا ہر شہر قبول کرے گا نیز حضرت مہدی انھیں شہروں میں ان کے درمیان ہوں گے جب کہ وہ رسول خداکا پر چم لہرا رہے ہوں گے ۳۱۳/ افراد فرشتے اس پرچم کے نیچے ہوں گے جو برسوں سے ظہورکے منتظر تھے اور جنگ کے لئے آمادہ ہوجائیں گے یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت نوح(علیہ السلام)کے ساتھ کشتی میں ابراہیم(علیہ السلام)کے ساتھ آگ میں عیسیٰ (علیہ السلام)کے ہمراہ آسمان کی جانب پروازکرنے میں ساتھ تھے ۔

اسی طرح چار ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو آئیں گے وہی فرشتے جو سر زمین کربلا پر امام حسین (علیہ السلام)کے ساتھ جنگ کے لئے آئے تھے لیکن اس کی انھیں اجازت نہیں ملی اور آسمان کی طرف چلے گئے اور جب اذن جہاد کے ساتھ لوٹے تو امام حسین (علیہ السلام) شہید ہو چکے تھے اور اس عظیم فیض کے کھو دینے پر مسلسل غمگین و محزون ہیں اور قیامت تک امام حسین (علیہ السلام)کی ضریح کا طواف اورگریہ کرتے رہیں گے ۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:گویا ابھی میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے یاوروں کو دیکھ رہا ہوں کہ جبرئیل فرشتہ حضرت مہدی کے داہنے جانب میکائیل بائیں اور خوف و ہراس سپاہیوں کے آگے آگے ایک ماہ کے فاصلہ سے معلوم ہو رہا ہے خدا وند عالم ان کی پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کرے گا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: جن فرشتوں نے رسول خداکی جنگ بدر میں مدد کی تھی ابھی تک آسمان پر نہیں گئے بلکہ حضرت صاحب الامر (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی مدد کے لئے زمین پر موجود ہیں اور ان کی تعداد پانچ ہزار ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لئے ۹۳۱۳ فرشتے آسمان سے آئے ہیں یہ وہی فرشتے ہیں جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے ہمراہ تھے جب خدا وند عالم نے انھیں آسمان پر بلایاتھا۔ “

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) تین ہزار فرشتوں کے ذریعہ مورد تائید واقع ہوں گے وہ لوگ دشمنوں کے چہرے وکمرکوٹ ڈالیں گے۔

آیہ شریفہ<اَتَیٰ اَمْرُ اللّٰہِ فَلَاْ تَسْتَعْجِلُوْہ>”امر الٰہی آپہنچا ہے لہٰذا اس کے بارے میں جلدی نہ کرو“ کی تفسیر میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : ((کہ یہ امر الٰہی ہمارا امر ہے یعنی خدا وند عالم نے حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے لئے حکم دیا ہے کہ جلد بازی نہ کرو؛اس لئے خدا وند عالم تین طرح کے لشکر فرشتوں ،مومنین رعب ودبدبہ کے ذریعہ ان کی پشت پناہی کرے گا ۔ ہم اپنا حق پائیں گے۔

حضرت رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو خد اوند عالم فرشتوں کو حکم دے گا کہ مومنین کی مجالس میں شرکت کریں اور ان پر سلام اور اگر کوئی ایک مومن حضرت سے کوئی کام رکھتا ہوگا تو حضرت فرشتوں کو حکم دیں گے کہ انھیں دوش پر اٹھاکر میرے پاس لے آؤ اور جب ضرورت بر طرف ہو جائے گی تو پھر اسے پہلی جگہ لوٹا دیں گے۔

بعض مومنین بادل کے اوپر چلیں گے اور بعض فرشتوں کے ہمراہ آسمان پر پرواز کریں گے بعض گروہ فرشتوں پر بھی سبقت لے جائے گا نیز بعض مومنین کو فرشتے قاضی بنائیں گے اس لئے کہ مومن کی خدا وندعالم کے نزدیک فرشتہ سے بھی زیادہ اہمیت اور قیمت ہے اتنی کہ بعض مومنین کو سو ہزار فرشتے پر قاضی بنائے گا۔

شاید مومنین کی فرشتوں کے درمیان قضاوت کرنا علمی مسائل میں رفع اختلاف کے عنوان سے ہو اس طرح کے اختلافات فرشتوں کی عصمت کے منافی نہیں ہیں ۔

ج)زمین کے فرشتے

محمد بن مسلم کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے علمی میراث اور اندازہ کے بارے میں سوا ل کیاَ؟ تو حضرت نے جواب دیا:((خدا وند عالم کے دو شہر))ہیں ایک مشرق اور ایک مغرب میں ان دو شہروں میں ایساگروہ رہتا ہے جو نہ ابلیس کو پہچانتا ہے اور نہ ہی اس کی خلقت کے بارے میں کچھ جانتا ہے اور جب کچھ دن کے بعد ایک بار ان کی زیارت کرتا ہوں تو مبتلی بہ مسائل اور دعاکی کیفیت کے بارے میں سوا ل کرتے ہیں اور ہم انھیں سکھاتے ہیں اسی طرح وہ لوگ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کرتے

ہیں وہ لوگ خداوند عالم کی عبادت و پرستش میں بہت زیادہ ہی کوشاں رہتے ہیں ۔

اس شہر میں دروازے ہیں جس کا ہر پلہ سو فرسخ فاصلہ پر ہے وہ لوگ عبادت ، خدا کی تمجید اور دعا کی بہت کوشش کرتے ہیں اگر وہ لوگ انھیں دیکھتے ہیں تو اپنے کردار و رفتار کو معمولی سمجھتے ہیں نیز جب ان میں بعض نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ماہ تک سجدہ کی حالت میں ہوتے ہیں ان کی غذا اللہ کی ستائش لباس پتے اور رخسار نور کے سبب درخشاں ہیں اگر ہم میں سے کسی امام کے روبرو ہوتے ہیں تو انھیں چاروں طرف سے گھیرے میں لے کر ان کے قدموں کی خاک اٹھا کر تبرک حاصل کرتے ہیں نماز کے وقت ایسی آہ و زاری کرتے ہیں کہ طوفان کی صدا سے زیادہ سہمانے والی ہوتی ہے ان میں سے بعض گروہ جس دن سے حضرت کے ظہور کے منتظر ہیں کبھی اسلحے زمین میں نہیں رکھتے ہیں اور ان کی حالت ایسی ہی تھی وہ ہمیشہ خدا وند عالم سے درخواست کرتے ہیں کہ صاحب الامر (عجل اللہ تعالی فرجہ) کو ظاہر کر دے۔

ہر ایک ہزار سال زندہ رہتا ہے ان کے رخسار سے خدا وندعالم کی بندگی اورتقرب و عاجزی کے آثار نمایا ں ہیں اور جب ہم ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان سے راضی نہیں ہیں اور جس وقت ہم ان کے دیدار کو جاتے ہیں تو وہ دیکھتے رہتے ہیں اور اسی وقت ہمارے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں اور کبھی تھکتے نہیں ۔

جیسا میں نے انھیں سکھایا ہے اسی طرح قرآن پڑھتے ہیں لیکن کچھ قرائتیں جو ہم نے سکھائی ہیں اگر لوگوں کے سامنے پڑھی جائیں تو وہ قبول نہیں کریں گے اور جو قرآنی مطالب کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور ہم جواب دیتے ہیں تو اپنے سینہ و فکر کو کھول دیتے ہیں نیز وہ ہمارے لئے خدا وند عالم سے طول عمر کی دعا کرتے ہیں تاکہ ہمیں اپنے ہاتھوں نہ گنوائیں و ہ جانتے ہیں کہ جو ہم سے سیکھتے ہیں خدا وندعالم کا احسان سمجھتے ہیں ۔

جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو وہ لوگ حضرت کے ہمراہ ہوں گے ا ور امام کے دیگر سپاہیوں پر سبقت حاصل کریں گے اور خدا وند عالم سے دعا کریں گے کہ وہ اپنے دین کی ان لوگوں کے ذریعہ مدد کرے ان کا گروہ جوان اور بزرگ دونوں پر مشتمل ہے اگر کوئی ایک جوان کسی بزرگ کو دیکھتا ہے تو ان کے احترام میں غلام کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور بغیر اجازت اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا نیز جس راہ کو وہ لوگ خود بہتر سمجھتے ہیں اسی راہ سے امام کے خیالات کو جان لیتے ہیں اور امام اگر کوئی حکم دیتے ہیں تو اس پر آخر تک باقی رہتے ہیں مگر یہ کہ خود حضرت انھیں کوئی دوسرا کام سپرد کردیں ۔

اگرمشرق ومغرب والو ں سے جنگ کے لئے جائیں گے تو انھیں منٹوں میں نیست و نابود کر دیں گے اور ان اسلحوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا آھنی اسلحے اور تلواریں ان کے پاس ہیں لیکن

آلیاژ(یعنی ہم بستہ) لوہے کے علاوہ ہے اگرکسی پہاڑ پر تلوار مار دیں تو دوٹکڑے ہو جائےگا اور اسے اس جگہ سے اکھاڑ پھینکیں گے امام (عجل اللہ تعالی فرجہ)ان سپاہیوں کو ،
ھند، دیلم،کرد، روم، بربر، فارس، جابرسا، جابلقا اور مشرق ومغرب کے دوشہرکی سمت جنگ کے لئے روانہ کریں گے۔

کسی بھی ادیان کے پیروؤں سے تعارض نہیں کریں گے مگر یہ کہ پہلے انہیں اسلام اور یکتا پرستی ،پیغمبرکی نبوت اور ہماری ولایت کی دعوت دے دیں لہٰذا جو قبول کرے گا اسے چھوڑدیں گے اور جو انکارکرے گا اسے قتل کر ڈالیں گے اسی طرح سے ہوگاکہ مشرق و مغرب میں صرف مومن رہ جائیں گے۔

ان سپاہیوں کا سرسری جایزہ لینے سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ شاید وہ لوگ وہی فرشتے ہیں جو زمین پرکسی جگہ رہ کر حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام کا انتظار کر رہے ہیں ۔

د)تابوت موسیٰ (علیہ السلام)

غایۃ المرام میں رسول خدا سے منقول ہے کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہورکے وقت حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) آسمان سے زمین پر آئیں گے اور ا نطاکیہ سےکتابیں اکٹھاکریں گے خدا وند عالم (ارم ذات العماد)کے رخ سے پردہ اٹھا دے گا اور جو محل حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے اپنی موت سے پہلے بنایا تھا اسے ظاہرکردیں گے حضرت ، محل میں موجود ہ چیزوں کو جمع کرکے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیں گے اور وہ تابوت جسے خدا وند عالم نے "ارمیا"کو حکم دیا تھاکہ طبرستان کے دریا میں ڈال دو اسے نکال لیں گے جوکچھ موسیٰ (علیہ السلام) وہارون کے خاندان کی یادگار ہے اسی تابوت میں ہے نیز الواح ،موسیٰ(علیہ السلام) اعصا، ہارون کی قبا ،نیز دس کیلو وہ غذا جو بنی اسرائیل کے لئے نازل ہوئی تھی اور مرغ بریاں جو اپنے آیندہ کے لئے ذخیرہ کر تے تھے اسی تابوت میں ہے پھر اس وقت تابوت کی مدد سے شہروں کو فتح کریں گے اسی طرح کہ اس سے پہلے بھی ایساکیا ہے۔

ینابیع المودۃ معمولی تبدیلی کے ساتھ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) سے اس بات کی نسبت دیتی ہے کہ حضرت مہدی انطاکیہ کے غار سےکتابیں نکالیں گے اور حضرت داؤد (علیہ السلام)کی زبور طبرستان کے چھوٹے دریا سے باہر نکالیں گے اس کتاب میں خاندان موسیٰ و ہارون(علیہما السلام)کی یادگار ہے فرشتے اسےکاندھے پر اٹھائے ہیں الواح و موسیٰ (علیہ السلام)کاعصا اسی میں ہے ۔

امام زمانہ کا قیام

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے روز قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتیں ہیں بعض میں نو روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے دیگر روایت میں روز عاشورہ ۔کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ قیام کے لئے دن معین ہے ۔ ایک ہی زمانے میں نو روز اور عاشورا کے درمیان اشکال نہیں ہے اس لئے کہ نو روز شمسی اعتبار سے اور عاشورا قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا۔ لہٰذادو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔

اور ان دو روز (عاشورا و نو روز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے لیکن اس طرح کی روایت بھی قابل توجیہ ہے،اس لئے کہ اگر اس روایت کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی حدیث کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا اور وہ جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہے نظام الٰہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا ۔جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے مورد تامل ہیں ۔ لیکن روز جمعہ والی روایت اس اعتبار سے بے خدشہ ہے ۔

اس سلسلے میں اب روایات ملاحظہ ہوں ۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ہمارے قائم جمعہ کے دن قیام کریں گے ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضر ت قائم عاشور کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور جبرئیل (ع) آنحضرت کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں ۔(۱)

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: روز عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے ہیں ۔

نیز آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:کیا جانتے ہو کہ عاشورہ کون سا دن ہے ؟ یہ وہی دن ہے جس میں خداوند عالم نے آدم و حوا کی توبہ قبول کی۔اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دریا شگاف کیا اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر غالب آئے اسی دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پیدا ہوئے حضرت یونس (علیہ السلام) کی قوم کے توبہ او ر جناب عیسی (علیہ السلام) کی ولادت اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کا دن ہے۔

اسی مضمون کی امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔

لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورد خدشہ ہے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: تیسوئیں کی شب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کے نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورا حسین بن علی کی شہادت کے دن قیام کریں گے۔''

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں کہ :نوروز کے دن ہم اہل بیت(علیہم السلام)کے قائم ظہور کریں گے۔

الف)اعلان ظہور

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا اس وقت آنحضرت جب کہ قبلۂ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے اورحق کی دعوت کے ساتھ اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب منادی آسمانی آواز دے گا کہ حق آل محمد کی طرف ہے اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو تو آل محمد کے دامن سے متمسک ہو جاؤ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ میں نماز عشاء کے وقت ظہور کریں گے جب کہ پیغمبر ﷺکا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لئے ہوں گے اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے توآوازدیں گے :اے لوگو!تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روز قیامت)کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں ۔ جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے

انبیاء بھیجے ،قرآن نازل کیا۔خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت کرو۔ جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو راہ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ وپر ہیزگاری اختیار کرو اس لئے کہ دنیا کے فنا زوال اور دواع کا وقت آچکاہے ۔

میں تمہیں اللہ ،رسول ،کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں اس وقت ۳۱۳ / افراد انصار کے درمیان ظہور کریں گے۔

ب)پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک نشان ہوتا ہے تاکہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے اس طرح قیام و انقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں کہ اس کا مونوگرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایا ں کرتا ہے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام کا

ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا ۔اگر چہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ایک باب سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔

ابھی اس سلسلے میں چند نمونہ کے ذکرپہ اکتفاءکرتے ہیں ۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے پرچم پر لکھا ہوگا ۔

"کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو۔"

دوسری جگہ ملتا ہے کہ پرچم مہدی کا نعرہ "البیعة لِلہ "بیعت خدا کے لئے ہے ۔

ج)قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کا قیام انسانون کی خوشحالی کا باعث ہوگا اس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے بعض روایتوں میں زمین اور آسمان والوں کی خوشی ہے اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے ایک روایت میں قیام کے لئے استقبال کا تذکرہ ہے دوسری روایتوں میں مردو ں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں ۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے درندے دریا کی مچھلیاں خو شحال و شاد ہوں گی ۔

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ اس وقت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے جب آپ کانام مبارک زبان زد خاص و عام ہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے عشق سے سرشار ہوں گے اس طرح سے کہ ان کے نام کے سوا کوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے۔

روایت میں "یَشْرِبُوْنَ حُبَّہٗ"کی تعبیر سے یعنی ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے اس روایت میں حضرت سے ارتباط وتعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ لوگ جسے الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذ کر جائے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اورکشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مردے دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے۔

امام جعفرصادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:گویا میں منبرکوفہ کی بلندی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں اور رسول خدا کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں اس وقت حضرت کے بعض حالات

بیان فرمائے اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کہ کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو اس طرح سے کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے ۔

بعضی روایتوں میں "تلک الفرجہ" کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باشیوں کے لئے حضرت کے ظہور سے کشایش پیدا ہوگی اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

د)محرومین کی نجا ت

شک نہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٌ) کا قیام عدالت کی بر قراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے اس حصے میں حضرت کے قیام کے وقت مظلوموں کے سلسلے میں جوآپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہو اُسے بیان کریں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: میری امت سے مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے خدا انھیں انسانوں کا ملجاء بناکر بھیجے گا اس زمانے میں لوگ نعمت وآسائش میں زندگی گذاریں گے ۔

رسول خدا نے فریاد رسی کو کسی گروہ ، ملت اور طائف سے مخصوص نہیں کیا ہے ؛ بلکہ کلمہ (ناس) یعنی لوگ،کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دھندہ جاناہے اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہوجائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے جابر کہتے ہیں کہ: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ حضرت مہدی مکہ میں ظہور کریں گے

خدا وند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا اور حضرت بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزاد کریں گے۔"

ابو ارطات کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)(مکہ سے) مدینہ کے عازم ہوں گے اور اسراء بنی ہاشم کو آزاد ی دلائیں گے پھر کوفہ جائیں گے اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزاد کریں گے ۔

شعرانی کہتا ہے کہ: جب حضرت مہدی غرب کی سر زمین پر پہنچیں گے تو اندلس کے لوگ ان کے پاس جاکے کہیں گے اے حجة اللہ (خدا کی حجت) جزیرہ اندلس کی مدد کیجئے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہوگیا ہے ۔

امام زمانہ کا قیام

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے روز قیام کے سلسلے میں مختلف روایتیں پائی جاتیں ہیں بعض میں نو روز کا دن قیام کے آغاز کا دن ہے دیگر روایت میں روز عاشورہ ۔کچھ روایتوں میں سنیچر کا دن اور کچھ میں جمعہ قیام کے لئے دن معین ہے ۔ ایک ہی زمانے میں نو روز اور عاشورا کے درمیان اشکال نہیں ہے اس لئے کہ نو روز شمسی اعتبار سے اور عاشورا قمری لحاظ سے حساب ہو جائے گا۔ لہٰذادو روز کا ایک ہونا ممکن ہے۔

اور ان دو روز (عاشورا و نو روز) کا ایک زمانہ میں واقع ہونا ممکن ہے جو کچھ مشکل اور مانع ہے وہ ہفتہ میں دو دن بعنوان قیام کا ذکر کرنا ہے لیکن اس طرح کی روایت بھی قابل توجیہ ہے،اس لئے کہ اگر اس روایت کی سند صحیح ہو تو ایسی صورت میں روز جمعہ والی حدیث کو قیام و ظہور کے دن پر حمل کیا جائے گا اور وہ جو شنبہ کو قیام کا دن کہتی ہے نظام الٰہی کے اثبات اور مخالفین کی نابودی کا دن سمجھا جائے گا ۔جاننا چاہئے کہ جو روایتیں شنبہ کا دن تعیین کرتی ہیں وہ سند کے لحاظ سے مورد تامل ہیں ۔ لیکن روز جمعہ والی روایت اس اعتبار سے بے خدشہ ہے ۔

اس سلسلے میں اب روایات ملاحظہ ہوں ۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: ہمارے قائم جمعہ کے دن قیام کریں گے ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضر ت قائم عاشور کے دن شنبہ کو رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور جبرئیل (ع) آنحضرت کے سامنے کھڑے لوگوں کو ان کی بیعت کی دعوت دے رہے ہیں ۔(۱)

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: روز عاشورہ شنبہ کے دن حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) قیام کریں گے یعنی جس دن امام حسین (علیہ السلام) شہید ہوئے ہیں ۔

نیز آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:کیا جانتے ہو کہ عاشور ہ کون سا دن ہے ؟ یہ وہی دن ہے جس میں خداوند عالم نے آدم و حوا کی توبہ قبول کی۔اسی دن خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دریا شگاف کیا اور فرعون اور اس کے ماننے والوں کو غرق کیا موسیٰ (علیہ السلام) فرعون پر غالب آئے اسی دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پیدا ہوئے حضرت یونس (علیہ السلام) کی قوم کے توبہ او ر جناب عیسی (علیہ السلام) کی ولادت اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے قیام کا دن ہے۔

اسی مضمون کی امام محمد باقر (علیہ السلام) سے ایک دوسری روایت بھی نقل ہوئی ہے۔

لیکن اس روایت میں ابن بطائنی کی وثاقت جو سلسلہ سند میں واقع ہوا ہے مورد خدشہ ہے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: تیسوئیں کی شب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے نام سے آواز آئے گی اور روز عاشورا حسین بن علی کی شہادت کے دن قیام کریں گے۔''

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں کہ :نوروز کے دن ہم اہل بیت(علیہم السلام)کے قائم ظہور کریں گے۔

الف)اعلان ظہور

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور کا اعلان سب سے پہلے آسمانی منادی کے ذریعہ ہوگا اس وقت آنحضرت جب کہ قبلۂ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوں گے اورحق کی دعوت کے ساتھ اپنے ظہور کا اعلان کریں گے۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب منادی آسمانی آواز دے گا کہ حق آل محمد کی طرف ہے اگر تم لوگ ہدایت و سعادت کے خواہاں ہو تو آل محمد کے دامن سے متمسک ہو جاؤ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ میں نماز عشاء کے وقت ظہور کریں گے جب کہ پیغمبر ﷺ کا پرچم، تلوار اور پیراہن ہمراہ لئے ہوں گے اور جب نماز عشاء پڑھ چکیں گے توآوازدیں گے :اے لوگو!تمہیں خدا اور خدا کے سامنے (روز قیامت)کھڑے ہونے کو یاد دلاتا ہوں ۔ جب کہ تم پر دنیا میں اپنی حجت تمام کر چکا ہے

انبیاء بھیجے ،قرآن نازل کیا۔خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کا کسی کو شریک قرار نہ دو اور اس کے پیغمبروں کی اطاعت کرو۔ جس کے زندہ کرنے کو قرآن نے کہا ہے اسے زندہ کرو اور جس کے نابود کرنے کا حکم دیا ہے اسے نابود کرو راہ ہدایت کے ساتھی بنو اور تقویٰ وپر ہیزگاری اختیار کرو اس لئے کہ دنیا کے فنا زوال اور دواع کا وقت آچکاہے ۔

میں تمہیں اللہ ،رسول ،کتاب عمل اور باطل کی نابودی رسول اللہ کی سیرت کے احیاء کی دعوت دیتا ہوں اس وقت ۳۱۳ / افراد انصار کے درمیان ظہور کریں گے۔

ب)پرچم قیام کا نعرہ

ہر حکومت کا ایک نشان ہوتا ہے تاکہ اسی کے ذریعہ پہچانی جائے اس طرح قیام و انقلاب بھی ایک مخصوص پرچم رکھتے ہیں کہ اس کا مونوگرام ایک حد تک اس کے رہبروں کے مقاصد کو نمایاں کرتا ہے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کا عالمی انقلاب بھی مخصوص مونوگرام کا

ہوگا اور اس پر شعار لکھا ہوگا ۔اگر چہ مونوگرام کے شعار کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ایک باب سب میں مشترک ہے وہ یہ کہ لوگوں کو حضرت کی اطاعت کی دعوت دے گا۔

ابھی اس سلسلے میں چند نمونہ کے ذکرپہ اکتفاءکرتے ہیں ۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے پرچم پر لکھا ہوگا ۔

"کان کھلا رکھو اور حضرت کی اطاعت کرو۔"

دوسری جگہ ملتا ہے کہ پر چم مہدی کا نعرہ "البیعة لِلله "بیعت خداکے لئے ہے ۔

ج)قیام سے کائنات کی خوشحالی

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کا قیام انسانون کی خوشحالی کا باعث ہوگا اس خوشحالی کا بیان مختلف طریقوں سے ہے بعض روایتوں میں زمین اور آسمان والوں کی خوشی ہے اور بعض میں مردوں کی خوشحالی مذکور ہے ایک روایت میں قیام کے لئے استقبال کا تذکرہ ہے دوسری روایتوں میں مردو ں کے زندہ ہونے کی آرزو کا تذکرہ ہے یہاں پر اس کے چند نمونے ذکر کرتا ہوں ۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی کے قیام سے تمام اہل زمین و آسمان پرندے درندے دریا کی مچھلیاں خو شحال و شاد ہوں گی ۔

اس سلسلے میں حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ اس وقت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے جب آپ کانام مبارک زبان زد خاص و عام ہوگا اور لوگوں کے وجود حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے عشق سے سرشار ہوں گے اس طرح سے کہ ان کے نام کے سواکوئی اور نام نہ زبان زد ہوگا اور نہ یاد رہ جائے گا اور ان کی دوستی سے اپنی روح کو سیراب کریں گے۔

روایت میں "یَشْرِبُوْنَ حُبَّہٗ"کی تعبیر سے یعنی ان کی محبت سے اپنی پیاس بجھائیں گے اس روایت میں حضرت سے ارتباط وتعلق کو خوشگوار پینے کے پانی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ لوگ جسے الفت اور پوری رغبت سے پیتے ہیں اور حضرت مہدی کا عشق ان کے وجود میں نفوذکر جائے گا۔

حضرت امام رضا (علیہ السلام) ظہور سے قبل کے تلخ حوادث اور فتنوں کو شمار کرتے ہوئے ظہور کے بعد فرج اورکشادگی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اس وقت لوگوں کو اس طرح فرج و سکون حاصل ہوگا کہ مردے دوبارہ زندگی کی تمنا کریں گے۔

امام جعفرصادق (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:گویا میں منبرکوفہ کی بلندی پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں اور رسول خدا کی زرہ ڈالے ہوئے ہیں اس وقت حضرت کے بعض حالات

بیان فرمائے اور اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: کہ کوئی مومن قبر میں نہیں بچے گا کہ اس کے دل میں خوشی و مسرت داخل نہ ہوئی ہو اس طرح سے کہ مردے ایک دوسرے کی زیارت کو جائیں گے اور حضرت کے ظہور کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے ۔

بعضی روایتوں میں "تلک الفرجہ"کی لفظ آئی ہے یعنی برزخ کے باشیوں کے لئے حضرت کے ظہور سے کشایش پیدا ہوگی اس نقل کے مطابق رہبری و انقلاب کی عظمت اس درجہ ہے کہ ارواح پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

د)محرومین کی نجا ت

شک نہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کا قیام عدالت کی بر قراری اور انسانی سماج سے تمام محرومیت کی بیخ کنی ہے اس حصے میں حضرت کے قیام کے وقت مظلوموں کے سلسلے میں جوآپ کا اقدام ہوگا کہ محروموں کی پناہ کا باعث ہو اُسے بیان کریں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں کہ: میری امت سے مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے خدا انھیں انسانوں کا ملجاء بناکر بھیجے گا اس زمانے میں لوگ نعمت وآسائش میں زندگی گذاریں گے ۔

رسول خدا نے فریاد رسی کو کسی گروہ ،ملت اور طائف سے مخصوص نہیں کیا ہے ؛بلکہ کلمہ (ناس) یعنی لوگ،کے ذریعہ تمام انسانوں کا نجات دھندہ جاناہے اس بناء پر ان کے ظہور سے پہلے شرائط کچھ ایسے ہوجائیں گے کہ دنیا کے تمام انسان ظہور کی تمنا کریں گے جابر کہتے ہیں کہ: امام محمد باقر (علیہ السلام) نے فرمایا: کہ حضرت مہدی مکہ میں ظہورکریں گے

خدا وند عالم ان کے ہاتھوں سے سرزمین حجاز کو فرج عطا کرے گا اور حضرت بنی ہاشم کے تمام قیدیوں کو آزادکریں گے۔"

ابو ارطات کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)(مکہ سے) مدینہ کے عازم ہوں گے اور اسراء بنی ہاشم کو آزاد ی دلائیں گے پھرکوفہ جائیں گے اور بنی ہاشم کے اسراء کو آزادکریں گے ۔

شعرانی کہتا ہے کہ: جب حضرت مہدی غرب کی سر زمین پر پہنچیں گے تواندلس کے لوگ ان کے پاس جاکے کہیں گے اے حجۃ اللہ (خداکی حجت) جزیرہ اندلس کی مدد کیجئے کہ وہاں کے لوگ اور جزیرہ تباہ ہوگیا ہے ۔

رہبر قیام

انقلاب اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام سے متعلق ہم گفتگو کر چکے اب اس فصل میں جسمی اور اخلاقی خصوصیات وکرامات کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

الف) جسمی خصوصیات

۱۔ عمر اور چہرہ ۔ حصین کا بیٹا عمران کہتا ہے کہ: میں نے رسول خدا سے کہا: کہ اس شخص (مہدی)کا مجھے تعارف کرائیے اور ان کے کچھ حالات بیان کیجئے ۔

تو رسول خدا نے فرمایا: وہ میری اولاد میں ہے ان کا جسم اسرائیل کے مردوں کے مانند سخت اور سڈول ہے؛ میری امت کی گرفتاری کے وقت قیام کرے گا ان کے چہرے کا رنگ عربوں سے مشابہ ہے؛ اس کا قیافہ چالیس ۴۰/سالہ مرد کے مانند ہوگا صورت چاند کے ٹکڑے کے مانند چمکتی ہوگی، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جب کہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی بیس سال تک حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے گا اور کفار ممالک مانند قسطنطنیہ و روم پر قبضہ جمائے گا ۔

امام حسن مجتبیٰ (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ خداوند متعال حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی عمر غیبت کے زمانے میں طولانی کر دے گا اس کے بعد اپنی قدرت کاملہ سے ان کے چہرے کو چالیس سال سے کم سالہ جوان کی مانند بنا دے گا۔

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ "جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو لوگ انکار کریں گے اور کوئی ان کا پاس و لحاظ نہیں کرے گا ۔ سوائے ان لوگوں کے جن سے خدا وند عالم نے عالم ذر میں عہد و پیمان لیا ہو وہ ایک مکمل اور کامیاب ۔ معتدل انداز میں آئے گا۔"

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو آپ کا سن ۳۰/ اور ۴۰/کے درمیان ہوگا ۔"

مروی کہتا ہے کہ: میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا : کہ ظہور و قیام کے وقت آپ کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی کیا علامت ہے ؟امام نے فرمایا: کہ علامت یہ ہے کہ عمر تو زیادہ ہے لیکن چہرے سے جوان ہوں گے اور اتنا جوان ہوں گے کہ دیکھنے والے کہیں گے کہ ۳۰/ یا چالیس سال کے ہیں ۔

دوسری علامت یہ ہے کہ زمانے کی آمد و رفت اسے بوڑھا نہیں بنا سکے گی مگر یہ کہ ان کو موت آجائے ۔"

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: "یقینا ولی خدا ۱۲۰ / سال جناب ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح عمر کریں گے لیکن چھرہ اور رخسار ایک ۳۰/ یا ۴۰/ سالہ جوان کی طرح ہوگا۔

مرحوم مجلسی فرماتے

ہیں کہ: شاید اس سے مراد حکومت اور سلطنت کی مدت ہو یا یہ کہ حضرت کی عمر اتنی ہی تھی لیکن اسے خدا وند عالم نے طولانی کر دیا ہے ۔

لفظ "موفق "سے مراد اعضاء کا معتدل اور متناسب ہونا ہے اس سے کنایہ یہ ہے کہ متوسط یا آخر عمر میں ایک جوان کی طرح ہیں ۔

ظھور کے وقت آپ کے سن کے بارے میں دیگر اقوال بھی پائے جاتے ہیں ۔ ارطات کہتا ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۶۰/ سال کے ہیں ۔ ابن حماد کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ۱۸ / سالہ ہیں ۔

جسمی خصوصیات ابو بصیر کی زبانی

ابو بصیر کہتے ہیں :کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) سے عرض کی کہ: میں نے آپ کے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کا سینہ کشادہ اور شانے چوڑے ہوں گے ۔حضرت نے کہا: اے ابو محمد میرے والد نے رسول خدا کی زرہ پہنی تو انھیں بڑی ہو رہی تھی اور اتنی بڑی کہ زمین سے خط کر رہی تھی میں نے بھی اسے پہنا تو مجھے بھی بڑی ہوئی لیکن وہی زرہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے جسم پر بالکل رسول خدا ﷺ کے جسم کی طرح مناسب ہوگی اور اس زرہ کا نچلا حصہ کوتاہ ہے اس طرح سے کہ ہر دیکھنے والا گمان کرے گا کہ اسے موڑ دیا گیا ہے ۔

صلت کے بیٹے ریان کہتے ہیں کہ:میں نے امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا :کہ کیا آپ صاحب امر ہیں ؟تو آپ نے کہا : میں امام اور صاحب امر ہوں لیکن نہ وہ صاحب امر جو زمین و عدل و انصاف سے بھر دے گا جب کہ ظلم و ستم سے بھرچکی ہوگی میں کس طرح وہ صاحب امر ہوں گا جب کہ میرے جسم کی ناتوانی دیکھ رہے ہو حضر ت قائم وہ ہیں کہ جب ظھور کریں گے توبوڑھوں کی عمر ہوگی لیکن صورت جوانوں کی سی ہوگی قوی اور تندرست جسم کے مالک ہوں گے کہ اگر کسی بڑے سے بڑے درخت پر ہاتھ ماردیں گے تو وہ جڑ سے اکھڑ جائے گا اور اگر پہاڑوں کے درمیان آوزا دیں گے تو چٹان چٹخ جائیں گے نیز اپنی جگہ چھوڑدیں گے جناب مو سی(علیہ السلام)کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ان کے ساتھ ہے ۔

اخلاقی کمالات

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) دیگر معصومین(علیہم السلام)کی مانند مخصوص اخلاقی کما لات کے مالک ہیں یعنی حضرات معصومین(علیہم السلام)کامل انسان اور بشریت کے لئے نمونہ اور اعلیٰ حد تک نیک اخلاق کے مالک ہیں ۔

حضرت رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) لوگوں میں سب سے زیادہ دانا اور حلیم و بردبار اور پر ہیزگار ہیں وہ تمام انسانوں سے زیادہ بخشش کرنے والے ،عابد ،بہادر ہیں "۔

الف)خوف خدا

کعب کہتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کا خداکے سامنے خوف و ہراس عقاب کی طرح ہے۔

یعنی جس طرح وہ اپنے پیروں کے سامنے خاضع ہوتا ہے شاید کعب کی مراد یہ ہوکہ اگر چہ عقاب طاقتور پرندہ ہے لیکن اس کی تمام قوت کا دارو مدار پروں پر ہے اگرکسی وقت اس کے پر اس کی مدد نہ کریں تو آسمان سے زمین پرگر پڑے گا۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) بھی الٰہی قدرت مند رہبر ہیں لیکن اس قدرت کا سر چشمہ اللہ کی ذات ہے ۔اگر خداوند عالم کسی وقت آپ کی مدد نہ کرے توکارکردگی کی قوت باقی نہیں رہے گی اس وجہ سے حضرت خدا وندعالم کے سامنے خاضع و خاشع ہیں ۔

ابن طاؤوس کی نقل کے مطابق حضرت کا خشوع خدا وندعالم کے سامنے نیزوں کے دو طرف سے تشبیہ دیاگیا ہے نیزہ کی کارکردگی اور نشانہ پر اس کا لگنا دوکنارے سے تعلق رکھتا ہے دو پروں کے مانند ہے کہ اگر ایک سرا ٹیڑھا ہواتو نیزہ خطاکرجائے گا۔

شاید ا س سے مراد یہ ہوکہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی قدرت خدا وند عالم سے ہے اور خد اوند عالم کی مدد سے تعلق رکھتی ہے۔

ب)زہد

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور میں کیوں جلد بازی کرتے ہو؟ خدا جانتا ہے کہ آپ کا لباس معمولی ،کھر درا ،غذا نان جو، حکومت، تلوارکی حکومت ہے اور موت تلوارکے سایہ میں ہے۔

عثمان بن حمادکہتے ہیں کہ:ہم امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی بزم میں تھے کہ ایک شخص

نے حضرت سے عرض کی: حضرت علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) ایسا معمولی لباس پہنتے تھے جس کی قیمت چار درھم تھی لیکن آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں ! حضرت نے جواب دیا: "حضرت علی (علیہ السلام) نے ایسا لباس اس زمانے میں زیب تن کیا ہے کہ کوئی اعتراض کرنے والا نہیں تھا ہر زمانے کا عمدہ لباس اس زمانے کے لوگوں کا ہے ۔جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) قیام کریں گے تو حضرت علی (علیہ السلام) کا لباس پہنیں گے اور انھیں کی سیاست اور ڈگر پر چلیں گے۔

ج) لباس

روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کا مخصوص لباس مذکور ہے کبھی رسول اللہ کے لباس کی بات آتی ہے کبھی جناب یوسف (علیہ السلام)کے لباس کی گفتگو ہوئی۔

شعیب کے بیٹے یعقوب کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے کہ میں تمہیں وہ لباس دیکھاؤں جو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے وقت زیب تن کریں گے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں دیکھنا چاہتاہوں ۔ حضرت نے صندوقچہ منگوایا اور اسے کھولا اور کرباسی لباس نکالا اور اسے کھولا تو اس کے بائیں طرف ایک خون کا دھبّہ تھا۔

امام (علیہ السلام) نے کہا یہ رسول خدا کا لباس ہے جس دن حضرت کے اگلے چار دانت (جنگ احد) میں شہید ہوئے تھے حضرت نے اسے پہنا تھا اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) یہی لباس پہنے ہوئے قیام کریں گے میں نے اس خون کو چوما اور آنکھوں سے لگایا پھر حضرت نے لباس تہہ کرکے اٹھا لیا ۔

مفضل بن عمر کہتے ہیں :کہ امام صادق (علیہ السلام) نے فرمایا: جناب یوسف کے لباس کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں تو حضرت نے کہا: کہ جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام(کے لئے آگ روشن کی گئی تو جبرائیل (علیہ السلام)نے ایک لباس لاکر انھیں پہنایا جو سردی وگرمی سے حفاظت کرتا ہو۔اور جب ان کی وفات نزدیک ہوئی تو انھوں نے دعاکی اور جلد میں رکھ کر حضرت اسحاق کے بازو پر باندھ دیا انھوں نے یعقوب (علیہ السلام) کو دیا تو جب جناب یوسف (علیہ السلام) پیدا ہوئے اور حضرت یعقوب (علیہ السلام)نے یوسف (علیہ السلام) کے بازو پر باندھ دیا یوسف بھی حادثات سے گذرنے کے بعد مصر کے باد شاہ ہوئے جب جناب یوسف نے اسے وہاں کھولا توحضرت یعقوب نے اس کی خوشبو محسوس کی یہ خدا وند کی گفتگو قرآن میں ہے کہ یوسف کی یعقوب کے قول کے مطابق حکایت کرتا ہے۔کہ میں یوسف کی خوشبو محسو س کر رہا ہوں میری طرف خطا کی نسبت نہ دو"(۱)یہ وہی لباس ہے جو جنت سے آیا ہے ۔"

میں نے عرض کیا: میں قربان جاؤں ؛وہ لباس کس کے ذریعہ آیا ہے؟ کہا: اس کے اہل کے

ہاتھ؛لباس ہمارے قائم کے ہمراہ ہے جب وہ ظہورکریں گے "پھرکہا:ہر نبی جسے علم و دانش یا کوئی اور چیز بعنوان ارث ملی ہے وہ محمد ﷺ تک پہنچا ہے۔"

د)اسلحہ

رسول خدا نے حضرت علی (علیہ السلام) سے کہا:کہ جب ہمارے قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے اور ان کی ماموریت کا وقت آجائے گا تو ان کے ساتھ ایک تلوار ہوگی جو انھیں آوازدے گی :اے خداکے ولی ! قیام کیجئے اور اپنے دشمنوں کو قتل کیجئے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) ظہور

کے وقت رسول خداکا وہی لباس زیب تن کریں گے جو انھوں نے جنگ احد میں زیب تن کیا تھا اور وہی زرہ و عمامہ بھی ہوگا ،جو آنحضرت نے پہنا تھا اور ذوالفقار جو رسول خداکی تلوار ہے ہاتھ میں لیں گے تلوار آٹھ ماہ تک بے دینوں کے کشتوں کے پشتے لگائے گی۔"

جابر جعفی کہتے ہیں :کہ امام محمد باقر(علیہ السلام) نے فرمایا:امام مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) مکہ سے رکن و مقام کے درمیان اپنے وزیر اور ۳۱۳ / اصحاب کے ساتھ ظہورکریں گے اور رسول خداکا دستور العمل ،پر چم ،اسلحہ ان کے ہاتھ میں ہوگا اس وقت منادی آسمان مکہ سے حضرت کے نام اور آپ کی ولایت کے ساتھ آواز دے گا ۔اس طرح سے کہ تمام اہل زمین اس نام کو سنیں گے آپ کا نام حضرت محمد ﷺ کا نام ہے۔"

ھ)امام اور صورت کی شناخت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی ایک خصوصیت یہ ہوگی کہ انسان کی اندرونی حالت چہروں سے پہچان لیں گے اور نیک افرادکو بدکردار سے جداکردیں گے اور فسادکرنے والوں کو اسی شناخت کے مطابق کیفرکردار تک پہنچا ئیں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے توکوئی ایسا نہیں بچے گا جسے حضرت پہچانتے نہ ہوں کہ یہ نیک انسان ہے یا فاسد و بدکردار ۔"

نیز فرماتے ہیں کہ:جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) قیام کریں گے تو ہمارے دشمنوں کو ان کے چہروں سے پہچان لیں گے اور اس وقت ان کے سرو پیرکو پکڑیں گے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسے قتل کر دیں گے ۔

اسی طرح فرماتے ہیں کہ جب قیام کریں گے تو دوست و دشمن کو اپنی قوت شناخت سے الگ

کردیں گے ۔

معاویہ دھنی کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے آیہ مجرمین جس میں ہے کہ وہ اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے تو پھر ان کے سر اور پیر پکڑے جائیں گے ۔

امام (علیہ السلام) نے کہا: اے معاویہ اس سلسلے میں دوسرے لوگ کیا کہتے ہیں ؟ میں نے کہا: ان کا خیال ہے کہ خدا وند عالم قیامت کے دن گناہگاروں کو ان کے قیافے سے پہچان لے گا اور سر کے بال و پاؤں پکڑکر جہنم میں ڈال دے گا امام (علیہ السلام) نے کہا: خداوند عالم کو کیا ضرورت ہے کہ انھیں ان کے چہروں سے پہچانے جب کہ اسی نے انھیں پیدا کیا ہے۔"

میں نے کہا: کہ پھر آیت کے کیا معنی ہیں ؟ آپ نے کہا: کہ جب قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کریں گے تو خدا وند عالم انھیں چہرہ شناسی کا علم عطا کرے گا اور حضرت حکم دیں گے کہ کافروں کو سر اور پیر پکڑکر ان پر سخت ضرب لگائی جائے۔ "

و)کرامات

اگر چہ آخر زمانہ میں لوگ قوی حکومت کے بروی کار آنے سے جب کہ وہ مظلوموں کی حامی ہو گی وقت شماری کریں گے لیکن بہت ساری حکومتوں سے خوشحال نہیں ہوں گے اور ہرگروہ و پارٹی کی بات نہیں مانیں گے سچی بات یہ ہے کہ وہ کسی کو قادر نہیں سمجھتے جو دنیا کے نظام کو درست کر سکے اور پُر آشوب دنیا کو ٹھکانے لگاسکے۔

اس لحاظ سے جو سماج کے نظم بر قرار ہونے اور دنیا میں امنیت کی وسعت کے دعویدار ہیں ۔ انھیں مافوق قوت کا مالک ہونا چاہئے اس بات کا اثبات کرامتوں کے ظاہر کرنے اور خارق العادۃ کاموں کے انجام دینے پر ہے شاید اس لئے ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ابتدائے ظہور میں معجزات وکرامات سے کام لیں گے اڑتے پرندوں کو آواز دیں گے وہ فوراً نیچے آکر حضرت کے اختیار میں آجائے گا خشک لکڑی بنجر اور سخت زمین میں گاڑیں گے تو بلا فاصلہ ہری بھری ہو جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے ۔

ان کاموں سے لوگوں پر ثابت ہو جائے گا کہ میرا ایسی شخصیت سے سامنا ہے جس کے اختیا ر میں زمین و آسمان ہیں ۔یہ کرامتیں در حقیقت ان لوگوں کے لئے ایک نوید اور مژدہ ہوں گی جو سالہاسال اور صدیوں آسمان و زمین کے نیچے مظلوم و مغلوب اور دبے ہوں گے اور ملیونوں قربانی دینے کے باو جود قادر نہ ہو سکے ہوں گے جو ایسے حملوں کے لئے رکاوٹ بن سکے لیکن اس وقت خود کو ایک ایسی شخصیت کے سامنے پائے گا جس کے اختیارمیں زمین و آسمان و ما فیھا ہوں گے ۔

جو لوگ کل تک قحط کی زندگی گذار رہے تھے حد تو یہ تھی کہ ابتدائی ضرورتوں کو بھی پورا

نہ کر سکتے ہوں گے اور خشک سالی اور زراعت نہ ہونے کی وجہ سے اقتصادی بحران کا شکار ہوں گے آج وہ لوگ ایسی شخصیت کے سامنے ہوں گے جس کے ادنیٰ اشارہ سے زمین سر سبز و خرم ہو جائے گی اور پانی و بارش کا ذخیرہ ہو جائے گا۔

جو لوگ لا علاج بیماریوں سے دوچار ہوں گے آج اس شخصیت کا سامنا کریں گے جو لا علاج بیماریوں کا علاج کرے گا اور مردوں کو حیات دے گا یہ سارے معجزات وکرامات ہیں جو اس ذات کی قوت و صداقت گفتار کو ثابت کریں گی ۔

خلاصہ یہ کہ دنیا والے یقین کریں گے کہ یہ نوید دینے والا گذشتہ دعویداروں سے کسی طرح مشابہ نہیں ہے بلکہ یہ وہی نجات دینے والا ،اللہ کا واقعی ذخیرہ مہدی موعودہے ۔

کبھی حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کی کرامتیں سپاہیوں کے لئے ظاہر ہوں گی جو ان کے ایمان کو محکم اور اعتقاد کو راسخ کریں گی اور کبھی دشمنوں اور شک کرنے والوں کے لئے ہوں گی جو آنحضرت پر ان کے ایمان و اعتقاد کا سبب ہوگا۔

یہاں پر بعض معجزات وکرامات کو بیان کر رہا ہوں ۔

۱۔پرندوں کا بات کرنا

امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی راہ میں ایک سادات حسنی سے ملاقات کریں گے جس کے پاس بارہ ۱۲/ ہزار سپاہی ہوں گے حسنی احتجاج کرے گا اور خو دکو رہبری کا زیادہ حق دار سمجھے گا حضرت اس کے جواب میں کہیں گے-"میں مہدی ہوں "حسنی ان سے کہے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی علامت اور نشانی ہے کہ میں بھی بیعت کروں ۔حضرت آسمان پر اڑتے پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو پرندہ نیچے آجائے گا ۔ اور حضرت کے ہاتھوں پر بیٹھے گا پھر اس وقت قدرت خدا سے گویا ہوگا اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی امامت کی گواہی دے گا ۔

سید حسنی کے مزید اطمینان کے لئے حضرت سوکھی لکڑی زمین میں گاڑیں گے تو وہ سر سبز ہو جائے گی اور شاخ و پتے نکل آئیں گے دوبارہ پتھر کے ٹکڑے کو زمین سے اٹھائیں گے اور ہلکے سے دباؤ سے اسے ریزہ ریزہ کرکے خمیر کی طرح نرم کر دیں گے ۔

سید یہ ساری کرامتیں دیکھنے کے بعد حضرت پر ایمان لائے گا اور خود اپنی تمام فوج کے ساتھ حضرت کے سامنے سرتسلیم خم کر دے گا حضرت اسے فوج کے پہلے دستہ کا کمانڈر بنادیں گے۔

۲۔ پانی کا ابلنااور زمین سے غذا کا حاصل کرنا

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ جب امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر مکہ میں ظھورکریں گے اور وہاں سے کو فہ کا قصدکریں گے تو اپنی فوج میں اعلان کریں گے کہ کوئی اپنے ہمراہ کھانا پانی نہیں لے گا حضرت ،موسی(علیہ السلام)کا پتھر جو اپنے ہمراہ صاف و شفاف پانی کا بارہ چشمے رکھتا ہے ،لئے ہوں گے راستے میں جہاں بھی رکیں گے اس کو نصب کر دیں گے زمین سے پانی کے چشمے ابل پڑیں گے اور سارے بھوکے اور پیاسے افراد اس سے شکم سیر ہوجائیں گے۔

راستے میں سپاہیوں کی خوراک کا بندوبست اسی طرح سے ہے پھر جب نجف پہنچ جائیں گے وہاں اس پتھرکے نصب کرنے سے ہمیشہ کے لئے پانی اور دودھ ابلتا رہے گا جو بھوکے پیاسوں کو سیراب کرے گا ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظھورکریں گے تو رسول خدا کا پرچم ،سلیمان کی انگوٹھی، عصا اور سنگ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے ہمراہ ہوگا۔ پھر حضرت کے حکم سے سپاہیوں کے درمیان اعلان ہوگا کہ کوئی اپنے کھانے پینے نیز جانوروں کے چارے کا انتظام نہ کرے ۔

بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے کہیں گے کہ کیا وہ ہمیں ہلاک کرنا اور ہماری سواریوں کو بھوکا پیاسا مارنا چاہتے ہیں ۔پہلی جگہ پہنچتے ہی حضرت پتھر زمین میں نصب کریں گے اور فوج کے کھانے پینے نیز چوپایوں کے چارے کاا نتظام ہو جائے گا شہر نجف پہنچنے تک اس سے استفادہ کرتے رہیں گے ۔

۳۔ طی الارض اور سایہ کا فقدان

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ جب حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؐ) ظھورکریں گے تو زمین نور الٰہی سے روشن ہوجائے گی اور حضرت مہدی کے قدمون کے نیچے تیزی سے آگے بڑھے گی آپ تیزی سے راستہ طے کریں گے اورآپ وہ ہیں کہ جس کا سایہ نہ ہوگا۔

۴۔ انتقال کا ذریعہ

امام محمد باقر (علیہ السلام) نے سورہ نامی شخص سے کہا :”ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم و سخت دو بادلوں میں کسی ایک کا انتخاب کرلیں انھوں نے نرم بادل کا انتخاب کیا سخت حضرت صاحب الامر کے لئے ذخیرہ رہ گیا ،سورہ نے پوچھا : سخت بادل کس لئے ہے؟ حضرت نے

کہا جن بادلوں میں چمک۔ گرج،کڑک اور بجلی ہوگی جب ایسا ابر ہوگا تو تمہارے صاحب الامر اس پر سوار ہیں بے شک آپ بادل پر سورا ہوں گے اور اس کے ذریعہ آسمان کی بلندی کی طرف جائیں گے اور سات آسمان و زمین کی مسافت طے کریں گے وہی زمین کہ پانچ عدد سکونت و رہائش والی ہیں اور ۲/ ویران ہیں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ- :"خدا وند عالم نے ذوالقرنین کو سخت و نرم بادلوں کے درمیان ایک کا اختیا ر دیا تو انھوں نے نرم کو اختیارکیا یہ وہی ابر ہے جس میں بجلی وکڑک نہیں پائی جاتی اور اگر سخت بادل کا انتخاب کرتے تو انھیں اس سے استفادہ کی اجازت نہیں ملتی اس لئے کہ خدا وندعالم نے سخت بادل کو حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے لئے ذخیرہ کیا ہے۔

۵۔ زمانے کی چال میں سستی

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جب حضرت امام (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے توکوفہ کی سمت حرکت کریں گے پھر وہاں ساتھ سال حکومت کریں گے جس کا ہر سال دس سال کے برابر ہوگا پھر اس کے بعد جو اللہ کا ارادہ ہوگا انجام دیں گے کہا گیا سال کس طرح طولانی ہوگا؟ امام نے کہا: کہ خداوند عالم منظومہ اور اس کے مدیر فرشتوں کو حکم دے گا کہ اپنی رفتارکم کرو اس طرح سے ایام وسال طولانی ہو جائیں گے ۔

کہتے ہیں :کہ اگر ان کی رفتار میں معمولی سے بھی تبدیلی ہوئی تو آپس میں ٹکرا کر تباہ ہوجائیں گے تو امام نے جواب دیا: کہ یہ قول مادہ پرستوں اور منکر خدا کا ہے لیکن مسلمان (جو خدا وند عالم کو اس کا گردش دینے والا جانتے ہیں) ایسی بات نہیں کہتے ۔"

۶۔ قدر ت تکبیر

کعب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ذریعہ شہر قسطنطنیہ کی فتح کے بارے میں کہتا ہے :کہ حضرت ،اپنا پر چم زمین میں رکھ کر پانی کی طرف وضوکرنے نماز صبح کے لئے جائیں گے پانی حضرت سے دور ہو جائے گا امام پرچم اٹھاکر پانی کے طرف دوڑیں گے تاکہ حضرت کا اس گوشہ

سے گذر ہو جائے پھر اس وقت پر چم زمین میں رکھ دیں گے اور سپاہیوں کو آواز دیں گے اور کہیں گے:اے لوگو! خدا وند عالم نے دریا تمہارے لئے بنائے ہیں جس طرح بنی اسرائیل کے لئے شگاف کیا تھا پھر فوجی دریا سے پار ہوکر شہر قسطنطنیہ کے مقابل کھڑے ہوجائیں گے سپاہی تکبیر کی آواز بلندکریں اور شہرکی دیواریں ہلنے لگیں گی دوبارہ تکبیرکہیں گے پھر دیوار ہلنے

لگے گی جب تیسری بار تکبیر کی آواز بلند ہوگی تو بارہ برجی محفوظ دیواریں زمین بوس ہو جائیں گی ۔ (۱)

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ"حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) قسطنطنیہ کے سامنے اتریں گے اس وقت اس قلعہ میں ۷/دیواریں ہوگی حضرت سات تکبیر کہیں گے تو دیواریں زمین بوس ہوجائیں گی اور بہت سارے رومی سپاہی کے قتل کے بعد وہ جگہ حضرت کے تحت تصرف آجائے گی اور کچھ گروہ اسلام لے آئیں گے ۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :پھر حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے اصحاب تحریک جاری رکھیں گے رومی کسی قلعہ سے نہیں گزریں گے مگر وہ ایک (لاالہ الااللہ)سے (مسمار)ڈھ جائے گا اس کے بعد شہر قسطنطنیہ سے قریب ہو جائیں گے وہاں پر چند تکبیر کہیں گے پھر اس کے پڑوس میں واقع دریا خشک ہو جائے گا اور پانی زمین کی تہہ میں چلا جائے گا اور شہر کی دیواریں بھی گر جائیں گی وہاں سے رومیوں کے شہر کی جانب چل پڑیں گے اور جب وہاں پہنچ جائیں گے تو مسلمان تین تکبیر کہیں گے تو شہر دھول اور ریت کی طرح نرم ہوکر اڑنے لگے گا۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنی تحریک جاری

رکھیں گے یہاں تک کہ شہروں کو عبور کرتے ہوئے دریا تک پہنچ جائیں گے حضرت کا لشکر تکبیر کہے گا اس کے کہتے ہی دیواریں آپس میں ٹکراکر گر جائیں گی۔

۷۔ پانی سے گذر

امام صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ میرے باپ نے کہا: حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے توافواج کوشہر قسطنطنیہ تک روانہ کریں گے اس وقت وہ خلیج تک پہنچ جائیں گے اپنے قدموں پر ایک جملہ لکھیں گے اور پانی سے گذر جائیں گے اور جب رومی اس عظمت اور معجزہ کو دیکھیں گے توایک دوسرے سے کہیں گے جب امام زمانہ کے سپاہی ایسے ہیں تو خود حضرت کیسے ہوں گے ! اس طرح وہ دروازے کھول دیں گے اور لشکر شہر میں داخل ہو جائے گا اور وہاں حکومت کرے گا۔"

۸۔ بیماروں کو شفا

امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :"حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) پرچموں کو ہلاکر معجزات ظاہر کریں گے اور خد وند عالم کے اذن سے ناپید اشیاء کو وجود میں لائیں گے۔ سفید داغ،کوڑھ کے مریضوں کو شفادیں گے مردوں کو زندہ اور زندوں کو مر دہ کریں گے ۔

۹۔ہاتھ میں موسیٰ (علیہ السلام)کا عصا

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ(علیہ السلام)کا عصا جناب آدم (علیہ السلام)سے متعلق تھا جو شعیب (پیغمبر) تک پہنچا اس کے بعد موسیٰ(علیہ السلام) بن عمران کو

دیاگیا وہی عصا اب میرے پاس ابھی جلدی ہی اسے دیکھا تھا تو وہ سبز تھا ویسے ہی جیسے ابھی درخت سے الگ کیاگیا ہو جب اس عصا سے سوال کیا جائےگاتو جواب دےگا اور وہ ہمارے قائم کے لئے آمادہ ہے اور جوکچھ موسیٰ (علیہ السلام)نے اس سے انجام دیا ہے وہی حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس سے انجام دیں گے اور اس عصاکو جو بھی حکم ہوگا انجام دے گا اور جہاں ڈال دیا جائےگاجادوکو نگل جائےگا ۔

۱۰۔بادل کی آواز

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ آخر زمانہ میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے تو بادل آپ کے سر پر سایہ فگن ہوکر جہاں آپ جائیں گے آپ کے ہمراہ وہ بھی جائےگا تاکہ حضرت کی سورج کی تمازت سے حفاظت کرے اور بیانگ دھل آواز دےگاکہ یہ مہدی ہیں ۔"

امام جعفر صادق (علیہ السلام)کے بقول نتیجہ یہ ہوگاکہ کسی نبی اور وصی کا معجزہ باقی نہیں بچےگا مگر یہ کہ خدا وند عالم اسے حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہاتھوں ظاہرکر دےگا تاکہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے ۔

امام کے سپاہی

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے سپاہی مختلف قوم وملت پر مشتمل ہوں گے اور قیام کے وقت ایک خاص انداز میں بلائے جائیں گے جو لوگ پہلے سے کمانڈر معین کئے جاچکے ہوں گے لشکرکی رہنمائی اور جنگی طریقوں کے بتانے کی ذمہ داری لے لیں گے جو سپاہی حضرت کے لشکر میں خاص شرائط سے قبول کئے گئے ہوں گے وہ خود بخود خصو صیت کے مالک ہوں گے ۔

اس فصل میں اس موضوع سے متعلق روایات ملاحظہ ہوں ۔

الف) لشکرکے کمانڈر

روایات میں ایسے لوگوں کا نام ہے جو یا تو اس عنوان سے نام ہے جو خاص فوجی مشق کریں

گے یاکچھ لشکر کی کمانڈری کریں گے اس حصے میں ان کے اسماء اورکارکردگی بیان کریں گے ۔

۱۔حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)

امیر المؤ منین (علیہ السلام) ایک خطبہ میں فرماتے ہیں کہ: اس وقت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) جناب عیسیٰ (علیہ السلام)کو دجّال کے خلاف حملے میں اپنا جانشین بنائیں گے جناب عیسیٰ (علیہ السلام) دجا ل کو شکست دینے کے لئے روانہ ہوں گے دجال وہ ہے جو پوری دنیاپراپنا تسلط جماکے کھیتوں کو اورا نسانی نسل کو جمع کرکے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دےگا جو قبول کر لےگا اس کی عنایتوں کا مرکز ہوگا اور اگر انکارکردےگا تو اسے قتل کردےگا مکہ ، مدینہ بیت المقدس کے علاوہ پوری کائنات کو درہم و برہم کر دےگا اور جتنی نا مشروع اولادہیں اس کے لشکر سے ملحق ہو جائیں گی۔

دجال حجازکی سمت حرکت کرےگااور عیسیٰ (علیہ السلام) سے"ہر سا"میں اس سے ملاقات ہوگی تو دردناک صدا بلندکریں گے اور ایک کاری ضرب اسے لگائیں گے اور اسے آگ کے شعلوں میں پگھلادیں گے جس طرح موم آگ میں پگھلتی ہے۔

ایسی ضرب جس سے دجال پگھل جائے یہ اس زمانے کے جدید ترین اسلحوں کے استعما ل سے ہوگا ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)کے اعجازکی حکایت کرے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)کی خصوصیت میں بیان ہوا ہےکہ: آپ اس درجہ ہیبت رکھتے ہوں گے کہ دشمن دیکھتے ہی موت کو یادکرنے لگےگا یا یہ کہوں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے اس کی جان کا قصدکر لیا ہے ۔

۲۔شعیب بن صالح

حضرت امیرالمؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ سفیانی اورکالے پرچم والے ایک دوسرے کے روبرو ہوں گے جب کہ ان کے درمیان ایک بنی ہاشم کا جوان ہوگا جس کے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر سیاہ نشان ہوگا اور لشکرکے آگے آگے قبیلۂ بنی تمیم سے شعیب بن صالح ہوں گے۔

حسن بصری کہتا ہے:سرزمین ری میں شعیب بن صالح نامی شخص جس کے چار سبز شانے ہوں گے اور داڑھی نہ ہوگی خروج کرےگا اور چار ہزارکا لشکر اس کے ماتحت ہوگا ان کے لباس سفید اور پر چم سیاہ ہوں گے وہ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہؒ)کے مقدمة الجیش میں سے ہوں گے۔

عماریاسر فرماتے ہیں : شعیب بن صالح حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کا علم دارہے۔

شبلنجی کہتا ہے: حضرت مہدی کے لشکر کا پیشرو کمانڈر شعیب بن صالح ہے جو قبیلۂ بنی تمیم سے ہوگا اور جس کی داڑھی کم ہوگی۔

محمد بن حنفیہ کہتے ہیں : خراسان سے سفید پوش ،سیاہ کمر بند والے سپاہی چلیں گے مقدمة الجیش کے علاوہ ایک کمانڈر شعیب بن صالح یا صالح بن شعیب کے نام سے ہوگا جو قبیلۂ بنی تمیم سے ہے یہ لوگ سفیانی لشکر کو شکست دیکر بھاگنے پر مجبور کریں گے اس کے بعد بیت المقدس میں پڑاؤ ڈالیں گے اور حضرت مہدی کی حکومت کی بنیاد ڈالیں گے۔

۳۔امام جعفر صادق (علیہ السلام) کے فرزند اسمٰعیل اور عبد بن شریک

ابو خدیجہ کہتا ہے:کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا ؛کہ میں نے خدا سے چاہا کہ میری جگہ(میرے بیٹے)اسماعیل(علیہ السلام)کو قرار دے لیکن خدا نے نہیں چاہا اور اس کے بارے میں ایک دوسرا مقام عطا کیا وہ پہلا شخص ہے جو دس لوگوں میں حضرت کے اصحاب کے ساتھ ظہور کرے گا اور عبد اللہ بن شریک ان دس میں ایک ہے جو پرچم دار ہوگا۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں ؛گویا میں عبد اللہ بن شریک کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے ہے اور عمامہ کا دونوں سرا شانوں پر لٹک رہا ہے اور چار ہزار سپاہیوں کے ہمراہ حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہؒ)کے آگے آگے پہاڑ کے دامن سے اوپر چڑھ رہا ہے اور مسلسل تکبیر کہہ رہا ہے۔

۴۔ عقیل و حارث

حضرت علی(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: حضرت مہدی لشکر کو تحریک کریں گے تا کہ عراق میں داخل ہو جائیں جب کہ سپاہی آگے آگے اور آپ پیچھے پیچھے حرکت کر رہے ہوں گے۔ لشکر طلعیہ کا کمانڈر عقیل نامی شخص ہوگا اور پچھلے لشکر کی کمانڈری حارث نامی شخص کے ذمّہ ہوگی۔

۵۔جبیر بن خابور

امام جعفر صادق (علیہ السلام) امیر المؤ منین (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:”کہ یہ شخص (جبیر)جبل الاھواز پرچار ہزار اسلحوں سے لیس لشکر کے ساتھ ہم اہل بیت (علیہم السلام)کے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور کا انتظار کررہے ہیں پھر یہ شخص حضرت کے ہمراہ اورآپ کے ہمرکاب دشمنوں سے جنگ کرے گا۔

۶۔ مفضل بن عمر

امام جعفر صادق(علیہ السلام)نے مفضل سے کہا: تم دیگر ۴۴/ آدمیوں کے ساتھ حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہمراہ ہوگے تم حضرت کے داہنے طرف امر و نہی کروگے اور اس زمانے کے لوگ آج سے زیادہ تمہاری اطاعت کریں گے۔

۷۔ اصحاب کہف

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی مدد کو آئیں گے۔

ب) سپاہیوں کی قومیت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہؐ)کی فوج مختلف قوم وملت سے تعلق رکھتی ہوگی اس سلسلے میں روایات مختلف ہیں کبھی عجم کا ان کے سپاہی میں نام آتا ہے توکبھی غیر عرب کا بعض روایتیں ملک اور شہر کا بھی نام بتاتی ہیں کبھی خاص قوم کا جیسے بنی اسرائیل کے تائب لوگ ، مسیحی مومنین، رجعت یافتہ لائق افراد و۔

اس فصل میں اس سلسلے میں بعض روایات ذکر کریں گے۔

۱۔ ایرانی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایرانیوں کی معتد بہ تعداد حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے لشکر میں ہوگی کیونکہ روایات میں ۔اہل ری ،خراسان گنج های طالقان (طالقان کے خزانے) قمی، اہل فارس وکے ذریعہ تعبیر ہوئی ہے۔

امام محمدباقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ پرچم والی فوج جو خراسان سے قیام کرے گی کوفہ آجائے گی اور جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) شہر مکہ میں ظہور کریں گے تو ان کی بیعت کرے گی۔

امام محمدباقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ غیر عرب اولاد میں امام قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے چاہنے والے ۳۱۳/افراد ہوں گے۔

عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں :کہ رسول خدا نے فرمایا :کہ تمہاری طاقت (مسلمانوں کی) عجم کے ذریعہ ہوگی وہ لوگ ایسے شیر ہیں جو کبھی جنگ سے فرار نہیں کریں گے تمہیں (عربوں کو) قتل کریں گے اور لوٹ لیں گے ۔(۱)

حذیفہ بھی رسول خدا سے اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں ۔ لیکن اس روایت کی دلالت میں شک و اشکال ہے روایت کے مطابق ایک دن ایساآئے گا کہ ایرانی اسلام کی وسعت اور تم عربوں سے اسلام لانے کے لئے تلوار چلائیں گے اورگردنیں اڑادیں گے اس وقت عربوں کی حالت ناگفتہ بہ ہوگی اور سخت و دشوار حالات کا انھیں سامنا ہوگا۔

اگر چہ عجم غیر عرب کوکہا جاتا ہے لیکن قطعی طور پر ایرانیوں کو بھی شامل ہے دوسری روایات کے مطابق ظہور سے قبل اور قیام کے وقت مقدمہ سازی اورراہ ہموارکرنے میں ایرانیوں کا بہت بڑا ہاتھ ہوگا اور زیادہ تعداد میں جنگ کے لئے آمادہ ہوں گے۔

حضرت علی (علیہ السلام) کے ایک خطبہ میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ناصروں کے اسماء شہر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں ۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں :کہ حضرت علی (علیہ السلام) نے ایک خطبہ کے ضمن میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ان ساتھیوں کا جو حضرت کے ساتھ قیام کریں گے شما رکیا اور کہا:اھواز سے ایک آدمی شوشتر سے ایک شیراز سے ۳آدمی ،حفص ، یعقوب، علی نامی، اصفہان سے ۴/ موسیٰ ،علی، عبد اللہ و غلفان نامی، بروجرد سے ایک قدیم نامی، نہاوند سے ایک عبد الرزاق نامی، ہمدان سے تین(۳) جعفر، اسحق ،موسیٰ نامی ، اور قم سے دس آدمی جو اہل بیت رسول خدا کے ہمنام ہوں گے،

(ایک دوسری حدیث میں ۱۸/ آدمی مذکور ہیں ۔شیروان سے ۱۔ خراسان سے ۱۔ زید نامی اور پانچ زید جو اصحاب کہف کے ہمنام ہوں گے ،آمل سے ۱۔ جرجان سے ۱۔ دامغان سے ۱۔ سرخس سے ۱۔ ساوہ سے ۱۔ طالقان سے ۲۴ آدمی، قزوین سے ۲۔ فارس سے ۱ ابھر سے ۱۔ اردبیل سے ۱۔ مراغہ سے ۳ ۔خوئی سے ۱۔ سلماس سے ۱۔ آبادان سے ۳۔ گازرون سے ۱۔ آدمی ہوگا ۔

پھر حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) نے فرمایا :کہ رسول خدا نے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؑ) کے ناصروں کی تعداد ۳۱۳/ بیان کی ہے مانند یا ران بدر ۔اور فرمایا:کہ خدا وند عالم انھیں مشرق و مغرب سے پلک جھپکنے سے پہلے کعبہ کے کنارے جمع کر دے گا۔

حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے آغاز میں آپ کے مخصوص سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳ ہے جیساکہ مشاہدہ کر رہے ہیں ۔

۷۲/ افراداخل ایران کے شہروں سے ہوں گے اور اگر دلائل الامامة(۲) طبری کی نقل کے مطابق حساب کیا جائے یا ان شہروں کے نام کے اعتبار سے جو اس زمانے میں ایران میں شمار ہوتے تھے ایرانی سپاہیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو جائیگی ۔

اس روایت میں کبھی ایک شہر کا دوبار نام آیا ہے یا یہ کہ ایک ملک سے چند شہر کا نام ہے اس

وقت ملک کا نام بھی مذکور ہے۔

روایت کے صحیح ہونے کی صورت میں اس وقت کی تقسیم اور نامگذاری کا پتہ دیتی ہے آج کی جغرافیائی تقسیم معیار نہیں بن سکتی ،اس لئے کہ نام بدل گئے ہیں کبھی ایک شہر کانام اس وقت ملک کا نام تھا موجود ہ جغرافیائی نقشہ پر ان شہروں کے نام کی مطابقت کرنے سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ حضرت کے ناصرو یاور دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ۔اور ممکن ہے کہ خصوصیت کے ساتھ لفظ "افر نجہ"کا روایت میں ذکر یورپ زمین کی طرف اشارہ ہو۔ اگر یہ بات اور مطابقت صحیح ہوتو روایت کا جملہ "لو خلیت قلبت"بامعنی ہو جائے گا اس لئے کہ زمین کسی وقت نیک افراد سے خالی نہیں رہے گی ورنہ نابود و فنا ہو جائے گی۔

دوسری روایات میں خصوصاً شہروں کے نام مذکور ہیں کہ یہاں پر چند شہروں کے نام مانند قم ،خراسان ،طالقان پر اکتفاءکرتے ہیں ۔

قم

امام جعفر صادق (علیہ السلام) "قم"کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: شہر قم پاکیزہ و مقدس ہے کیا تمہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہمارے قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ناصر و مددگار اور حق کی دعوت دینے والے ہیں ؟۔"(۱)

عفان بصری کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) مجھ سے فرماتے تھے: "کیا تم جانتے ہوکہ شہر قم کو "قم"کیوں کہتے ہیں ؟ میں نے عرض کیا : خدا اور رسول اور آپ بہتر جانتے ہیں ، توآپ نے کہا: اس لئے کہ قم کے لوگ قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ساتھ رہیں گے اور ان کی ثبات قدمی کے ساتھ مددکریں گے ۔ (۲)

خراسان

امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: رسول خدا نے فرمایاکہ خراسان میں

ایسے خزانے ہیں جو سونے چاندی کے نہیں ہیں بلکہ ایسے ہیں جن کا عقیدہ خدا او ر رسول پر ان کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ شاید ان کی مراد یہ ہوکہ ان کا خدا ورسول پر اعتقاد اشتراکی ہو یا یہ کہ سب کو خداوند عالم مکہ میں یکجاکردے گا۔

طالقان

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ طالقان والوں کے لئے مژدہ و خو شخبری ہے!

اس لئے کہ خدا وند عالم کا وہاں سونے اور چاندی کے علاوہ خزانہ ہے یعنی وہاں مومنین ہیں جو خدا کو حق کے ساتھ پہچانتے اور وہی لوگ آخر زمانہ میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے یاور و مددگار ہوں گے ۔

۲۔ عرب

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ساتھ قیام کے بارے میں عربوں سے متعلق دو طرح کی روایتیں ہیں بعض حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے انقلاب میں ان کی عدم شرکت پر دلالت کرتی ہیں اورکچھ روایتیں عرب ممالک کے کچھ شہروں کا نام بتاتی ہیں کہ وہاں سے کچھ لوگ حضرت کی پشت پناہی میں قیام کریں گے۔

جو روایات عربوں کے شرکت نہ کرنے
پر دلالت کرتی ہیں اگر سند صحیح ہو
تو بھی قابل توجیہ ہیں اس لئے کہ
ممکن ہے کہ حضرت کے آغاز قیام میں
مخصوص سپاہیوں میں عرب شامل نہ
ہوں جیسا کہ شیخ حر عاملی نے
اپنی کتاب اثبات الہداۃ میں ایسی ہی تشریح کرتے ہیں ،اور جو عربی شہروں کے روایت میں نام بتائے گئے ہیں ممکن ہے وہاں سے غیر عرب سپاہی حضرت کی مدد کے لئے آئیں

نہ وہ لوگ جو اصل عرب ہوں یا یہ کہ اس سے مراد عربی حکومتیں ہیں ۔اس طرح کی روایات پر توجہ کیجئے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ عربوں سے بچو اس لئے کہ ان کا مستقبل خراب و خطر ناک ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ساتھ قیام نہیں کرے گا “۔

شیخ حر عاملی فرماتے ہیں :کہ شاید امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی گفتگو کا مطلب یہ ہو کہ آغاز قیام میں وہ شرکت نہیں کریں گے یا کنایہ ہو کہ اگر شرکت کریں گے تو ان کی تعداد کم ہوگی ۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ سر زمین شام سے شریف و بزرگ لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سے متمسک ہوں گے نیز شام کے اطراف سے مختلف قبیلے کے لوگو ں کے دل فولاد کے مانند ہیں وہ لوگ شب کے پاکیزہ سیرت اور دن کے شیر ہیں ۔“

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ۳۱۳/ افراد جنگ بدر والوں کی تعداد میں رکن و

مقام (کعبہ)کے درمیان حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی بیعت کریں گے ان لوگوں میں بعض بزرگ مصر اور بعض نیک خو شام سے اور بعض پاکیزہ سیرت عراق سے ہوں گے حضرت جب خداکی مرضی ہوگی حکومت کریں گے۔“

نیزامام محمد باقر(علیہ السلام) شہرکوفہ کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے تو خدا وند عالم ۷۰/ ہزار افرادکوکوفہ کی پشت سے(نجف) جو سچے اور صادق ہوں گے مبعوث کرے گا وہ لوگ حضرت کے اصحاب و انصار میں ہوں گے۔

مختلف ادیان کے پیروکار

مفضل کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا :کہ جب قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے توکچھ لوگ کعبے کی پشت سے ظاہر ہوں گے جو درج ذیل ہیں ۔
موسی(علیہ السلام)کی قوم سے ۲۸/ آدمی۔جو حق کا فیصلہ کریں گے۔۷/ آدمی اصحاب کہف سے،یوشع جناب موسیٰ کے وصی ،مومن آل فرعون ، سلمان فارسی،ابا دجانہ انصاری،(۱) مالک اشتر“

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ارواح مومنین آل محمدکو رَضْوٰی نامی پہاڑ میں مشاہدہ کریں گی اور انھیں کے کھانے اور پانی سے شکم سیر ہوں گے ان کی مجلسوں میں شرکت کریں گی اور ان سے ہم گفتگو ہوں گی جب تک کہ ہمارے قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام نہ کریں ،جب خدا وند عالم ان کو مبعوث کرے گا توگروہ گروہ آکر حضرت کی دعوت قبول کریں گے اور حضرت کے ساتھ آئیں گے اس وقت باطل عقیدے والے شک و تردید میں پڑجائیں گے اور پارٹیاں ،احزاب،حمایت و طرفداری و پیروی کے دعویدار ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے اور مقرب الٰہی (مومنین) نجات پائیں گے۔ “

ابن جریح کہتا ہے کہ :میں نے سنا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے بارہ ۱۲/ قبیلوں نے اپنے نبی کو قتل کر ڈالا اورکافر ہوگئے ،تو ایک قبیلہ اس رفتار سے پشیمان ہوا اور اپنے گروہ سے بیزار ہوکر خداوند عالم سے خودکو دیگر قبیلوں سے جداہونے کی درخواست کی خدا وند عالم نے زمین کے نیچے ایک سرنگ بنادی اور وہ لوگ ڈیڑھ سال تک اس میں چلتے رہے یہاں تک کہ سرزمین چین کی پشت سے باہر آئے اور ابھی وہیں زندگی گذا ر رہے ہیں وہ لوگ مسلمان ہیں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں ۔

بعض لوگ کہتے ہیں :کہ جبرئیل شب معراج رسول خداکو ان کے پاس لے گئے تو حضرت نے قرآن کے مکی سوروں میں سے دس سورہ کی تلاوت کی وہ لوگ ایمان لے آئے اور آپ کی رسالت کی تصدیق کی ۔رسول خدا نے انھیں حکم دیاکہ یہیں پر قیام کریں اور سنیچرکو (یہودیوں کی

تعطیل کے روز) اپنے کاموں کو ترک کردیں ،نماز برپاکریں اور زکاۃ دیں ان لوگوں نے بھی قبول کیا اور اس وظیفے کو انجام دیا اور ابھی کوئی دوسرا فریضہ واجب نہیں ہوا تھا۔

ابن عباس کہتے ہیں : آیہ مبارکہ <وَ قُلْنَا مِنْ بَعْدِہٖ لِبَنِیْ اِسْرَائِیل اسْکُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَاْ جَاءَ وَعْدُ الْاٰخِرَۃِ جِئْنَاْ بِکُمْ لفیفا>

اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم دیاکہ اس زمین پر سکو نت اختیارکریں اور جب وعدہ آخرت آپہنچے گا تو وہاں سے تمہیں بلالیں گے لوگوں نے کہا ہے کہ وعدۂ آخری سے مراد حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)کا ظہور ہے کہ آنحضرت کے ساتھ بنی اسرائیل قیام کریں گے لیکن ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگ حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہمراہ قیام کریں گے۔

آیہ شریفہ <وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰی یَھْدُوْنَ بِالْحَقِ وَ بِہٖ یَعْدِلُوْن>۔"حضرت موسیٰ (علیہ السلام)کی قوم سے ایک ایک گروہ ہدایت پائے گا اور "اس دین کی طرف لوٹ آئے گا" (لوگوں کو دین اسلام اور قرآن کی دعوت دیں گے

وم مجلسیش فرماتے ہیں فرماتے ہیں

:کہ وہ امت کون ہے اس میں اختلاف نظر ہے۔

بعض جیسے ابن عباس کہتے ہیں :کہ وہ وہی قوم ہے جو چین کی طرف زندگی گذارتی ہے نیز ان کے اور چین کے درمیان ریتیلے بیابان کا فاصلہ ہے وہ لوگ کبھی حکم الٰہی میں تبدیلی نہیں لائیں گے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) ان کی وصف میں فرماتے ہیں :کہ وہ لوگ کسی مال کو اپنے سے مخصوص نہیں سمجھتے مگر یہ کہ اپنے دینی بھائی کو اس میں شریک کریں وہ رات کو آرام اور دن کو کھیتی باڑی میں مشغول رہتے ہیں لیکن ہم میں سے کوئی ان کی سر زمین تک اور ان میں سے کوئی ہماری سر زمین تک نہیں آئے گا وہ لوگ حق پر ہیں ۔

آیہ شریفہ <وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّانَصَارَیٰ اَخَذْنَاْ مِیْثَاقَھُمْ فَنَسُوْا حَظَّامِمَّا ذُکِرُوْ ا بِہٖ>۔"ان میں سے بعض نے کہا: ہم عیسائی ہیں ،تو ہم نے ان سے عہد و پیمان لیاکہ وہ کتاب الٰہی اور رسول خدا کے پیرو رہیں گے ۔ان لوگوں نے انجیل میں مذکور پند و نصیحت کو بھلا دیا اور حق کے مخالف ہوگئے "۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: نصاریٰ اس راہ و روش کو یادکریں گے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ہمراہ ہو جائیں گے "

۴۔ جابَلْقَاْ و جَاْبَرْسَا۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ خدا وند عالم کا مشرق میں جابلقا نامی شہر ہے اس میں بارہ ہزار سونے کے دروازے ہیں ایک درسے دوسرے درکا فاصلہ ایک فرسخ ہے ۔ ہر در پر ایک برجی ہے جس میں ۱۲/ ہزار پر مشتمل لشکر رہتا ہے وہ اپنے تمام جنگی سامان و ہتھیار و تلوار سے آمادہ حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہور کے منتظر ہیں نیز خدا وند عالم کا ایک شہر جابرسا نامی مغرب میں ہے (انھیں تمام خصوصیات کے ساتھ)اور میں ان پر خدا کی حجت ہوں ‘۔ ‘

اس کے علاوہ متعدد روایات پائی جاتی ہیں کہ ان شہروں اور زمینوں کے علاوہ بھی شہروں کا وجود ہے کہ جہاں کے لوگ بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتے مزید معلومات کے لئے بحار الانوار کی ۵۴ جلد کا مطالعہ کیجئے تمام روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) پوری دنیا میں آمادہ لشکر اور چھاؤنی رکھتے ہیں جو ظہور کے وقت جنگ کریں گے لیکن بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ برسوں پہلے مر چکے ہیں خدا وند عالم انھیں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی مدد کے لئے دو بارہ زندہ کرے گا وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور رجعت کریں گے۔

اورمشغول جہاد ہوجائیں گے۔

نیز حمران اور میسر کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ گویا حمران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ تلوار ہاتھوں میں لئے صفاو مروہ کے درمیان لوگوں کو خطبہ دے رہے ہیں ۔ “

آية الله خوئی [illegible] معجم [illegible]

الرجال الحدیث میں ((یخبطان الناس))شمشیر سے مارنے کی تفسیر کرتے ہیں ۔

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے داؤد رقی کی طرف نگاہ کرکے کہا: ”جو حضرت قائم کے انصار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھے ۔ (یعنی یہ شخص حضرت کے ناصر وں میں ہے) اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا ۔“

ج)سپاہیوں کی تعداد

حضرت امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے لشکر اور ان کے ساتھیوں کے سلسلے میں مختلف روایتیں ہیں بعض روایتیں ۳۱۳/ کی تعداد بتاتی ہیں بعض دس ہزار اور اس سے زیادہ بتاتی ہیں ۔ یہاں پر دو نکتہ قابل ذکر ہے۔

الف)روایت میں ۳۱۳/کی تعداد حضرت کے
خاص الخاص جو آغاز قیام
میں حضرت کے ہمراہ ہوں
گے اور وہی لوگ امام
زمانہ کی عالمی حکومت
میں کارگزاروں میں ہوں
گے (یعنی وزراء سفراؤ(

جیسا کہ مرحوم اربلی [illegible]

کشف الغمہ میں فرماتے ہیں :کہ دس ہزار والی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کے سپاہیوں کی تعداد ۳۱۳/ میں محدود نہیں ہے بلکہ جیساکہ روایات سے بھی استفادہ ہوتا ہے کہ یہ ساری تعداد ان سپاہیوں کی ہے جو ظہور کے وقت یا جنگ کے کسی خاص موقع پر دنیاکے کسی گوشہ سے شرکت کریں گے شاید اس کے علاوہ بھی مطالب ہوں جسے ہم نہیں جانتے اور ظہور کے بعد روشن ہوں ۔

۱۔ مخصوص افواج

ظبیان کے بیٹے یونس کہتے ہیں :کہ میں امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی خدمت میں تھاکہ حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے انصار کی بات چلنے لگی توآ پ نے کہا ان کی تعداد ۳۱۳/ ہے اور ان میں سے ہر ایک خو دکو ۳۰۰ / سو آدمی سمجھتا ہے ”ان میں سے ہر ایک خود ۳۰۰ /میں سمجھتا ہے۔ “

دو احتمال ہے ۱۔ ہر ایک کی جسمی توانائی ۳۰۰/ سوکے برابر ہے جیساکہ اُس وقت ہر مومن کی توانائی ۴۰/ مرد کے برابر ہوگی، ۲۔ ہر ایک ۳۰۰/ سو فوج رکھتے ہیں کہ خودکو ۳۰۰/ کی تعدادکے درمیان دیکھتے ہیں جو ان کے ماتحت ہیں اس احتما ل کی بناء پر وہ لوگ ۳۰۰/ پر الگ الگ مشتمل فوج کی کمانڈری کریں گے اور احتمال ہے کہ وہی ظاہر لفظ مراد ہو یعنی ہر ایک خودکو ۳۰۰/ میں ایک سمجھتا ہے جیساکہ بعض نے کہا ہے ۔

امام زین العابدین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: وہ حضرت کی مددکے لئے اپنے بستر سے غائب ہوجائیں گے ۳۱۳/کی تعداد اہل بدر کی تعداد ہے اس شب کی صبح یعنی دوسرے دن وہ مکہ میں اکٹھا ہوں گے ۔(۱)

امام جواد (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا : امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) سر زمین تھامہ سے ظہورکریں گے اس میں سونے ،چاندی کے علاوہ خزانہ ہے،وہ لوگ اصحاب

بدر کی تعداد میں قوی گھوڑے اور نامی گرامی مرد ہیں ، وہ ۳۱۳/ میں جو دنیا سے ان کے ارد گرد آئیں گے مہر کردہ کتاب حضرت کے سا تھ ہے جس پر ساتھیوں کی تعدا د نام اور شہر ،قبیلہ،کنیت نیز تمام پہچان کے ساتھ اس پر لکھی ہوئی ہے وہ سب کے سب حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٌ)کی اطاعت کے لئے کو شش کریں گے ۔"

رسول خدافرماتے ہیں "لوگ پرندوں کی مانند ان کے گرد جمع ہوجائیں گے تاکہ ۳۱۴/ مرد جس میں عورتیں بھی ہوں گی ان کے پاس آئیں گے اور آنحضرت ہر ظالم اور اولاد ظالم پرکامیاب ہوں گے اور ایسی عدالت قائم ہوگی کہ لوگ آرزوکریں گے کہ کاش مردے زندوں کے درمیان ہوتے اور عدالت سے فیضیاب ہوتے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اپنے ۳۱۳/ ساتھی جو اہل بدر کی تعداد میں ہیں ۔کے ہمراہ کسی آگاہی اور پہلے سے کوئی وعدہ کئے بغیر ظاہر ہوجائیں گے ؛جب کہ وہ بہار کے بادل کی طرح پراکندہ ہیں وہ لوگ دن کے شیر اور رات کے رازو نیازکرنے والے ہیں ۔"

ابان بن تغلب کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا:کہ عنقریب ۳۱۳/ آدمی تمہاری مسجد(مکہ) میں آئیں گے مکہ والے جانتے ہیں کہ یہ اپنے آباؤ واجداد کی طرف منسوب نہیں ہیں (اور مکہ والوں میں سے بھی نہیں ہیں) ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک تلوار ہوگی ہر تلوار پر لکھا ہوگا کہ اس کلمہ سے ہزار کلمہ(مشکل) حل ہوگی ۔

بعض روایات میں ان بعض کا نام بھی درج ہے کہ اس سلسلے میں دو روایت پر اکتفاء کر رہاہوں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) مفضل بن عمر سے فرماتے ہیں :کہ تم اور ۴۴/ آدمی اور حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہٌ)کے دوستوں اور چاہنے والوں میں سے ہوں گے۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم آل محمد (عجل اللہ تعالی فرجہ)ظہورکریں گے ۲۷/ آدمی کعبہ کی پشت سے ظاہرہوں گے اور ۲۵/ آدمی موسیٰ کی قوم سے۔ جو سارے کے سارے حق کے ساتھ قاضی اور عادل ہوں گے۔ زندہ ہوں گے اور ۷/ آدمی اصحاب کہف سے،یوشع وصی موسیٰ ،مومن آل فرعون،سلمان فارسی ، ابو دجانہ انصاری ، مالک اشتر دنیا میں لو ٹائے جائیں گے۔ (۳) اور بعض روایات میں مقداد بن اسود کا بھی نام ہے روایات کے مطابق فرشتے جا بجا پھیل جائیں گے اور نیک لوگوں کو مقامات مقدسہ (کعبہ)میں منتقل کریں گے۔ (۴)

اس بناء پر شاید ان کے جسم کعبہ کے کنارے منتقل کئے جا چکے ہیں اور ان کا دوبارہ زندہ ہونااور رجعت بھی وہیں سے ہوگی ایک دوسری نقل کے مطابق شاید یہ جگہ کوفہ شہر کی پشت (نجف) ہو تو پھر روایت کے معنی صحیح ہو جائیں گے۔ اس لئے کہ ان کے جسم وہاں یعنی نجف اشرف

منتقل ہو چکے ہیں ۔ شایان ذکر یہ ہے کہ یہ لوگ زمانے کے طاغوت کے خلاف سیاسی و فوجی سابقہ رکھتے ہیں خصوصا! ،سلمان فارسی،ابو دجانہ ،مالک اشتر ، مقداد جنھوں نے صدرا سلام کی جنگوں میں شرکت کی ہے اور اپنی ھدایت و راہنمائی کا اظھار کیا ہے بعض لوگ تو کمانڈری کا بھی سابقہ رکھتے ہیں ۔

۲۔ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی فوج

ابو بصیر کہتے ہیں :کہ ایک کوفے کے رہنے والے نے امام جعفرصادق (علیہ السلام) سے پوچھا:کہ حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کے ساتھ کتنے لوگ قیام کریں گے؟ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہمراہ اہل بدر کی تعدا د کے بقدر سپاہی ہوں گے یعنی ۳۱۳/ آدمی امام (علیہ السلام) نے کہا حضرت مہدی توا نااور قوی فوج کے ساتھ ظھور کریں گے اور قوی فوج دس ہزار سے کم نہ ہوگی۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: جب خدا وند عالم حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) کو قیام کی اجازت دےگا ۳۱۳/ افراد ان کی بیعت کریں گے آنحضرت مکہ میں اس وقت توقف کریں گے جب تک کہ ان کے اصحاب کی تعداد دس ہزار نہ ہو جائے پھر اس وقت مدینہ کی سمت حرکت کریں گے ۔

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کم سے کم بارہ ہزاراور زیادہ سے زیادہ ۱۵/ ہزار لشکر کے ساتھ ظھور کریں گے آپ کی فوجی طاقت کا رعب و دبدبہ سپاہیوں کے آگے آگے ہوگا کوئی دشمن ان کے سامنے نہیں آئے گا مگر شکست کھا جائے گا آنحضرت اور آپ کے سپاہی راہ خدا میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے آپ کے لشکر کا نعرہ ہوگا ((مار ڈالو مار ڈالو))

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت اس وقت ظھور کریں گے جب ان کی تعداد پوری ہو جائے گی "راوی نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی ہے؟ حضرت نے کہا: ((دس ۱۰/ ہزار))

حر عاملی کہتے ہیں [illegible]
کہ روایت میں مکمل فوج کی تعداد ایک لاکھ ہے۔

۳۔ حفاظتی گارڈ

کعب کہتے ہیں :کہ ایک ہاشمی مرد بیت المقدس میں ساکن ہوگا اس کی محافظ فوج کی تعداد ۱۲/ ہزار ہے اور ایک دوسری روایت میں محافظوں کی تعداد ۳۶/ ہزار ہے اور بیت المقدس تک منتھی ہونے والے ہر بڑے راستوں پر ۱۲/ ہزار فوج لگی ہوگی ۔(۴)

البتہ کلمہ حرس جو روایت میں آیا ہے اعوان و انصار کے معنی میں بھی ہے اگر چہ یہ معنی حدیث کے عنوان سے مناسب نہیں ہے اس لئے کہ ممکن ہے کہ حضرت کے اعوان و انصار مرادہوں ۔

د)سپاہیوں کا اجتماع

جیساکہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ ،حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے لشکر والے دنیاکے گوشہ وکنار سے ان کے پاس اکٹھا ہو جائیں گے حضرت کے سپاہی کس طرح قیام اور مکہ میں کیسے جمع ہو جائیں گے مختلف روایتیں ہیں ؛بعض لوگ رات کو بستر پر سوئیں گے اور امام کے حضورحاضر ہوں گے ؛بعض طی الارض۔کم مدت میں طولانی سفرکا ہونا۔کے ذریعہ حضرت سے جاملیں گے اور بعض افراد قیام سے آگاہ ہونے کے بعد بادلوں کے ذریعہ حضرت کے پاس آئیں گے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت مہدی کو خروج اور قیام کی اجازت دی جائے گی تو عبری زبان میں خداکو پکاریں گے اس وقت ان کے اصحاب ۔ جن کی تعداد /۳۱۳ ہے اور بادلوں کے مانند پر اکندہ ہیں ۔آمادہ ہو جائیں گے یہی لوگ پر چم دار اورکمانڈر ہیں ۔ بعض لوگ رات کو بستر سے غائب ہو جائیں گے اور صبح کو خودکو مکہ میں پائیں گے اور بعض لوگ دن میں بادل پر سوار دیکھائی دیں گےَیہ اپنے نام و نسب اور شہرت سے پہچانے جائیں گے۔"

مفضل بن عمرکہتے ہیں :کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر فدا ہوجاؤں ؛کون گروہ ایمان کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر فائز ہوگا؟ توآپ نے فرمایا: جو ابر کی بلندی پر سوار ہوں گے وہی لوگ غائب ہونے والوں میں ہیں جن کی شان میں یہ آیہ کریمہ ہے:<اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْاآیَاتِ بِکُمُ اللّٰہ جمیعا>؛

"تم لوگ جہاں بھی ہوگے خدا وند عالم یکجاکر دے گا۔"

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ تمہارے بعد ایساگروہ آئے گاکہ زمین ان کے قدموں تلے سمٹے گی اور دنیا ان کا استقبال کرے گی، فارس کے مرد، عورت ان کی خدمت کریں گے۔ زمین پلک جھپکنے سے پہلے سمٹ جائے گی اس طرح سے کہ ان میں سے ہر ایک شرق و غرب کی ایک آن میں سیر کرلے گا وہ لوگ اس دنیاکے نہیں ہیں اور نہ ہی اس میں ان کاکوئی حصہ ہے۔"

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے شیعہ اور ناصر دنیاکے گوشے سے ان کی طرف آئیں گے زمین ان کے قدموں میں سمٹ جائے گی اور طی الارض کے ذریعہ امام تک پہنچ جائیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے۔ "

عجلان کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں :کہ امام صادق (علیہ السلام)کی خدمت میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام کی بات چلی تو میں نے حضرت سے کہا: حضرت کے ظہور سے ہم کیسے باخبر ہوں گے ؟ آپ نے کہا: صبح کو اپنے تکیہ کے نیچے ایک خط پاوگے جس میں تحریر ہوگا کہ حضرت مہدی کی اطا عت اچھا اور نیک کام ہے۔"

امام رضا (علیہ السلام) فرماتے ہیں : خدا کی قسم اگر ہمارے قائم قیام کریں گے ،تو خداوندعالم ،شیعوں کو تمام شہروں سے ان کے قریب کر دے گا۔ (۴) نیز امام جعفرصادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب ہمارے شیعہ ،چھتوں پر سوئے ہوں گے اچانک ایک شب بغیرکسی وعدہ کے حضرت کے پاس لائے جائیں گے اس وقت سبھی صبح کے وقت حضرت کے پاس ہوں گے

ھ)سپاہیوں کی بحالی کے شرائط اور امتحان

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ"حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے انصار ۔ جن کی تعداد ۳۱۳/ ہے ۔ ان(حضرت)کی سمت جائیں گے اور اپنی گمشدہ چیز پالیں گے اور سوال کریں گے :کیا تمہیں مہدی موعودہو ؟تو آپ فرمائیں گے : ہاں ،میرے ساتھیو!اس کے بعد دوبارہ غائب ہوکر مدینہ چلے جائیں گے جب حضرت کے انصارکو خبر ہوگی راہی مدینہ ہو جائیں گے اس وقت وہ لوگ مدینہ پہنچیں گے ،اور امام پو شیدہ طور پر مکہ واپس آجائیں گے انصا رحضرت سے ملنے کے لئے مکہ جائیں گے پھر دوبارہ حضرت مدینہ آجائیں گے اور جب چاہنے والے مدینہ پہنچیں گے توحضرت مکہ کا قصدکرلیں گے اسی طرح تین بار تکراررہوگی۔

امام (علیہ السلام) اس طرح چاہنے والوں کو آزمائیں گے تاکہ ان کی پیروی و اطاعت کا معیا ر معلوم ہوجائے اس کے بعد صفاو مروہ کے درمیان ۔ کعبہ میں ظاہر ہوں گے اور اپنے چاہنے والوں سے مخاطب ہوکرکہیں گے کہ میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کروں گا جب تک تم لوگ شرائط کے ساتھ میری بیعت نہ کرو اور اس پر پابند نہ رہو اور ذرا بھی کوئی تبدیلی نہ ہو ۔میں بھی آٹھ چیزکا وعدہ کرتا ہوں "توسارے اصحاب جواب دیں گے ہم مکمل تسلیم ہیں اور آپ کی پیروی کریں گے جو شرائط رکھنا چائیں رکھ دیں بتائیے وہ شرائط کیا ہیں ؟۔

حضرت مکہ میں صفا پہاڑی کی طرف جائیں گے تو ان کے انصار بھی پیچھے پیچھے جائیں گے وہاں ان سے مخاطب ہوکرکہیں گے "تم سے ان شرائط کے ساتھ عہدو پیمان کرتا ہوں ۱۔ میدان جنگ سے فرار نہیں کروگے ۲۔ چوری نہیں کروگے ۳۔ ناجائزکام نہیں کروگے ۴۔ حرام کام نہیں کروگے ۵۔ منکر و بُرے کام انجام نہیں دوگے ۶۔کسی کو ناحق نہیں ماروگے ۷۔ سونا چاندی ذخیرہ نہیں کروگے ۸۔ جَو، گیہوں ذخیرہ نہیں کروگے ۹۔کسی مسجدکو خراب نہیں کروگے ۱۰۔ ناحق گواہی نہیں دوگے ۱۱۔کسی مومن کو ذلیل و خوار نہیں کروگے ۱۲۔ سود نہیں کھاوگے۔

۱۳۔ سختی و مشکلات میں ثابت قدم رہوگے ۱۴۔ خدا پرست و یکتا پرست انسا ن پر لعنت نہیں کروگے ۱۵۔ شراب نہیں پیؤگے ۱۶۔ سونے سے بنا لباس نہیں پہنوگے ۱۷۔ حریر و ریشم کا لباس نہیں پہنوگے ۱۸۔ بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کروگے ۱۹۔ خون حرام نہیں بہاؤگے ۲۰۔کافر ومنافق سے اتحاد نہیں کروگے ۲۱۔ خزکا لباس نہیں پہنوگے۔ ۲۲مٹی کو اپنی تکیہ نہیں بناؤگے (شاید اس معنی میں ہوکہ فروتن و خاکسار رہوگے)۲۳۔ نا پسندیدہ کاموں سے پر ہیزکروگے ۲۴۔ نیکی کا حکم دوگے اور بُرائی سے روکوگے۔

اگر ان شرائط کے پابند ہو اور ایسی رفتار رکھوگے تو مجھ پر واجب ہوگا کہ تمہارے علاوہ کسی کو اپنا ناصر نہ بنائیں اور میں وہی پہنوں گا جو تم پہنوگے اور جو تم کھاؤگے وہی کھاؤں گا اور جو سواری تم استعما ل کروگے وہی میں استعمال کروں گا جہاں تم رہوگے وہیں میں بھی رہوں گا جہاں تم جاوگے وہاں میں جاؤں گا اورکم فوج پر راضی و خو شحال رہوں گا نیز زمین کو عدل و انصاف سے بھردوں گا جس طرح ظلم و ستم سے بھری ہوگی اور خداکی ویسی ہی عبادت کروں گا جس کا وہ حقدار ہے جو میں نے کہا اسے پورا کروں گا تم بھی اپنے عہد وپیمان کو پوراکرنا۔

اصحاب کہیں گے :کہ جو آپ نے فرمایا ہم اس پر راضی اور آپ کی بیعت کرتے ہیں اس وقت امام (علیہ السلام) ایک ایک چاہنے والوں سے (بیعت کی علامت کے ساتھ)مصافحہ کریں گے۔

لیکن یہ خیال رکھنا چاہئے کہ حضرت امام (علیہ السلام) نے یہ شرایط و امتحان اپنی خاص فوج کے لئے رکھی ہیں ۔

اس لئے کہ امام (علیہ السلام)کی حکومت کے کارگزاروں میں وہ لوگ ہیں جو اپنے نیک کردار سے دنیا میں عدالت بر قرارکرنے کے لئے ایک موثر اقدام کریں گے ۔

لیکن اس روایت کی سند قابل تأمل ہے اس لئے کہ یہ خطبہ بیان سے ماخوذ ہے جس کو بعض لوگوں نے ضعیف سمجھاہے اگر چہ بعض بزرگوں نے اس کا دفاع کرکے قوی بنانے کی کوشش کی ہے۔

و)سپاہیوں کی خصوصیت

روایات میں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے اصحاب وانصارکی بہت زیادہ خصو صیت بیان کی گئی ہے مگر ہم کچھ کے بیان پر اکتفاء کرتے ہیں :

۱۔ عبادت و پر ہیزگاری

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت کے اصحاب کی توصیف فرماتے ہیں کہ: وہ لوگ شب زندارانسان ہیں جو راتوں کوقیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں اور نماز کے وقت شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناتے ہیں اور صبح کے وقت گھوڑوں پر سوار اپنی (وظیفوں کو)ما موریت انجام دینے جاتے ہیں وہ لوگ رات کے عبادت گزار پاکیزہ نفس اور دن کے دلاور و شیر ہیں اور خوف الٰہی سے ایک خاص کیفیت پیداکر چکے ہیں خدا وندا عالم ان کے ذریعہ امام برحق کی مدد کرے گا ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: ”گویا قائم آل محمد(علیہم السلام) اور ان کے چاہنے والوں کو شہر کوفہ کی پشت پر دیکھ رہا ہوں یوں کہئے کہ فرشتے ان کے سروں پر اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہیں اور ان کی پیشانی پر سجدہ کا اثر ہے راہ توشہ تمام ہو چکا ہے اور ان کے لباس بوسیدہ و پرانے ہو چکے ہیں ۔ ہاں وہ لوگ شب کے پارسا اور دن کے شیر ہیں ان کے دل آ ہنی ٹکڑوں کے مانند محکم ومضبوط ہیں ان میں سے ہر ایک چالیس آدمی کی قوت کا مالک ہوگا اورکافر و منافق کے علاوہ کسی کو قتل نہیں کریں گے خدا وند عالم قرآن میں ان کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے: <اِنَّ ذَالِکَ لآیَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ>اس میں ہوشمند افراد کے لئے نشانی اور عبرت ہے۔

۲۔امام سے عشق اور آپ کی اطاعت

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرما تے ہیں کہ:صاحب امر کے لئے بعض درّوں میں غیبت ہے ظہور سے دو شب قبل آپ کا نزدیک ترین خادم حضرت کے دیدار کو جائے گا اور آپ سے پوچھے گا کہ آپ یہاں کتنے لوگ ہیں ؟

کہیں گے :کہ چالیس آدمی تو وہ کہے گا تمہارا کیا حال ہوگا ،جب تم اپنے پیشوا کو دیکھو گے جواب دیں گے :کہ اگر وہ پہاڑوں پر زندگی کریں گے تو ہم ان کے ساتھ ہوں گے اور اُسی طرح زندگی گذاریں گے۔“

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت کے انصار اپنے ہاتھوں کو حضرت امام کی سواری کے زین میں ڈال کر برکت کے لئے کھینچیں گے اور حضرت کے حلقہ بگوش ہوں گے اور اپنے جسم و جان کو ان کی سپر بنالیں گے اور آپ جو اُن سے چاہیں گے وہ کریں گے ۔

نیز آنحضرت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے انصار و مددگاروں کی توصیف میں فرماتے ہیں کہ: ان کے پاس ایسے ایسے لوگ ہیں جن کے دل فولاد کے ٹکڑے ہیں وہ لوگ حضرت کے سامنے کنیز کی طرح جو اپنے مولا و آقا کے سامنے مطیع و فرمانبردار ہوتی ہے تسلیم ہوں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ خدا وند عالم حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے لئے دنیاکے گوشہ وکنار سے اہل بدرکی تعداد میں ان کے اردگرد جمع کر دےگا وہ لوگ حضرت کی فرمانبرداری کرنے میں حد سے زیادہ کوشاں ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت قائم

)عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصرومددگار نجف(کوفہ) میں مستقر ہیں اور اس طرح ثابت قدم ہیں کہ گویا پرندہ ان کے سر پر سایہ فگن ہے۔ جنگجو منظم ،تسلیم محض ہو کر حضرت کے سامنے کھڑے ہیں گویا پرندہ ان کے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے اگر معمولی حرکت کریں تو پرندے اڑجائیں گے۔

۳۔ سپاہی قوی ہیکل اور جوان ہوں گے

حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ناصر سارے کے سارے جوان ہیں کوئی ان میں ضعیف و سن رسیدہ نہیں ہے جز تھوڑے افراد کے جو آنکھ میں سرمہ یا غذامیں نمک کے مانند ہیں لیکن سب سے کم قیمت زیادہ ضرورت کی چیز نمک ہی ہے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ لوط پیامبرکی مراد اپنی اس بات سے جو انھوں نے دشمنوں سے کہی ہے:اے کاش تمہارے مقابل قوی اور توانا ہوتا یاکسی مضبوط و محکم پایۂ کی سمت پناہ لیتا ۔

کوئی طاقت مہدی موعود (عجل اللہ تعالی فرجہ)اور ان کے ناصروں کی قدرت کے برابر نہیں ہوگی اور ہر ایک آدمی کی قوت چالیس آدمی کے برابر ہوگی ان کے پاس لوہے سے زیادہ ہموار دل ہے اور جب پہاڑوں سے گذریں گے تو چٹان لرز اٹھیں گے خدا وند عالم کی رضا و خوشنودی کے حصول تک وہ تلوار چلاتے رہیں گے۔

حضرت امام سجاد(علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ: جب ہمارے قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم ہمارے شیعوں سے ضعف و سستی کو دورکردےگا اور ان کے دلوں کو آ ھنی ٹکڑوں کی طرح محکم و استوارکردےگا اور ان میں سے ہر ایک کوچالیس آدمی کی قوت عطاکرےگا یہی لوگ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے۔(۱)

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ:حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی حکومت میں ہمارے شیعہ زمین کے حاکم اور رئیس ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کو ۴۰/ مردکی قوت دی جائے گی۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ آج ہمارے شیعوں کے دلوں میں دشمنوں کا خوف بیٹھا ہوا ہے لیکن جب ہماری حکومت آئے گی اور امام مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)ظہورکریں گے توہمارا ہر ایک شیعہ شیرکی طرح نڈر اور تلوار سے زیادہ تیز ہو جائے گا اور ہمارے دشمنوں کو پاؤں سے کچل ڈالیں گے اور ہاتھ سے کھینچیں گے۔

عبد الملک بن اعین کہتا ہے :کہ ایک روز حضرت امام (علیہ السلام)کی خدمت سے جب ہم اٹھے تو ہاتھوں کا سہارا لیا اورکہا:کاش حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ظہورکو جوانی میں درک کرتا (یعنی جسمی توانائی کے ساتھ)تو امام نے کہاکیا تمہاری خوشی کے لئے اتناکافی نہیں ہےکہ تمہارے دشمن آپس ہی میں ایک دوسرےکو ماریں گے لیکن تم لوگ اپنے گھروں میں محفوظ رہوگے؟ اگر امام ظہورکر جائیں گے تو تم میں سے ہر ایک کو ۴۰/ مردکی قوت دی جائے گی اور تمہارے دل آھنی ٹکڑوں کی طرح ہوں گے اس طرح سےکہ تم لوگ زمین کے رہبر اور امین رہوگے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ہماراحکم (حضرت مہدی کی حکومت) آتے ہی خدا وند عالم ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف مٹائے گا اور دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا اس وقت ہمارا ہر ایک شیعہ نیزہ سے زیادہ تیز اور شیر سے زیاد ہ دلیر ہو جائے گا ایک شیعہ اپنے نیزہ اور تلوار سے دشمن کا نشانہ لےکر اسےکچل ڈالے گا۔

اسی طرح حضرت فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے چاہنے والے وہ لوگ ہیں جن کے دل فولادکے مانند سخت و مضبوط ہیں اورکبھی ان دلوں پر ذات الٰہی کی راہ میں شک و شبہ نہیں آئے گا وہ لوگ پتھر سے سخت اور محکم ہیں اگر انھیں حکم دیا جائےکہ پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیں اور جابجاکر دیں تو وہ بہت آسانی اور تیزی سے ایساکر دیں گے اسی طرح شہروں کی تباہی کا حکم دیا جائے تو وہ فوراً ویران کر دیں گے ان کے عمل میں اتنی قاطعیت ہوگی جیسے عقاب گھوڑوں پر سوار ہو۔

پسند ید ہ سپاہی

امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ناصروں کو دیکھ رہا ہوں کہ پوری کائنات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور دنیاکی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ان کی مطیع و فرمانبردار نہ ہو زمین کے درندے اور شکاری پرندے بھی ان کی خوشنودی کے خواہاں ہوں گے وہ لوگ اتنی محبوبیت رکھتے ہوں گےکہ ایک زمین دوسری زمین پر فخر ومباحات کرے گی اور وہ جگہ کہے گی کہ آج حضرت مہدی کے چاہنے والے نے مجھ پر قدم رکھا ہے ۔

شہادت کے متوالے

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ناصروں کی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ وہ لوگ خدا کا خوف اور شہادت کی تمنا رکھتے ہیں ان کی خواہش یہ ہے کہ راہ خدا میں قتل ہو جائیں ان کا نعرہ حسین کے خون کا بدلہ لینا ہے جب وہ چلیں گے تو ایک ماہ کے فاصلہ سے دشمنوں کے دل میں خوف بیٹھ جائے گا۔

17اصحابِ امام

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب ۳۱۳ ہیں ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں لکھی گئی کتابوں میں یہ ذکرملتاہے کہ آپ کے ظہورکے وقت ان کے ۳۱۳خاص اصحاب ان سے آکر ملیں گے اورہرمشکل میں پہاڑکی طرح جم کرامام کے ساتھ رہیں گے یہ حدیث بحارالانوار،اثبات الھداۃاورمنتخب الاثرجیسی کتابوں میں نقل ہوئی ہیں ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب کی خصوصیتیں

۱۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام ان کے انتظارمیں ہیں ظہورکے وقت اس سے پہلے کہ وہ کعبہ کے پاس جائیں اورکعبہ سے لگ کرکھڑے ہوں اوراپنی بلندآوازکو پوری دیناکے لوگوں تک پہونچائیں ، ذی طوی نامی جگہ پراپنے ۳۱۳خاص اصحاب کے انتظارمیں رکیں گے تاکہ وہ آکرامام سے مل لیں ... وہاں سے پھر وہ امام کے ساتھ خانہ کعبہ کے پاس جائیں گے۔

۲۔ یہ ۳۱۳ اصحاب پوری دنیاسے جمع ہوں گے

حضرت امام محمدباقرعلیہ السلام نے فرمایاہے کہ اللہ حضرت قائم کے لئے ،جنگ بدرمیں لڑنے والوں کی تعداد ۳۱۳کے برابرانسانوں کو دور دورکے شہروں سے اکھٹاکرے گا۔

۳۔ وہ سب سے پہلے امام کی بیعت کریں گے

روایات میں ہے کہ ظہورکے وقت جبرئیل کے بعدامام کی بیعت کرنے والے یہی وہی ۳۱۳اصحاب

ہوں گے ۔

اس بات پرتوجہ رہے کہ ظہورکے وقت امام کے اصحاب کی تعداد ۳۱۳ ہے لیکن وہ تعدادبڑھتی رہے گی اورظہورکے فورابعدہی ۱۰۰۰۰تک پہونچ جائے گی ۔

۴۔ وہ بہادراورجاں نثارہوں گے

حضرت امام سجادعلیہ السلام نے فرمایاہے کہ وہ ۳۱۳اصحاب اتنے بہادراورجاں نثارہوں گے کہ جب دشمن جمع ہوکرقائم آل محمدکوقتل کرنا چاہیں گے تو یہ ۳۱۳اصحاب بہادری کے ساتھ حضرت کادفاع کریں گے۔

۵۔ وہ زمین پرحاکم ہوں گے

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایاہے کہ "ایساہے جیسے میں امام قائم کوکوفہ کے منبرپردیکھ رہاہوں اوران کے اصحاب،(جنگ بدرمیں مسلمانوں کی تعدادکے برابرہیں یعنی ۳۱۳) ان کوچاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں یہ اصحاب اللہ کی طرف سے زمین پرحاکم ہیں ۔

۶۔ وہ امت معدودہ ہیں

قرآن کریم کی آیت ہے کہ تم جہاں پربھی ہوں گے اللہ تم سب کو جمع کرے گااس آیت کی تفسیرکرتے ہوئے حضرت امام محمدباقرعلیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم سورہ ہودمیں امت معدودہ سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اصحاب ہیں اللہ کی قسم وہ سب ایک پل میں اس طرح جمع ہوں جائیں گے ،جس طرح ہواکے اثرسے بادل جمع ہوجاتے ہیں ۔

۷۔ ۳۱۳ اصحاب میں سے ۵۰عورتیں ہیں

حضرت امام باقرعلیہ السلام نے فرمایاہے کہ اللہ کی قسم بادلوں کی طرح آنے والے ان ۳۱۳اصحاب میں پچاس عورتیں ہیں ۔

18رجعت و حکومت

حکومت

ادیان و مکاتب کے قوانین جامعہ میں اس وقت اجرا ہو سکتے ہیں جب حکومت اس کی پشت پناہی کرے اس لئے کہ ہرگروہ حکومت کا طالب ہے تاکہ اپنے مقاصد کا اجراکر سکے ،اسلام بھی جب کہ تمام آسمانی آئین میں بالا تر ہے ،اسلامی حکومت کا خواہاں رہا ہے حکومت حق کا وجود اورا س کی حفاظت اپناسب سے بڑا فریضہ جانتا ہے ۔پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی تمام کوشش اسلامی حکومت کی تشکیل میں صرف کر دی اور شہر مدینہ میں اس کی بنیاد ڈالی ،لیکن آنحضرت کی وفات کے بعد،اگر چہ معصومین (ع) و علماء حکومت اسلامی کی آرزو رکھتے تھے معدودہ چندکے علاوہ ، حکومت الٰہی نہیں تھی اور حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور تک اکثر باطل حکومتیں ہوں گی۔

جو روایات پیغمبر و ائمہ (علیہم السلام)سے ہم تک پہنچی ہیں حکومتوں کا عام نقشہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام سے قبل بیان کیاگیا ہے ، ہم ان چند مواردکی طرف اشار ہ کریں گے۔

الف)حکومتوں کا ظلم

ظہور سے پہلے من جملہ مسائل میں ایک مسئلہ جو انسان کی اذیت کا باعث ہوگا ،وہ حکومتوں کی طرف سے لوگوں پر ہونے والے ظلم و ستم ہیں ، رسول خدا ﷺ اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ زمین ظلم و ستم سے بھر چکی ہوگی حدیہ ہے کہ ہرگھر میں خوف ودہشت کی حکمرانی ہوگی ۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ زمین ظلم و استبداد سے پر ہوگی یہاں تک کہ خوف و اندوہ ہرگھر میں داخل ہوچکاہوگا ۔ امام محمد باقر (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) خوف و دہشت کے دور میں ظہورکریں گے ۔

یہ خوف و ہراس وہی ہے جو اکثر ستمگرو خود سر حاکموں سے وجود میں آتا ہے ؛ اس لئے کہ آنحضرت (ع)کے ظہور سے پہلے ،ظالم دنیاکے حاکم ہو ں گے۔

امام محمد باقر ((علیہ السلام))فرماتے ہیں :کہ مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت قیام کریں گے جب جامعہ کی رہبری ستمگروں کے ہاتھ میں ہوگی ۔ ابن عمرکہتے ہیں !کہ غیر تمند ذی حیثیت و صاحب ثروت انسان (آخر زمانہ) میں اس شکنجے اور اندوہ سے جو حاکموں سے

پہنچیں گے مرنے کی آرزوکریگا۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ رسول خدا ﷺ کے ماننے والے صرف اجنبی حکومتوں سے رنجورنہیں ہوں گے بلکہ اپنی خود مختار ظالم حکومت سے بھی انہیں تکلیف ہوگی اس درجہ کہ زمین اپنی تمام وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو جائے گی ، اور آزادی کے احساس کے بجائے خودکو قید خانہ میں محسوس کریں گے جیساکہ فی الحال ایران کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک و مسلمانوں کے ساتھ اچھا بر تاؤ نہیں کر رہے ہیں بلکہ اجنبی بنے ہوئے ہیں ۔ اس سلسلے میں روایات میں اس طرح آیا ہے :

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ آخر زمانہ میں شدید مصیبت ،کہ اس سے سخت ترین مصیبت سنی نہ ہوگی۔ اسلامی حُکاّم کی طرف سے میری امت پر آئے گی ،اس طرح سے کہ زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جائے گی ،اور زمین ظلم و ستم سے لبریز ہوگی ، ایسی کہ مومن ظلم سے چھٹکارے کے لئے پناہ کا طا لب ہوگا لیکن کوئی جائے پناہ نہ ہوگی ۔

بعض روایتوں میں اپنے رہبروں کے توسط مسلمانوں کے ابتلائے کی تصریح ہوتی ہے ان ظالم حکام کے پیچھے ایک مصلح کل کے ظہور کی نوید دی گئی ہے ان روایات میں ، تین قسم کی حکومت کا ،جو رسول خدا کے بعد قائم ہوتی ہے ذکر آیا ہے ۔یہ تین قسم کی حکوتیں ہیں :خلافت ،امارت و ملوک ،اس کے بعد جابر حاکم ہوں گے ، رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ ان کے بعد جابر و ستمگر حاکم ہوں گے پھر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے ۔

ب)حکومتوں کی تشکیل

لوگ اس وقت عیش و عشرت کی زندگی گذار سکتے ہیں جب حکومت کا کارگذار با شعور و نیک ہو لیکن اگر غیر مناسب افراد لوگوں کے حاکم ہو جائیں گے تو فطری بات ہے کہ انسان رنج و الم میں مبتلاء ہوگا بالکل وہی صورت حال ہوگی جو حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور سے قبل کے زمانے میں حکومتیں خائن اور فاسق و فاجر ستمگر کے ہاتھ میں ہوں گی ۔

ج)حکومتوں میں عورتوں کا نفوذ

آخر زمانہ سے متعلق حکومتوں کے مسائل میں ایک مسئلہ ،عورتوں کا تسلط اور ان کا نفوذ ہے

یاوہ ڈاریکٹ لوگوں کی حاکم ہوں گی (جیساکہ بعض ممالک میں عورتیں حاکم ہیں)یا حکام ان کے ماتحت ہوں گے اس مطلب میں ناگوار حالات کی عکاسی ہے ، حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ فاسد و زناکار لوگ ناز و نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور

پست و ذلیل افراد پوسٹ و مقام حاصل کریں گے اور انصاف پرور افراد ناتواں وکمزور ہوں گے پوچھاگیاکہ یہ دورکب آئےگا؟ تو امام (علیہ السلام)نے فرمایا: "ایسا اس وقت ہوگا جب عورتیں اورکنیزیں لوگوں کے امور پر مسلط ہوں اور بچے حاکم ہو جائیں ۔"

د)بچوں کی فرمانروائی

حاکم کو تجربہ کا ر اور مدبر ہونا چاہئے تاکہ لوگ سکون و اطمینان سے زندگی گذار سکیں اگر ان کے بجائے بچے یاکوتاہ نظر، امورکی ذمہ داری لے لیں تو رونما ہونے والے فتنہ سے خدا وندا عالم سے پناہ مانگنی چاہئے ۔

اس سلسلے میں دو روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں :رسول خدا ﷺ نے فرمایا:٧٠ ویں سال کے آغاز اور بچوں کی حکومت سے خداکی پناہ مانگنی چاہئے۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں :کہ ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جس کی ابتداء بچوں کی بازی ہے۔

ھ)حکومت کی نا پایداری

وہ حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی خدمت پرقادر ہے جو سیاسی دوا م رکھتی ہو اس لئے کہ اگر تغییر پذیر ہو جائے تو بڑے کاموں کے انجام دینے پر قادر نہ ہوگی ۔

آخر زمانہ میں حکومتیں پایدار نہیں ہیں کبھی ایسا بھی ہوگاکہ صبح کو حکومت تشکیل پائی تو غروب کے وقت زوال پذیر ہوگئی ۔ اس سلسلے میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں : کہ تم کیسے ہوگے جب تم لوگ کسی امام ہادی اور علم و دانش کے بغیر زندگی گذار رہے ہوگے اور ایک دوسرے سے نفرت و بیزاری کے طالب ہوگے ؟ اور یہ اس وقت ہوگا جب تم آزمائے جاؤ اور تمہارے اچھے بُرے لوگو ں کی پہچان ہو جائے اور خوب اُبال آجائے اس وقت جب تلواریں کبھی غلاف میں توکبھی باہر ہو ں گی ۔جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں ایک حکومت دن کی ابتداء میں تشکیل پائے گی اور آخر روز میں زوال پذیر ہوجائے گی ۔ (گر جائے گی)

و) حکومتیں ملک کوکنٹرولکرنے سے بے بس و مجبور

امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور سے قبل ظا لم حکومتیں ناتواں ہو جائیں گی اور یہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی عالمی حکومت کے قیام کا مقدمہ ہوگا ۔

حضرت امام سجاد (علیہ السلام) آیہ شریفہ حَتّٰی اِذَارَاَواْ مَایُوْعَدُ وْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِراً و اقلّ عَدداً ترجمہ ۔جب اس وقت دیکھیں گے کہ وہ کیا وعدہ ہے جو اس آیت میں کیاگیا ہے ،حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) اصحاب و یاوراور آپ کے دشمنوں سے متعلق ہے جب

حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہؑ) قیام کریں گے تو آپ کے دشمن سب سے کمزور و ناتواں دشمن ہوں گے نیز سب سے کم فوج و اسلحے رکھتے ہوں گے ۔

امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت اورخاتمہ دنیا :

حضرت امام مہدی علیہ السلام کاپایۂ تخت شہرکوفہ ہوگا مکہ میں آپ کے نائب کاتقررہوگا ۔آپ کادیوان خانہ اورآپ کے اجرا حکم کی جگہ مسجدکوفہ ہوگی۔ بیت المال ،مسجد سہلہ قراردی جائیگی اورخلوت کدہ نجف اشرف ہوگا ۔(حق الیقین ۱۴۵) آپکے عہد حکومت میں مکمل امن وسکون ہوگا ۔ بکری اوربھیڑ،گائے اورشیر،انسان اورسانپ ،زنبیل اورچوہے سب ایک دوسرے سے بے خوف ہوں گے (درمنثورسیوطی جلد ۳ص ۲۳) ۔معاصی کاارتکاب بالکل بندہوجائے گااورتمام لوگ پاک بازہوجائیں گے ۔ جہل ،جبن ،بخل کافورہو جائیں گے ۔عاجزوں ،ضعیفوں کی دادرسی ہوگی ۔ظلم دنیا سے مٹ جائے گا اسلام کے قالب بے جان میں روح تازہ پیدہوگی دنیاکے تمام مذاہب ختم ہوجائیں گے ۔ نہ عیسائی ہوں گے نہ یہودی ،نہ کوئی اورمسلک ہوگا ۔صرف اسلام ہوگا ۔اوراسی کاڈنکابجتاہوگا آپ دعوت بالسیف دیں گے جوآپ کے درپئے نزاع ہوگا قتل کردیاجائے گا ۔جزیہ موقوف ہوگا خداکی جانب سے شہر عکاکے ہرے بھرے میدان میں مہمانی ہوگی ،ساری کائنات مسرتوں سے مملوہوگی ۔غرضکہ عدل وانصاف سے دنیا بھرجائے گی ،(الیواقت الجواہرجلد ۲ص ۱۲۷)۔

دنیاکے تمام مظلوم بلائیں جائیں گے اوران پرظلم کرنے والے حاضرکئے جائیں گے ،حتی کہ آل محمد تشریف لائیں گے اوران پرظلم کے پہاڑتوڑنے والے بلائے جائیں گے حضرت امام علیہ السلام مظلوم کی فریادرسی فرمائیں گے اورظالم کوکیفروکردارتک پہنچائیں گے ۔ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تمام امورمیں نگرانی کافریضہ اداکرنے کے لئے جلوہ افروزہوں گے اسی دوران میں حضرت عیسی علیہ السلام اپنی سابقہ ارضی ۲۳سالہ زندگی میں ۷سالہ موجودہ ارضی زندگی کااضافہ کرکے چالیس سال کی عمرمیں انتقال کرجائیں گے اور آپ کوروضۂ حضرت محمد مصطفی صلعم میں دفن کردیاجائے گا ۔(حاشیہ مشکوۃ ۴۶۳) ،سراج القلزب ۷۷،عجائب القصص ۲۳) اس کے بعدحضرت امام مہدی علیہ السلاکی حکومت کاخاتمہ ہوجائے گا اورحضرت امیرالمومنین نظام کائنات پرحکمرانی کریں گے جس کی طرف قرآن مجید میں "دابۃ الارض" سے اشارہ کیاگیاہے اب رہ گیا یہ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی مدت حکومت کیاہوگی ؟اس کے متعلق سخت اختلاف ہے ارشاد مفیدکے ۵۳۳ میں سات سال اور ۵۳۷میں انیس سال اوراعلام

الوری کے ۳۶۵میں ۱۹ سال ، مشکوۃ کے ۴۶۲ میں ۷، ۸، ۹ سال ، نورالابصارکے ۱۵۴میں ۷ ،۸، ۹، ۱۰ سال ۔ غایۃ المقصود جلد ۲ ص ۱۶۲ میں بحوالہ حلیۃالاولیا ۷، ۸، ۹ سال اوریںابع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی بلخی کے ۴۳۳میں بیس سال مرقوم ہے میں نے حالات احادیث ،اقوال علما سے استنباط کرکے بیس سال کوترجیح دی ہے ہوسکتاہے کہ ایک سال دس سال کے برابرہوں (ارشادمفید ۵۳۳، نورالابصار ۱۵۵) غرضکہ آپ کی وفات کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کوغسل وکفن دیں گے اورنمازپڑھاکر دفن فرمائیں گے ،جیساکہ علامہ سیدعلی بن عبدالحمیدنے کتاب انوارالمضئیہ میں تحریرفرمایا ہے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہدظہورمیں قیامت سے پہلے زندہ ہونے کورجعت کہتے ہیں ۔یہ رجعت ضروریات مذہب امامیہ سے ہے (مجمع البحرین ۴۲۲) اس کامطلب یہ ہے کہ ظہورکے بعد بحکم خداشدیدترین کافراورمنافق اورکامل ترین مومنین حضرت رسول کریم اورآئمہ طاہرین ،بعض انبیا سلف برائے اظہاردولت حق محمدی دنیامیں پلٹ کرآئیں گے۔ (تکلیف المکلفین فی اصول الدین ۲۵) اس میں ظالموں کاظلم کابدلہ اورمظلوموں کوانتقام کاموقع دیاجائے گا اوراسلام کواتنافروغ دے دیاجائے گا کہ "لیظہرہ علی الدین کلہ" دنیا میں صرف ایک اسلام رہ جائیگا (معارف الملۃ الناجیہ والناریہ ۳۸۰) امام حسین علیہ السلام کا مکمل بدلہ لیاجائے گا (غایۃ المقصود جلد ۱ص ۱۸۴ بحوالہ تفسیرعیاشی) اوردشمنان آل محمدکوقیامت میں عذاب اکبرسے پہلے رجعت میں عذاب ادنی کامزہ چکھایاجائے گا (حق الیقین ۱۴۷ بحوالہ قرآن مجید) ۔شیطان سرورکائنات کے ہاتھوں سے نہرفرات پرایک عظیم جنگ کے بعد قتل ہوگا ۔آئمہ طاہرین کے ہرعہدحکومت میں اچھے برے زندہ کئے جائیں گے اورحضرت امام مہدی علیہ السلام کے عہدمیں جولوگ زندہ ہوں گے ان کی تعداد چارہزارہوگی (غایۃ المقصود جلد۱ ص ۱۷۸) شہداء کوبھی رجعت میں ظاہری زندگی دی جائے گی تاکہ اس کے بعد جوموت آئے اس سے آیت کے حکم "کل نفس ذائقۃ الموت "کی تکمیل ہوسکے اورانھیں موت کامزہ نصیب ہوجائے (غایۃ المقصود جلد۱ص ۱۷۳) اسی رجعت میں بوعدۂ قرآنی آل محمد کوحکومت عامہ عالم دی جائے گی ،اورزمین کاکوئی گوشہ ایسانہ ہوگا جس پرآل محمدکی حکومت نہ ہو ،اس کے متعلق قرآن مجید میں : " ان الارض یرثھا عبادی الصالحون " و "نریدان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم الوارثین ۔" موجود ہے (حق الیقین ۱۴۶)۔

اب رہ گیاکہ یہ کائنات کی ظاہی حکومت ووراثت آل محمدکے پاس کب تک رہے گی ،اس کے متعلق ایک روآیت آٹھ ہزارسال کاحوالہ دے رہی ہے اورپتہ یہ چلتاہے کہ امیرالمومنین ،حضرت محمدمصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیرنگرانی حکومت کریں گے اوردیگرآئمہ طاہرین ان کے وزرا اورسفرا کی حیثیت سے ممالک عالم میں انتظام وانصرام فرمائیں گے اورایک روآیت میں یہ بھی ہے کہ ہرامام علی الترتیب حکومت کریں گے حق الیقین وغایۃ المقصود ۔حضرت علی کے ظہوراورنظام عالم پرحکمرانی کے متعلق قرآن مجید میں بصراحت موجود ہے ۔ارشادہوتاہے :

" اخرجنالهم دابة من الارض ۔"(پارہ ۲۰ رکوع ۱)

علماء فریقین یعنی شیعہ وسنی کااتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں ۔ ملاحظہ ہو۔ میزان الاعتدال علامہ ذہبی ومعالم التنزیل علامہ بغوی وحق الیقین علامہ مجلسی وتفسیرصافی علامہ محسن فیض کاشانی اس کی طرف توریت میں بھی اشارہ موجودہے ۔ (تذکرۃ المعصومین ۲۴۶) آپ کاکام یہ ہوگاکہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جوخداکے مخالف اوراس کی آیتوں پریقین نہ رکھنے والے ہوں گے وہ صفااورمروہ کے درمیان سے برآمد ہوں گے ،ان کے ہاتھ میں حضرت سلیمان کی انگوٹھی اورحضرت موسی کاعصا ہوگا جب قیامت قریب ہوگی توآپ عصا اورانگشتری سے ہرمومن وکافرکی پیشانی پرنشان لگائیں گے ۔ مومن کی پیشانی پر "ھذا مومن حقا " اورکافرکی پیشانی پر" ھذاکافرحقا" تحریرہوجائے گا ۔ ملاحظہ ہو(کتاب ارشادالطالبین اخوند درویزہ ۴۰۰ وقیامت نامہ قدوۃالمحدثین علامہ رفیع الدین ص ۱۰) علامہ لغوی کتاب مشکوۃ المصابیح کے ص ۴۶۴ میں تحریرفرماتے ہیں کہ دابۃ الارض دوپہرکے وقت نکلے گا ،اورجب اس دابۃ الارض کا عمل درآمد شروع ہوجائے گا توباب توبہ بند ہوجائے گا اوراس وقت کسی کاایمان لاناکارگرنہ ہوگا حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی مسجد میں سورہے تھے ،اتنے میں حضرت رسول کریم تشریف لائے ،اورآپ نے فرمایا "قم یادابۃ اللہ ۔" اس کے بعد ایک دن فرمایا : " یاعلی اذاکان اخرجک اللہ الخ ۔" اے علی ! جب دنیاکاآخری زمانہ آئے گا توخداوند عالم تمہیں برآمدکریگا اس وقت تم اپنے دشمنوں کی پیشانیوں پرنشان لگاؤگے ۔ (مجمع البحرین ۱۲۷) آپ نے یہ بھی فرمایاکہ " علی دابۃ ا لجنۃ " ہیں لغت میں ہے کہ دابہ کے معنی پیروں سے چلنے پھرنے والے کے ہیں ۔ (مجمع البحرین ۱۲۷)۔

کثیرروایات سے معلوم ہوتاہے کہ آل کی حکمرانی جسے صاحب ارجح المطالب نے بادشاہی لکھاہے اس وقت تک قائم رہے گی جب تک دنیاکے ختم ہونے میں چالیس یوم باقی رہیں گے ۔ (ارشادمفید ۱۳۷، واعلام الوری ۲۶۵) اس کامطلب یہ ہے کہ وہ چالیس دن کی مدت قبروں سے مردوں کے نکلنے اورقیامت کبری کے لئے ہوگی ۔ حشرونشر، حساب وکتاب ،صورپھونکنا اوردیگرلوازمات کبری اسی میں اداہوں گے ۔ (اعلام الوری ۲۶۵) اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کوجنت کاپروانہ دیں گے ۔ لوگ اس لے کرپل صراط پرسے گزریں گے ۔ (صواعق محرقہ علامہ ابن حجرمکی ۷۵) واسعاف الراغبین ۷۵ برحاشیہ نورالابصار) پھرآپ جوض کوثرکی نگرانی کریں گے جو دشمن آل محمدحوض کوثرپرہوگا ،اسے آپ اٹھادیں گے ۔ (ارجح ا لمطالب ۷۶۷) پھرآپ لواء الحمد یعنی محمدی جھنڈا لے کرجنت کی طرف چلیں گے ،پیغمبراسلام آگے آگے ہوں گے انبیاء اورشہداء وصالحین اوردیگرآل محمدکے ماننے والے پیچھے ہوں گے ۔ (مناقب اخطب خوارزمی قلمی وارجح المطالب ۷۷۴) پھرآپ جنت کے دروازہ پرجائیں گے اوراپنے دوستوں کوبغیرحساب داخل جنت کریں گے اوردشمنوں کوجہنم میں جھونک دیں گے (کتاب

شفاقاضی عیاض وصواعق محرقہ) اسی لئے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر،حضرت عمر حضرت عثمان اوربہت سے اصحاب کوجمع کرکے فرمادیاتھاکہ علی زمین اورآسمان دونوں میں میرے وزیرہیں اگرتم لوگ خداکوراضی کرنا چاہتے ہو توعلی کوراضی کرو،اس لئے کہ علی کی رضا خداکی رضا اورعلی کاغضب خداکا غضب ہے ۔(مودۃ القربی ص ۵۵۔ ۶۲) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کوخداکے سامنے جواب دیناپڑے گااورتم علی کی مرضی کے بغیرجنت میں نہ جاسکوگے اورعلی سے کہ دیاکہ تم اورتمہارے شیعہ "خیرالبریہ " یعنی خداکی نظرمیں اچھے لوگ ہیں ۔یہ قیامت میں خوش ہوں گے اورتمہارے دشمن ناشاد ونامراد ہوں گے ،ملاحظہ ہو (کنزالعمال جلد ۶ص ۲۱۸ وتحفۂ اثناعشریہ ۶۰۴ تفسیرفتح البیان جلد ۱ص ۳۲۳)۔

19خصوصیاتِ حکومت

سنت محمدی کو زندہ کرنا

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی قضاوت ،جدید احکام نیز جو آپ اصلاح کریں گے اس کے متعلق بہت ساری روایات پائی جاتی ہیں ایسے احکام جو موجودہ فقہی متون اورکبھی ظاہر روایات و سنت کے موافق نہیں ہیں بھائی کی میراث کا قانون عالم ذر میں ،شرابخور، بے نمازی کا قتل،جھوٹے کی پھانسی ، مومن سے سود لینا حرام ہے معاملات میں مسجدوں کے مناروں کا خاتمہ ،مساجد کی چھتوں کو توڑدینا انھیں میں سے ہے جو روش حضرت اپنے کاموں اور امور میں اختیارکریں گے جس کا بیان گذشتہ فصل میں ہو چکا ہے اس طرح ہے۔

روایات میں اس طرح عبارت کی تبدیلی سے جیسے جدید فیصلے ،نئی سنت ،نئی دعائیں ،نئی کتاب اسماء کا ذکر ہے کہ ہم اسے صرف سنت محمدی کو زندہ کرنے کانام دیتے ہیں ۔

لیکن دگرگونی و اختلاف کچھ اتنا ہوگاکہ دیکھنے والے لوگ دین جدید سے تعبیرکریں گے۔

جب ایسی روایتوں کا معصومین(علیہم السلام)سے صادر ہونا ثابت ہو جائے تو چند نکتوں کی جانب توجہ لازم و ضروری ہوگی ۔

۱۔بعض احکام الہی اگر چہ ان کا سر چشمہ خدا وند عالم ہی ہے لیکن اعلان و اجراء کے شرائط حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہورکے زمانے میں فراہم ہوں گے وہ ہے جو ان احکام کا اعلان اور اجراءکریں گے۔

۲۔ مرور زمانہ سے طاقتوروں اور تحریف کرنے والوں کی جانب سے احکام الٰہی میں دگرگونی و تحریفیں واقع ہوئی ہیں حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہور کے بعد اسے صحیح و درست کردیں گے۔

کتاب القول المختصر میں ہے کہ: کوئی بدعت اور سنت ایسی نہیں ہوگی جس کا پھر سے احیاء نہ کریں ۔

۳۔ اس لئے بھی کہ جو فقہا ء نے حکم شرعی حاصل کیا ہے قواعد و اصول سے حاصل کیا ہے کبھی حاصل شدہ حکم شرعی واقع کے مطابق نہیں ہوگا اگرچہ اس استنباط کا نتیجہ مجتہد اور مقلد کے لئے حجت شرعی ہے لیکن امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں حضرت احکام واقعی کو بیان کریں گے۔

۴۔ بعض احکام شرعی خاص شرائط و اضطراری صورت اور تقیہ کے عالم میں غیر واقعی صورت میں بیان ہوئے ہیں جب کہ حضرت کے زمانہ میں تقیہ نہیں ہوگا اور احکام واقعی کی صورت میں بیان ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تقیہ ختم ہو جائے گا اور حضرت تلوار نیام سے باہر نکالیں گے تو لوگوں سے تلوار کا لین دین کریں گے اور بس۔

مذکور بالا موارد سے متعلق چند روایت بیان کرتے ہیں :

امام جعفرصادق(علیہ السلام)ایک مفصل حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں :کہ تم

مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہمارے امر کے سامنے تسلیم رہو اور تمام امور کی بازگشت ہماری جانب کرو نیز ہماری اور اپنی حکومت اور فرج کے منتظر رہو جب ہمارے قائم ظہور کریں گے اور ہمارا بولنے والا بولے گا نیز قرآن کی تعلیم دین و احکام کے قوانین نئے سرے سے تمہیں دیں جس طرح رسول خدا ﷺ پر نازل ہوئے ہیں تو تمہارے علماء حضرت کی اس رفتار کا انکا رکریں گے اور تم خدا کے دین اور اس کی راہ پر ثابت نہیں رہوگے مگر تلوار کے ذریعہ جو تمہارے سروں پر سایہ فگن ہوگی۔

خدا وند عالم نے اس امت کے لئے گذشتہ امتوں کی سنت قرار دی ہے لیکن ان لوگوں نے سنت کو تبدیل کر دیا اور دین میں تحریف کر ڈالی کوئی لوگوں کے درمیان رائج حکم نہیں ہے مگر یہ کہ وحی شدہ کے اعتبار سے تحریف کر دی گئی ہے خدا تم پر رحمت نازل کرے جس چیز کی تمہیں دعوت دی جائے اسے قبول کرو تاکہ مجدددین آجائے ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو لوگوں کو نئے

سرئے سے اسلام کی دعوت دیں گے اور انھیں اسلام کی راہنمائی کریں گے جب کہ لوگ پرانے اسلام سے برگشتہ اورگمرا ہ ہو چکے ہوں گے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کسی نئے دین کی پیشکش نہیں کریں گے بلکہ چونکہ لوگ واقعی اسلام سے منحرف ہو چکے ہیں دوبارہ اسی دین کی دعوت دیں گے جیساکہ رسول خد ا نے اس کی دعوت دی ہے ۔

امام جعفر صادق(علیہ السلام) نے برید سے کہا: اے برید خداکی قسم کوئی حریم الٰہی ایسی نہیں ہوگی جس سے تجاوز نہ کیاگیا ہو اور اس دنیامیں کتاب خدا وندی و سنت رسول خدا پر کبھی عمل نہیں ہوا اور جس دن امیر المؤ منین(علیہ السلام) نے رحلت کی ہے اس کے بعد سے لوگوں کے

درمیان حدود الٰہی کا اجراء نہیں ہوا اس وقت فرمایا قسم خداکی روزو شب ختم نہیں ہوں گے مگر یہ کہ خداوند عالم مردوں کو زندہ ،زندوں کو مردہ کرے گا اور حق اس کے اہل کو لوٹا دے گا اور اپنے آئین کو، جو اپنے اوررسول خداکے لئے پسند کیا ہے ،باقی رہے گا تمہیں مبارک ہو مبارک کہ حق صرف اور صرف تمہارے ہاتھ میں ہے ۔ یہ روایت بتاتی ہے کہ دگرگونی و تغیر بعض موارد میں شیعوں اور ان کے مخالفین کے لئے بھی ہے۔

الف) احکام جدید

۱۔ زناکار اور زکوۃ نہ دینے والوں کو پھانسی

ابا ن بن تغلب کہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق(علیہ السلام) نے مجھ سے کہا: اسلام میں حکم خدا وندی کے مطابق دو خون حلال ہے نیز اس وقت تک اس کا کوئی حکم نہیں دے گا جب تک کہ خداوند عالم ہمارے قائم کو نہ بھیج دے وہ خداکے حکم کے مطابق حکم دیں گے اورکسی سے گواہ و شاہد کے طالب نہیں ہوں گے ۔حضرت زنائے محصنہ کرنے والوں (زن دار مرد،اور شوہر دار عورت)کو سنگسار کریں گے اور جو زکوۃ نہیں دے گا اس کی گردن مار دیں گے ۔

امام جعفر صادق و امام موسیٰ کاظم(علیہما السلام) فرماتے ہیں :کہ جب حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو تین ایسا حکم دیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ایسا حکم نہ دیا ہوگا آنحضرت بوڑھے زناکار مردکو پھانسی دیں گے اور زکوۃ نہ دینے والوں کو قتل کردیں گے ایک برادردینی کی میراث دوسرے برادر دینی کودیں گے (یعنی جو عالم ذر میں باہم بھائی رہے ہوں گے)۔

علامہ مجلسی زکوۃ نہ دینے والے کی پھانسی کے بارے میں کہتے ہیں مسلمان ہر زمانہ میں زکوۃ کے وجوب پر متفق اور زکوۃ کو اسلام کے پنجگانہ ارکان میں سے ایک جانتے ہیں لہٰذاجو اس کے

وجوب کو قبول نہ کرے جبکہ فطری مسلمان ہو اور مسلمانوں کے درمیان نشو نما پائی ہو تو اسے بغیر توبہ کے پھانسی دیدیں گے اور اگر مسلمان ملی ہوگا تو اسے تین بار مرتد ہونے کے بعد توبہ کی مہلت دیں گے اس کے بعد پھانسی دیدیں گے۔یہ احکام اس صورت میں ہیں جب آگاہ و باشعور انسان وجوب کے بارے میں علم رکھتا ہو لیکن اگر وجوب سے ناواقف ہو تو اس پر کفر کا حکم نہیں لگے گا

مجلسی اول اس روایت کی شرح میں بعض وجوہ کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :کہ شاید مراد یہ ہو کہ حضرت ان دو مورد میں اپنے علم کے مطابق حکم اور قضاوت کریں گے اور شاید ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ یہی روش حضرت کے دیگر فیصلوں میں بھی ہوگی ان دو مورد سے اختصاص دینے کا راز اہمیت کے لحاظ سے ہے ۔

۲۔ قانون ارث

امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ خدا وند عالم نے، جسم سے دس ہزارسال قبل ارواح کو خلق فرمایا:ان میں سے جو ایک دوسرے سے آسمان پر آشنا و متعارف رہے ہیں وہ زمین پر بھی آشنا رہیں گے اور جو ایک دوسرے سے اجنبی رہا ہے زمین پر بھی ایسا ہی ہوگا جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو برادر دینی کو میراث تو دیں گے لیکن نسبی برادر کو محروم کر دیں گے یہی معنی ہیں خداوند عالم کے قول کے سورہ مومنون میں : <فَاِذَا نُفِخَ فِيْ الصُّورِ فَلاَ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَاْ يَتَسَائَلُوْن>جب صور پھونکاجائے گا تو اس وقت لوگوں کے درمیان کوئی نسب نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی علت دریافت کریں گے۔

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ خدا وندعالم نے جسم کی خلقت سے دس ہزار سال قبل ،ارواح کے درمیان بھائی چارگی قائم کی لہٰذا جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو برادران دینی جن کے درمیان برادری قائم ہے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور نسبی بھائی جو ایک ماں باپ سے ہوں گے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

۳۔ جھوٹوں کا قتل

امام جعفرصاد ق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ”جب حضرت قائم ظہور کریں گے تو سب سے پہلے جھوٹے شیعوں کا تعاقب کریں گے اور انھیں قتل کر ڈالیں گے۔“ احتما ل ہے کہ شاید اس سے مراد منافقین اور مہدویت کے مدعی اور بدعت گذار افراد ہوں جو دین سے لوگوں کے منحرف ہونے کا سبب بنے ہیں ۔

۴۔ حکم جزیہ کا خاتمہ

حضرت امیر المؤ منین(علیہ السلام) فرماتے ہیں : خدا وند عالم دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں کرے گا جب تک حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام نہ کریں اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود اور جزیہ قبول نہ کریں اور صلیب و بتوں کو نہ توڑدیں نیز جنگ کا زمانہ ختم ہوگا اور لوگوں کو مال ودولت لینے کے لئے آواز دیں گے اور ان کے درمیان اموال کو برابر سے تقسیم کریں گے اور لوگوں سے عادلانہ رفتار رکھیں گے۔

رسول خدا نے صلیبوں کے توڑنے سووروں کے قتل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب جزیہ کا حکم اور مسیحیت کا دور ختم ہونا ہے ۔ فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی ایک منصف فرمانروا کی حیثیت سے ظہورکریں گے صلیبوں کو توڑ اور سووروں کو قتل کر ڈالیں گے نیز اپنے کارگذاروں کو حکم دیں گے مال ودولت لئے شہروں کا چکر لگائیں تاکہ نیاز مند اسے لے لیں لیکن کوئی نیاز منداور محتاج نہیں ملے گا شاید یہ حدیث مسیحیت اور اہل کتاب کے آخری دور کی طرف اشارہ ہو۔

۵۔ امام حسین (علیہ السلام)کے باقی ماندہ قاتلوں سے انتقام

ہروی کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام رضا (علیہ السلام) سے عرض کیا: کہ یابن رسول اللہ ! امام جعفر صادق(علیہ السلام)کی اس بات کا آپ کی نظر میں کیا مطلب ہے ۔کہ آپ فرماتے ہیں : جب حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو امام حسین (علیہ السلام)کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے اباؤ اجداد کے گناہ کی سزا پائیں گے "کیا ہے؟حضرت امام رضا(علیہ السلام) نے کہا یہ بات ٹھیک ہے۔پھر میں نے ان سے کہا کہ اس آیت< وَلاَ تَزِرُ وَاْزِرَۃَ وِزْرَ اُخْرَیٰ> "کوئی کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا "کے کیا معنی ہیں ۔

توآپ نے کہا جو خدا نے کہا ہے وہ درست ہے لیکن امام حسین (علیہ السلام)کے قاتلین کے باقی ماندہ افراد اپنے آباؤ اجداد کے رویہ سے خوشحال ہیں اور اس پر فخرکرتے ہیں اور جوکوئی کسی چیز سے خوش ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انجام دیا ہو اگرکوئی شخص مشرق میں قتل کیا جائے اور دوسرا مغرب میں رہ کر اس قتل پر اظہار خوشی کرے خدا وند عالم کے نزدیک قاتل کے گناہ میں شریک ہے۔

اور حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) امام حسین(علیہ السلام)کے قاتلوں کے باقی ماندہ افراد کو نیست و نابودکریں گے اس لئے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے کردار پر اظہار خوشی کرتے ہیں "

میں نے کہا : آپ کے قائم سب سے پہلے کس گروہ سے شروع کریں گے ؟ آپ نے کہا بنی شیبہ سے ان کے ہاتھوں کو قطع کریں گے اس لئے کہ وہ مکہ معظمہ میں خانۂ خدا کے چور ہیں ۔

۶۔ رہن و وثیقہ کا حکم

علی کہتے ہیں کہ میرے والد سالم نے امام جعفرصادق(علیہ السلام) سے حدیث "جوکوئی رہن اور وثیقہ حوالہ کرنے پر برادر مومن سے زیادہ مطمئن ہو میں اس سے بیزار ہوں "کے بارے میں میں نے سوال کیا ۔

توامام جعفر صادق(علیہ السلام) نے کہا: یہ مطلب قائم اہل بیت (علیہم السلام)کے زمانے میں ہے ۔

۷۔ تجارت کا فا ئد ہ

سالم کہتا ہے :کہ میں نے امام جعفرصاد ق(علیہ السلام) سے کہا :کہ ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ مومن کابرادر مومن سے سود لینا حرام اور رباہے؟حضرت نے کہا: یہ مطلب ہمارے اہل بیت(علیہم السلام) قائم کے ظہورکے وقت ہوگا؟ لیکن آج جایز ہے کہ کوئی شخص کسی مومن سے کچھ فروخت کرے اور اس سے فائدہ حاصل کرے تو جائز ہے۔

مجلسی اول اس روایت کی سندکو قوی جاننے کے بعد فرماتے ہیں :کہ اس روایت سے استفادہ ہوتا ہے کہ جو روایات کسی مومن سے فائدہ لینے کو مکر وہ سمجھتی ہیں اور اسے رباکہتی ہیں ،مبالغہ نہیں ہے ممکن ہے کہ فی الحال مکروہ ہو لیکن حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے زمانے میں حرام ہو جائے لیکن مجلسی دوم اس روایت کو مجہول قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ: شاید ان دو مورد میں حرمت حضرت حجت کے قیام کے زمانے سے مقید ہو۔

۸۔ برادر دینی کا ایک دوسرے کی مددکرنا

اسحاق کہتے ہیں :کہ میں امام جعفرصاد ق (علیہ السلام)کی خدمت میں تھاکہ حضرت نے برادر مومن کی مدد و تائیدکی بات چھیڑدی اوراس وقت کہا-"کہ جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) ظہورکریں گے تو برادران مومن کی مدد اس وقت واجب ہو جائے گی اور چاہئے کہ ان کی مدد کریں ۔

۹۔ قطایع کا حکم (غیر منقول اموال کا مالک ہونا)

(امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ قطایع حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام کے وقت نیست و نابو د ہو جائیں گے اس طرح سے کہ پھرکوئی قطایع کا وجود نہیں ہوگا۔

قطایع ۔یعنی بہت بڑا سرمایہ ،جیسے دیہات میں بے شمار زمینیں اور قلعے ہیں جسے باد شاہوں

اور طاقتور افرا د نے اپنے نام درج کرا لیا ہے ساری کی ساری امام زمانے(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے وقت ان کی ہو جائیں گی۔

۱۰۔ دولتوں کا حکم

معاذ بن کثیرکہتا ہے :کہ امام جعفر صادق(علیہ السلام)نے فرمایا:کہ ہمارے خوشحال شیعہ آزاد ہیں کہ جوکچھ حاصل کریں راہ خیر میں خرچ کردیں لیکن جب قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو ہر خزانہ دار پر اسی کا ذخیرہ حرام ہو جائے گا مگر یہ کہ اسے حضرت کی خدمت لائے تاکہ اس کے ذریعہ دشمن سے جنگ میں مدد حاصل کریں یہی خدا وند عالم فرماتا ہے کہ <وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ> "جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں لیکن اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔"

حکومت حق

دنیا کی وسعت اورگسترش کے باوجوداس کا ادارہ کرنا ایک دشوار و مشکل کام ہے جو صرف الٰہی راہبر اور دلسوز و ہمدرد کارگذار الٰہی نظام اور اسلامی حکومت کے اعتمادکے ساتھ ہی امکان پذیر ہے ۔ (ممکن ہیامام (عجل اللہ تعالی فرجہ) دنیا کا ادارہ کرنے کے لئے ایسے ایسے وزراء بھیجیں گے جو جنگی سابقہ رکھتے ہوں گے اور تجربہ و عمل کے اعتبار سے اپنی پائیداری و ثبات قدمی کا مظاہرہ کیاہوگا۔

صوبہ کا مالک اپنی بھاری بھرکم شخصیت کے ساتھ صوبوں کی اداری ذمہ داری قبول کرے گا جو صرف اسلامی حکومت اور خوشنودی خدا وندی کا خواہش مند ہوگا ظاہر ہے کہ جس ملک کے ذمہ دار ایسے ہوں گے وہ مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں نیزگذشتہ حکومتوں کی تباہی کامیابی میں تبدیل ہوجائے گی اور ایسی حالت ہو جائے گی کہ زندہ افراد مردوں کی دوبارہ حیات کی آرزو کریں گے۔

توجہ رکھنا چاہئے کہ حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ) اس وقت امورکی باگ ڈور ہاتھ میں لیں گے جب دنیا بے سر سامانی اور ملیونوں زخمی ،جسمی و روحانی اورذ ھنی بیماریوں سے بھری ہوگی دنیا پر تباہی و بربادی سایہ فگن ناامنی و بے چینی عالم پر محیط ہوگی شہر جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہوں گے کھیتیاں آلودہ فضاکی وجہ سے خراب و روزی میں کمی ہوگی۔

دوسری طرف دنیا والوں نے احزاب، پارٹیاں ،کمیٹیاں حکومتیں دیکھی ہیں جو دعویدار تھیں

اور ہیں کہ اگر حکومت مجھے مل جائے تو دنیا اور اہل دنیا کی خدمت کریں اور چین و سکون ،راحت و آرام اقتصادی حالت کو بہتر بنادیں گے لیکن ہر ایک عملی طورپر ایک دوسرے سے بُرا ہی ثابت ہوتا ہے سوائے فتنہ و فساد ، قتل و غارت گری ، ویرانی کے کچھ نہیں دیتے ۔کمیونسٹ نے تلاش کی ۔ مالئوئسیم اپنے راہبروں کی نظر میں معتوب ٹھہرا ۔ مغربی ڈیموکراسی نے انسان فریبی کے علاوہ کوئی نعرہ نہیں لگایا۔ آخر میں ایک ایسادن آئے گاکہ عدل و عدالت ایک قوی خدا رسیدہ الٰہی انسان کے ہاتھ میں ہوگی اور ظلم و جور سے مردہ زمین پر عدالت قائم ہوگی وہ اس شعار کے اجرا کرنے میں ((یَمْلَا ءُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلاً))"زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے "مصمم ہوں گے جس کے آثار ہر جگہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت حکومت اس طرح تشکیل دیں گے اور لوگوں کو ایسی تربیت کریں گے کہ ذہنوں سے ستم مٹ چکا ہوگا بلکہ روایات کی تعبیر کے اعتبار سے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا حدیہ کہ حیوانات بھی ظلم و تعدی سے باز آجائیں گے گوسفند ،بھڑیئے ایک ساتھ بیٹھیں گے۔

ام سلمیٰ کہتی ہیں :کہ رسول خدا نے فرمایا : "مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) سماج میں ایسی عدالت قائم کریں گے کہ زندہ افراد آرزوکریں گے کہ کاش ہمارے مردے زندہ ہوتے اور اس عدالت سے فیضیاب ہوتے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) آیہ شریفہ

<وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا>

"جان لو کہ خداوند عالم زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرے گا" کی تفسیر فرماتے ہیں : کہ خدا وند عالم زمین کو حضرت قائم کے ذریعہ زندہ کرے گا آنحضرت زمین پر عدالت برپاکریں گے اور اسے عادلانہ انداز سے زندہ کریں گے جب کہ ظلم و جور سے مردہ ہو چکی تھی ۔

نیز امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ خدا کی قسم یقینی طور پر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی عدالت گھروں کے اندر بلکہ کمروں میں نفوذ کر چکی ہوگی جس طرح سردی و گرمی کا اثر ہوتا ہے۔

ان روایات سے استفادہ ہوتا ہے کہ بعض گروہ کے چاہنے اور مخالفت کے باوجود عدالت پوری دنیا میں بغیر استثناء قائم ہوگی ۔

امام محمد باقر (علیہ السلام) آیہ شریفہ <اَلَّذِیْنَ اِنْ مَکَّنَّاھُمْ فِیْ الْاَرْضِ اَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ >"اگر زمین میں ان لوگوں کو حاکم بنادیں تو وہ نماز قائم کریں گے وغیرہ '' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:یہ آیت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) اور ان کے ناصروں کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔خدا وند عالم ان کے ذریعہ اپنے دین کو ظاہر کرے گا اس طرح سے کہ ظلم و ستم کا خاتمہ اور بدعت کا نشان تک مٹ جائے گا ۔

امام رضا(علیہ السلام) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ جب حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیفرجہ) ظہورکریں گے تو جامعہ میں ایسی میزان عدالت قائم کریں گے جس کے بعد پھرکوئی ظلم نہیں کرے گا ۔

نیز حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام)فرماتے ہیں :حضرتکسانوں اور لوگوں کے درمیان عادلانہ رویہ اپنائیں گے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں :کہ ایک شخص نے امام محمد باقر(علیہ السلام)کی خدمت میں عرض کیا:کہ یہ پانچ سو درہم بابت زکات کے ہیں اسے لے لیجئے ! امام نے کہا:"اسے تم خود ہی اپنے پاس رکھو اور اپنے پڑوسیوں ،بیماروں ،ضرورت مندمسلمانوں کو دیدو" پھر فرمایا: جب ہمارے مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ظہورکریں گے تو برابر سے مال تقسیم کریں گے اور عدالت کے ساتھ ان سے رفتار رکھیں گے جو ان کی پیروی کرے گاگویااس نے خداکی پیروی کی ہے اور جو نافرمانی کرے خداکا نافرمان شمار ہوگا اسی وجہ سے حضرتکا نام مہدی رکھاگیا ہے کہ پوشیدہ امور ومسائل سے آگاہ ہوتے ہیں ۔

حضرت مہدی کی عدالت زمانے میں اتنی وسیع ہوگی کہ شرعی اولویت کی بھی رعایت ہوگی یعنی جو لوگ واجبات انجام دیتے ہیں ان پر مستحبات انجام دینے والوں کو مقدم رکھا جائے گا ۔

حج ابراہیمی شعار الٰہی کا ایک جز ہے جو حکومت اسلامی کی وسعت سے پھرکوئی حج پر جانے سے مانع و رکاوٹ نہیں ہوگی اور لوگ باڑھ کی مانندکعبہ کی سمت روانہ ہوں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ کعبہ کے اردگردایک بھیڑ اژدہام ہوگا اور اتناکہ حج کرنے والوں کے لئے کافی نہ ہوگا پھر امام(علیہ السلام(حکم دیں گے اولویت ان کو ہے جو واجب اداکرنے آتے ہیں امام صادق(علیہ السلام)کے بقول یہ سب سے پہلی عدالت کی جلوہ گاہ ہوگی۔

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ سب سے پہلے حضرت (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی عدالت سے جو چیز آشکار ہوگی وہ یہ کہ حضرت اعلان کریں گےکہ جو لوگ مستحبی حج ،مناسک اور حجر اسودکو چومنے مستحبی طواف انجام دینے جارہے ہیں وہ واجب حج اداکرنے والوں کے حوالے کردیں ۔"

الف) دلوں پر حکومت

واضح ہے کہ کوئی حکومت مختصر مدت میں دشواریوں پر حاکم ہو اور بے سرو سامانی کا خاتمہ اور دلوں سے یاس و نا امیدی کو ختم کرے اوران دلوں میں امیدکی لہر دوڑائے تو یقینا لوگ اس کی حمایت کریں گے نیز ایسا نظام جو جنگ کی آگ بجھا دے امنیت و آسایش کی راہ ہموار

کردے حتی کہ حیوانات اس سے بہرہ مند ہوں یقینا لوگوں کے دلوں پر حاکم ہوگا نیزلوگ ایسی حکومت کے خواہشمند بھی ہیں اس لحاظ سے روایات میں امام سے لگاؤ اور تمسک کو پسندیدہ انداز میں بیان کیاگیا ہے ۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ تم لوگوں کو مہدی قریشی کی بشارت دیتا ہوں جس کی خلافت سے زمین و آسمان کے رہنے والے راضی ہیں ۔“

نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ : میری امت کا ایک شخص قیام کرے گا جسے زمین و آسمان والے دوست رکھیں گے صباح کہتا ہے کہ: حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانے میں بزرگ خرد ہونے اور خرد بزرگ ہونے کی تمناکریں گے شاید اس لئے چھوٹے ہونے کی آرزو ہو کہ وہ زیادہ دن تک حضرت مہدی کی حکومت میں رہنا چاہتے ہوں اور خرد بڑے ہونے کی آرزو اس لئے کریں گے کہ وہ مکلف ہونا چاہتے ہوں گے تاکہ حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی الٰہی حکومت کے پروگرام کو اجراء کرنے میں خاص نقش وکردار پیش کرسکیں اور اخروی جزاکے مالک ہوں ۔حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی حکومت اس درجہ موثر ہوگی کہ مردے زندہ ہونے کی آرزو کریں گے ۔

حضرت علی(علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ میرے فرزندوں میں سے ایک شخص ظہور کرے گا جس کے ظہور اور حکومت کا نتیجہ یہ ہوگاکہ مردے قبر میں رہنا نہیں چاہیں گے مگر یہ کہ وہی تمام سہو لتیں و فوائد انھیں قبر میں حاصل ہوں وہ لوگ ایک دوسرے کے دید ارکو جائیں گے اور حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے قیام کی خوشخبری دیں گے ۔

کامل الزیارات میں ،”الفرحة “خوشی و شادمانی کے معنی میں استعما ل ہوا ہے اور لفظ میت کا روایت میں استعما ل قابل غور ہے ،اس لئے کہ یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ عیش و عشرت عمومی و نوعی ہے اور ارواح کے کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے ،اگر اس روایت کو اُن روایات سے ضمیمہ کر دیں جو کہتی ہیں : ”کافروں کی روح بد ترین حالت اور زنجیرو قید خانوں میں زندگی بسر کریں گی “تو اس روایت کے معنی روشن ہو جاتے ہیں ،اس لئے کہ امام کے ظہور کے ساتھ ہی انھیں عذاب سے رہائی کا حکم مل جائے گا یا حالت (گشایش و رحمت کہ فرشتوں کی رفتار کے مطابق عذاب نہیں ہے) دگرگون ہو جائے گی ایک مدت کے لئے خواہ کوتاہ کیوں نہ ہو زمین پر الٰہی حکومت کے تشکیل پانے کے احترام میں کافروں ، منافقوں کی روح سے شکنجۂ عذاب ختم ہو جائے گا۔

ب)حکومت کا مرکز

ابو بصیر کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق(علیہ السلام) نے فرمایا : اے ابو محمدگویا میں دیکھ رہا

ہوں کہ قائم آل محمد ﷺ اپنی فیملی (خانوادہ) کے ساتھ مسجد سہلہ میں نازل ہوئے ہیں ‘‘ میں نے کہا کیا ان کا گھر مسجد سہلہ ہے ؟ امام نے کہا: ”ہاں “وہی جگہ جو حضرت ادریس کا ٹھکانا تھی کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہو اجب تک وہاں اس نے نماز نہیں پڑھی جو وہاں ٹھہرے ایسا ہی ہے کہ رسول خدا کے خیمہ میں ہو ۔کوئی مومن مرد و عورت ایسا نہیں ہے جس کا دل وہاں نہ ہو ہر روز وشب فرشتہ الٰہی اس مسجد میں پناہ لیتے ہیں اور خدا کی عبادت کرتے ہیں اے ابو محمد ! اگر میں بھی تمہارے قریب ہوتا تو میں نماز اسی مسجد میں پڑھتا۔

اُس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے ،اورخدا وند عالم اپنے رسول اور ہمارے تمام دشمنوں سے انتقام لے گا ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مسجد سہلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وہ ہمارے صاحب (حضرت مہدی)(عجل اللہ تعالی فرجہ)کا گھر ہے جس وقت وہ اپنے تمام خاندان سمیت وہاں قیام پذیر ہوں گے ۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو کوفہ کی سمت روانہ ہوں گے اور وہیں قیام پذیر ہوں گے نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ: جب ہمارے قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)کریں گے تو کوفہ کی سمت جائیں گے تو ہر مومن حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے آس پاس اُس شہر میں مقیم ہونا چاہیے گا یا حد اقل اس شہر میں ۔

حضرت امیر (علیہ السلام) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ ایک روز آئے گا کہ یہ جگہ (مسجد کوفہ)حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کا مصَلیّٰ قرار پائے گی ۔

ابو بکر حضرمی کہتے ہیں امام محمد باقر یا امام جعفر صادق (علیہما السلام) سے میں نے کہا: کونسی زمین اللہ اور رسول خدا کے حرم کے بعد زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ تو آپ نے کہا اے ابو بکر ! سر زمین کوفہ پاکیزہ جگہ اور اس میں مسجد سہلہ ہے ایسی مسجد ہے جس میں تمام پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے یہ وہی جگہ ہے جہاں سے عدالت الٰہی جلوہ گر ہوگی نیز ا للہ کے قائم اور تمام قیام کرنے والے وہیں ہوں گے یہ پیغمبروں اور ان کے جانشینوں کی جگہ ہے ۔

محمد بن فضیل کہتا ہے :کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک تمام کہ مومنین کوفہ میں جمع نہ ہوجائیں رسول خدا فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ۱۰/۹/ سال حکومت کریں گے اور لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ کے لوگ ہیں ۔

تمام روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ شہر کوفہ (امام زمانہ) کی کارکردگی و فعالیت نیز فرمانروائی کا مرکز ہوگا ۔

ج)حکومت مہدی کے کارگذار۔

فطری ہے کہ جس حکومت کی رہبری حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے ہاتھ میں ہوگی اس کے عہد یدار وکارگذار بھی امت کے نیک اور صالح افراد ہوں گے اس لحاظ سے ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ روایات میں حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی حکومت پیغمبروں ان کے جانشینوں ،صاحبان تقوا،زمانہ کے نیک افراد ،اورگذشتہ امتوں ، بزرگ اصحاب پیغمبرکے ذریعہ تشکیل کو بیان کرتی ہے کہ ان بعض کا نام درج ذیل ہے۔

حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) ۔اصحاب کہف کے سات آدمی ،یوشع و صی موسیٰ (علیہ السلام) مومن آل فرعون ،سلمان فارسی ،ابو دجانہ انصاری،مالک اشتر نخعی و قبیلۂ ہمدان۔

حضرت عیسیٰ(علیہ السلام)کے بارے میں روایات متعدد الفاظ سے یادکرتی ہیں کبھی وزیر، جانشین ،کمانڈر حکومت کے مسؤل و ذمہ دار وغیرہ۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے وزیر ،راز دار، جانشین ہیں ۔

اس وقت حضرت عیسیٰ(علیہ السلام) آسمان سے اتریں گے تو حضرت کے اموال دریافت کرنے کے مسؤل ہوں گے نیز اصحاب کہف ان کے پیچھے ہوں گے۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب قائم آل محمد قیام کریں گے ۱۷/ افرادکوکعبہ کی پشت سے زندہ کریں گے وہ سترہ ۱۷/ افراد یہ ہیں پانچ قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے وہ لوگ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتے ہوئے عادلانہ رفتار رکھیں گے ،۷/ آدمی اصحاب کہف سے یوشع وصی موسی(علیہ السلام)۔ مومن آل فرعون ، سلمان فارسی، ابودجانہ انصاری ،مالک اشتر نخعی۔

بعض روایات میں ان کی تعداد ستائیس تک بیان کی گئی ہے نیز قوم موسیٰ (علیہ السلام) سے چودہ کی تعداد مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں مقدادکا بھی نام مذکور ہے۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں : سپاہی حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے آگے آگے ہوں گے اور قبیلۂ (۱)ہمدان کے لوگ آپ کے وزیر ہوں گے۔

پھر بھی اس سلسلے میں یوں بیان کیاگیا ہے -”خدا ترس لوگ حضرت مہدی کے ساتھ ہوں گے ایسے لوگ جنھوں نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی ہے وہی لوگ حضرت کی نصرت کریں گے اور آپ کے وزیر اور امور حکومت کو سنبھالیں گے جوکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں :کہ اصحاب کہف حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ناصر ومدد گارہیں ۔

حلبی کہتے ہیں کہ: تمام اصحاب کہف عرب قبیلہ سے ہیں وہ صرف عربی بولتے ہیں اور وہی لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے وزیر ہیں ۔

مذکور ہ بالا روایات سے نتیجہ نکلتا ہے کہ حکومت کی اتنی بڑی ذمہ داری اور وسیع و عریض اسلامی سر زمین کی مدیریت ہر کس وناکس کو نہیں دی جا سکتی بلکہ ایسے افراد اس ذمہ دار ی کو قبول کریں کے جو بارہا کہ آزمائے ہوئے ہوں اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف آزمایشوں میں ثابت کر چکے ہیں ۔ اسی لئے دیکھتا ہوں کہ ، حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے وزراء میں حضرت عیسی (علیہ السلام) سر فہرست ہیں اسی طرح حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کے لائق و قابل اہمیت افراد میں سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری، مالک اشتر نخعی ہوں گے یہ لوگ رسول خدا اور حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) کے زمانہ میں بھی اپنی استعداد و صلاحیت ظاہر کر چکے ہیں نیز قبیلۂ ہمدان نے تاریخ اسلام میں حضرت علی (علیہ السلام) کے دور میں نمایاں کام انجام دیئے ہیں لہٰذا اس حکومت کے بھی وہ لوگ منصب دار ہوں گے۔

د)مدت حکومت

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت کی کتنی مدت تک ہے اس سلسلے میں شیعہ و سنی کی متعدد روایات ہیں بعض روایات ۷/سال معین کرتی ہیں تو بعض ۱۰/۹/ اور ۲۰/ سال بیان کرتی ہیں بلکہ بعض روایات ہزار سال تک بیان کرتی ہیں لیکن جو مسلّم اور قطعی ہے وہ یہ کہ آپ کی حکومت ۷/ سال سے کم نہیں ہے نیز بعض ائمہ (علیہم السلام)سے مروی روایات اسی کہ زیادہ تاکید بھی کرتی ہیں ۔

شاید یہ کہا جا سکے کہ مدت حکومت ۷/ سال ہے لیکن اس سال اس زمانے کے سالو ں سے متفاوت ہوگا جیساکہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ "حضرت مہدی کی حکومت ۷/ سال ہے لیکن ہر سال تمہارے سالوں کے دس سال کے برابر ہے لہٰذا تمہارے اعتبار سے حکومت ۷۰/ سال تک ہوگی ۔حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) سات سال حکومت کریں گے کہ ہر سال تمہارے سال سے دس گنا ہوگا۔

حضرت رسول خدا فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) ہم سے ہیں اور سات سال تک جملہ امور کی دیکھ بھال کریں گے۔

نیز فرماتے ہیں :کہ "آنحضرت اس امت پر سات سال تک حکومت کریں گے ۔"

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں : حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت سات سال تک ہے اگرکم ہو ورنہ ۱۰/۹ / سال تک ہوگی نیز مذکور ہے کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)

۹/ سال اس دنیا میں حکومت کریں گے۔

جابر بن عبد اللہ

انصاری [illegible]

محمد باقر(علیہ السلام) سے سوال کیا:کہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ)کتنے سال زندگی کریں گے ؟حضرت نے کہا: قیام کے دن سے وفات تک ۱۹/ سال طولانی ہوگی۔

رسول خدا نے فرمایا: حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ۲۰/ سال تک حکومت کریں گے اور زمین سے خزانے بر آمد کریں گے نیز سر زمین شرک کو فتح کریں گے ۔

نیز حضرت فرماتے ہیں کہ مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) میرے فرزندوں میں ہیں اور۲۰/ سال حکومت کریں گے۔

اسی طرح روایت میں ہے کہ آنحضرت ۱۰/ سال حکومت کریں گے ۔

حضرت علی(علیہ السلام) اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کتنے سال حکومت کریں گے ؟ آپ نے فرمایا: ۳۰/یا ۴۰/ سال حکومت کریں گے ۔

امام جعفر صاد ق(علیہ السلام) نے فرمایا:”حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ہمارے فرزندوں میں ہیں اور حضرت ابراہیم خلیل کی عمر کے برابر عمر ہوگی ۸۰/ سال میں ظہورکریں گے اور چالیس سال حکومت کریں گے ۔

نیز آنحضرت نے فرمایاکہ ۱۹/ سال وکچھ مہینے حکومت کریں گے ۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ۳۰۹/ سال حکومت کریں گے جس طرح اصحاب کہف غار میں اتنی مدت رہے ہیں ۔س

مرحوم مجلسی [illegible]

ہیں کہ: جو روایات حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی حکومت کی تعین کرتی ہیں درج ذیل توجیہ کی جا سکتی ہے ۔بعض روایات تمام مدت حکومت پر دلالت کرتی ہیں بعض حکومت کے ثبات و بر قراری پر بعض سال اور ایام کے اعتبار سے ہیں جن سے ہم آشنا ہیں ۔ بعض احادیث حضرت کے زمانے میں سال و روز پر دلالت کرتی ہیں جو طولانی ہوں گے اور خدا وند عالم حقیقی مطلب سے آگاہ ہے۔

مرحوم آیۃ اللہ [illegible]

والد بزرگ ۔ان روایات کو بیان کرنے کے بعد ۷/ سال والی روایت کو ترجیح دیتے ہیں ؛ لیکن یہ بھی کہتے ہیں کہ: اس معنی میں کہ ہر سال ہمارے سالوں کے مطابق دس سال کے برابر ہوگا ۔

اجتماعی اصلاح، مسجد کی عمارت کی تجدید

۱۔ مسجد کوفہ کی تخریب اور اس کے قبلہ کا درست کرنا

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ امیر المؤ منین (علیہ السلام) کوفہ میں داخل ہوتے وقت جب کہ اس وقت ٹھکروں اور مٹی سے بنا ہوا تھا فرمایا : کہ اس شخص پروای ہو جس نے تجھے ویران و کھنڈر کردیا اس شخص پر وای ہو جس نے تیری بربادی کی آسانی پیدا کی ہے اس پر وای ہو جس نے نرم و پختہ مٹی سے بنایا اور حضرت نوح(علیہ السلام) کے قبلہ کا رخ موڑ دیا پھر بات جاری رکھتے ہوئے اس شخص کومبارک ہو جوحضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے زمانے میں تیری ویرانی کے گواہ ہوں وہ لوگ ہیں وہ امت کے نیک لوگ ہیں جو ہماری عترت کے نیک لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں :کہ بے شک جب حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تومسجد کوفہ کو خراب اور اس کے قبلہ کو درست کریں گے ۔

۲۔ راستے میں واقع مساجد کی تخریب

ابو بصیر کہتے ہیں :کہ امام محمد باقر(علیہ السلام) نے فرمایا: کہ جب حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے توکوفے میں چار مسجدکو ویرا ن کر دیں گے نیز کسی بلند پایہ مسجد کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی اونچائی وکنگورہ کوگرادیں گے اور بغیر بلندی و سادہ حالت میں چھوڑدیں گے نیز جو مسجد راستہ میں واقع ہوگی اُسے گرادیں گے۔

شاید اس سے مراد وہ چار مسجدیں ہیں جسے لشکر یزید کے سربراہوں نے امام حسین (علیہ السلام) کے قتل کے بعد شکرانہ کے عنوان سے کوفہ میں بنائی تھیں اور بعدمیں "مساجد ملعونہ"کے نام سے مشہور ہوئیں اگر چہ آج یہ مساجد موجود نہیں ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعد میں ایک گروہ اہل بیت (علیہم السلام) کی دشمنی میں دوبارہ بناڈالے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) ان مساجد کے بارے میں فرماتے ہیں :"کوفہ میں قتل حسین (علیہ السلام) پر خوشی منانے کے عنوان سے چار مسجد بنائی گئی یعنی مسجد اشعث، مسجد جریر، مسجد سماک، مسجد شبث بن ربعی۔

۳۔ مناروں کی ویرانی

ابو ہاشم جعفری کہتا ہے :کہ امام حسن عسکری(علیہ السلام) کی خدمت میں تھا توآپ نے فرمایا:

کہ جب قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ)قیام کریں گے تو منارے اور محراب سے مساجد کو ویران کریں گے میں نے خود سے کہا: حضرت ایسا کیوں کریں گے؟امام حسن عسکری (علیہ السلام) نے میری طرف رخ کرکے کہا:اس لئے کہ یہ ایسی بدعت ، نئی تبدیلی ہے جسے رسول خدا اورکسی امام نے ایسا نہیں کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق

وم صدوق کہتے ہیں کہتے ہیں

کہ حضرت امیر المؤ منین (علیہ السلام) نے ایک ایسی مسجد کے پاس سے جس کا منارہ بلند تھا گذرتے وقت کہا: اسے ویران کردو۔

مجلسی اول کہتے ہیں :کہ ان روایات سے بلند منارے کی مسجد بنانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے اس لئے کہ مسلمانوں کے گھروں پر بلندی و تسلط رکھنا حرام ہے لیکن اکثر فقہا ء نے اس روایت کوکراہت پر حمل کیا ہے (یعنی ایسا کرنا مکرو ہ ہے)مسعودی و طبری کی نقل کے مطابق آپ منبروں کے ویران کرنے کاحکم دیں گے۔

۴۔ مساجد کی چھتوں اور منبروں کی تخریب

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : سب سے پہلے جس چیز کا حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) آغاز کریں گے وہ یہ ہے کہ مساجد کی چھتوں کو توڑ دیں گے۔ اور عرش موسیٰ(علیہ السلام)کی طرح اس پر سائبان بنائیں گیجس سے گرمی و سردی میں بچاؤ ہو سکے) اس روایت کو استحباب پر حمل کیاگیا ہے اس لئے کہ آسمان و نمازگذار کے درمیان کسی مانع اور رکاوٹ کا نہ ہونا مستحب ہے نیز مانع کا نہ ہونانماز و دعاکے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔

۵۔ مسجد الحرام و مسجد النبی کا اصلی حالت پر لوٹانا

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :”حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہ) مسجد الحرام کی موجو دہ عمارت توڑکر پہلے کی طرح اسے پرانی حالت میں تبدیل کردیں گے نیز مسجد رسول خداکو بھی توڑکر اس کی اصلی حالت پر لوٹادیں گے اورکعبہ کو اس کی اصلی جگہ پرتعمیر کریں گے۔

اسی طرح آنحضرت فرماتے ہیں :کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے ،تو خانہ کعبہ کو اسکی پہلی صورت میں لوٹا دیں گے نیز مسجد رسول خدا اور مسجد کو فہ میں بھی تبدیلی لائیں گے۔

علم و دانش اور اسلامی تہذیب میں اضافہ

جس حکومت کا راہبر حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) جیسا ہو علم و دانش کے دروازے ا ن پرکھلے ہیں نہ اس حدتک کہ جیسا پیغمبروں اور اولیاء خدا پرکھلے تھے بلکہ تیرہ گنا سے بھی زیادہ علم و دانش سے بہرہ مند ہوں گے قطعی طور پر علمی ترقی حیرت انگیز ہوگی اور دنیا علم و دانش میں خیرہ کر دینے والے تبدیلی واقع ہوگی۔

علم و دانش کاا دراک و شعورامام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے دور میں آج کی ترقی سے قابل مقایسہ نہیں ہے نیز لوگ بھی ترقی پذیر دانش کا خیر مقدم کریں گے حتی عورتیں جن کا سن ابھی زیادہ گذر ا نہیں ہوگا اس طرح کتاب خدا وندی ومذہب کے مبانی سے آشنا ہوں گی آسانی سے حکم خدا قرآن سے نکال لیں گی۔

نیز صنعت وٹکنالوجی کے لحاظ سے بھی حیرت انگیز ترقی ہوگی اگر چہ ان جزئیات کو روایات نے بیان نہیں کیاہے تمام ان روایات سے جو اس سلسلے میں بیا ن ہو ئی ہیں حیرت انگیز دگرکونی و تغیرکا پتہ چلتا ہے ،جیسے وہ روایات جو بتاتی ہیں کہ: ایک شخص مشرق میں ہونے کے باوجود مغرب والے برادرکو دیکھے گا ،حضرت تقریرکے وقت تمام دنیا والوں کو دیکھیں گے حضرت کے چاہنے والے دوری کے باوجود ایک دوسرے سے باتیں کریں گے اور ایک دوسرے کی بات سنیں گے تعلیمی(چھڑی) لکڑی اور جوتے کے بند و فیتے انسان سے گفتگوکریں گے گھرکے اندر موجود چیزیں انسان کو خبردیں گی اور بادل پر سوار ہوکر اس سمت سے اس سمت پروازکرے گابہت سارے نمونے ہیں اگر چہ بعض اعجازکی طرف اشارہ ہوں لیکن روایات کی جانب توجہ کرنے سے ان دگرگونی کو دریافت کیا جا سکتا ہے۔

روایات امام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کے دور میں دنیاکو مہذب و متمدن ، طاقتور ،علمی اعتبار سے ترقی یافتہ بتاتی ہیں کلی طور پر آج کی صنعتی ترقی اس زمانہ کی ترقی سے کوسوں دور تصورکی جائے گی جس طرح آج کی صنعت اورٹکنالوجی گذشتہ سے قابل مقایسہ نہیں ہے۔

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؑ) اور آج کے دور میں بنیادی فرق یہ ہے کہ آج ہمارے دور میں علم و صنعت کی ترقی جامعہ انسانی کی اخلاقی و ثقافتی گراوٹ پر مبنی ہے جتنا انسان علمی ترقی کرتا جا رہا ہے اتنا ہی انسانیت سے دور ہوتا جارہا ہے اور تباہی و بر بادی ،فتنہ و فسادکی طرف مائل ہے لیکن حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہؑ)کے زمانہ میں بالکل بر عکس شرائط ہوں گے باوجودیکہ انسان علم اور ٹکنالوجی کے اعتبار سے بلندی کی طرف جارہا ہے لیکن اخلاقی گراوٹ ،کج رفتاری سے ہٹ کر اسے اخلاق کی بلندی و انسانی کمال کی اعلیٰ منزل پر ہونا چاہئے ۔

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی حکومت میں خدا وند ی پروگرام کے اجراء سے اتنا انسان کی شخصیت کی تربیت ہوگی کہ گویا وہ لوگ انسانوں کے علاوہ تصور کئے جائیں گے جو سابق میں زندگی گذارچکے ہیں ۔ وہ لوگ جو کل تک درہم و دینار کی خاطر اپنے نزدیک ترین شخص کا خون بہاتے تھے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے دور حکومت میں مال و دولت ان کی نظر میں اتنی بے قیمت ہو جائے گی کہ ان کا سوال اور مانگنا پستی وگروا‌ٹ کی علامت بن جائے گا اگر کل تک ان کے دلوں میں بغض وحسد،کینہ وکدورت حاکم تھے تو حضرت کے زمانے میں دل ایک دوسرے سے نزدیک ہوں جائیں گے گویا د و قالب ایک جان ہو جائیں گے جن لوگوں گے دل سست اورکمزور تھے اتنے محکم و مضبوط ہوں گے کہ لوہے سے بھی سخت و قوی ہوجائیں گے ۔

ہاں آنحضرت کی حکومت عقلوں کے کمال و اخلاقی بلندی، رشد و آگہی کا سبب ہوگی وہ دور کمال و ترقی کا دور ہوگا جو کچھ کل تک ہوا وہ انسانی تنگ نظری کا نتیجہ تھا لیکن حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے الٰہی نظام میں انسان عقل و خرد ،اخلاق وکردار ، فکرونظر ،آرزو وتمناکے اعتبار سے اعلیٰ منزل پر فائز ہوگا یہ وہی بڑا وعدہ ہے جو حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے دور حکومت میں پورا ہوگا جسے کسی حکومت نے انسانیت کو ایسا ھدیہ نہیں پیش کیا ۔

الف)صنعت و دانش کی بہار

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: علم و دانش کے ۲۷/ حروف ہیں اور اب تک جو کچھ پیغمبروں نے پیش کیا ہے وہ دو حرف ہے اور بس لوگ آج دوحرف کے علاوہ (حرفوں سے) آشنا نہیں ہیں جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) قیام کریں گے تو باقی ۲۵/ حروف کو پیش کریں گے اور لوگوں کے درمیان رایج و نشرکریں گے نیز ان دو حرفوں کو ضمیمہ کرکے مجموعا ۲۷/ حروف لوگوں کے درمیان پیش کریں گے۔

خرائح میں راوندی کی نقل کے مطابق "جزاً"صرفا کا بدل ہے (صِرفاًکی جگہ پر ہے۔)

اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انسان علم و دانش کے لحاظ سے جتنا بھی ترقی کر لے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانہ میں بارہ گنا بڑھ جائے گا اور معمولی غور و فکر سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان حضرت کے زمانہ میں کس درجہ حیرت انگیز اور خیرہ کر دینے والی ترقی کرے گا۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ علم و دانش کتاب خدا وندی و سنت نبوی کے اعتبار سے ہمارے مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے دل میں اس طرح اُگے گا جس طرح گھاس عمدہ

کیفیت کے ساتھ اُگتی ہے تم میں سے جو بھی حضرت کا زمانہ درک کرے اور ان سے ملاقات کرے تو ان پر میرا سلام کرے کہ تم پر سلام ہو اے خاندان رحمت و نبوت ،علم و دانش کے خزانہ، جانشین رسالت۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ یہ امر (عالمی اسلامی حکومت) اس کی شان میں ہے جو (امامت کے وقت) سن و سال کے اعتبار سے ہم سب سے کم ہوگا لیکن اس کی یاد ہم سب سے زیادہ دلنشین ہوگی خدا وند عالم علم و دانش انھیں عطا کرے گا ، اورکبھی انھیں خود پر موکول نہیں کرے گا۔

آنحضرت دوسری حدیث میں فرماتے ہیں :کہ جس امام کے پاس قرآن، علم اور اسلحے ہوں وہ مجھ سے ہے ۔

یہ روایات بشریت کے کمال و ترقی کے بارے میں بتا تی ہیں اس لئے کہ ایسا پیشوا سماج کو ترقی و خوش بختی کی راہ پرگامزن کر سکتا ہے جس میں تین چیز پائی جائے ۱۔ایسا قانون الٰہی جو انسانیت کوکمال کی سمت ہدایت و راہنمائی کرے ۲۔ایسا علم و دانش جو انسانی زندگی کو رفاہ و عیش کی جہت دے اور قدرت و اسلحہ جو بشریت کے کمال و ترقی کے لئے سد راہ و رکاوٹ ہیں راستے سے ہٹائے اور حضرت ولی عصر (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) ان چند چیزوں کے مالک ہیں اس بناء پر دنیا میں حکومت کریں گے اور علمی وٹکنالوجی کی ترقی کے علاوہ اخلاقی و انسانی ترقی کی بھی راہ پرگامزن کریں گے۔

یہاں پر ہم بعض ان امور

کو بیان کریں گے جو حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے زمانے میں علمی و صنعتی ترقی پر دلالت کرتی ہیں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ)کے زمانے میں ارتباط کی کیفیت سے متعلق فرماتے ہیں :کہ حضر ت کے زمانے میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا اسی طرح مغرب میں رہنے والا مشرقی مومن کو مشاہدہ کرے گا۔

یہ روایت تصویری ٹیلفون کی اختراع و ایجادکے باوجود زیادہ قابل فہم وادراک ہے واضح نہیں ہے کہ یہی روش اس طرح سے دنیا میں رایج ہوگی کہ تمام لوگ اس سے استفادہ کریں گے یا یہ کہ ترقی یافتہ سیسٹم (sistem)اس کا جاگزیں ہوگا یا ان سب سے بالا ترکوئی دوسرا مطلب ہوگا۔

نیز آنحضرت ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں :کہ جب ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہٗ) قیام کریں گے تو خدا وند عالم ہمارے شیعوں کی قوت سماعت وبصارت میں اضافہ کردے گا اور اتناکہ حضرت کا قاصد چار فر سخ سے آپ کے شیعوں سے گفتگوکرے گا وہ لوگ ان کی باتیں سنیں گے اور انھیں دیکھیں گے جب کہ حضرت اپنی جگہ پر قائم و موجود ہوں گے ۔

مفضل بن عمر نے امام جعفر صاد ق(علیہ السلام) سے سوال کیا: کس جگہ اور کون سی سر زمین پر حضرت ظہور کریں گے ؟

حضرت نے فرمایا : کوئی دیکھنے والا نہیں ہے جو حضرت کو ،ظہور کے وقت دیکھے لیکن دوسرے لوگ اسے نہ دیکھیں (یعنی ظہور کے وقت سبھی اس کو دیکھیں گے) اگر کوئی اس کے علاوہ مطلب کا اثبات کرے تو اس کی تکذیب کرو۔

امام جعفر صادق (علیہ
السلام) فرماتے ہیں :کہ
گویا حضرت قائم(عجل اللہ
تعالی فرجہٗ)کو رسول خدا
ﷺ کی زرہ پہنے ہوئے دیکھ
رہا ہوں پر جگہ کا رہنے
والا حضرت کو اس طرح دیکھے گا کہ گویا آپ اس کے ملک و شہر میں ہیں ۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ : لوگ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے زمانے میں موجودہ وسائل کے علاوہ سے حضرت کو دیکھیں گے اس لئے کہ روایت میں ہے کہ:"لوگ آنحضرت کو اس طرح دیکھیں گے کہ گویا حضرت ان کے ملک و شہر میں موجود ہیں "اس سلسلے میں دو احتمال ہے ۱۔جانبہ تصویر کے نشر کا سیسٹم اس زمانے میں پوری دنیا میں پھیل چکا ہوگا ۔ترقی یافتہ سیسٹم اس کی جگہ پر ہوگا جس کے ذریعہ حضرت کو دیکھیں گے یا یہ کہ حدیث امام (علیہ السلام) کے اعجاز کی جانب اشارہ کرتی ہے۔

رسول خدا ﷺ اس زمانے میں حمل و نقل کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں : "ہمارے بعد ایسا گروہ آئے گا جسے طی الارض (یعنی زمین اس کے قدموں تلے سمٹے گی)کی صلاحیت ہوگی اور دنیا کے دروازے ان کے لئے کھل جائیں گے زمین کی مسافت ایک پلک جھپکنے سے پہلے طے ہو جائے گی اس طرح سے کہ اگر کوئی مغرب و مشرق کی سیر کرنا چاہے تو ایک گھنٹہ میں ایسا ممکن ہو جائے گا۔

حضرت کی حکومت اور ظہور کے زمانے میں ذرائع ابلاغ کی ترقی کے بارے میں روایات ہیں ہم یہاں پر صرف دو روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں ۔

رسول خدا ﷺ نے فرمایا : کہ اس ذا ت کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک برپا ہوگی جب تعلیمی لکڑی (چھڑی)،جوتے ، عصا(لاٹھی) خبر دینے لگیں کہ ہمارے گھر سے نکلنے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے زمانے میں اخبار و

اطلاعات سے متعلق فرماتے ہیں :کہ حضرت کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ پوشیدہ امورکو جان لیں گے توپھر انھیں ایسی جگہ بھیجیں گے جہاں لوگ مجرم وگناہ گارکو قتل کر تے ہیں ۔

حضرت کی اطلاع لوگوں کے بنسبت اتنی ہوگی کہ گھر میں بات کرنے والا ڈرے گا کہ کہیں گھر کی دیوار حضرت سے کہہ نہ دے اور اس کے خلاف گواہی نہ دیدے ۔

یہ روایت ممکن ہے کہ حضرت کے زمانے میں متحیر و چکا چوندکردینے والی اطلاعات کی جانب اشارہ ہو البتہ عالمی حکومت کے لئے ضروری ہے کہ تشکیلات اور مخفی خبر دینے والے سیسٹم بھی ہوں ممکن ہے کہ مراد وہی ظاہری عبارت ہو یعنی گھرکی دیواریں خبر دیدیں ۔

ب)اسلامی تہذیب کارواج

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کی حکومت میں لوگ اس طرح بے سابقہ اسلام کی طرف مائل ہوں گے، نیزاضطراب،گھٹن اور دینداروں کے کچلنے و مظاہر اسلامی پر پابند ی لگانے کا دور ختم ہو چکا ہوگا ہر جگہ اسلام کا راگ بج رہا ہوگااور مذہبی آثار جلوہ فگن ہوں گے بعض روایات کی تعبیر کے مطابق اسلام ہرگھر ، خیمے، و محل میں پہنچ چکاہوگا جس طرح سردی و گرمی نفوذکرتی ہے اس لئے کہ سردی وگرمی کا نفوذ اختیاری نہیں ہے ہر چند اس سے بچاؤکیا جائے پھر بھی نفوذکرکے اپنا اثر دیکھا ہی دیتی ہے اسلام اس زمانے میں بعض لوگوں کی مخالفت کے باوجود شہر ،دیہات، دشت و صحرا بلکہ دنیاکے چپہ چپہ میں نفوذکرکے سب کو اپنے زیر اثر لے لے گا۔

ایسے ماحول میں فطری طور پر مذہبی شعار و مظاہر اسلامی سے لوگوں کی دلچسپی ، بے سابقہ ہوگی لوگوں کا قرآنی تعلیمات ،نماز جماعت نماز جمعہ میں شریک ہونا قابل دید ہوگا نیز موجود ہ مساجد یا جو بعد میں بنائی جائیں گی لوگوں کی ضرورتیں بر طرف نہیں کر پائیں گی جو روایت میں ہے وہ یہ کہ ایک مسجد میں بارہ ۱۲/ دفعہ نماز جماعت ہوگی یہ خود ہی مظاہر اسلامی کے حددرجہ قبول کرنے کی واضح و آشکار دلیل ہے یہ مطلب قابل توجہ ہے جب امام(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے ظہورکے دور والی روایت کو دیکھیں کیوں کہ دنیا قتل وکشتار سے کم ہو جائے گی ۔

ان حالات میں ادارے ،وزارتخانوں جنگی ذمہ داری دینی مذہبی ہے۔ کا بڑاکردار ہے اور آبادی کے لحاظ سے مسجدیں بنائی جائیں گی حتی بعض ایسی جگہ پربھی مسجد بنانا لازم ہوگا جہاں پانچ سو دروازے ہوں گے یا روایت میں ہے کہ اُس زمانے میں سب سے چھو ٹی مسجد آج کی مسجدکوفہ ہے جب کہ یہ مسجد آج دنیاکی سب سے بڑی مسجد ہے۔

یہاں پر قرآن کی تعلیم ،معارف دینی ، مساجد ،رشد معنوی و اخلاق کریمانہ روایت کی نظر میں دوران حکومت حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ) بیان کریں گے ۔

۱۔اسلامی معارف و قرآن کی تعلیم

امیر المؤ منین(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ :گویا ہم اپنے شیعوں کو مسجدکوفہ میں اکٹھا دیکھ رہے ہیں کہ وہ(یعنی چادریں بچھاکر) چادروں پر لوگوں کو قرآن کی تنزیل کے اعتبار سے تعلیم دے رہے ہیں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ گویا میں علی کے شیعوں کو دیکھ رہا ہوں کہ قرآن ہاتھ میں لئے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں ۔

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں :کہ میں نے حضرت علی (علیہ السلام)کو کہتے ہوئے سنا :کہ گویا غیر عرب (عجم)کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجدکوفہ میں اپنی چادریں بچھائے تنزیل کے اعتبار سے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں یہ روایت تعلیم دینے والوں کا نقشہ کھنچ رہی کہ وہ سب عجم (غیر عرب) ہوں گے، و لغت دان حضرات کے مطابق یہاں عجم سے مراد اہل فارس و ایرانی ہیں ۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ ”حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٗ)کے زمانے میں تمہیں اتنی حکمت و فہم و فراست عطا ہوگی کہ ایک عورت اپنے گھر میں کتاب خدا و سنت پیغمبر کے مطابق فیصلہ کرے گی ۔

۲۔تعمیر مساجد

حبہ عرنی کہتے ہیں :کہ جب امیر المؤ منین(علیہ السلام) سر زمین ”حیرہ“کی طرف روانہ ہوئے تو کہا: ” یقینا حیرہ شہر میں ایک مسجد بنائی جائے گی جس میں پانچ سو در ہوں گے اور بارہ ۱۲/ عادل امام جماعت اس میں نماز پڑھائیں گے میں نے کہا:یا امیر المؤ منین(علیہ السلام) جس طرح آپ بیان کر رہے ہیں کیا مسجد کوفہ میں لوگوں کی اتنی گنجائش ہوگی؟توآپ نے کہا: وہاں چار مسجد بنائی جائے گی کہ موجود ہ مسجدکوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی اور یہ مسجد (مسجدحیرہ جو پانچ سو در والی ہے)اور دو ایسی مسجدیں کہ شہرکوفہ کے دو طرف میں واقع ہوں گی بنائی جائیں گی اس وقت حضرت نے بصرہ اور مغرب والوں کے دریا کی طرف اشارہ کیا ۔

نیز آنحضرت فرماتے ہیں :کہ حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہٌ)اپنی تحریک جاری رکھیں گے تاکہ قسطنطنیہ یا اس سے نزدیک مسجدیں بنادی جائیں ۔

مفضل کہتے ہیں کہ: امام جعفرصادق(علیہ السلام)نے فرمایا :کہ حضرت قائم(عجل اللہ تعالی فرجہٌ) قیام کے وقت شہرکوفہ سے باہر ایک ہزار درکی مسجدبنائیں گے۔

شاید (ظھر الکوفہ) سے مراد روایت میں شہر نجف اشرف ہو چونکہ دانشمندوں نے شہر نجف کو ظہر الکوفہ سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔اخلا ق و معنویت میں رشد و اضافہ

امیر المؤ منین(علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: لوگ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہٌ)کے زمانے میں عبادت و دین کی طرف مائل ہوں گے اور نماز جماعت سے پڑھیں گے۔

امام جعفرصادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ کوفہ کے گھر کربلا و حیرہ سے متصل ہوجائیں گے اس طرح سے کہ ایک نمازگذار نما ز جمعہ میں شرکت کے لئے تیز رفتار سواری پر سوار ہوگا لیکن وہاں تک نہیں پہنچ سکے گا ۔

شایدیہ کنایہ آبادی کی زیادتی اور لوگوں کے اژدہام کی جانب ہو جو نماز جمعہ میں شرکت سے مانع ہو اور جو یہ کہا گیا ہے کہ تمام نمازگذار یکجا ہو جائیں گے اور ایک نماز جمعہ ہوگی شاید اس کی وجہ تین شہروں کا ایک ہو جانا ہو ، اس لئے کہ شرعی لحاظ سے ایک شہر میں ایک ہی نماز جمعہ ہو سکتی ہے۔

مفضل بن عمرکہتے ہیں :کہ امام جعفر صادق(علیہ السلام) نے فرمایا حضرت قائم کے قیام کے وقت ایک شخص اپنی رات نادانی ،بزدلی کنجوسی میں گذارے گا لیکن صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ عاقل ،شجاع ، جو ادانسان ہو جائے گا اورکا میابی حضرت کے آگے آگے قدم چومے گی۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ حضرت قائم کے قیام کے وقت لوگوں کے دلوں سے کینے ختم ہو جائیں گے ۔

نیز پیغمبر اکر م ﷺ اس سلسلے میں فرماتے ہیں :کہ اس زمانے میں کینے اور دشمنی دلوں سے ختم ہو جائے گی ۔

شیعوں کے دوسرے پیشوا اخلاقی فساد ،و انحراف کے بارے میں فرماتے ہیں :کہ خداوندعالم آخر زمانہ میں ایک شخص کو مبعوث کرے گا کہ کوئی فاسد و منحرف نہیں رہ جائے گا مگر یہ کہ

اس کی اصلاح ہو جائے،حضرت کے زمانہ

کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ حرص و طمع لوگوں کے درمیان سے ختم ہو جائیں گی اور بے نیازی

پیدا ہو جائے گی ۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں :کہ جس وقت حضرت قائم قیام کریں گے تو خداوند عالم لوگوں کے دلوں کو غنی و بے نیازی سے بھر دے گا اس درجہ کہ حضرت اعلان کریں گے جسے مال و دولت چاہئے وہ میرے پاس آئے لیکن کوئی آگے نہیں بڑھے گا۔

اس روایت میں قابل غور و توجہ نکتہ یہ ہے کہ اس حدیث میں لفظ"عباد"کا استعمال ہوا ہے یعنی روحی دگرگونی و تغیر کسی گروہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ اندرونی تغیر و تبدیلی تمام انسانوں کے لئے ہے۔

اسی میں آنحضرت فرماتے ہیں :کہ تم کو مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی خوشخبری دے رہا ہوں ، جو لوگوں کے درمیان مبعوث ہوں گے جب کہ لوگ آپسی کشمکش اور اختلاف و تزلزل میں مبتلا ہوں گے پھر اس وقت زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی نیز زمین و آسمان کے ساکن اس سے راضی و خوشنود ہوں گے۔

خدا وند عالم امت محمد ﷺ کے دل بے نیازی سے بھر دے گا اس طرح سے کہ منادی ندا دے گا جسے بھی مال کی ضرورت ہے آجائے (تاکہ اس کی ضرورت بر طرف ہو)لیکن ایک شخص کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا اس وقت حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کہیں گے : "خزانہ دار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے حکم دیا ہے کہ مجھے مال و ثروت دیدو"خزانہ دار کہے گا :دونوں ہاتھوں سے پیسہ جمع کرؤ و ہ بھی پیسے اپنے دامن میں بھرے گا؛ لیکن ابھی وہاں سے باہر نہیں نکلے گا کہ

پشیمان ہوگا اور خود سے کہے گا کیا ہو اکہ میں محمد کی امت کا سب سے لالچی انسان ٹھہرا !کیا جو سب کی بے نیازی و غنا کا باعث بنا ہے وہ ہمیں بے نیاز کرنے سے ناتواں ہے پھر اس وقت واپس آکر تمام مال لوٹا دے گا ، لیکن خزانہ دار قبول نہیں کرے گا اور کہے گا ہم جو چیزدیدیتے ہیں وہ واپس نہیں لیتے۔ روایت میں (یملاء قلوب امۃ محمد)کا جملہ استعما ل ہوا ہے تو شایان غور و دقت ہے اس لئے کہ غناء و بے نیازی کا ذکر نہیں ہے بلکہ روح کی بے نیازی مذکور ہے ممکن ہے کہ ایک انسان فقیر ہو لیکن اس کی روح بے نیازو مطمئن ہوگی اس روایت میں (یملاء قلوب امۃ محمد)کے جملے کا استعمال یہ بتا تا ہے کہ ان کے دل بے نیاز و مطمئن ہیں اس کے علاوہ مالی اعتبار سے بھی بہتر حالت ہوگی۔

حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے زمانے میں اخلاقی کمال ،قلبی قوت، عقلی رشد و اضافہ کے بارے میں چند روایت کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں ۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ جب قائم(علیہ السلام) قیام کریں گے تو اپنا ہاتھ بندگان خدا کے سروں پر پھیریں گے ان کی عقلوں کو جمع کریں گے (رشد عطا کریں گے اورایک

مرکز پرلگا دیں گے)ان کے اخلاق کو کامل کریں گے۔"

بحار الانوار میں (احلامھم)کا استعمال ہوا ہے یعنی ان کی آرزؤ ں کو پورا کریں گے۔

امام زمانہ(عجل اللہ تعالی فرجہ) جب اسلامی قوانین کو بطور کامل اجراء کریں گے تو لوگوں کی رشد فکری میں اضافہ کا باعث ہوگا نیز رسول خدا ﷺ کا ھدف کہ آپ کہتے تھے :کہ میں لوگوں کے اخلاق کامل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں "محقق ہوگا۔(عملی ہو جائے گا)

رسول خدا ﷺ حضرت فاطمہ(سلام علیہا) سے فرماتے ہیں : "خدا وند عالم ان

دونوں (حسن وحسین علیہما السلام)کی نسل سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح اور سیاہ دل،کور باطن، مردہ ضمیروں کو تسخیر کرے گا ۔"

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ امیر المؤ منین (علیہ السلام) نے فرمایا : ایک شخص میرے فرزندوں میں ظہور کرے گا اور اپنے ہاتھ بندگان خدا کے سرپر رکھے گا اس وقت ہر مومن کا دل لوہے سے زیادہ مضبوط اور سندان(جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں)سے زیادہ محکم تر ہو جائے گا اور ہر شخص چالیس مرد کی قوت کا مالک ہوگا۔

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) کے دور حکومت کے افراد دنیا کے فریب کا یقین کرتے ہوئے تمام مصیبتوں وگناہوں کو جان لیں گے نیز تقویٰ و ایمان کے لحاظ سے ایسے ہو جائیں گے کہ پھر دنیا انھیں فریب نہیں دے پائے گی۔

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں : "زمین اپنے سینے میں محفوظ بہتر سے بہتر چیزوں کو باہر نکال دے گی جیسے سونے چاندی کے ٹکڑے ،اس وقت قاتل آئے گا اورکہے گا ہم نے ان چیزوں کے لئے قتل کیا ہے جس نے قطع رحم کیا ہے کہے گا یہ قطع رحم کا باعث ہوا ہے چور کہے گا اس کے لئے میرا ہاتھ قطع ہوا ہے پھر سب سونے کو پھینک دیں گے اورکوئی بھی اس سے کچھ نہیں لے گا۔

زید زراء کہتے ہیں :کہ میں نے امام صادق(علیہ السلام) سے عرض کی: مجھے خوف ہے کہ کہیں میں مومنین میں نہ رہوں آپ نے کہا:کیوں ؟میں نے کہا : چونکہ میں اپنے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں پا رہا ہوں جو درہم و دینا رپر اپنے دینی بھائی کو مقدم کرے دیکھ رہا ہوں کہ درہم و دینا ر

ہمارے نزدیک اُن براد ر دینی وا یمانی پر اہمیت رکھتے ہیں جو امیر المؤ منین (علیہ السلام)کی ولایت و دوستی کا دم بھرتے ہیں ۔

حضرت نے کہا : "نہیں تم ایسے نہیں ہو بلکہ تم مومن ہو؛ لیکن تمہارا ایمان ہمارے قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور سے قبل کامل نہیں ہوگا اس وقت خدا وند عالم تم میں برد باری ، صبر عطا کرے گا پھر اس وقت کامل مومن بن جاؤ گے۔

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی خصوصیتیں

پہلی خصوصیت

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ حکومت زمین کے کسی ایک خاص حصہ پرنہیں بلکہ پوری دنیاپرہوگی۔

اس بارے میں بہت سی روایاتیں وآیتیں موجودہیں جن میں سے ہم یہاں پر صرف ایک آیت کی طرف اشارہ کررہے ہیں :

......ان الارض یرثھاعبادی الصالحون۔

اس کے علاوہ دوسری آیتیں بھی ہیں جواس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ایک زمانہ میں نیک لوگ زمین پرحاکم ہوں گے۔

اس حکومت کی ایک خصوصیت جو دوسری حکومتوں سے مختلف ہے وہ یہ ہے کہ پوری دنیاپرصرف ایک ہی حکومت ہوگی ،دنیاکی حکومت مختلف حصوں میں نہیں بٹے گی۔

ہم شیعوں کایہی عقیدہ ہے کہ دنیاکی مختلف حکومتیں ختم ہوں اور ایک انٹرنیشنل حکومت بنے ،جس میں سب کوحصہ ملے۔

دوسری خصوصیت

حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس وقت اسلام پوری دنیامیں پھیل جائے گا،کوئی بستی ایسی نظرنہ آئے گی جس سے آذان کی آوازنہ آئے۔

سوال : اس وقت مختلف آسمانی دین جیسے یہودی وعیسائی باقی رہیں گے یانہیں ؟

جواب : ابھی ہم اس بارے میں بحث نہیں کررہے ہیں اس کے بارے میں بعدمیں بحث کریں گے ابھی توہم صرف یہی بتاناچاہتے ہیں کہ اسلام پور ی دنیامیں پھیل جائے گا۔

آپ سب جانتے ہیں کہ اس وقت دنیامیں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے ،آج دنیامیں ۱/۶ مسلمان ہیں آج دنیاکازیادہ حصہ غیرمسلم لوگوں کے ہاتھ میں ہے لیکن حضرت امام مہدی (عج) کی حکومت کے وقت پوری دنیامسلمانوں کے ہاتھ میں ہوگی ۔

تیسری خصوصیت

حضرت امام مہدی(عج)کی حکومت کی تیسری خصوصیت ظلم کامقابلہ اوراس کومٹاناہے اس کام میں حضرت کوپوری طرح سے کامیابی ملے گی وہ زمین سے ظلم کوبالکل مٹادیں گے ۔ روایاتوں میں ملتاہے کہ حضرت ظلم کاصفایاکردیں گے۔ نہ عوام ایک دوسرے پرظلم کرے گے اورنہ حکومت عوام پرظلم کرے گی۔

چوتھی خصوصیت

حضرت امام مہدی(عج)کی حکومت کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ پوری دنیامیں چاروں طرف انصاف ہوگا،ظلم کانام ونشان مٹ جائے گاکوئی کسی پرظلم نہیں کرے گا،زندگی کے ہر پہلو میں انصاف ہی انصاف نظرآئے گا۔ روایتوں میں ملتاہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھردیں گے جس طرح وہ ان سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

پانچویں خصوصیت

حضرت امام مہدی(عج)کی حکومت کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اسلام کوزندگی کے ہرپہلو میں داخل کریں گے ۔ یعنی پوری دنیامیں انسانوں کی زندگی میں اسلامی قانون جاری ہوگااس وقت سارے علاقوں میں اسلامی قانون جاری ہوں گے۔

اس طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام پوری دنیاسے ظلم مٹاکرعدالت کے ساتھ حکومت کریں گے اورسب کوان کے حق دئیے جائیں گے۔

قضاوت

امام جعفر صادق(علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ خدا وند عالم حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہورکے بعد ایک ہواکو بھیجے گا جو ہر زمین پر آوازدے گی کہ یہ مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ) ہیں جو داؤد و سلیمان کی روش پر فیصلہ کریں گے اور اپنے فیصلہ پرکوئی شاہدوگواہ کے طالب نہیں ہوں گے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ایسے احکام ہوں گے کہ بعض آپ کے چاہنے والے اور ہمرکاب تلوا ر چلا نے والے بھی معترض ہوں گے وہ

حضرت آدم (علیہ السلام)کی قضاوت ہے لہٰذا حضرت اعتراض کرنے والوں کی گردن ماردیں گے پھر دوسرے انداز میں فیصلہ کریں گے جو حضرت داؤدکا انداز تھا پھر حضرت کے چاہنے والوں کا دوسراگروہ اس پر معترض ہوگا تو حضرت اس کی بھی گردن مار دیں گے۔

تیسری دفعہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام)کی روش پر فیصلہ کریں گے تو پھر حضرت کے چاہنے والوں کاگروہ معترض ہوگا حضرت اس کی بھی گردن ماردیں گے اور انہیں پھانسی دیدیں گے اس کے بعد حضرت رسول خداکی روش سے فیصلہ کریں گے توپھرکوئی اعتراض نہیں کرے گا۔

بڑی بڑی نامورکمیٹیاں جو محرومین اور حقوق بشرکا دم بھرتی ہیں وہ ایسی رفتار رکھیں گی کی بشریت سے دشمنی کے سواکچھ اور ظاہر نہیں ہوگا۔

حکومت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کا انجام دنیاکا وارث و مالک ہونا ہے جس میں دشمن اپنی پوری طاقت سے انسانیت کے ساتھ مبارزہ کرے گااور انسانوں کی خاصی تعدادکو قتل کر چکا ہوگا اور جو لوگ زندہ رہ جائیں گے دوسری حکومتوں سے نا امید ہوکر ایک ایسی حکومت سے متمسک ہوں گے جو اپنا وعدہ پورے کرے گی۔ یہ وہی مہدی آل محمدکی حکومت ہے۔

امام محمد باقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں : ہماری حکومت و سلطنت آخری حکومت ہوگی کوئی خاندان ،پارٹی ،گروہ حکومت کا مالک نہیں رہ جائےگا مگر یہ کہ ہم سے پہلے بروی کار آکر وہ بھی اس لئے کہ اگر ہماری حکومت کی روش و سیاست دیکھیں تو نہ کہیں کہ اگر ہم بھی امور کی باگ و ڈور تھامتے تو ایسی رفتارکرتے یہی خدا وند عالم کے قول کے معنی ہیں کہ فرمایا: <وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْن> (ی٘) "انجام متقین کے لئے ہے۔"

شورشوں کی سرکوبی ۔ فتنوں کی خاموشی

حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ظہور ومختلف شہروں و ملکوں کے فتح ہوجانے کے بعد بعض شہرو قبیلے کے لوگ حضرت کے مقابل آجائیں گے لیکن حضرت کے لشکرکے ذریعہ شکست کھائیں گے نیز بعض کج فکر افراد حضرت کی بعض مسائل میں نا فرمانی کریں گے اور حضرت کے خلاف طغیانی کریں گے پھر دوبارہ حضرت کے لشکرکے ذریعہ سرکوب ہوں گے اس سلسلہ میں روایات ملاحظہ ہوں ۔

امام جعفر صادق (علیہ السلام) فرماتے ہیں :کہ تیرہ ۱۳/ شہر و طائفہ ایسے ہیں جو حضرت کے ساتھ جنگ کریں گے اور حضرت ان سے جنگ کریں گے وہ تیرہ درج ذیل ہیں ۔

مکہ ،مدینہ ،شام، بنی امیہ، بصرہ، دمنسیان ،کرد، عرب قبیلے، بنی ضبہ، غنی باھلہ ، ازد، سر زمین ری

کے لوگ۔

امام محمدباقر(علیہ السلام) فرماتے ہیں حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی باتوں سے بعض لوگوں کی پر خاش کے بارے میں کہتے ہیں : جب حضرت مہدی کچھ احکام بیان کریں گے یابعض سنت کی بات کریں گے توبعض گروہ حضرت پر اعتراض و مخالفت کرتے ہوئے مسجد سے باہرنکل پڑیگا حضرت ان کے تعاقب کا حکم دیں گے حضرت کا لشکر تمّارین محلہ میں ان پر قابو پائے گا اور انھیں اسیر کر کے حضرت کی خدمت میں لائیں گے تو حضرت حکم دیں گے کے سب کی گردن مار دو یہ حضرت کے خلاف آخری شورش و سر پیچی ہوگی۔

مقام رمیلہ میں یورش اور اس کی نابودی کے بارے میں ابی یعفورکے بیٹے کہتے ہیں کہ: امام جعفر صادق (علیہ السلام)کی خدمت میں اس وقت آیا جب کہ ایک گروہ ان کے پاس موجود تھا حضرت نے مجھ سے کہا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟"میں نے کہا ہاں : لیکن اس معروف و مشہور قرآن سے امام نے کہا: میری مراد یہی تھی "میں نے کہا اس سوال کا کیا مطلب ؟ تو آپ نے کہا: کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لئے کچھ بیان کیا، لیکن وہ اس کے اہل نہیں تھے اور حضرت کے خلاف مصر میں قیام کر بیٹھے موسیٰ (علیہ السلام) نے بھی ان کے ساتھ مبارزہ کیا اور قتل کر ڈالا۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے بھی اپنی قوم کو کچھ کہا ان لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور ان کے خلاف شہر تکریت میں قیام کر بیٹھے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) بھی ان کے روبرو آگئے اور انھیں نابو دکر دیا یہ خدا وند عالم کے قول کے معنی ہیں ۔

<فامنت من بنی اسرائیل >

نبی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور دوسرا گروہ کافر ہوگیا تو ہم نے ایمان لانے والی کی نصرت کی اور دشمنوں پرکامیابی عطا کی۔

حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) بھی جب ظہورکریں گے توایسی باتیں کہیں گے کہ جس کو بر داشت نہیں کر پاوگے اس اعتبار سے شہر رمیلہ میں حضرت کے خلاف قیام اورجنگ کریں گے توحضرت بھی تمہارے مقابل آکر تمہیں قتل کریں گے یہ حضرت کے خلاف آخری یورش ہوگی۔

ھ)جنگوں کا خاتمہ

حضرت امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ)کی حکومت بر قرار اور نظام الٰہی کے استوار ہونے اور شیطانی طاقتوں کے خاتمے سے جنگ رک جائے گی پھرکوئی ایسی طاقت نہیں ہوگی جو حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کی فوج سے نبردآزمائی کرے اس لحاظ سے فوجی ساز و سامان بغیر مانگ کے بازاروں میں نظر آئیں گے آخرکا ر سستے اورکوئی خریدار نہ ہوگا۔

حضرت علی (علیہ السلام) فرماتے ہیں کہ: جنگ ختم ہو جائے گی۔

کعب کہتے ہیں :کہ اس وقت ایآم کا خاتمہ ہوگا جب قریش سے ایک شخص بیت المقدس میں ساکن ہو جائے اور جنگیں بند ہوجائیں ۔

رسول خدا نے ایک خطبہ میں دجال اور اس کے قتل ہونے کے بارے میں فرمایا: اس کے بعد ایک گھوڑے کی قیمت چند درہم ہو جائے گی۔

ابن مسعود کہتے ہیں :کہ قیامت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے اس کے بعد سستے ہو کر قیامت تک پھر کبھی ان کی قیمت نہیں بڑھے گی۔

شاید ظہور امام زمان(عجل اللہ تعالی فرجہ) سے پہلے عورت کی گرانی سے مراد یہ ہو کہ اقتصادی حالات کے ناگوار ہونے سے ایک عورت کی حفاظت اور خاندانوں کی تشکیل مشکل ہو جائے اس طرح سے کہ جنگوں کی زیادتی اور گھوڑوں کی ضرورت کی بناء پر جنگی سامان کی فراہمی دشوار اور گراں ہوگی لیکن جنگ بند ہونے اور حضرت قائم (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کے بعد جنگی آلات سستے ہو جائیں گے اور اقتصادی حالات کی بہتری کی وجہ سے ازدواجی مشکل آسان ہو جائے گی گویا عورت سستی ہوگئی ہو۔

زمخشری نقل کرتے ہیں :کہ حضرت مہدی (عجل اللہ تعالی فرجہ) کے قیام کی ایک علامت یہ ہے کہ شمشیر کو کلہاڑی کی جگہ استعما ل کیا جائے گا۔

اس لئے کہ جب اس زمانے میں پھر کوئی جنگ نہ ہوگی نتیجہ کے طور پر وہ آلات و ہتھیار سے جو جنگ میں استعما ل ہوتے ہیں کھیتوں کی ترقی میں استعمال ہوں گے۔

رسول خدا فرماتے ہیں :کہ گائے کی قیمت بڑھ جائے گی لیکن گھوڑے کی قیمت گھٹ جائے گی (۲)شاید اس روایت کی بھی تفسیر اسی طرح ہو اس لئے کہ گائے کا استعمال کھیتی میں ہونے لگے گا اور اس کا گوشت و دودھ قابل استفاہ ہوگا لیکن گھوڑوں کازیادہ استعمال جنگی آلات کی جگہ ہوتاہے ۔

20امام اور عدالت

عدالت امام مہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہورکے بعدجس عدالت کاوعدہ کیاگیاہے ،وہ اتنے بڑے پیمانہ پرہے کہ دنیاکی حکومتیں ایسی عدالت قائم کرنے میں ناکام ہیں ۔

عدالت ،ظلم کے مقابلہ میں بولاجانے والالفظ ہے لہذاعدالت کو سمجھنے کے لئے ظلم کوسمجھنا ضروری ہے اسلامی روایتوں میں ظلم کو تین حصوں میں بانٹاگیاہے ۔

۱۔ خداپرظلم...کفراورشرک ۲۔ اپنے اوپرظلم ...گناہ ۳۔ دوسروں پرظلم اوربے گناہ ستانہ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہورکے بعد ظلم کوختم کرکے عدل کوپھیلایں گے لہذااوپربیان کئے گئے تینوں ہی حصوں میں عدالت برپاکی جائے گی۔

ہم اس حصہ میں امام مہدی علیہ السلام کی عدالت کے مختلف پہلووں کاجایزہ روایتوں کے مطابق اس طرح کرسکتے ہیں ۔

۱۔ انسان اورخداکے رابطے میں عدالت

کچھ روایتوں میں ملتاہے کہ سب سے پہلاظلم، کفراورشرک ہے ،جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عدالت قائم ہوگی تواس طرح کاظلم دنیاسے مٹ جائے گااس بارے میں ابوبصیرکی روایت ہے کہ میں نے اباعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیاکہ قرآن کریم کی اس آیت ”وہ جس نے اپنے رسولوں کو ہدآیت اورصحیح دین کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ پورے دین کوظاہرکریں چاہے یہ بات مشرکوں کواچھی نہ لگے “کاکیامطلب ہے ؟ حضرت نے جواب دیاکہ اللہ کی قسم ابھی اس آیت کی تاویل نازل نہیں ہوئی ہے میں نے کہاکہ میں آپ پرقربان ،یہ بتادیجئے کہ کب نازل ہوگی؟ امام نے جواب دیاکہ جب اللہ کی مرضی سے قائم قیام کریں گے بس جب وہ قیام کریں گے توکافراورمشرک باقی نہیں رہیں گے ان لوگوں کے علاوہ جوان کے قیام سے خوش نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اگرکوئی کافریامشرک پتھرکے اندربھی ہوگاتوپتھرآوازدے گاکہ اے مومنین ،کافریامشرک میرے اندر چھپاہواہے ،اسے قتل کردو۔ بس اللہ اسے ظاہرکرے گااوروہ مومن اسے قتل کرڈالے گا۔

اس آیت کے بارے میں ایک روایت اورہے جواس بات پردلالت کرتی ہے کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کاظہورہوگاتوکفراورشرک کانام ونشان مٹ جائے گااورپوری دنیامیں دین حق کابول بالاہوگا

۲۔ انسان کی اپنے ساتھ عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام جب ظہورکریں گے توہرطرح کے ظلم کوختم کرکے عدالت قائم کریں گے وہ اس ظلم کوبھی ختم کردیں گے جوانسان اپنے اوپرکرتا ہے ۔

روایت میں ملتاہے کہ اللہ ،حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ امت کو وسعت دے گااور وہ

بندوں کے دلوں کوعبادت سے بھردے گا اور ان کی عدالت کوپھیلادے گا۔ اللہ امام کے ذریعہ جھوٹ کوختم کردے گااورلڑائی جھگڑے والی جانوروں جیسی زندگی کوختم کرکے تمہاری گردن سے غلامی وذلت کے طوق کونکال دے گا۔

حضرت امام علی علیہ السلام کی ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہورکے زمانے میں عدالت انسان کے اندربھی پھیل جائے گی اور سب لوگ صحیح وسچی زندگی کی طرف پلٹ جائیں گے ۔

وہ زمین کوعدل وانصاف سے بھردیں گے پوری دنیا ان کے سامنے جھک جائے گی تمام کافرایمان لے آئیں گے برے لوگ اچھائی کواپنالیں گے اوران کی حکومت میں جانوربھی ایک دوسرے کے ساتھ میل جول سے رہیں گے۔

۳۔ دوسرے انسانوں کے ساتھ عدالت

حضرت امام رضاعلیہ السلام نے فرمایاکہ اللہ قائم کے ذریعہ ہرطرح کی برائی کودوراورہرطرح کے ظلم کوختم کردے گا... جب وہ قیام کریں گے توزمین اللہ کے نورسے روشن ہوجائے گی ،وہ عدل کی ترازوکوگاڑدیں گے پھرکوئی کسی پرظلم نہیں کرے گا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ مختلفامور میں ہونے والے عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہورکے بعد جب ان کی حکومت قائم ہوگی توپورے انسانی معاشرے میں انصاف قائم ہوگااورانسانی زندگی کاکوئی بھی پہلو انصاف سے خالی نہیں رہے گاآپ کے وقت میں قائم ہونے والے کچھ انصافوں کاتذکرہ روایتوں میں اس طرح ہواہے :

علم اورتہذیب سے متعلق عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں تعلیم و تہذیب کے ارتقاءکا سب کوبرابرکاحق حاصل ہوگاچاہے وہ کسی بھی رنگ اورنسل کے ہوں ان کی حکومت کے دوران جہل، اورکم عقلی کاخاتمہ ہوجائے گااورہرانسان اپنی ضرورت کے مطابق پڑھالکھاہوگااس بارے میں حضرت امام محمدباقر علیہ السلام کی ایک حدیث ہے کہ جب ہمارا قائم قیام کرے گاتواللہ اس کے ہاتھ کوبندوں کے سروں پرپھروائے گاجس سے ان کی عقل بڑھ جائے گی۔

ایک دوسری حدیث میں ملتاہے کہ ان کی حکومت کے دوران تمہارے اندر اتنی حکمت پیداہوجائے گی کہ گھرمیں بیٹھی ہوئی عورتیں بھی اللہ کی کتاب اورپیغمبر اسلام کی روش سے مجتہدوں کی طرح اپنے مسائل کوحل کریں گی۔

فیصلوں میں عدالت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت میں سبھی فیصلے انصاف سے ہوں گے اوران میں کسی بھی طرح کی کوئی غلطی نہیں ہوگی اس طرح سماج میں ظلم کو روکا جائے گا۔

اس متعلق بہت سی روایتیں موجودہیں جن میں سے ہم یہاں صرف کچھ کی طرف اشارہ کررہے ہیں ۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایاکہ جب قائم آل محمدقیام کریں گے تو لوگوں کے درمیان حضرت داؤدکی طرح فیصلے کریں گے انھیں کسی ثبوت یاگواہ کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ اللہ ان پرسب باتوں کاالہام کرے گااور وہ اپنے علم سے فیصلہ کریں گے وہ ہرقوم کواس چیزکے بارے میں بتائیں گے جوانھوں نے چھپائی ہوگی۔

اقتصادی عدالت

معاشرتی عدالت کی ایک اہم اساس اقتصادی عدالت ہے یہ کہناغلط نہ ہوگاکہ انسانی معاشرہ میں جو مختلف انقلاب آئے ہیں وہ کسی نہ کسی طرح اقتصادی نظام سے متعلق رہے ہیں افسوس کے ساتھ کہناپڑرہاہے کہ انسان نے اقتصادی عدالت کے لئے جتنی زیادہ کوشش کی ہے اسے اس کے متعلق اتنی ہی کم کامیابی ملی ہے کچھ محدود وقت کوچھوڑکر زمین پراقتصادی عدالت نہی رہی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی حکومت جوکہ زمین پرآخری حکومت ہوگی ،اس میں اقتصادی عدالت کوترجیح دی جائے گی اس کے متعلق بہت سی حدیثیں ملتی ہیں جیسے :

پیغمبراسلام نے فرمایاکہ مہدی میری امت سے ہیں ...میری امت ان کے وقت میں (چاہے وہ نیک ہوں یابد) ایسی خوش حالی میں ہوگی کہ اس سے پہلے ایسی خوش حالی انھیں کبھی نصیب نہیں ہوئ ہوگی آسمان سے خوب بارشیں ہوں گی اورزمان سے بہت سیچیزیں پیدا اس وقت میں مال ودولت فصلوں کے بکھرے ہوئے ڈھیرکی طرح ہوگی جب کوئی انسان ان کے پاس مددمانگنے کے لئے آئےگاتووہ جتنااٹھاسکےگااس کے کپڑے میں باندھ دیں گے۔

حضرت امام محمدباقرعلیہ السلام ان کے زمانے کی اقتصادی عدالت کواس طرح بیان کرتے ہیں کہ وہ مال ودولت کواللہ کی مخلوق کے درمیان عدالت کے ساتھ بانٹیں گے چاہے وہ لوگ نیک ہوں یابرے۔

حکومت عدل

عدالات ،ایک ایسا لفظ ہے جس سے سبھی آشنا ومتعارف ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ عدالت ایک ایسی چیز ہے کہ سب سے ظاہر ہو یہ نیک اور اچھی چیز ہے ذمہ داروں اور حکام سے اس کا ظھور اور بھی اچھی چیز ہے لیکن افسوس کا مقام ہے اکثر زمانوں میں عدالت کا صرف نام و نشان باقی رہا ہے اور بشریت نے تھوڑے زمانے میں ۔وہ بھی اللہ والوں کی حکومت میں عدالت دیکھی ہے۔

استعمار نے اپنے فائدہ اور اپنی حاکمیت کے نفوذ کی خاطر مختلف شکلوں میں اس مقدس لفظ سے سوء استفادہ کیا ایسے دلکش نعرے سے کچھ گروہ کو اپنے اردگرد جمع کرتے تو ہیں لیکن زیادہ دن نہیں گذرتا کہ رسوا ہو جاتے ہیں اور اپنی حکومت کے دوام کے لئے طاقت اور نا انصافی کا استعما ل کرنے لگتے ہیں ۔

مرحوم طبرسی کی نظر

مرحوم طبرسی کے حضرت مہدی(عجل اللہ تعالی فرجہ)کے ذریعہ سنت کے زندہ کرنے کے بارے میں اقوال ہیں جسے ہم ذکر کریں گے ۔

اگر سوال کیا جائے کہ تمام مسلمان معتقد ہیں کہ حضرت ختمی مرتبت کے بعد کوئی یغمبر نہیں آئے گا لیکن تم شیعہ لوگ عقیدہ رکھتے ہو کہ جب حضرت قائم قیام کریں گے تو اہل کتاب سے جزیہ قبول نہیں کریں گے جو بیس سال سے زیادہ ہو ، اور احکام دین کو نہ جانتا ہوگا اسے قتل، مساجد، دینی زیارت گاہوں کو ویران کریں گے اور داؤد کے طریقہ پر۔کہ وہ حکم صادر کرنے میں گواہ نہیں چاہتے تھے ۔حکم کریں گے اس طرح کی چیزیں تمہاری روایات میں وارد ہوئی ہیں یہ عقیدہ دیانت کے نسخ ہونے کا سبب اور دینی احکام کے ابطال کا باعث ہے اور حضرت خاتم کے بعد ایک پیغمبر کا تم لوگ اثبات کرتے ہو اگر چہ اس کا نام تم لوگ پیغمبر کا نام نہ دو ۔تمہارا جواب کیا ہے۔

ہم کہیں گے: جوکچھ سوال کیا گیا ہے ۔ یعنی یہ کہ قائم جزیہ قبول نہیں کریں گے بیس سالہ شخص جو احکام دینی نہ جانتا ہو اسے قتل کریں گے ہم اس سے باخبر نہیں ہیں اور اگر فرض کر لیا جائے کہ اس سلسلے میں خصوصی روایات ہیں تو قطعی طور پر اسے قبول نہیں کیا جا سکتا ۔ ممکن ہے کہ بعض مساجد، زیارت گاہوں کی تخریب سے مراد وہ مساجد اور زیارت گاہیں ہو ں جو تقویٰ و دستور خد اوندی کے خلاف بنائی گئی ہوں ۔تو یقینا یہ مشروع و جایز کام ہوگا نیز رسول خدا نے بھی ایسا کام کیا ہے ۔ یہ جو کہا گیا ہے قائم، حضرت داؤد(علیہ السلام)کی طرح بغیر شاہد کے فیصلہ کریں گے تو یہ بھی ہمارے نزدیک قطعی و یقینی نہیں ہے اگر صحیح بھی

ہوتو اس کی تاویل اس طرح ہوگی کہ جن موارد میں قضیوں کی حقیقت اور دعوے کی صداقت کا خود علم رکھتے ہیں اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور شاہد و دلیل کے طالب نہیں ہوں گے اس لئے کہ اگر امام یا قاضی کسی مطلب پر یقین حاصل کر لے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور یہ نکتہ دیانت کے منسوخ ہونے کا باعث نہیں ہے۔

اسی طرح جو یہ بات کہی ہے:کہ قائم جزیہ نہیں لیں گے اورگواہ و شاہدکی بات نہیں سنیں گے، اگر یہ درست ہوتو بھی دیانت کے ختم ہونے کا سبب نہیں ہے اس لئے کہ نسخ اسے کہتے ہیں کہ اس کی دلیل منسوخ شدہ کے بعد ہوا ور ایک ساتھ بھی نہ ہو اگر ہر دودلیل ایک ساتھ ہوں تو ایک دوسرے کا ناسخ نہیں کہہ سکتے اگر چہ معنی کے اعتبار سے مخالف ہو مثلاً اگر فرض کریں گے شنبہ کے دن فلاں وقت گھر میں سر کاٹو اور اس کے بعد آزاد ہو، تو ایسی بات کو نسخ نہیں کہتے ؛ اس لئے کہ دلیل رافع دلیل موجب کے ہمراہ ہے ۔

چونکہ یہ معنی روشن ہو چکے ہیں کہ رسول خدا نے ہمیں بتا یا ہے کہ قائم ہمارے فرزند ں میں سے ہیں اس کے حکم کی پیروی کرو اور جو حکم دیں قبول کرو ہم پر واجب ہے کہ ان کی پیروی کریں قائم جو ہمیں حکم دیں اس پر عمل کریں لہٰذا اگر ہم نے ان کے حکم کو قبول کیا ۔اگر چہ بعض گذشتہ احکام سے فرق ہوگا دین اسلام کے احکام کو منسوخ نہیں جانتے ؛ اس لئے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ نسخ احکام ایسے موضوع میں جس کی دلیل وارد ہوثابت نہیں ہوتا۔

121انبیاء سے مشابہت

جناب آدم علیہ السلام سے شبہات

۱۔ اللہ نے آدم علیہ السلام کوپوری زمین پراپناخلیفہ بنایااوران کوزمین کاوارث بنایاان کے بارے میں قرآن میں آیاہے

انی جاعل فی الارض خلیفہیعنی میں زمین پرخلیفہ بنانے والاہوں [1]

اللہ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کوبھی زمین کاوارث اورزمین پراپناخلیفہ بنایاہے قرآن کریم کی آیت ہے کہ

وعداللہ الذین آمنوامنکم وعملواالصالحات لیستخلفنہم فی الارض

اللہ نے وعدہ کیاہے کہ تم میں سے جوایمان لائے اورنیک عمل انجام دئیے ہم ان کوزمین

پرضرورخلیفہ بنائیں گے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیرمیں فرمایاہے کہ اس آیت میں جو یہ کہاگیاہے کہ (تم میں سے جو) اس سے مرادقائم وان کے اصحاب ہیں ۔ وہ ظہورکے وقت مکہ میں اپنے چہرے پرہاتھ پھیرتے ہوئے کہیں گے کہ اس اللہ کاشکرہے کہ جس نے ہم سے کئے ہوئے وعدہ کو پوراکیا اور زمین کوہماری وراثت میں دیدیا۔[2]

۲۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی ۔ قائم کو وہ بھی سکھایاگیاجوآدم کوبتایاگیاتھااور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ بتایاگیا۔کیوں کہ حضرت آدم علیہ ا لسلام نے اسم اعظم کے پچیس حروف سیکھے تھے اورپیغمبراسلام نے ۷۲۰۰۰ سیکھے تھے جوچیزیں پیغمبراسلام کودی گئی تھیں وہ ان کے وصیوں کوبھی دی گئی ہیں اوران میں حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی ہیں ۔

ثقۃالاسلام شیخ کلی نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک صحیح حدیث نقل فرمائی ہے جس میں آپ نے بیان فرمایاہے کہ جوعلم حضرت آدم علیہ السلام کودیاگیاتھا،اس کوواپس نہیں لیاگیا۔کوئی عالم ایسانہیں ہے جس نے اپنے علم کو وراثت کے طورپر نہ چھوڑا ہو۔ زمین عالم کے بغیرباقی نہیں رہ سکتی ۔[3]

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام نے زمین کواللہ کی عبادت سے زندہ کیاکیونکہ جن اس کوکفرو بغاوت کے ذریعہ مردہ بناچکے تھے۔

اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی زمین کو اللہ کے دین،عبادت اورعدالت کے ذریعہ زندہ کریں گے،جبکہ وہ کفر،ظلم اورگناہوں کی وجہ سے بے جان ہوچکی ہوگی۔

بحارالانوارمیں یہ روایات موجودہے کہ حضرت امام محمدباقرعلیہ السلام نے قرآن کریم کی اس آیت یحی الارض بعدموتہا یعنی زمین کواس کی موت کے بعد زندہ کرے گا۔ “ [4]

کی تفسیرمیں فرمایاہے کہ اللہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ زمین کو اس کی موت کے بعدزندہ کرے گا۔ یہاں پرزمین کی موت سے مراداس پرکافروں کابڑھ جاناہے کیونکہ کافرحقیقت میں مردہ ہیں -۔[5]

وسائل الشیعہ میں حضرت موسی ابن جعفرعلیہماالسلام کی روایت نقل ہوئی ہے کہ یحی الارض بعدموتہایعنی زمین کواس کی موت کے بعد زندہ کرے گااس کامطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بارش سے زمین کوزندہ کرے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ کچھ ایسے لوگوں کوچنے گاجوعدالت کوزندہ کریں گے اورزمین عدالت کے زندہ ہونے سے زندہ ہوگی بیشک اگرزمین پرایک حدجاری ہوجائے تووہ وحد چالیس دن کی بارش سے زیادہ بہترہے ۔[6]

وسائل الشیعه میں پیغمبراسلام کی یہ حدیث بھی موجودہے کہ امام عادل کاایک گھنٹے کاوجود،سترسال کی عبادت سے بہتر ہے اورزمین پراللہ کے لئے ایک حدکاجاری ہونا،چالیس دن کی بارش سے بہترہے۔

[1] سورہ بقرہ آیت ۳۰۔

[2]تفسیرالبرہان جلد ۳صفحہ ۱۴۶۔ سورہ زمرآیت ۷۴۔

[3]کافی جلد ۱ ص ۲۳۳

[4] سورہ روم ایہ ۱۹

[5] بحار الانوار ج ۵۱ ص ۵۸

[6] وسائل الشیعہ ج ۱۸ ص ۳۰۸

22امام سے منسوب مقامات

مسجدمقدس جمکران :

وہ مقامات جوحضرت امام مہدی علیہ السلام کی توجہ کامرکزرہے ہیں ان میں سے ایک مسجدجمکران بھی ہے۔ چونکہ یہ مسجد جمکران نامی گاؤں کے پاس واقع ہے ،اس لئے اس کومسجدجمکران کہاجاتاہے اورچونکہ یہ مسجدحسن بن مثلہ کے ذریعہ بنی ہے ،اس لئے اس کومسجدحسن بن مثلہ بھی کہتے ہیں اورچونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حکم سے بنی ہے اس لئے اس کومسجدامام زمانہ بھی کہا جا تا ہے۔

یہ مسجدحسن بن مثلہ کے زمانے میں بنی اورجب سے اب تک کئی بارتعمیرہوچکی ہے۔ یہ مسجدایک بارجناب مرحوم صدوق کے زمانے میں ، پھرکئی بارصفوی حکومت کے زمانے میں ،پھرحوزہ علمیہ قم کے بانی حضرت عبدالکریم حائری کے زمانے میں ،پھرحجۃالاسلام محمدتقی بافقی کے زمانے میں ،ان کے بعدقم کے ایک مشہور تاجرکے ذریعہ تعمیرہوئی ۔ ا نقلاب اسلامی ایران کے بعدجب مومنین کی رفت وآمداس مسجد میں بہت زیادہ بڑھ گئی تواس مسجدکی ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی اوراس کی دیکھ ریکھ میں اس مسجدکے اندربہت سے تعمیری کام ہوئے۔

اب ا س مسجدمیں ایک بہت بڑاپروگرام حال،کتاب خانہ ،کتابوں کے لئے نمائش گاہ ،اسپتال ،کواٹرس و......موجودہیں اورمسجدکی عمارت کو اور زیادہ بڑھانےکاکام چل رہاہے۔

آج یہ مسجد، محبان اہلبیت علیہم السلام کے جمع ہونے کاایک بہت بڑامرکزبن گئی ہے۔ یہاں پرہرہفتہ شب چہار شنبہ میں ہزاروں مومنین زیارت اورعبادت کے لئے حاضرہوتے ہیں ۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تاریخ ولادت ۱۵شعبان ،پر یہاں پر ۱۵،۱۰ لاکھ مومنین جمع ہوتے ہیں اورعبادت ،دعاومناجات کے ساتھ ساتھ اللہ سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہورکی دعائیں کرتے ہیں ۔

مسجدجمکران کی تعمیرکی داستان

قم کے مشہورعالم دین ،حسن بن محمدبن حسن اپنی کتاب تاریخ قم میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب مونس الحزین فی معرفةالحق و الیقین کے حوالہ سے مسجدمقدس جمکران کے وجود میں انے کاواقعہ اس طرح لکھتے ہیں :

شیخ صالح وعفیف ،حسن بن مثلہ جمکرانی کابیان ہے کہ ۳۹۳ہجری قمری میں ۱۷ رمضان المبارک کی رات تھی میں اپنے گھرمیں سورہاتھا،آدھی رات گذرنے کے بعدمیرے کانوں میں کچھ لوگوں کے بولنے کی آوازیں آئیں وہ میرے گھرکے پیچھے کی طرف جمع تھے اورمجھے آوازیں دے رہے تھے جب میں جاگ گیاتوانھوں نے مجھ سے کہاکہ شیخ ا ٹھو تمہیں امام زمانہ علیہ السلام نے اپنے پاس بلایاہے۔

شیخ حسن کہتے ہیں کہ میں نے ا ن سے کہاکہ مجھے اتنی مہلت دوکہ میں لباس پہن سکوں ،یہ کہہ کرمیں نے قمیص اٹھائی تودروازہ سے آوازآئی ، یہ تمہاری نہیں ہے !لہذا میں نے اسے پہننے کاارادہ ترک کر دیا اورپاجامہ پہننے کے لئے اٹھایاتوپھردروازہ سے وہی آواز آئی کہ یہ تمہارانہیں ہے ،تم ا پناپاجامہ اٹھاؤ! میں نے اسے زمین پرپھینک دیااورایک دوسراپاجامہ اٹھاکرپہن لیا،اس کے بعدمیں دروازہ کاتالاکھولنے کے لئے چابی تلاش کرنے لگاتوپھردروازہ کی طرف مجھے وہی آواز سنائی دی دروازہ کھلاہواہے تم چلے آو! جب میں باہرآیا تووہاں پر بزرگوں کی ایک جماعت کوکھڑاپایا! میں نے انھیں سلام کیاتو سلام کاجواب دینے کے بعدانھوں نے مجھے اس واقعہ پرمبارکباد دی اورمجھے ا س جگہ پرلے کرآئے (جہاں آج مسجدجمکران ہے) میں نے وہاں ایک تخت دیکھاجس پربہترین قسم کاقالین بچھاتھااورایک تقریباتیس سالہ جوان تکیہ پرٹیک لگائے اس پربیٹھاتھا۔ایک بوڑھاآدمی انھیں ایک کتاب میں سے کچھ پڑھ کرسنارہاتھا تقریباساٹھ آدمی جن میں سے کچھ سفیداورکچھ سبزلباس پہنے ہوئے تھے اس جگہ کے اطراف میں نماز پڑھ رہے تھے۔

اس بوڑھے شخص نے مجھے اپنے برابرمیں جگہ دی اوراس نورانی جوان نے میراحال احوال پوچھنے کے بعدمجھ سے میرا نام لے کرکہا (بعدمیں معلوم ہواکہ وہ بوڑھے شخص حضرت خضرعلیہ السلام اوروہ جوان حضرت امام زمانہ علیہ السلام تھے)کہ تم حسن بن مسلم کے پاس جاؤ اوراس سے کہناکہ تم پانچ سال سے اس زمین کوکھیتی کے لئے تیارکرتے ہواورہم اسے خراب کردیتے ہیں اس سے کہناکہ تمہارااس سال بھی اس میں کھیتی کرنے کاارادہ ہے جبکہ تمہیں ایساکرنے کاحق نہیں ہے۔ تم کئی سال سے یہاں کھیتی کر رہے ہو لہذا اس سے ہو نے والا فائدہ لوٹادوتاکہ اس زمین پرایک مسجدبن سکے ۔

اس کے بعدفرمایاکہ حسن بن مسلم سے یہ بھی کہناکہ یہ مقدس زمین ہے جسے اللہ نے تمام زمینوں کے درمیان سے منتخب کیاہے اورتونے اس زمین کواپنی زمینوں میں ملالیا ہے اللہ کے اس جرم کی سزانے تیرے دوبیٹوں کوتجھ سے چھین لیا، لیکن تواس پربھی بیدارنہیں ہوا، اگرتونے یہ کام پھرکیاتواللہ کی طرف سے ایسی سزاملے گی جس کاتوتصوربھی نہیں کرسکتا۔

حسن بن مثلہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیاکے مولامجھے کوئی ایسی نشانی دیدیجئے کہ لوگ میری بات پریقین کرلیں ۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایاکہ ہم اس جگہ پرایسی نشانی چھوڑیں گے کہ لوگ تمہاری بات کی تصدیق کریں گے تم سے جوکہاگیاہے تم اس کوانجام دوتم سیدابوالحسن کے پاس جاؤاوران سے کہوکہ وہ حسن بن مسلم کوحاضرکریں اوراس سے اس فائدہ کی رقم کولیجواس نے کئی سال سے اس زمین سے کمائ ہے اوراس رقم کولوگوں میں بانٹ دوتاکہ وہ مسجدکوبناناشروع کریں باقی خرچ رہق نامی جگہ کی آمدنی سے پوراکیاجائے گا جوکہ اردھال کے ذریعہ ہماری ملکیت ہے ۔ ہم نے رہق کی آدھی آمدنی اس مسجدکوبنانے کے لئے وقف کردی ہے، تاکہ ہرسال اس کی پیداوارکواس مسجدکی عمارت بنانے اسے آبادکرنے اور اس سے متعلق دوسرے کاموں میں خرچ کیاجاسکے۔

اس کے بعدامام علیہ السلام نے فرمایاکہ لوگوں سے کہوکہ وہ اس جگہ کومحترم ومقدس مانیں اوریہاں آکر چاررکعت نمازپڑھیں ۔

پہلی دررکعت نمازتحیت کی نیت سے اس طرح پڑھیں کہ ہررکعت میں حمدکے بعدسات مرتبہ سورہ توحیدپڑھیں اوردونوں رکعتوں میں ذکررکوع وسجود سات سات مرتبہ پڑھیں

دوسری دورکعت نماز، نمازامام زمانہ کی نیت سے اس ترتیب سے پڑھے کہ ہررکعت میں سورہ حمدپڑھتے وقت جب ایاک نعبدوایاک نستعین پرپہونچے تواس آیت کوسوبارپڑھے پھرباقی حمدپڑھ کرایک بارسورہ توحیدپڑھے اوردونوں رکعت میں ذکررکوع وسجودسات بارپڑھے نماز تمام کرنے کے بعدایک بار لاالہ الا اللہ کہے اورحضرت زہراسلام اللہ علیہاکی تسبیح ۳۴ باراللہ اکبر

۳۳مرتبہ الحمدللہ اور ۳۳بارسبحان اللہ پڑھ کر سجدہ کرے اورسجدہ میں سو بارصلوات پڑھے ۔ اس کے بعدحضرت نے فرمایاکہ اس نمازکاپڑھنا،کعبہ میں نماز پڑھنے کے مانندہے۔

حسن بن مثلہ کاکہناہے کہ جب میں نے یہ بات سنی تواپنے آپ سے کہاکہ گویایہ جگہ موردنظرحضرت ہے لہذا یہاں پر امام زمانہ (ع) پر عظمت مسجد ہوگی۔ اس کے بعدامام زمانہ علیہ السلام نے مجھے چلے جانے کااشارہ کیا۔

میں وہاں سے چلنے لگاابھی کچھ ہی دورگیاتھاکہ حضرت نے مجھے دوبارہ آوازدی اورفرمایاکہ جعفرکاشانی چوپان (بھیڑ، بکریاں پالنے اورچرانے والا)کے ریوڑ میں جاو ہاں ایک بکری ہے اگرلوگ اس کی قیمت دیں توان کے پیسہ سے اوراگرنہ دیں تواپنے پیسہ سے خریدنااوربدھ کے دن اٹھارہ رمضان المبارک کواسے یہاں لاکرذبح کرنااوررمضان المبارک کی انیسویں رات میں اس کاگوشت بیماروں اورمصیبت زدوں کے درمیان تقسیم کردینا،اللہ ان سب کوشفا عطاکرےگااس بکری کی نشانی یہ ہے کہ وہ کالے اورسفیدرنگ کی لمبے بالوں والی ہے اس کے بدن پرسات کالے وسفیددھبے ہیں جن میں تین بدن کے ایک طرف وچار بدن کے دوسری طرف ہیں اوران میں سے ہرایک دھبہ ایک درہم کے برابرہے ۔

حسن بن مثلہ کہتاہے کہ میں گھرواپس آیااورباقی رات اس واقعہ کے بارے میں سوچتارہا۔جب صبح ہوئی تونمازپڑھنے کے بعد علی بن منذرکے پاس گیااوراس سے پوراواقعہ بیان کیااوراس کے ساتھ اس جگہ پرگیاجہاں رات مجھے لے جایاگیاتھا۔حسن بن مثلہ اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہتاہے کہ اللہ کی قسم ہم نے دیکھاکہ حضرت نے جو نشانیاں وہاں چھوڑی تھیں ان میں کیلیں اورزنجیریں تھیں جس سے مسجدکی حدو دکوگھیراگیاتھا۔اس کے بعدہم دونوں سیدابوالحسن رضا شاہ کے گھرکی طرف چل دیے جب ہم اس کے دروازہ پرپہونچے تواس کے نوکروں کوکھڑادیکھاانھوں نے ہمیں دیکھ کرکہاکہ کیاتم جمکران کے رہنے والے ہو؟ ہم نے جواب دیا ہاں ! انھوں نےکہاکہ سید ابو الحسن صبح سے تمہارا ہی انتظارکررہے ہیں ۔

اس کے بعدہم گھرمیں داخل ہوئے سیدکوسلام کیاانھوں نے مجھ سے کہائے حسن بن مثلہ : میں نے رات خواب میں دیکھاکہ کسی نے مجھ سے کہاکہ صبح کوتمہارے پاس جمکران کارہنے والاحسن بن مثلہ آئےگ اوہ تم سیجوکہے اس کی بات کی تصدیق کرناکیونکہ اس کی بات ہماری بات ہے اس کی بات کوہرگز رد نہ کرنایہ دیکھ کرمیری آنکھ کھل گئی اوراس وقت سے اب تک آپ ہی کاانتظارکررہاہوں ۔

اس کے بعدحسن بن مثلہ نے رات کے پورے واقعہ کوبیان کیاسیدنے اپنے نوکروں کوگھوڑے تیارکرنے کاحکم دیااوران پرسوارہوکراس جگہ کی طرف چل پڑے۔ جمکران کے پاس راستے میں انھیں جعفرچوپان کاریوڑملا،حسن بن مثلہ اس ریوڑمیں اس چتلی بکری کوڈھونڈنے لگاجس کے بارے

میں حضرت نے فرمیاتھا۔ وہ بکری ریوڑکے پیچھے تھی جیسے ہی اس کی نگاہ حسن بن مثلہ پرپڑی وہ تیزی سے اس کے پاس آئی حسن اسے پکڑکرجعفرکے پاس لایااوراس سے اسے خریدناچاہا،جعفرکاشانی نے قسم کھاکرکہامیں نے آج سے پہلے اس بکری کوکبھی اپنے ریوڑمیں نہیں دیکھا،آج جب میں نے اسے اپنے ریوڑکے پیچھے چلتے دیکھاتواسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن نہیں پکڑ سکا۔ میرے لئے یہ بات بہت تعجب کی ہے کہ تمہارے پاس یہ خو دکیسے آئی ؟

اس کے بعد وہ لوگ بکری کولیکر مسجدکی جگہ پر آئے اوراس کو ذبح کرکے حضرت کے حکم کے مطابق اس کاگوشت مریضوں میں تقسیم کردیا۔

اس کے بعد سید نے حسن بن مثلہ کو بلایااوراس سے زمین کی کئی سال کی آمدنی کووصو ل کیا اوررھق نامی جگہ کی پیداوارکی آمدنی میں ملاکر اس سے مسجد جمکران کی تعمیرکراکراس پرلکڑی کی چھت ڈالی۔ سید ان کیلوں وزنجیروں کو اپنے گھرقم لے گئے اس واقعہ کے بعدسے جب کوئی بیمار ہوتاتھاتو اپنے آپ کو ان زنجیروں سے مس کرتاتھا اور اللہ اسے شفا دیدیتا تھا۔

ابوالحسن محمدبن حیدرکہتاہے کہ میں نے سناہے کہ جب سیدابو الحسن کاانتقال ہوگیاتو انھیں موسویان نامی جگہ پردفن کیاگیا۔ ان کے مرنے کے بعدجب ان کا ایک بیٹابیمارہواتووہ اس صندوق کے پاس گیاجس میں وہ زنجیراورکیلیں رکھی ہوئیں تھیں لیکن جیسے ہی اس نے اس صندوق کوکھولا اس سے کیلیں اورزنجیریں لاپتہ تھیں ۔

23ماہرینِ اسلام اور مہدویت

دنیاکے سونجومیوں کامتفقہ فیصلہ اوران کے حساب سے تاریخ ظہورامام مہدی علیہ السلام

بحوالۂ اخبارلیڈرکراچی مورخہ ۲۲ستمبر ۱۹۷۲ء

مورخہ ۲۲ستمبر ۷۲ء وجاپان ،ساوتھ کوریا،ہانگ کانگ،انڈیا،اوردیگردنیاکی ممالک کی ۱۰۰ مستقبل شناس (اہل نجوم) سیول کوریا میں جمع ہوئی اوروہ سبب جن چندباتوں پرمتفق ہیں ان میں سےایک یہ ہے کہ ۲۰۲۰ء میں ایک مقدس وپاکیزہ انسان ظاہرہوگاجوحضرت عیسی سےبے حدمشابہ ہوگا ممکن ہے اس کی ظہورکی جگہ کوریاہو۔

نوٹ : جائی ظہورکاتعین نجومیوں کااپناخیال ہے لیکن اصل جائی ظہورمشرق وسطی ہے

پوریدنیامیں چونکہ اطلاع ظہورہوگی لہذاہرحساب داں اپنی علاقہ میں ظہورکا اظہارکررہاہے
ان نجومیوں نے سن کاتعین کیاہے اورائمہ علیھم السلام نے

ارشادفرمایاہے کہ وقت کی قیدلگانے والے جھوٹے ہیں لہذایہ ضروری نہیں کہ سن یہی ہوگا اس
رازکاعلم صرف اللہ کوہے البتہ اپنے علم سے عظیم شخصیت کے ظہورپریہ سب متفق ہیں اوراس
تحریرسیہمارامقصدصرف یہی ہے۔

24بسم اللہ الرحمن الرحیم

امریکی روحانی خاتون اورتصورحضرت امام مہدی علیہ السلام

امریکہ کی مشہورومعروف خاتون مسزجین ڈکسن محتاج تعارف نہیں ،یہ دوسری عالمگیرجنگ سی
چندسال قبل جرمنی کے ایک گاؤں میں عالم وجودمیں آئیں بچپن میں ان کے والدین نقل
وطن کرکے مستقل طورپرکیلی فورنیامیں آبادہوگئی اس طرح وہ دراصل جرمن نژاد ہیں جین بچپن
ہی سی انتہائی خداترس مذہب پرست اورنیک دل خاتون ہیں ۔ خداوندعالم نی انہیں مستقبل
کی پیشین گوئیاں کرنی کی الہامی صلاحیت عطافرمائی ہی اوراس سلسلہ میں انھوں نی آج تک
جس قدربھی پیشین گوئیاکی ہیں ان میں تقریبا ۹۹فی صدی ہمیشہ درست ثابت ہوئی ہیں جین
ابھی تک زندہ ہیں اوراس سلسلہ میں بین الاقوامی شہرت کی مالک ہیں ان کی مشہورپیشین
گوئیوں میں ویت نام کی جنگ ،صدرکینڈی کی موت ،صدرسوئیکارنوکی معزولی نہرو اورگاندھی
کی موت، کمیونسٹ چین کاعالم وجودمیں آنا وغیرہ وغیرہ شہرت حاصل کرچکی ہیں جین ڈیکسن
کی ہاتھ میں عجیب وغریب لکریں ہیں جن کاوجودان سی پہلی عموما نہیں پایاگیا ۔ قمرکی
ابھارپرچاندکانشان ہی اوراس پرایک ستارہ دماغ کی لکیردوہری ہی ایک خانہ بدوش عورت نی
ان کو بچپن میں دیکھ کربتایا تھاکہ یہ دنیامیں بہت مشہورہوگی اوراسی کی عقل ودانش
لامحدود ہی اس عورت نی جین ڈکسن کوایک بلورین گولہ بطورتحفہ دیاتھا اورکہاتھاکہ تم اس
کی اہل ہوچنانچہ جس وقت جین دنیاکی کسی معاملہ کی متعلق معلومات حاصل کرناچاہتی ہیں تو
اس گولہ میں غوروخوض کرتی ہیں اواس کس متعلق مناظراورکیفیات اس معاملی کی رموزکوان
پرمنکشف کردیتی ہیں بعض اوقات حالت خواب میں بھی کچھ معلومات ہوتی ہیں اوراکثروہ
ایسی چیزیں دیکھ لیتی ہیں جودوسروں کونظرنہیں آتیں ان کی تخیلی مناظرکبھی غلط نہیں
ہوتی اس زمانی میں جین کی پیشن گوئیاں پوری دنیاکی ممالک میں مشہورہیں اورمختلف کتابیں
اس موضوع پرمختلف زبانوں میں موجودہیں چنانچہ اردوزبان میں بھی ایک کتاب بنام جین

ڈکسن کی پیشین گوئی ۴۲۰مال روڈلاہورسی اسی سال چندماہ پیشترشائع ہوئی ہی اس میں جملہ اہم پیشین گوئیوں کاذکرموجودہی کتاب بازارمیں مل سکتی ہی اس کتاب میں تحریرکیاگیاہی کہ اب مستقبل کی لئی جین ڈکسن یہ کہتی ہیں کہ ۱۹۶۸ء میں اسلحہ کی دوڑتیزہوجائی گی مگرامریکہ کو انتہائی خرابیوں سی دوچارہوناپڑی گا روس سب سی پہلی ۱۹۷۰ء تک انسان کوچاندپراتاردی گاچین روسی سرحدوں پرحملہ کری گاروس اورامریکہ کاحلیف بن جای گا چین مستقبل میں جراثیمی جنگ چھیڑی گا تیسری عالمگیرجنگ ۱۹۸۱ء میں شروع ہوگی جس کاسلسلہ بیس سال جاری رہی َگا ۔

مگرجین کی ایک مشہورمعروف پیشین گوئی یہ ہی کہ ۵فروری ۱۹۶۲ءکوصبح سات بجی مشرق وسطی میں ایک کسان کی گھرایک بچہ پیداہواہی جوساری دنیامیں انقلاب لائی گا اوراس پرحکومت کری گا جین کہتی ہیں کہ اس بچہ کی آنکھوں میں علم وہنرکی خزانی پوشیدہ نظرآتی ہیں چنانچہ یہ بچہ دنیا میں انقلاب کاباعث بنی گا اورموجودہ صدی کی آخرمیں ساری دنیاکو ایک واحدعقیدی پرمتحدکری گااس بچہ کی ذریعہ نیامذہب عالم وجودمیں آئی گا جوخدائی تعالی کی دانائی اورحکمت کاسبق دی گا اورسب لوگ اس پرایمان لائیں گی دنیاکو اس عظیم شخص کوروحانی قوت کااحساس ۱۹۸۰ء تک ہوسکی گا اوراس کی بعد آنی والی دس سالوں میں دنیاکی حالت بدل جائی گی ۱۹۹۹ء تک وہ بہت زیادہ طاقت ورہوجائی گا اوردیناکی لوگ اس بیان کی صداقت سی آگاہ ہوجائیں گی ۔

جین ڈکسن کاکہناہی کہ " جس امن کی دنیاکوتلاش ہی وہ ۱۹۹۹ء تک قائم ہوسکی گا ۔ لیکن اس وقت لوگوں میں ایک خاص روحانی انقلاب آچکاہوگا امریکہ کوچین سی لڑناپڑی گا روس اورچین کی جھڑپیں شدیدنہ ہوں گی مگرامریکہ اپنی عیش وعشرت کی فراوانی کی وجہ سی بی حدتباہ ہوجائی گا اورجنگ کی وجہ سی کثرت سی افراد مرجائیں گی آخرکارایک مقدس شعلہ نمودارہوگا جو دنیاکی لئی پیغام رحمت بنی گا اوردنیاکی لئی مکمل امن کاسبب ہوجائی گا ۔

جین کہتی ہیں کہ ۱۹۸۰ءکی بعدبلاخیززمانہ نظرآتاہی مگراس لڑکی کی طاقت میں روزافزوں اضافہ ہی ہوتاچلاجائی گا اور ۱۹۹۹ء میں وہ تمام روئی زمین پرامن قائم کردی گا اورعالمگیرحکومت کاسربراہ بن جائی گا۔

نوٹ : اصل انگریزی زبان سی ترجمہ کرنی والی اسرارصاحب زیدی وجلال صاحب نقوی نی اس لڑکی سی مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام لئی ہیں ۔

نوٹ : میراذاتی خیال ہی کہ جین ڈکسن نی اپنی بلوریں گولہ میں اس صدی کی آخرکی جوکیفیات ملاحظہ کی ہیں ان کی اعتبارسی وہ بچہ جسی کاجین نی ذکرکیاہی آخری صدی میں تقریبا چالیس سال کاہوگا اس لحاظ سی جین نی خیال کیاکہ ۱۹۶۲ء میں وہ متولد ہواہوگا

اورچونکہ وقت ظہورامام بھی یہی عمربتائی گئی ہی اس لئی ترجمہ کرنی والوں نی اس سی مرادامام مہدی علیہ السلام لی لئی ممکن ہوسکتاہی کہ امام کی بچپن کی کیفیت جین پرظاہرکی گئی ہو مگرمیراخیال ہی کہ جین پرسیدحسنی کی کیفیت ظاہرکی گئی ہی جوایران میں پیداہوئی ہوں گی اوردیناکی کثیرعلاقی کو اپنی زیرنگین لاکر امام کی سپردکردیں گی ۔

لیکن جین نی اس بچہ کاجو شجرہ نسب بیان کیاہی یعنی یہ کہاہی کہ وہ بچہ فرعونی خاندان سی ہوگایہ جین کی تصورکی غلطی ہی جیساکہ خوجین نی بیان کیاہی کہ میں اکثرمناظرکی توضیحات میں غلطی کرلیتی ہوں لیکن مناظرغلط نہیں ہوتا اوریہ بات اس لیی بھی درست ہی کہ خوداسلامی عقیدی کی اعتبارسی کوئی شخص امام کی مشاہدی کازمانہ غیبت میں دعوی نہیں کرسکتابلکہ صرف مناظرہ کادعوی ہوسکتاہی ان دونوں میں یہ فرق ہی کہ یہ توممکن ہی کہ ہم نی اکثرامام کواپنی زندگی میں دیکھاہی مگریہ نہ سمجھی ہوں کہ یہ امام ہیں یہ کیفیت مناظرہ ہی لیکن مشاہدہ کسی شی کی حقیقت کوسمجھ کرپہچاننا یعنی یہ سمجھ کرپہچاناکہ جس کودیکھاجارہاہی وہ امام مہدی علیہ السلام ہی ہیں یہ مشاہدہ ہی توجین پرصرف مناظرہ کی کیفیت ظاہرہوئی ہی اس لئی اگراس نی نسل غلط بیان کی تومحل تعجب نہیں اورعقیدی کی اعتبارسی ہم یہ بھی سمجھتی ہیں کہ جب امام کی غیبت رازسربستہ ہی تو اس کی اشاری تو جین کوخداکی عطاءکردہ روحانی طاقت کی بناء پرمل سکتی ہیں لیکن وہ اپنی مشاہدی میں امام کومحدود نہیں کرسکتیں دوسری میرایہ شبہ کہ جین نی اس بچہ کو ۱۹۶۲ء میں پیداشدہ دیکھاہی اس لیی عقلا ماننا پڑتاہی کہ امام مہدی تووہ بچہ ہوہی نہیں سکتاکیونکہ امام توپیداشدہ ہیں اورغائب ہیں جس کی تصدیق میں ہزاروں احادیث واقوال موجودہیں اس لیی اس سی مراد کوئی اوربچہ ہوگااورچونکہ سیدحسنی بھی مشرق وسطی میں پیداہوں گی اوران کی عمربھی تقریبا یہی ہوگی اس لیی جین نی سیدحسنی کی ارتقاء کودیکھا ہی ان کی ترقی بھی درحقیقت امام کی لئی ہی اوران کی فتح کردہ زمین بھی امام کوہی پیش ہوگی اس لئی ان پر یہ کیفیت صادق آتی ہی اورچونکہ سیدحسنی کی خروج کااختتام بھی امام کی حکومت کی قیام اورامن وسکون کی بقاء پرہوگا اس لئی میراخیال ہی کہ سیدحسنی شایدپیداہوچکی ہیں چوں کہ حالات تیزی سی بدل رہی ہیں علامات مسلسل پایۂ تکمیل کوپہنچ رہی ہیں ہم چونکہ متوجہ نہیں ہیں اس لئی محسوس نہیں کررہی ہیں ورنہ خداوندعالم کی قدرت سی بعیدنہیں کہ بہت جلد یہ سب امورمکمل ہوجائیں مگریہ بہرحال طی ہی کہ اگرجین کی پیش گوئیاں درست ثابت ہوتی ہیں اوروہ واقعی روحانی عورت ہی جس کوخداوندعالم نی عطیہ خصوصی سی نوازاہی تولازم تھاکہ مستقبل کی اہم اطلاع اس کودی جاتی چنانچہ وہ دی گئی اورجین کایہ کہناکہ وہ بچہ مشرق وسطی میں پیداہواہی اس سی یہ ثابت ہوجاتاہی کہ روحانی اقتدارمشرق سی متعلق ہی اوراسی علاقہ کاکوئی فرد دنیاکویکسربدل دی گا اورمیری نزدیک ایسی فردکو مشرق وسطی سی متعلق کرنا

ہی جین کی سچاہونی کی دلیل ہی ورنہ وہ علاقائی اورمذہبی تعصب کابناپرروحانی اقتدارکرمرکزیورپ اورامریکہ کوبتاتی مگرجین نی سچائی اوردیانت سی کام لیا ہی اس لئی ان کایہ بیان بالکل توجہ کی قابل ہی کیونکہ اس بیان میں صداقت کاجلوہ ہی اب یہ کہ جس بچہ کوجین نی دیکھاہی وہ کون ہی اس کو صرف خداجانتاہی ۔

امریکی روحانی خاتون جین ڈکسن اورمستقبل کی اطلاعات

مشرق وسطی کی جنگ تباہیاں بربادیاں اورفرزندخلیل کاظہور بحوالہ اخبارجہاں ۲۳ستمبر ۱۹۷۰ء وغیرہ وغیرہ

امریکہ کی مشہورروحانی خاتون جین کے متعلق میں پہلے بھی اپنی موجودہ کتاب میں بہت کچھ تحریرکرچکاہوں اب ان صفحات میں موصوفہ کے چنددیگرانکشافات تحریرکررہاہوں جوان پرمیری کتاب قیامت صغری کے چھپنے کے بعدمنکشف ہوئے ہیں ۔

تفصیل یہ ہے

جین ڈکسن اپنے مراقبہ کی خدادادصلاحیتوں کے ذریعہ سے ارشادفرماتی ہیں کہ مجھے اپنے وجدانی علم سے نظرآرہاہے کہ ۲۰۰۰ میں چینی اورمنگول افواج مشرق وسطی پرمسلسل حملے کررہی ہے اوردریائے اردن کے مشرق میں انتہائی طویل اورتباہ کن جنگ ہورہی ہے یہ مشرق کی مغرب کے خلاف شدیدجنگ ہوگی اس جنگ میں مشرق وسطی کاشدید نقصان ہوگااورمجھے یقین ہے کہ مشرق وسطی افریقہ اورلاطینی امریکہ میں بھی بہت جلدمستقبل میں خوفناک مسلح تصادم ہوں گے مجھے یہ بھی نظرآرہاہے کہ نیویارک کی سیاسی مشین امریکہ میں بے پناہ مذہبی ومعاشرتی طوائف الملوکی پیداکرکے ایک آنے والے دجال مسیحی کے لیے زمین تیارکررہی ہے جس کا ظہوربہت قریب ہے یہ دجال پورے عالم کااغواکرکے سیاسی ومذہبی وفلسفیانہ فظریات کاایاک انتہائی پرکشش ملغوبہ تیارکرکے کرۂ ارض ک مختلف آبادیوں کے ایمان یااللہ والے افرادکواذیت ناک اورشدید بحران کے بھنورمیں ڈالدےگا اس کے اثرات عالمی پیمانے پرہوں گے اوریہ عالمی حکومت کاپیشروہوگاجس کوامریکہ اوردنیاکی کرپٹ حکومتیں خوش آمدیدکہیں گی ۔

مگرمیں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ ۱۹۶۲ء میں مشرق وسطی کافرزندخلیل پیداہوچکاہے جودنیامیں انسانیت کامطلوبہ انقلاب برپاکردےگا اوردنیاکے مختلف مذاہب اس کے ہاتھ پرایک دین واحد اوردین غالب بن جائیں گے ۱۹۸۰ء کے بعداہل دنیاکواس رجل رشیدکی بے پناہ قوتوں کااحساس ہوگا اورپھر اس کابول بالا ہوتارہےگا یہاں تک کہ ۱۹۹۹ء میں وہ کرۂ ارض کافرمان روابن جائےگااوراس وقت تک دنیامیں ایک عظیم روحانی انقلاب آچکاہوگاروئے زمین کی کوئی

طاقت اس کے سامنے دم نہ مارسکے گی اس کی حکمت اورحکومت عالمگیرہوگی اس بچہ میں عیسی علیہ السلام کی بہت سی مشابہتیں ہوں گی مگراس کادین ظاہری دین عیسی سے مختلف ہوگا وہ بچہ اس وقت سرسبزوشاداب اورگنجان علاقہ میں موجودہے اس کے گردکچھ فعال قوتیں ہیں جواس کی حفاظت کررہی ہیں عالم عرب میں اس کی آمد ایک روحانی ارتعاش بنی ہوئی ہے اس آنے والے کاہیڈکواٹریروشلم ہوگا وہ ایمان باللہ کوکرۂ ارض پرغالب کردے گا مگراس سے پہلے یروشلم ایک شدیداوربھیانک زلزلے سے دوچارہوچکاہوگا جس سے وہاں قیامت صغری نمودارہوجائے گی ۔

موجودہ صدی کے چندسال اورارضی وسماوی انقلابات میں دیکھ رہی ہوں کہ اس صدی میں بے شمارجغرافیائی تبدیلیاں کرۂ ارض کاحلیہ بدل کررکھدیں گی زلزلے بہت آئیں گے جن کی وجہ سے بے شماردریاخشک ہوجائیں گے اوربے شماردریااپنے راستے تبدیل کردیں گے اوربہت سے نئے دریانمودارہوجائیں گے جن کاتیزوتندبہاؤ ہرچیزکوتہس نہس کردے گاخواہ وہ پہاڑہوں یاجنگل کھلے میدان ہوں یاآبادی والے گنجان علاقے ۱۹۷۷ء میں امریکہ کوایک المناک جنگ سے دوچارہوناپڑے گا جس کے بعدیہاں کانظام حکومت ہی تبدیل ہوجائے کااوراس سے ہمیں المناک سبق ملے گا۔

موجودہ نسل کاحشر بے پناہ مصائب کاانبوہ اورجراثیمی جنگ

مجھ پرانکشاف ہواہے کہ موجودہ نسل کے جوان جنہوں نے روحانی افدارسے کاملا انحراف کاراستہ اختیارکیاہے وہ ایسی بے شمارتکالیف اوراذیت ناک مصائب برداشت کریں گے جونادیدہ ناشنیدہ ہوں گے موجودہ نسل جوزہریلی فصل اپنے افعال سے تیارکررہی ہے اس کے تیارشدہ کھیت وہ خو دکاٹے گی میں یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ آئندہ دس سال میں دنیامیں روحانیت کاتذکرہ بہت بڑھ جائے گالوگوں کی دلچسپی علم مابعدالنفسیات پرزیادہ ہوجائے گی۔ لیکن اس سے قبل ہم ایک جراثیمی جنگ سے دوچارہوں گے یہ انتہائی مہنگی اورہولناک قسم کی جنگ ہوگی اس میں انسانی جانوں ،جانوروں اورفصلوں کی تباہی واتلاف کااندازہ لگاناہی مشکل ہے ان کل مصائب وتکالیف کااختتام آنیوالی روحانی پیشواکی آمدپرہی ہوسکے گا۔

25بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرزمین ایران کامشہورستارہ شناس حکیم جاماسپ اوراطلاع ظہورامام مہدی علیہ السلام یابادشاہ دیں کی آمد

جاماسپ نامہ کے اشعارکا ترجمہ

شاہ گستاسپ نے حکیم جاماسپ سے دریافت کیاکہ دنیا میں انسان وحیوان کوکس وقت نجات حاصل ہوگی اوراس کی علامتیں کیا ہیں توحکیم جاماسپ نے جواب دیاکہ بادشاہ اوراس کے وزیرآگاہ ہوں کہ مستقبل کازمانہ خوف ترسیدگی میں بسرہوگا ترکستان کے گرگ چہرے بھیڑئے ایران پریلغارکریں گے اوردیندارافرادکمزور وضعیف ہوجائیں گے خلق اللہ بکثرت موت کی نیند سوجائے گی اورزندگی ابتراوردشوارہوجائے گی ظلم تشددنیامیں اس قدہوگا جواس سے پہلے کبھی نہ ہواہوگا اس کے بعد ترک ونازی اوررومی دریائے دجلہ وفرات کے کنارے شدید جنگ کریں گے ایسے عالم میں بادشاہ دین پہنچے گا اس خوف وہراس کے عالم میں خدائے عزوجل سے دعاکی جائے گی قبول ہوگی اے بادشاہ یہ وہ زمانہ ہوگاکہ جب بدکرداری عام ہوگی مردمردوں پر اورعورتیں عورتوں پر قناعت کرلیں گی مرگ مفاجات بکثرت ہوگی ایسے بھیانک عالم میں وہ نیک بزرگ شخصیت ظاہرہوگی جس کی ہدایت واعانت سرزمین ایران سے بدی اورگمراہی دورہوگی اورسچادین رواج پائے گا اورجواس کے سچے دین کو قبول نہ کرے گا وہ زلزلۂ عظیم سے دوچارہوگا آسمان سے خون برسے گااورعظیم قحط دنیامیں رونماہوگا اس کے بعد اللہ کاکرم ہوگا العلم عندہ لیعلم الغیب الااللہ (حکیم جاماسب پہلوی) حکیم موصوف نے علم نجوم کے ذریعہ سے اپنے اشعارمیں مختلف قرانوں کاذکرکرتے ہوئے اس طرح دجال کے خروج کی اطلاع دی کہ :

ازین چون فتادہ زخاکی قران

دگربارہ ازگردش اختران

چون آئنددرروس وکیوال بہ ثور

زحل ارلودفصل چارم زبرج آفتاب

بمیزان بودزہرہ باآفتاب

بودماہ مریخ زبرج آفتاب

ہماں تیرسوزند درزیرمہر

چیسن گویندآں کاروان سپہر

کہ یک چشم مردم زبوم عرب

بیایدکندروزدیں ازچوشب

بگوید نخستین کہ پیغمبرم

دگربارہ گویدکہ خودداورم

فراواں کندخلق عالم ہلاک

خویزداں ندارد کسی ترس وباک

گذشتہ اشعارمیں قران کاحوالہ دیتے ہوے حکیم موصوف نے بتایاکہ سرزمین عرب سے ایک آنکھ والاانسان برامدہوگاجوپہلیخو دکونبی اورپھرخداکہیگااورمخلوق کوکثیرتعدادمیں قتل کرے گا اسی کواحادیث میں دجال کہاہے۔

دوسرے مقام پرمسلسل نظم میں حکیم ارشادفرماتے ہیں کہ :

چون آیدبسربازدورزحل

شود ازقدیم جہاں مبتدل

بمیزاں رسددورچومشتری

جہاں رادگرگوں شودادری

شدہ چوں ہزارازمدارفلک

زسی صدفزوں بس بو دگیردیک

زتایخ ختم ملوک عجم

بدیں گونہ باشدنہ بیش ونہ کم

ان اشعارمیں ایران میں بشہنشاہیت کے خاتمے کی اطلاع دی گئی ہے سال کاحوالہ شمسی اعتبارسے ہے شاید

دوسری نظم میں حکیم موصوف نے بالکل آخرزمانہ کی اطلاعات نظم کی ہیں اورسرزمین ایران کی تباہی اورحضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظھورکی خبراس طرح نظم کی ہے اس نظم میں چینیوں کے حملہ کاخاص طورسے تذکرہ ہے۔

چین گفٹ جاماسپ روشس رواں

بدانیددوران آخرزماں

ہمہ کش شوندغرق محنت چناں

چہ دارندہ چہ مردم خاص عام

بہ ہشتادوہشتم سپاہی زچین

بحدسمرقندوماچین وچین

بہ ہشتادونہ کشورنیمردر

ستانندتادامن اسپروز

گہی نظم تاریخ ایران نگر

کنند بینان جملہ زیروزبر

سراسربردبوم ویراں کند

مکان پلنگاوشیراں کند

چہ قحط دست وتنگی بہ ایران تسمین

کجالشکرترک وماچین وچین

کافی اشعارکے بعد فرماتے ہیں اوراطلاع ظہوردیتے ہیں ۔

شہی آیدازجانب ملک روم

یگردسرتخت تاتاروروم

ذرایازدہ ماہ شاہی کند

کہ مہدی کہ صاحب زماں دررسد

سراسرپرآباددارد‌زمین

ازاں پس کہ آیدہماں شاہ دیں

ہز اروں درودوہزاروں سلام

زمابادبروح پیغمبران

امریکہ کے مشہورومعروف مستقبل شناس کے انکشافات

جناب کریسول جن کی ابتک ۸۶ فی صدی پیین گوئیاں ہمیشہ درست ثابت ہوئی ہیں ۔

ترجمہ وتلخیص جناب افسرآذرصاحب بحوالہ داستان ڈائجسٹ جولائی ۱۹۷۲ء ۔

صاحب موصوف انتہائی وثوق سے ۷۲ء میں ارشادفرماتے ہیں کہ آئندہ دس برس روئے زمین پربسنے والے افرادکے لیے ہلاکت ،تباہی بربادی، تخریب اورشکست وریخت کاپیغام لائیں گے نوع انسانی پرارضی وسماوی تباہیاں نازل ہوں گی زمین آگ اگلے گی کرۂ ارض کے سخت اورٹھوس خول کوپھاڑکرتباہی کے عفریت چنگھاڑتے ہوئے ابل پڑیں گے سمندروں کی تہوں سے آگ کے شعلوں اوردیوپیکرچنگاریوں کے فوارے پھوٹیں گے آسمان سے زہریلی گیس دنیاکوملفوف کردے گی دوسرے سیاروں کی مخلوق زمین کواپنامسکن بنائے گی سیارے آپس میں ٹکراکرراتکودن کی طرح روشن کردیں گے اوردن میں سورج کی روشنی سیاروں کے ٹکراوسے پیداہونے والی ایٹمی آگ سے ماندپڑجائے گی زمین کی زہریلی گیس تمام سبزی اورترکاریوں کومسموم بنادے گی اورایک پورا جیتاجاگتاشہر تین دن میں شہرخموشاں بن جائے گا نہ انسان باقی رہے گا اورنہ جانورپھراس مردہ شہرکے مردوں کوٹھکانے لگانے کے لئے اس بدقسمت شہرکو ایٹم بم سے تباہ کردیاجائے گاسمندروں میں ایسے طوفان اٹھیں گے کہ آج تک تمام طوفان مجموعی طورسے ان کے سامنے ہیچ ہوں گے ایشیا،آسٹریلیااورجاپان میں اس سمندری طوفان سے کروڑوں افرادموت کی واد ی میں سوجائیں گے ،نت نئی قسم کی بیماریاں اوروباؤں کی وباہندوستان سے پھیلے گی اورکروڑوں افرادکولقمہ اجل بنادے گی انسان انسان سے نفرت کرے گا محبت رفاقت کے جذبات مفقودہوجائیں گے قحط ایساپڑے گاکہ والدین اپنے شیرخواربچوں کواورطاقتوراپنے سے کمزورکومارکرکھاجائے گا اوریوں اپنی بھوک مٹانے کے سامان کرئے گازمین اپنے مدارسے ہٹ جائے گی اورمریخ کی بے پناہ کشش کی اسیربن جائے گی ہرملک میں بڑی بڑی شخصیتوں کوقتل کیاجائے گا لوٹ مارقتل وغارت گری کے رجحانات عام ہوجائیں گے اوربیسویں صدی کے ترقی یافتہ اورآسانیوں اورآسائشوں میں پلاہوانحیف وزاراورنازک انسان ان سختیوں اورمصیبتوں کونہ جھیل سکے گا۔

۱۹۸۰ء تک دس برس میں ہونے والے واقعات اورآنے والی تباہیوں کی ہلکی سی جھلک ان پیش گوئیوں سے ظاہرہے موصوف فرماتے ہیں کہ مجھے افسوس ہے کہ آئندہ دس برس کے لیے نوع انسان کے لیے کوئی خوش آئندپیشین گوئی نہیں کرسکتابہرحال میں نے آنے والے خطرات سے آگاہ کردیاہے اب آپ ان کوپڑھنے اورآنے والے مصائب کے لئے تیاررہئے۔

مرزابرادران اورحضرت امام مہدی علیہ السلام

حضورسرورکائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوردیگرآئمہ علیہم السلام نے احادیث میں پیشترہی

اطلاع دی تھی کہ امام قائم کااس وقت تک خروج نہ ہوگا جب تک کہ ساٹھ جھوٹے افراد دعوے نبوت نہ کرلیں چوں کہ یہ ارشاد پیغمبروآئمہ تھا اس لئے اس کامکمل ہونابھی لازمی تھا اوررہے چنانچہ شواہد موجودہیں کہ زمانۂ پیغمبرسے یہ سلسلہ جاری رہاہے اورہنوز باقی ہے ہمارے خیال میں توشاید یہ تعداد پوری ہوچکی ہے لیکن اگر ابھی کچھ ایسے دعوی کرنے والے باقی ہیں تویقین کامل ہے کہ وہ بھی بہت جلد اس علامت کے مکمل ہونے میں معاون ہوں گے مگراس سلسلہ میں یہ ظاہرکرنا اشد ضروری ہے کہ بنے ہوئے جھوٹے انبیاء نے اپنے مسلک کااظہارکرتے ہوئے اورخودکونبی ثابت کرکے جس مذہب سے افراد عالم کوروشناس کرایاہے وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہا ہے اوراگرکسی صورت وہ باقی بھی رہاہے تواس نے دنیامیں موافق حالات اورسازگارماحول نہ ہونے کی بناپرزیادہ شہرت حاصل نہیں کی ہے کیوں کہ پرانے زمانے میں افراد میں حقیقی مذہب سے دلچسپی تھی اورمذہب حق کی معلومات بہم پہچانے سے کام رہتاتھا مگرامتداد زمانہ اورتقلید مغرب کے پیش نظر جب یہ جذبہ ختم ہوگیا اورہر آوازدینے والے کے پیچھے چلنا عادت عمومی میں شامل ہوگیا توچند ایسے مذاہب کو فروغ کاموقع مل گیا اورانھوں نے قدرے شہرت بھی حاصل کرلی چنانچہ ایسے مذاہب جوآج بھی کافی مشہورہیں ان کے بانی مرزابرادران تھے جن میں کے ایک صاحب نے سرزمین ایران سے یہ سلسلہ شروع کیا ان کاپھیلایاہوامذہب بہائیت کے روپ میں پھیل رہاہے دوسرے سرزمین ہندکی ایک عجیب وغریب شخصیت تھے جن کامذہب بجائے ان کی ذات کے ان کے وطن کے نام سے زیادہ مشہورہے اورتقریبا ہرجگہ اس مذہب کو قادیانیت کے نام سے یادکیاجاتاہے ان حضرات نے عجیب وغریب دعوے کئے اورخوب شہرت حاصل کی مثلا بابی فرقے کے مورث اعلی علی محمدباب نے پہلے خودکوامام کہا اورپھرنبی بتایا اورآخرمیں جب دماغ زیادہ خرابی کی منزل سے متصل ہواتو الوہیت کادعوی کردیا اورقرآن کے مقابلے پرایک کتاب بھی "البیان "کے نام سے پیش کردی اس طرح ہندوستان کے مدعی نے بھی پہلے خو دکو مہدی بتایا یعنی پہلے امام بنے پھرخودکومریم کہا بعد میں روحانی طورسے جنس تبدیل ہوگئی اورموصوف مسیح موعود بن گئے یہ سب کچھ موصوف کی ذاتی تحریرات میں موجودہے چونکہ ہرگمراہ سے گمراہ آدمی کوکچھ نہ کچھ ماننے والے مل ہی جاتے ہیں اس لئے یہ حضرات بھی اس سلسلے میں دنیاسے ناکام اٹھے بلکہ ان کے حضرات کے پیروبھی آج دنیامیں کثیرتعداد میں موجودہیں ۔

ان حضرات کے پیروں کاہونا اوران کاشہرت حاصل کرناہمارے لئے زیادہ باعث تعجب اس لئے نہیں کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ آج کل بازارمیں اگرکوئی شخص اپنی صحت کے کمالات ظاہرکرنے لگتاہے توان کے دیکھنے کے لئے بھی مجمع لگ ہی جاتاہے دیکھنے والے اگرچہ جانتے ہیں کہ وقت ضائع ہورہاہے اورشعبدہ بازجوکچھ دکھارہاہے اس کاحقیقت سے دورکابھی تعلق نہیں ہے مگرپھربھی دیکھنے والے دیکھتے ہی رہتے ہیں اورایساکرنے والوں کوکچھ نہ کچھ دادمل ہی

جاتی ہے توپھرایسے حضرات کے اگرکچھ ماننے والے پیداہوجائیں توتعجب کیاہے جبکہ پورے عالم میں عام طورسے گمراہی کازوروشورہے اورمذہب حق سے واقفیت پہچانے کاذوق وشوق قطعا ختم ہوچکاہے اس لئے ایسے مذاہب کوپھلنے پھولنے کے کافی مواقع موجود ہیں اورپھرایسے مذاہب کی پشت پناہی عہدیداروسرمایہ دارکرتے ہوں توذراسابھی تعجب باقی نہیں رہتا مگرہمیں توتعجب ان حضرات کی تحقیقات ،تخلیقات ،مکاشفات اوران کے احکامات پرہوتاہے اوران کی جرات کی داددئیے بغیردل مانتاہی نہیں ہے چنانچہ آپ ان حضرات کی کاوشوں کوملاحظہ فرمائیں توصرف اس نتیجہ‌پرپہونچیں گے کہ ایسے لوگ آپ کوسچاثابت کرنے اورکم پڑھے لکھے لوگوں کوبیوقوف بنانے کے لئے صرف یہ طریقہ اختیارکرتے ہیں کہ اپنے مفادکے پیش نظرارشادخدااوراحادیث پیغمبراکرم کی حسب منشاء تاویل کرلیتے ہیں اوریقینا اس میدان میں ان حضرات کواوران کے ماننے حضرات کو یدطولی حاصل ہے مگر اکثرتاویلات تواس قدرعجیب وغریب ہوتی ہیں کہ پڑھ کرتبسم لبوں پرکھیلنے لگتاہے اورعقل ماتم میں مشغول ہوجاتی ہے اوربے ساختہ زبان سے نکل جاتاہے کہ برین عقل ودانش بایدگریست

آپ کے لطف اندوزہونے کے لئے یہ مثال کافی ہے کہ اکثراحادیث میں یہ تذکرہ ہے کہ دورآخرمیں دجال ظاہرہوگا اوراس کے حلیے میں خاص بات یہ ہے کہ اس کے ایک آنکھ ہوگی جوبجائے حلقہ چشم کے پیشانی پرچمکتی ہوگی اوراس کئی کئی میل تک وہ آنکھ کام کرے گی تقریبا چونسٹھ ہاتھ دجال کاجسم لمبا ہوگا خودکو مہدی ثابت کرنے ہندوستانی مرزاصاحب نے فورا اس حدیث کی تاویل کی چونکہ سلسلہ روایت معتبرتھا اس لئے اس کونظراندازتونہیں کرسکے بلکہ تاویل کرکے یہ ارشادفرمایاکہ میرے ظہورکے موقع پریہ علامت مکمل ہوگئی یعنی دجال ظاہرہوگیالوگوں نے پوچھاکہ حضوردجال کیاہے ؟ آپ نے اس پرارشادفرمایاکہ اس سے مرادریل ہے دیکھو یہ میرے زمانے میں ہندوستان میں ظاہرہوئی ہے اوراس کے درمیان میں روشنی ہے اورچونسٹھ ہاتھ لمبی ہے یہ ہے جناب والا ایسے حضرات کی امامت اورنبوت ایسی خرافات سے کتابیں بھری ہیں ۔

مگرہمیں ان پرقطعاتعجب نہیں اس لئے کہ یہ علامت پوری ہونا تھی اورکسی نہ کسی کونبوت کادعوی کرناہی تھا لہذا انھوں نے بڑااحسان کیاکہ اس علامت کے مکمل ہونے میں معاونت کردی مگرافسوس توصرف اس امرکاہے کہ ان حضرات نے اپنے ظہوراوردعوی کے اثبات کی جواحادیث پیش کی ہیں اوراپنی آمدکی جونشانیاں بتائی ہیں وہ زیادہ ترشیعہ اثناعشری فرقہ کے آئمہ علیھم السلام سے منسوب ہیں کیونکہ بعد ازپیغمبرانھیں حضرات نے اس موضوع پرزیادہ توجہ دی ہے اوربقول علامہ جوہری کیوں توجہ نہ دیتے کیوں کہ یہ توخالص انھیں کے گھرکامعاملہ تھا اس لئے ان حضرات کواورکہیں توان حضرات نے حسب عادت ان مشہوراقوال کی تاویل کرکے جملہ علامات کی اپنی ذات پرچسپاں کردیا اورطریقہ بیان ایسااختیارکیاکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے

افراددھوکہ کھاگئے اورگمراہی کاایک جدید دروازہ کھل گیا مگران باتوں سے صرف وہی حضرات دھوکہ کھا جاتے ہیں جن کوعلامات ظہورکاتفصیل علم نہیں ہے چونکہ اردوزبان خصوصا ایسی کوئی کتاب نہ تھی جس میں علامات ظہورتفصیل سے تحریرہوں اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھاکہ ایسی کتاب مرتب کردی جائے چونکہ مجھے بھی اکثر ان مذاہب کے مبلغین سے شرف ملاقات حاصل رہاہے اورمختلف موضوعات پرتبادلہ خیال کاموقع بھی ملاہے مگرمیں نے ہمیشہ ان کا زورصرف اسی بات پرصرف ہوتے دیکھا ہے کہ جس طرح ہوسکے اقوال واحادیث وقرآن کاحسب منشاء تاویل کرلی جائے اوراپنے مقصدکوجس طرح ہوسکے ثابت کردیاجائے بہرحال یہ ایک طریقہ ہے جوانھیں حضرات کوزیب دیتاہے۔

مگرمیں نے صرف مندرجہ ضرورت کومحسوس کرتے ہوئے کتاب ہذا تالیف کردی ہے اوراس میں احادیث معتبرہ سے اخذکردہ تمام اہم ترین علامات ظہورحضرت امام مہدی علیہ السلام کوجمع کردیاہے اب دیکھنا صرف یہ ہے کہ یہ حضرات کس کس علامت کی کیاکیاتاویل کرتے ہیں اورکس طرح کرتے ہیں دوسرے اس کتاب کے بعد تقریبا ہرمسلمان کویہ حق حاصل ہے کہ وہ خود بھی دریافت کرے کہ ان مندرجہ ذیل علامات میں سے ان حضرات کے بے بنیاددعووں کے وقت کون کون سی علامات مکمل ہوچکی ہیں مثلا سیدحسنی نے کب خروج کیا فتنہ سفیانی کب ظاہرہوا ؟ آسمانی چیخ کب سنی گئی روسیوں اورانگریزوں کی جنگ مشرق وسطی میں کے ہوئی ؟ ان حضرات کی آمدکابہ زبان فصیح اعلان کب ہوا سورج چلتے چلتے کب رکا وغیرہ وغیرہ ۔

نیز اس کتاب سے یہ بھی فائدہ ہوگاکہ ایسے لاعلم اوربے دین حضرات جنہیں مذہب سے دورکابھی واسطہ نہیں اورپھربھی وہ مذہبی میدان میں شہرت حاصل کرنے کے لئے مختلف قسم کی بے تکی باتیں کرتے رہتے ہیں کبھی خداکے وجودسے انکارکرتے ہیں کبھی مسلمانوں کے متفق علیہ عقیدے یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وجودکے منکر ہوکراپنے عقائد کاپرچارکرتے ہیں اوریہ ارشادفرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ یہودیوں کاپیداکردہ ہے اسلام سے اس کادورکابھی

واسطہ نہیں نہ کوئی مہدی ہے اورنہ کوئی دجال مجھے یقین ہے کہ اب ان کی زبان بھی بند ہوجائے گی کیونکہ میں نے مسلمانوں کے جملہ فرقوں کی کتابوں سے اخذکردہ علامات کوتحریرکیاہے ان میں کی یہ علامت اس امرکی شاہد ہے کہ اگرکوئی آنے والانہ تھا توپھریہ بیانات کیوں دئیے گئے ہیں ان علامات کی جانب متوجہ کیوں کیاگیااورمسلمانو ں کی کتابوں میں اس قدرمواداس موضوع پرکیوں موجودہے ظاہرہے کہ اگرامام مہدی علیہ السلام کاوجودنہ ہوتا پیغمبراکرم وآئمہ کرام اوراصحاب کرام کوکیاضرورت پڑی تھی کہ نعوذباللہ کذب وافتراکے پھیلانے کی کوشش کرتے اورقیامت تک آنے والے مسلمانوں کوارتکاب گناہپرمجبورکرتے مگرچونکہ یہ مسلمہ حقیقت تھی اس لئے ان حضرات نے امت محمدی تک اس امرکے پہنچانے میں کسی کوتاہی سے

کام نہیں لیابلکہ اس قدرمواد جمع کردیاکہ اب ظہورامام تک وہ مٹ نہیں سکتابلکہ ہرمنزل پرصداقت کامینار ثابت ہوگا اورہرمومن کے لئے اضافۂ ایمان کاسبب بنے گا علامات مین موجودہے کہ کثرت سے مسلمان امام کے وجودسے انکارکردیں گے اس لئے اگرآپ مختلف گوشوں سے انکارکی آوازیں سنیں تومتعجب نہ ہوں غصہ میں نہ آئیں بلکہ مسرت کااظہارکریں کیونکہ ایک علامت اورمکمل ہوئی اورظاہرہے کہ جس قدرعلامات جلد مکمل ہوجائیں گی اسی قدرعجلت سے ظہورکاامکان پیداہوجائے گا اوربعدظہورانشاء اللہ تعالی ظلم وجورسے بھرپورعالم عدل وانصاف کی دولت سے مالامال ہوجائے گاجہنم کدہ دنیا جنت ارضی کی شکل اختیارکرلے گاوعدہ الہی بہرحال مکمل ہوکررہے گا اورجھوٹے دعوے کرنے والے اس نورخداکومنزل کمال پرفائزہونے سے ہرگزہرگزنہیں روک سکتے کیونکہ خداکاوعدہ ہے کہ نورالہی مکمل ہوکررہے گا لوگ نورخداکواپنی پھونکوں سے گل کرناچاہتے ہیں مگرخدا اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتاکہ اپنے نورکومکمل کرے خواہ کفارکتنی ہی کراہیت کیوں نہ کریں خداکادین جملہ ادیان باطل پرغالب آکررہے گا اگرچہ مشرکین کویہ ناگوارہی کیوں نہ ہو۔

شاہ نعمت اللہ ولی اورظہورحضرت امام مہدی علیہ السلام

شاہ صاحب انتہائی معروف شخصیت ہیں آپ بخارا،ایران سے ہندوستان بھی تشریف لائے تھے اورآج تک دنیاان کے تقدس کے گن گاتی ہے انھوں نے مختلف قصیدے مستقبل کے پیشین گوئیوں سے متعلق نظم فرمائے ہیں کہاجاتاہے کہ لوگوں نے اگلے قصائد میں کافی آپریشن کردئے ہیں ذیل میں موصوف کے ایک قصیدے سے اخذکئے ہوئے چنداشعارپیش ہیں جن میں حضرت امام کے متعلق اشارے موجودہیں ۔

قدرت کردگار می بینم

حالت روزگارمی بینم

ازنجوم این سخن نمی گویم

بلکہ ازسریارمی بینم

جنگ وآشوب فتنہ بیداد

ازیمن ویسارمی بینم

غارت وقتل ولشکربسیار

درمیان وکنارمی بینم

مذہب ودین ضعیف می بینم

مبتدع وافتخارمی بینم

ترک تاجیک رابہم دیگر

خصمی وکرودارمی بینم

اندکی امن اگربودآن روز

درحدکوہسارمی بینم

غم مخورآنکہ من درین تشویش

حرمی وصل یارمی بینم

بعدآں سال وچندسال دیگر

عالمی چون پنگارمی بینم د

نائب مہدی آشکارشود

بلکہ من آشکامی بینم

بادشاہ تمام دانائی

سروربا وقارمی بینم

بندگان جناب حضرت او

سربسرتاجدارمی بینم

نوٹ : اس قصیدے میں بھی تقریبا وہی علامتیں بیان کی گئی ہیں جوپہلے تحریرکرچکاہوں مگریہ نتیجہ ظاہرہے کہ اولیاء اللہ کوبھی حضرت امام مہدی علیہء السلام کاانتظاررہاہے اوراب بھی ہے چونکہ یہ واقعات ہونے والے ہیں اس لئے اکثراولیاء اللہ کو بھی اس کاعلم ہے ۔

26بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرزمین عرب کے مشہورومعروف کاہن سطیح کاروح پروربیان

بحارالانوارمیں کعب ابن الحرث سے منقول ہے کہ "ذاجان " بادشاہ کوکسی امرمیں شک پیداہواتواس نے مشہورومعروف کاہن سطیح کوطلب کیا جب سطیح اس کے پاس آیاتو بادشاہ نے اس کے علم کوآزمانے کے لئے اپنے پاؤں کے نیچے ایک دینارچھپالیا اورپھرسطیح کے اپنے پاس بلایا اوراس سے پوچھاکہ بتا میں نے کیا چیزچھپائی ہے توسطیح نے فصیح زبان میں عرض کیاکہ میں بیت اورحرم کی قسم کھاکرکہتاہوں اورٹھوس پتھر(حجراسودکی قسم کھاتاہوں اورمیں قسم کھاتاہوں رات کی جب وہ تاریک ہوجائے یاورقسم کھاتاہوں صبح کی جب وہ مسکرانے لگے میں قسم کھاتاہوں ہرفصیح وغیرفصیح کی کہ تونے میرے امتحان کے لئے ایک دینارچھپایاہے اپنے پیرکے نیچے اورقدم کے درمیان۔

بادشاہ خوش ہوااوراس نے دریافت کیاکہ سطیح یہ بتاؤ تمہارے پاس یہ علم کہاں سے آیاہے اس نے جواب دیاکہ میراایک بھائی ہے جوہروقت میرے پاس رہتاہے وہ مجھے علم دیتارہتاہے اورمیں تباتارہتاہوں ۔

تب بادشاہ نے دریافت کیاکہ مجھے آنے والے زمانے میں جوکچھ ہونے والاہے اس کی خبردے یہ سن کرسطیح نے جواب دیاکہ اے بادشاہ سن جب دنیاسے نیک لوگ ختم ہوجائیں اورشریرترین افراد سربلندی حاصل کرلیں تقدیرالہی کے متعلق جھوٹ بولاجائے آنکھیں جھک جائیں اوررحم قطع کئے جانے لگیں مالداروں کاوقاربڑھ جائے اورباغی وسرکش افراد زیادہ پیداہوجائیں جوحلال اسلام کوحرام کردیں کلمہ میں اختلاف پیداہوجائے اوردنیا سے احترام اٹھ جائے تویہ سب اس وقت ہوگاکہ جب ایک ستارہ طلوع کرے گا جس سے اہل مغرب ہراساں ہوں گے اس کی دم دمدارستارہ سے مشابہ ہوگی اس کے بعدبارشیں رک جائیں گی قیمتیں ساری دنیامیں گراں ہوجائیں گی پھراہل بربرزرد جھنڈوں کے ساتھ خوبصورت سواریوں پرسوارہوکر مصرمیں نازل ہوجائیں گے اس وقت صخرکی اولاد سے ایک شخص خروج کرے گا اوروہ کالے جھنڈوں کوسرخ میں تبدیل کردے گا اورمحرمات کومباح قراردے گا عورتوں کوپستانوں کے بل لٹکایاجائے گا یہی وہ آدمی ہے جوکوفہ کوتاراج کرے گا اس وقت کتنی سفید پنڈلیوں والی (حسین عورتیں) ایسی ہوں گی جوسرراہ پڑی ہوں گی اس حالت میں کہ ان کے شوہر قتل کئے جاچکے ہوں گے اوران کی کمرٹوٹ چکی ہوگی عصمتیں لوٹ چکی ہوں گی اس وقت نبی کے فرزند مہدی کاخروج ہوگا اوریہ اس وقت ہوگاکہ جب ایک مظلوم مدینہ میں قتل کردیاجائے گا اوراس کاابن عم (چچازادبھائی) حرم مکہ میں قتل کردیاجائے گا اس وقت خفی سے (پوشیدہ چیز) ظاہرہوگی یہ اس وقت ہوگا جب رومی (انگریز)زورپکڑیں گے اورقتل وغارت کابازارگرم ہوگا اس

زمانے میں دنیامیں کئی گرہن لگیں گے پھراس کے بعد صفیں مرتب کی جائیں گی یعنی جنگ کی تیاریاں تیزہوں گی تب ایک بادشاہ ضایع یمن سے خروج کرے گا جوروئی کی طرح سفید ہوگا اوراس کانام حسن یا حسین ہوگا اس کے خروج فتنے بندہوجائیں گے تب وہ مبارک ہادی ومہدی ظہورکرے گا جوسیدعلوی ہوگا اس وقت لوگ خداکی اس نعمت کے آنے برمسرت محسوس کریں گے اورانتہائی خوشی کااظہارکریں گے ان کے نورسے ظلمتیں کافورہوجائیں گی اورحق پوشیدہ ہونے کے بعد ظاہرہوگا لوگوں میں مال کی مساوی تقسیم ہوگی تلوارنیام میں رکھدی جائیگی لوگ خوشی وخوشحالی کی زندکی بسرکریں گے اورحق حقداروں کی جانب لوٹ آئے گا لوگوں میں ضیافت ومہمانداری عام ہوگی اوران کے عدل کی وجہ سے گمراہی کافورہوجائے گی گویا جوگرداٹھی ہوئی تھی وہ بیٹھ جائے گی یہ انے والا زمین کوعدل ودادسے بھردے گااوردن ورات کومحبت سے سرشارکردے گا ۔

27سوال و جواب

سوال وجواب

سوال : اگرامام مہدی علیہ السلام کی حکومت اچھی حکومت ہے تو منافق کس طرح ذلیل ہوں گے ؟کیاامام علی علیہ کی حکومت اچھی حکومت نہیں تھی ،جس میں منافقوں نے اپنی جگہ بنائی اورامام علی علیہ السلام کوخانہ نشین کردیا؟

جواب : حکومت کئی طرح سے اچھی ہوتی ہے ،جیسے حاکم اچھاہو،حکومت کے قانون شرعی ہوں ،عوام کے ساتھ حکومت کاسلوک اچھاہو یاحکومت میں عدالت پائی جاتی ہو۔

تمام معصومین علیہم السلام کی حکومت اچھی حکومت ہے،امام مہدی (عج)کی حکومت پوری دنیاپرہوگی،اس میں عدالت،شریعت کے قانون اوراللہ کانورحاکم ہوگا۔لیکن گناہ وگمراہی بھی باقی رہے گی اہل بیت علیہم السلام کی روایاتوں سے پتاچلتاہے کہ دجال کاخروج امام مہدی(عج)کی حکومت کے خلاف ہوگایہودی وناصبی لوگ جمع ہوکرایک دوسرے کی مددکریں گے اورامام کی حکومت کے خلاف جنگ کریں گے۔

سوال : امام مہدی کب اورکہاں ظہورکریں گے؟۔

جواب : امام مہدی(عج)کے ظہورکاوقت معین نہیں ہے ان کے ظہورکے وقت کو معین کرنے والاجھوٹاہے ۔

فضیل کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت امام باقرعلیہ السلام سے سوال کیا کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہورکاوقت معین ہے۔ حضرت نے میرے جواب میں فرمایا کہ جوظہورکے وقت کومعین کرے وہ جھوٹا ہے۔

بحارالانوار ج ۵۲ صفحہ ۱۰۳

محمدبن مسلم کا کہنا ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ جوتمہارے لئے امام کے ظہورکاوقت معین کرے اس کوجھٹلانے میں نہ جھجکو،کیونکہ ہم ظہورکاوقت معین نہیں کرتے۔

بحارالانوار ج ۵۲ صفحہ ۱۰۴ و ۱۱۷

لہذاحضرت کے ظہورکاوقت قیامت کی طرح معین نہیں ہے اورجوکوئی وقت معین کرے وہ جھوٹا ہے۔

کچھ روایاتوں میں اتناضرورملتا ہے کہ آپ جمعہ کے دن ظہرکے وقت ظہور کریں گے جن روایاتوں میں بیان کیاگیا ہے کہ وہ عاشورکے دن یا عیدنوروزکو ظہورکریں گے وہ بھی صحیح ہوسکتا ہے کیونکہ یہ تینوں چیزیں ایک دن میں جمع ہوسکتی ہیں ۔

ہاں امام مہدی(عج)کے ظہورکی جگہ معین ہے وہ یقینی طورپرمکہ میں ظاہرہوں گے ۔

مفضل نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے مولا امام مہد ی علیہ السلام کہاں پراورکس طرح ظہورکریں گے؟ توحضرت نے جواب دیا کہ اے مفضل وہ تنہا ظہورکریں گے اور تنہا خانہ کعبہ کے پاس آئیں گیا ور تنہا رات وہیں گذاریں گے۔

بحارالانوارجلد ۵۳ صفحہ ۷

سوال : امام مہدی علیہ السلام کن حالات میں اورکہاں پیداہوئے؟

جواب : امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش کے حالات عام نہیں تھے چونکہ پیغمبراسلام نے فرمایاتھاکہ"وہ مہدی آل محمدجوظالموں کاخاتمہ کرکے زمین کوعدل سے بھرے گا،امام حسن عسکری کابیٹاہوگا" اس لئے بنی عباس کے خلیفاوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو سامرہ نامی ایک شہرمیں بندکردیاتھاخلیفہ کامقصدیہ تھاکہ اگران کے کوئی بیٹاپیداہوا تواسے قتل کردیں گے جس طرح فرعون ،حضرت موسی علیہ السلام کوقتل کرنے کی فکرمیں تھا۔

اس طرح کے خوف کے حالات میں حضرت امام مہدی علیہ السلام پوشیدہ طورپردنیامیں تشریف لائے امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی

پھوپھی جناب حکیمہ خاتون کابیان ہے کہ ایک روزمیں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس گئی توآپ نے فرمایاکہ ائے پھوپھی آپ آج ہمارے ہی گھر میں رہیے کیونکہ خداوندعالم مجھے آج ایک وارث عطافرمائےگامیں نے کہاکہ یہ فرزندکس کے بطن سے ہوگا؟آپ نے فرمایاکہ نرجس کے بطن سے متولدہوگاجناب حکیمہ نے کہا!بیٹے میں تونرجس میں حمل کے کچھ بھی آثارنہیں پاتی ہوں امام نے فرمایاکہ ائے پھوپھی نرجس کی مثال مادرموسی جیسی ہے جس طرح حضرت موسی کاحمل ولادت کے وقت سے پہلے ظاہرنہیں ہواتھااسی طرح سے میرے فرزندکاحمل بھی بروقت ظاہرہوگاغرض کہ امام علیہ السلام کی خواہش پرمیں اس شب وہیں رہیں جب آدھی رات گذرگئی تومیں اٹھی اورنمازتہجدمیں مشغول ہوگئی ،اورنرجس بھی اٹھ کر نمازتہجدپڑھنے لگی اس کے بعدمیرے دل میں یہ خیال آیاکہ صبح قریب ہے اورامام حسن عسکری علیہ السلام نے جوفرمایاتھاوہ ابھی تک ظاہرنہیں ہوا ! اس خیال کے دل میں آتے ہی امام علیہ السلام نے اپنے حجرہ سے آوازدی ! اے پھوپھی جلدی نہ کیجئے حجت خداکے ظہورکاوقت بالکل قریب ہے یہ سن کرمیں نرجس کے حجرے کی طرف پلٹی ،نرجس مجھے راستہ ہی میں ملی ،مگران کی حالت اس وقت متغیرتھی وہ لرزہ براندام تھیں ،ان کاساراجسم کانپ رہاتھا۔

لبشرا،شرح مودۃالقربی،صفحہ ۱۳۹

میں نے یہ دیکھ کران کواپنے سینہ سے لپٹالیااور"سورہ قل،اناانزلنا اور آیۃالکرسی"پڑھ کران پردم کیا،توبطن مادرسے بچے کی آوازآنے لگی یعنی جوکچھ میں پڑھتی جارہی تھی ،وہ بچہ بھی بطن مادرمیں وہی پڑھ رہاتھااس کے بعدمیں نے دیکھاکہ تمام حجرہ روشن ومنورہوگیامیں نے دیکھاکہ مولودمسعودزمین پرسجدے میں پڑاہواہے میں نے بچے کواٹھالیا۔حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے حجرے سے آوازدی اےپھوپھی میرے فرزندکومیرے پاس لائیے میں لے گئی آپ نے اپنی گردن پربٹھالیااوراپنی زبان بچے کے منہ میں دیدی اورفرمایاکہ ائے فرزند!خداکے حکم سے بات کروبچے نے اس آیت کی تلاوت کی :

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ونریدان نمن علی الذین استضعفوافی الارض ونجعلہم الائمہ ونجعلہم الوارثین۔

ترجمہ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پرجوزمین پرکمزورکردیے گئے ہیں اوران کوامام بنائیں اورانھیں کوروئے زمین کاوارث بنائیں ۔

اس کے بعدکچھ سبزطائروں نے آکرہمیں گھیرلیا،امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان میں سے ایک کوبلایااوربچے کودیتے ہوئے کہا "قدکفا حفظہ " اس کولے جاکراس کی حفاظت کرویہاں تک کہ خدااس کے بارے میں کوئی حکم دے۔ کیونکہ خدااپنے حکم کوپوراکرکے رہے گامیں نے امام

حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھاکہ یہ طائرکون تھے ؟ آپ نے فرمایاکہ جبرئیل تھے اوروہ دوسرے ،فرشتہ رحمت تھے اس کے بعدفرمایاکہ اے پھوپھی اس فرزندکواس کی ماں کے پاس سے لے جاوتاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں اوروہ محزون ومغموم نہ ہواوریہ جان لوکہ خداکاوعدہ حق ہے "واکثرہم لایعلمون" اوراکثرلوگ اسے نہیں جانتے اس کے بعداس مولود مسعودکو اس کی ماں کے پاس پہونچادیاگیا۔

سوال :کیامنجی جہان کاعقیدہ صرف شیعوں میں پایاجاتاہے؟

جواب : یہ عقیدہ شیعوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ سبھی ادیان ومذاہب میں پایاجاتاہے۔

اہل سنت کے یہاں حضرت امام ت بہت سی حدیثیں پڑھی جاتی ہیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق شیعوں وسنیوں کے درمیان صرف یہ فرق پایاجاتاہے کہ سنی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام پیداہوں گے اورشیعہ کہتے ہیں کہ پیداہوچکے ہیں اورزندہ ہیں لیکن غیبت میں زندگی بسرکررہے ہیں یہ عقیدہ اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب میں بھی پایاجاتاہے جیسے ......

زردشت

زردشتیوں کی مذہبی کتاب زندمیں بدافسادیوں کے اختتام اورنیک لوگوں کی حکومت کے بارے میں بیان ہواہے کہ احریمن کالشکر ایزدان کے لشکر سے ہمیشہ جنگ کرتارہتاہے اوراکثراحریمن کی جیت ہوتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ ایزدان کا بالکل صفایاہی کردیں ۔ کچھ دنوں کے بعدآسمان کے خدااہرمزدکی طرف سے ،اس کے بیٹے ایزدان کے پاس مددآئے گی اوران کی جنگ نوہزارسال تک چلے گی اس کے بعد ایزدان کی جیت ہوگی اوراحریمن کاصفایاہوجائے گااحریمن کااقتدارتوصرف زمین پرہی ہے ،آسمان پراس کاوجودنہیں ہے۔

جاماسپ نامہ میں لکھاہواہے کہ ہاشم کی اولادسے ایک شخص زمین سے باہرنکلے گا،جس کاسرپنڈلیاں اورجسم بڑاہوگااوروہ اپنے جدکے دین پرہوگا......۔

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ پربیان ہواہے کہ سب سے بڑا منجی عالم ،دین کودنیامیں پھیلائے گا،بھک مری کوختم کرے گاایزدان کواحریمن کے ہاتھوں سے بچائے گااوردنیاکے تمام لوگوں کی تہذیب اورفکرکردارکوایک بنائے گا۔

ہندوں

شاک منی جوکہ کافر ہندوؤں کاسرداررہے اوراس کے ماننے والے اس کوآسمانی کتاب کے ساتھ

پیغمبرمانتے ہیں ،اس نے اپنی کتاب میں آخری زمانے میں ایک روحانی کے جھنڈے کے نیچے سبھی مذہبوں کے ایک ہوجانے کے بارے میں اشارہ کیاہے۔

اس نے لکھاہے کہ دنیاکے خراب ہوجانے کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ پیداہوگاجوپوری دنیاکے لوگوں کارہبرہوگا،اس کانام منصورہوگا،وہ پوری دنیاپرحکومت کرے گااورسب کواپنے دین میں شامل کرلے گا۔

زبور

تمام اجسام کاخاتمہ ہوجائے گااوراللہ کاانتظارکرنے والے زمین کے وارث بنیں گے ہاں کچھ وقت کے بعدکوئی جسم باقی نہیں رہے گا۔

اس کی جگہ کے بارے میں تم تامل کروگے اورنہیں کرپاؤگے ۔لیکن حلیم لوگ زمین کے وارث بنیں گے ......اورزمین پران کی وراثت ہمیشہ رہے گی ۔

یہودی

توریت میں ہے کہ باغ میں ایک نیادرخت اگاہے اس کی شاخیں اس کی جڑسے پھلے پھولیں گی اوراللہ کی روح اس پررکے گی وہ مسکینوں کے لئے عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گااورمظلوموں کے لئے زمین پرسچی حکومت کرے گا۔

عیسائی

انجیل میں ہے کہ اپنی کمرکوباندھ لواوراپنے چراغوں کوروشن رکھو اوررات میں اس طرح رہوجیسے کوئی اپنے مالک کاانتظارکرتاہے ....کتنے خوش نصیب ہیں وہ غلام ،جن کامالک آنے کے بعد ان کوجاگتاہوپائے ،...... بس تم بھی تیاررہو،کیونکہ انسان کابیٹااس وقت آئے گاجس کے بارے میں تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔